القانون

طب اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

جلد پنجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سپاس اور ستائش خدائے یگانہ کے بعد درود نامحدود نبی آخر الانبیاء پر اور ان کی آل اظہار ائمہ اخیار پر ہو اس کے ہمیچدان غلام حسنین کنتوری کہتا ہے کہ یہ تیسری جلد ہے مجلدات پنجگانہ قانون سے جس کا ترجمہ خاکسار نے بڑی جانکاہی سے کیا ہے امید ہے کہ مقبول طبائع عام ہو اور جو جو شروط اس تمام کتاب کے ترجمہ میں ملحوظ ہیں ان کو شروع ترجمہ جلد اول میں بہ تفصیل لکھ چکا ہوں اب متوکلا علی اللہ شروع ترجمہ میں کرتا ہوں کتاب سوم میں امراض جزئیہ کا بیان ہے یعنی جو بیماریاں کہ انسان کے اعضا میں سے ہر ہر عضو میں پیدا ہوتی ہیں سر سے لے کر قدم تک عام اس سے کہ وہ اعضا ظاہری ہوں خواہ باطنی اندرون بدن کے واقع ہوں اور اس کتاب میں بائیس فن ہیں۔

پہلا فن ہے پانچ مقالہ پر

پہلا مقالہ کلیات امراض سر اور دماغ کے بیان میں ہے اس میں سولہ فصلیں ہیں پہلی فصلمیں منفعت سر اور جن اجزا سے عضو سر مرکب ہے ان کی منفعت کا بیان ہے جالینوس کہتا ہے کہ منفعت سر کی فقط یہی نہیں ہے کہ جوہر دماغ اس میں رکھا گیا ہے اور نہ فقط یہی منفعت اس کی ہے کہ قوت سامعہ اور شامہ اور ذائقہ اور لامسہ اس عضو میں رکھی گئی ہے اس لئے کہ یہ اعضا اور جن اعضا میں یہ قوتیں ہیں ایسے حیوانات میں موجود ہیں جن کے سر نہیں ہے بلکہ غرض سر کی خلقت سے یہ ہے کہ آنکھ کی حالت اچھی رہے اور کسی قسم کی بدحالی آنکھ کو نہ پیدا ہو اور جن افعال کے واسطے آنکھ بنائی گئی ہے ان میں تصرف آنکھ کا بخوبی ہو سکے اور عمدگی اور حسن حال آنکھ کا یہ ہے کہ اسے بلند جگہ اور اونچا مقام جملہ اعضا سے بدنی پر ملے اور جملہ جہات اور اطراف جو پیش رو ہیں سب میں آنکھ اپنا کام دے سکے اس لئے کہ آنکھ کو اگر ہم قیاس کریں تو اس کی مثال

اعضائے بدنی سے وہی ہے جو طلایہ لشکر کے واسطے لشکر سے ہوتی ہے اور بخوبی معلوم ہے کہ نہایت عمدہ اور نہایت مناسب مقام طلایہ لشکر کے واسطے وہی ہے جو بلند تر اور زیادہ اونچا ہو کہ وہاں سے ہر طرف نظر دوڑ سکے پھر یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ ہر ایک آنکھ کے واسطے ہر ایک حیوان میں سر کی خلقت کچھ ضروری بات نہیں ہے بلکہ اسی حیوان کے واسطے سر کی خلقت ضروری ہے جس کی آنکھیں نرم اور نازک ہوں کہ آنکھ کی حاجت حفاظت چشم زخم سے بچانے کی زیادہ ہو اور مقام محفوظ آفات سے ان کے واسطے مقرر کرنا ازبس واجب ہے اس لئے کہ اکثر حیوانات کے واسطے بجائے سر کے دو زیادتیاں فقط پیدا کر کے ان کی دونوں آنکھیں انہیں ورزون میں درست بٹھا دی گئیں تا کہ ہر ایک آنکھ کے واسطے ایک مقام بلند پیدا ہو گیا اور بصر یعنی قوت باصرہ ایسے حیوان کی مشرف جملہ امور زیر نگاہ پر ہو گئی پھر سر کے پیدا کرنے کی ایسے حیوان میں حاجت باقی نہ رہی تا کہ اس حیوان کی آنکھ کا ڈھیلا سخت پیدا کیا جائے پھر حاجت بطرف خلقت سر کی انہیں حیوانات کے واسطے ہے جن کی آنکھیں محتاج پردہ کی ہیں اور وقایہ یعنی آفات سے بچانے کی ان کو زیادہ حاجت ہے اور اس کے بھی محتاج ہیں کہ ان حیوانات کی آنکھوں میں بہت سے اعصاب اور پٹھے بغرض چند حرکات مقلہ چشم یعنی آنکھوں کے ڈھیلے کی اور پلکوں کی حرکت کے واسطے آتے ہیں اور ایسے مختلف حرکات کی صلاحیت عضو واحد کو جیسی کہ آنکھ ہی نہیں تھی خصوصاً کہ وہ عضو یعنی آنکھ مبدا عصب حرکت سے دور بھی تھا اور باوجود دور ہونے کے مقدار اور چشے میں بھی نہایت چھوٹا ہے پھر کیونکر بدون توسط عضو کلان مثلاً سر کے یہ اعصاب آنکھ تک پہنچتے اور ہم پورا پورا بیان اس مصلحت کا آنکھ کے باب میں کریں گے اس جگہ بخوبی یہ مصلحت سمجھ میں آ جائے گی سر کے اجزاء ذاتی اور جو قریب اجزاء ذاتی کے ہیں وہ یہ ہیں (۱) بال (۲) اسکے بعد جلد یعنی کھال (۳) پھر جھلی (۴) ھوپڑی یعنی استخوان سر (۵) پھر سخت جھلی (۶) پھر پتلی جھلی جس کو مشیمی کہتے ہیں (۷) پھر جوہر دماغ اور

بطنہائے دماغ اور جو کچھ بھیجے کے اندر ہے (۸) پھر دونوں جھلیاں جو دماغ کے نیچے ہیں (۹) پھر شبکہ یعنی جال کی صورت پر جو ایک جھلی ہے (۱۰) پھر وہ ہڈی جو قاعدہ ہے دماغ کا فصل دوسری دماغ کی تشریح انسان کا دماغ منقسم ہے ایک جوہر حجابی اور ایک جوہر مخی پر اور تیسری قسم اس کی تجاویف کی ہے جو دماغ میں روح سے بھرے ہوئے ہیں مگر اعصاب جو دماغ میں ہیں ان کی صورت ایسی ہے جیسے شاخیں اور فروغ کہ اسی دماغ سے برآمد ہوئے ہیں اور پھیل گئے ہیں اور پھر ان پٹھوں کی یہ کیفیت بھی نہیں ہے کہ خاص جوہر دماغ کے اجزاء ہوں کل حجم دماغ کی تنصیف ہوگئی ہے طول کی جانب میں اور یہ تنصیف تمام حجابہائے دماغ اور مخ اور مخ اور بطون میں نافذ ہوگئی ہے یعنی حجاب اور مخ اور بطون سب کے برابر دو دو حصے اسی تنصیف کی وجہ سے ہو گئے ہیں اس لئے کہ دو ٹکڑے ہونے سے وہی منفعت جو معلوم حاصل ہوگی اگرچہ ظاہر اور کھلا ہوا دو حصہ کا ہونا فقط بطن مقدم دماغ میں اشتعال اور بھڑک نہ پیدا ہوں ان حرکات قویہ کے سبب سے جو دماغ میں حرکات اعصاب اور انفعالات حواس اور حرکات روح جو استحالات تخلیہ میں ہوتے ہیں اس کے حرکات اور نیز حرکات فکریہ اور ذکریہ میں جو حرکت روح کو ہوتی ہے اس کی حرارت کہ یہ سب حرکات مورث حرارت ہیں لہذا برودت جوہر ماغ کی ان کا تحمل کریتی ہے ایضا برودت دماغ کی یہ بھی ایک منفعت ہے کہ جو روح گرم قلب سے دماغ میں آتی ہے بذریعہ ان دونوں رگوں کے جو قلب سے دماغ کو چڑھ کر پہنچتی ہیں اس روح گرم کی بھی تعدیل برودت جوہر دماغ کی کرتی ہے اور رطب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس جوہر دماغی کو یہ روح گرم باعانت حرکات مجففہ مذکورہ بالا کے خشک نہ کردے دوسری منفعت اس کی رطب ہونے کی یہ ہے کہ شکل کو اچھی طرح قبول کرے جوہر دماغ نرم اور بادسومت پیدا کیا گیا دسومت اور چکنائی کا فائدہ یہ ہے کہ جو شے جوہر دماغ سے اوگتی ہے از قسم پٹھ کے وہ علک یعنی چسپدہ بالزوجت ہو اور نرم اس واسطے پیدا ہوا بنابر قول جالینوس کے تاکہ اس کا تشکل

بسہولت ہو اور متخیلات سے ان کا استحالہ بآسانی ہوا کرے اس لئے کہ لین یعنی نرم عضو استحالات کو بہت آسانی سے قبول کرتا ہے یہ تو وہی سبب ہے جس کو جالینوس نے تجویز کیا ہے اور میں کہتا ہوں کہ نرم اس واسطے مخلوق ہوا کہ بادسومت ہو اور اس سے جو غذا اعصاب سخت کو پہنچتی ہے وہ اچھی طرح بتدریج سختی کو پہنچے اس لئے کہ اعصاب کبھی جوہر دماغ سے بھی غذا پاتے ہیں اور نخاع سے بھی اعصاب کو غذا ملتی ہے پھر چونکہ جو شے کہ اپنے جوہر اصلی میں سخت ہے اس سے امداد غذا وہی کی ایسی شے کو جو سخت ہو نہیں ملتی ہے جیسے کہ نرم شے سے امداد غذا کی سخت چیز کو ملتی ہے لہذا جب دماغ کا جوہر نرم ہوا عصب سخت کو اپنی غذا اس سے بخوبی ملے گی دوسری منفعت اس کی نرم ہونے میں یہ ہے کہ جو شے جوہر دماغ سے اگتی ہے وہ نرم پیدا ہو اس لئے کہ بعض اشیاء جو دماغ سے اگتی ہیں ان کو حاجت اس امر کی ہوتی ہے کہ اطراف اور کناروں پر سخت ہو جائیں چنانچہ بروقت بیان منافع عصب کے ہم اس کا ذکر کریں گے اور چونکہ یہ اگنے والی شے دماغ سے محتاج اپنے سخت ہو جانے کی بتدریج تھی اور اس کی صلابت کی وہی قسم تھی جس طرح کوئی شے نرم رفتہ رفتہ سختی پکڑتی ہے لہذا واجب ہوا کہ اصل اس اگنے والے کی اور منشا خواہ مبدا اس کے برآمد ہونے کا ایک جوہر نرم اور بادسومت ہو اور جو شے چکنی اور بادسومت ہوتی ہے نرم ضرور ہوتی ہے پس یہ اگنے والی شے بھی ابتدائے نشو میں نرم ہوگی گو رفتہ رفتہ اس کے اطراف وغیرہ میں صلابت آ جائے ایضا جو روح کہ دماغ کو حاوی ہے اور محتاج سرعت کی ہے دماغ کے نرم مخلوق ہونے سے اس روح کو مدد رطوبت سے بخوبی پہنچے گی ایضا دماغ کے نرم ہونے کی ایک یہ بھی منفعت ہے کہ بسبب تحلحل کے وزن میں سبک ہوگا اس لئے کہ جو عضو اعضائے بدن سے صلب اور سخت ہے وہ اثقل بھی ہے بہ نسبت اس عضو کے جو نرم اور تر اور متحلحل ہے جیسے ہڈی اور پھیپھڑا مگر جوہر دماغ کی نرمی اور سختی میں جابجا تفاوت ہے پس جزء مقدم دماغ کا بہت نرم ہے اور جزء موخر دماغ کا اس کی بہ نسبت زیادہ سخت ہے اور ان دو کو اجزا میں

بسبب اندراج اور درآنے حجاب سخت کے جس کا بیان آئندہ ہم کریں گے بہت بڑا فرق ہے اور یہ حجاب سخت وہی ہے جو درمیان مقدم اور موخر اجزاء دماغ کے قدام یعنی آگے تک درآیا ہو مقدم دماغ نرم اس واسطے مخلوق ہو کہ اکثر اعصاب حس کے اور خصوصاً وہ عصب جو بصر اور سماعت اور شم کے لئے مخلوق ہوئے ہیں اسی مقدم دماغ سے ان کا نشو ہوا ہے اس لئے کہ ہر ایک حس بمنزلہ طلیفہ اور رطابہ کے ہے اور رطابہ کا میان جہت مقدم میں اولی ہے اور عصب حرکت اکثر موخر دماغ سے نکلے ہیں اور نخاع جو بمنزلہ رسول و پیغمبر یا خلیفہ دماغ کے ہے مجرائے صلب کے واسطے پیدائش عصب حرکت کے وہ بھی موخر دماغ سے نکلا ہے اور وہ نخاع انہیں مقامات میں پہنچ گیا ہے جن مقامات سے حاجت پیدا ہونے اعصاب قویہ کے تھی عصب حرکت کو حاجت زیادہ صلابت کی اس قدر ہے کہ اتنی حاجت عصب حس کو نہیں ہے بلکہ نہایت موافق اور مناسب واسطے عصب حس کے وہی مقام ہے جو نرم ہو پس مبداء نشو عصب حرکت کا سخت مقام تجویز کیا گیا حجاب جو درمیان دونوں بطن مقدم اور موخر دماغ کے مندرج کیا گیا اس سے غرض یہی ہے کہ فاصلہ دونوں جزء نرم اور سخت میں رہے اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ حجاب کے درمیان میں ہونے سے فائدہ یہ ہے کہ جزء نرم مماس ہونے سے جزء سخت کے جدا رہے اور جو حجاب کہ ان دونوں میں درآیا ہے وہ نہایت نرم پیدا کیا گیا اور یہ لپیٹ اور پیچیدگی جس کے ذریعہ سے دماغ کے دو حصے مقدم اور موخر ہو گئے ہیں ایسی عمدہ چیز ہے جس کے چند منافع اور بھی ہیں اس لئے کہ جو اوردہ اور ساکن رگیں دماغ میں اتری ہیں اور اسی دماغ میں متفرق ہو کر پھیل گئی ہیں ان رگوں کو حاجت بطرف ایک مستند اور تکیہ گاہ کی تھی اور ایک ایسی چیز کی طرف احتیاج تھی جو ان رگوں کو مضبوط کر دے کہ اس کے سہارے سے ان رگوں کا قیام اچھی طرح ہو سکے اور جوہر دماغ بسبب نرم اور پلپلے ہونے کے اس قابل نہ تھا کہ اس پر سہارا ان رگوں کا ہوتا پس یہی پیچیدگی اور جوڑ کا مقام یعنی حجاب بمنزلہ ستون کے ان رگوں کے

واسطے بنایا گیا اسی پیچیدگی کے آخری سرے کے نیچے اور اسی پیچیدگی کے نیچے معصرہ
یعنی نچوڑنے کی جگہ بنائی گئی اور معصرہ جائے ریزش خون کی ہے جہاں تک اس کی فضا
اور خالی جگہ پڑی ہے جو مثل حوض کے ہے اور بعض اجزاء اسی فضا اور معصرہ کے مثل
چھوٹی چھوٹی نالیوں کے ہیں کہ جن میں خون متفرق ہوتا ہے اور اس جزء کو نرمی میں
مشابہت جوہر دماغ سے ہے پھر یہاں سے اس خون کو وہی رگیں اپنے منہ سے چوس
چوس کر دونوں رگوں میں جمع کر دیتی ہیں جس طرح ان کا بیان ہم تشریح میں انہیں
رگوں کے آئندہ کریں گے اسی پیچیدگی اور جوڑ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جائے
روئیدگی ان دونوں زائدتین کی ہے جس سے قوت شم کی پیدا ہوتی ہے اور یہ دونوں
زائدہ نرمی جوہر دماغ سے جدا ہو گئے ہیں یعنی ویسی نرمی ان میں نہیں ہے اور قدرے
قلیل سخت ہو گئے ہیں اور بقدر صلابت چھٹے کے ان دونوں زائدتین کی سختی میں نہیں
پہنچتی ہے سارا دماغ دو جھلیوں سے اس واسطے مخلوق ہوئی ہیں تاکہ درمیان بھیجے اور
ہڈی کے آڑ اور روک ہو جائے اور جوہر نرم دماغ کا سخت ہڈی سے چھو نہ جائے اور
اسی ہڈی سے جوہر دماغ کو آفات نہ پہنچے اور یہ مماست اور چھو جانا ہڈی اور دماغ کا
اس وقت مظنون تھا جبکہ دماغ کے جوہر میں کسی طرح کی کشش اور درازی پیدا ہوتی
خواہ بروقت انبساط اور پھیلاؤ کے جو دماغ کو بعد انقباض اور سمٹنے کے عارض ہوتا ہے کبھی
جوہر دماغ چڑھ کر قحف تک پہنچ جاتا ہے چند حالتوں میں جیسے بروقت زیادہ چیخنے اور
چلانے کے پس ایسی ہی منفعت کے واسطے درمیان داغ اور قحف کے دو آڑیں اور
حاجز بنائے گئے اور ان دونوں پردوں اور حجابوں میں نرمی اور سختی کا توسط اختیار کیا گیا
اور وہ پردے جھلیوں کے اس واسطے بنائے گئے تاکہ جو شے ہڈی سے بلا واسطہ ملاقی
ہے وہی بعینہ مغز اور بھیجے سے بلا واسطہ ملاقی نہ رہے بلکہ جدا جدا دو ملاقی دماغ اور قحف
کے پیدا کئے گئے اور جوہر دماغ کے قریب جو جھلی ہے وہ تو رقیق اور باریک مخلوق ہوئی
اور قحف کے متصل جو غشا مجلل ہے وہ صفیق اور گندہ بنائی گئی اور پھر یہ دونوں جھلیاں

مل کر مثل ایک ہی دقایہ اور نگہبان کے ہوگئیں یہ جھلی باوجود یکہ دماغ کے بچاؤ کا ذریعہ ہے اس کے علاوہ رباط یعنی ذریعہ بندش بھی ان رگوں کے واسطے ہے جو دماغ میں مخلوق ہوئی ہیں ساکن رگیں اور جہندہ دونوں کے واسطیا بھی اجملی مثل مشیمہ کے ہے جس طرح مشیمہ اضاع جنبین کی حفاظت کرتا ہے اسی طرح یہ جھلی اوضاع عروق کی حفاظت کرتی ہے یعنی بناوٹ ان رگوں کی ایسی ہے کہ اس کی وجہ سے یہ حفاظت پیدا ہوئی ہے اور اسی طرح سے جو مقدار اس کی جوہر دماغ کے اندر داخل ہوگئی ہے اکثر مقامات میں درزہائے دماغ سے اور جو مقدار اس کے بطون دماغ میں درآئی ہے یہ جھلی موخر دماغ تک پہنچ کر منقطع ہو کر تمام ہو جاتی ہے اس لئے کہ پھر اس کو بسبب صلابت اور سختی جوہر کے کسی چیز سے تعلق اور اتصال کی حاجت نہیں ہے گندہ جھلی یعنی غشاء صفیق نہ دماغ سے ملصق اور ملی ہوئی ہے اور نہ باریک جھلی سے ہر جگہ چسپیدہ ہے کہ ایسی کہ اس پر درست ہو کر جم گئی ہو بلکہ وہ گندہ جھلی باریک جھلی سے بے لگاؤ ہے مگر ان دونوں جھلیوں میں جو رگیں نافذ ہوتی ہیں یعنی گندہ جھلی سے باریک جھلی تک پہنچی ہیں ان میں باہم اتصال ہے اور وہ اتصال قحف تک مستمر ہے ایسے روابط اور بندش کی چیزوں سے جو غشائیہ ہیں اور گندہ جھلی سے اگی ہیں اور ان روابط کی مضبوطی درزوں کے سبب سے ہوئی ہے تاکہ دماغ پر بوجھ ان رباطات کا نہ پڑے جدار یعنی دیوار ان رباطات کے نمایں ہوتی ہے ان شئو دن سے یعنی ان مقامات سے جو شئو دن کہلاتے ہیں اور جہاں پر جائے وصل اور التقا قبائل راس اور مقدم سر کے اجزا کا ہے پس ان مقامات سے یہ جدار نمایاں ہو کر ظاہر قحف تک پہنچ جاتی ہے پھر اسی جگہ سے اس قدر یہ دیوار پتلی ہے کہ گندہ جھلی جس سے پوشش قحف کی ہے اس کی بناوٹ ہوتی ہے اور اسی تار و پود کی وجہ سے بخوبی ارتباط گندہ جھلی کا قحف سے ہو جاتا ہے دماغ کے جہت طول میں تین بطن ہیں اگرچہ یہی تینوں بطن ہر ایک کے عرض میں دو دو حصے ہو گئے ہیں جزءمقدم ان بطون ثلثہ کا دو حصوں پر منقسم ہونا محسوس بھی ہوتا ہے ایک حصہ

بطرف یمین کے اور دوسرا بطرف لیسار کے یہی جزء مقدم استنشاق پر بھی معین ہے اور جو فضلہ دماغ ہے اسے چھینک کے ذریعہ سے دور بھی کر دیتا ہے اور اکثر روح حاسہ کی توزیع اور تقسیم بھی کر دیتا ہے اور افعال قوت مصورہ باطنی جو قوی ادراک سے ہے اس کا یعنی معین یہی جزء مقدم ہے بطن موخرہ بھی بڑا ہے اس لئے کہ وہ تجویف عضو بزرگ کو پر کرتا ہے اور اس لئے کہ وہ مبدا ایک بڑے عضو کا ہے جس کو نخاع کہتے ہیں اور اسی بطن سے تقسیم اکثر مقدار روح محرک کی ہوتی ہے اور اسی بطن موخر میں افعال قوت حافظہ کے پیدا ہوتے ہیں مگر یہ بطن موخر باوجود اس قدر بائی کے پھر بھی بطن مقدم سے چھوٹا ہے بلکہ بطن مقدم میں دونوں حصے جو ہیں ہر ایک حصہ سے اس کے بطن موخر چھوٹا ہے اور چھوٹے ہونے کی بھی یہ صورت ہے کہ اس کی خودی درجہ بدرجہ نخاع تک ہوتی چلی آئی ہے ورتکاثف اس کا بڑھتے بڑھتے آخر کو مال بصابت ہو گیا ہے بطن اوسط دماغ کا بمنزلہ منفذ اور راہ کے ہے بطن مقدم سے بطرف بطن موخر کے اور مثل دہلیز کے جو درمیان بطن مقدم اور بطن موخر کے جڑ دی گئی ہے اور یہی بطن اوسط عظیم اور طویل اس غرض سے بنایا گیا کہ ایک بڑی چیز سے دوسری بڑی چیز کو پہنچاتا ہے اور اسی بطن اوسط سے روح بطن مقدم کی بطن موخر سے متصل ہوتی ہے اور اسی بطن اوسط سے اشباح اور صورتیں جو یاد میں حافظہ کے ہیں متاوی ہوتی ہیں بطن اوسط امبدا در محل آغاز کی چھت بصورت کر دی الباطن ہوتی ہے جیسے برآمدہ گول چھت کا اور یہی ازج اس کا نام بھی اسی وجہ سے رکھا گیا ہے اس چھت کی شکل گول ہونے کا سبب یہ ہے تا کہ منفذ اور گذرگار ہونے کی منفعت زیادہ ہو اور بوجہ مستدیر ہونے کے آفات واردہ سے بھی دور رہے گا اور جو بوجھ اور بار گراں اس پر حجاب مدرج کا پڑتا ہے اس کی برداشت بھی اس شکل مستدیر کی وجہ سے اچھی طرح کرے گا اسی گول مقام میں دونوں حصے بطن مقدم کے فراہم ہوتے ہیں اور یہ اجتماع ان کا ایسا ہے کہ بطن موخر دماغ سے ان کی جدائی اسی منفذ یعنی بطن اوسط کی وجہ سے بخوبی معلوم ہوتی ہے اور یہی مقام مجمع دونوں بطن کا نام

نہاد ہے حالانکہ یہ منفذ خود ایکبطن ہے جس کو ہم نے بطن اوسط بیان کیا ہے اور چونکہ یہ بطن بطوء ایسے منفذ کے ہے کہ جو چیز صورت پذیر اور منقش ہوتی ہے اسے یادر کھنے تک پہنچادیتا ہے لہذا نہایت اچھا مقام تخیل اور تفکر کا بھی یہی ہے چنانچہ کلیات میں اس کو بخوبی معلوم کر چکے ہیں اس دعوی پر کہ یہ بطون مقامات ان قوی کے ہیں جن سے یہ افعال مذکورہ صادر ہوتے ہیں چند طرح سے استدلال کیا جاتا ہے ایک تو یہ طریقہ ہے کہ جو آفت کسی بطن میں پہنچتی ہے اس کی وجہ سے وہی فعل باطل خواہ ماؤف ہوتا ہے جو فعل اسی قوت سے صادر ہوتا ہے جس کا یہ بطن موضع اور محل قرار دیا گیا ہے باریک جھلی کا بعض حصہ بطون دماغ کے اندر جا کر اس فرجہ اور شگاف تک پہنچ جاتا ہے جو طاق کے نزدیک ہے اور اس سے جدا اور علاوہ مقامات میں اس کی صلابت اور سختی جوہر واسطے تغشیہ اور ڈھانپے حجاب کے کافی ہے جو تزائد یعنی زیادتی ایک بطن کی دوسرے بطن دماغ پر آپس میں ہو یا جو افزونی دماغ کے بڑھنے سے پیدا ہوئی اس کی وجہ یہی ہے تا کہ نفوذ روح نفسانی کا جوہر دماغ میں اسی طرح ہو جس طرح کہ بطون دماغ میں نفوذ ہے اس لئے کہ ہر وقت بطون دماغ متسع اور پھیلے ہوئے نہیں ہوتے یا ہر وقت روح نفسانی میں کمی نہیں ہوتی ہے کہ فقط بطون کی وسعت کو کافی ہو اور زیادہ وسعت بطون سے نہ ہو اور دوسری وجہ یہ ہے کہ روح کا پورا اور تمام و کمال استحالہ اس مزاج سے جو قلب کی موجودگی میں ہوتا ہے بطرف اس مزاج کے جو دماغ میں پہنچ کر ہو جانا چاہیے اسی وقت ہوتا ہے جبکہ وہ روح دماغ میں پہنچے اور یہاں آ کر اس روح کا طبخ جید ہو اور اس پخت کا آغاز اسی وقت شروع ہوتا ہے جب یہ روح دماغ میں پہنچے اور اول رسائل اس کے بطن اول دماغ میں ہوتی ہے تا کہ اس کو طبخ ہو بعد ازں بطن اوسط میں یہ روح نافذ ہوتی ہے یہاں پہنچ کر اس کا طبخ اور زیادہ ہوتا ہے او جو مزاج مناسب دماغ کے ہے اسی بطن کے طبخ سے اس کا فیضان روح پر شروع ہوتا ہے پھر پورا طبخ اس کا بطن موخر میں جا کر تمام ہوتا ہے طبخ کامل ہر ایک شے کا تو اسی وقت ہوتا

ہے جبکہ شے مطبوخ میں اجزا طابخ کے داخل اور مختلط ہو جائیں جیسے غذا کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کہ جگر میں پہنچ کر غذا کا طبخ جید ہوتا ہے چنانچہ آئندہ بحث میں بمقام جگر ہم اس کو بیان کریں گے لیکن مقدم دماغ کا اکثر اجزاء غذا کو بلع اور جذب کر لینا زیادہ ہے بہ نسبت موخر دماغ کے اس لئے کہ نسبت ہضم اور ابتلاع کی طرف دوسرے ہضم اور ابتلاع کے مثل نسبت عضو کی طرف کے بالتقریب ہے مراد یہ ہے کہ جس قدر کوئی عضو بڑا ہے اس کا ہضم اور بلع واسطے غذا کے زیادہ ہے بہ نسبت چھوٹے عضو کے جو سبب کہ اس کی وجہ سے بطن موخر کا بلع اور ہضم چھوٹا ہوتا ہے بہ نسبت بطن مقدم کے وہ اس میں موجود ہے بطن اوسط او وبطن موخر میں اور نیچے ان دونوں کی ایک جگہ ایسی ہے جو محل توزیع اور تقسیم ان دونوں رگوں کی ہے جو بڑی بڑی اور دماغ تک صعود کر رہی ہیں اور جن کا ذکر ہم آئندہ کریں گے اور ان کا صعود ان کے دونوں شعبوں تک ہے جن سے مشیمہ کی بناوٹ ہوتی ہے دماغ کے نیچے اور ان شعبوں نے اعتماد کیا ہے ایک ایسے جرم پر جو کہ از قسم غدو کے ہے کہ ان دونوں شعبوں کی درمیانی جگہ کو وہی جرم غدوی بھر دیتی ہے اور بمنزلہ دعامہ کے ان دونوں کے واسطے ہوتی ہے جیسا حال تمام متوزعات عرقیہ کا ہے یعنی ان تقسیم یافتہ چیزوں کا ہے جو از قسم رگوں کے ہیں اس لئے کہ خلا کی شان سے یہ ہے کہ جو خلا درمیان انہیں مقامات متوزعہ کے ہوتی ہے وہ لحم غدوی سے بھر جائے اور یہ اجزاء غدوی اسی شکل سے متشکل ہوتے ہیں جس شکل سے وہ شعبہ واقع ہوئے ہیں اور ان کی ہیئت وہی ہوتی ہے جو توزیع اور تقسیم مذکوری ہیئت ہے پس جس طرح کہ یہ شعبہ خواہ توزیع مذکور تنگی اور کوتاہی سے شروع ہو کر آخر میں جا کر وسیع ہو جاتے ہیں اور وہ وسعت اس قدر ہوتی ہے جس کو وہ انبساط اور پھیلاؤ مقتضی ہے اسی طرح یہ اجزء غدویہ بھی بشکل صنوبری پیدا ہوتے ہیں باریک سرا ان کا متصل ہے مقام توزیع کے جو محل نسج اور رباف کا ہے فوقانی طرف اور پھر متوجہ بطرف اپنی غایت اور نہایت کے ہو کر یہاں تک بڑھ جاتے ہیں کہ یہ تمام اور پوری صورت پر پہنچ جاتی

اور اسی تمامی جگہ پر پہنچ کر محل نسج اور بناوٹ مشیمہ کا ہوتا ہے پھر اسی جگہ اس کا استقرار ارٹھہراؤ ہو جاتا ہے جو مقدار اجزائے دماغ کی مشتمل بطن اوسط پر ہے عام حصہ اس کا اور وہ اجزاء جو اوپر کی طرف ہیں وہ دودی الشکل ہیں یعنی کیڑوں کی ایسی شکل ہے کہ جیسے کیڑے سے کیڑا لپٹا ہو اور یہ کیڑے طول میں اسی بطن اوسط کے رکھے ہوئے ہیں اور بعض اجزاء بعض سے بندھے ہوئے ہیں اور یہ شکل اس واسطے بنائی گئی ہے تا کہ اس بطن کا بڑھنا اور گھٹنا خواہ کھچاؤ اور تناؤ سمٹنے اور پھیلنے میں مثل کیڑوں کے ہو باطن اور جانب اندرونی اس بطن کی اس جھلی سے مڑھی ہوئی ہے جو دماغ کو حد موخر تک ڈھانپتی ہے اور یہی مقام مرکب ہے دو زائد تین پر اجزاء دماغی سے کہ دونوں مستدیر ہیں احاطہ طوالانی میں جس طرح دونوں رانیں طول اور استدارت میں مخلوق ہوئی ہیں اور جدھر دونوں زائد تین میں تماس ہوا ہے اسی طرف قریب قریب ہو گئی ہیں اور جدھر انفراغ اور کشادگی ان کی بڑھی ہے ادھر آپس میں ان دونوں کی دوری ہو گئی ہے یہ ترکیب دونوں زائد تین کی جید رباطات سے ہوئی ہے جن کو وترات کہتے ہیں تا کہ یہ ترکیب ان زائدتان سے زائل نہ ہو اور ان وترات کی بندش کی وجہ سے وہ اجزاء جو کیڑوں کی شکل پر ہیں جس وقت ان میں تمدد اور کھچاؤ پیدا ہو اور عرض ان کا تنگ ہو جائے زائد تین میں زیادہ تنگی پیدا کریں تا اینکہ وہ دونوں مجتمع ہو جائیں پس مجری درمیانی ان دونوں کا بند ہو جائے اور جس وقت ان کیڑوں میں تقلص پیدا ہو اور اینٹھ کر چھوٹے ہو جائیں اور عرض ان کا بڑھ جائے اور افتراق اور جدائی کی وجہ سے دونوں میں دوری پیدا ہو اس وقت مجری کھل جائے جو مقدار بطن اوسط کی موخر دماغ سے متصل ہے وہ باریک اور مائل بہ تحدیب زیادہ ہے کہ موخر دماغ میں پوری پوری درست ہو کر سما جاتی ہے جیسے کوئی اور اندر گھسنے والی شے کسی سوراخ میں درآتی ہے اور مقدم اس بطن کا زیادہ تر وسیع ہے موخر سے اس کے بنابر اس حیثیت کے جس کا دماغ احتمال کر سکتا ہے دونوں زائدتان مذکورہ کا نام کیجیتبسن رکھا گیا اور اور ان دونوں میں باہم کچھ تزائد اور زیادتی

نہیں ہے بلکہ یہ دونوں مساوی ہیں تا کہ ان کا بند ہونا اور چسپیدہ ہونا بہت درستی کے ساتھ ہو اور نا کہ قبول کر لینا تحریک کا ان دونوں کو کسی سبب محرک سے ایسا یکساں ہو جیسے ایک ہی چیز میں حرکت واحدہ پیدا ہوئی ہے فضول دماغ کے دور کرنے کے واسطے دو مجرے اور راہیں مخلوق ہوئی ہیں ایک مجرب تو بطن مقدم میں نزدیک اس حد مشترک کے ہیں جو درمیان بطن مقدم او بطن اوسط کے ہے اور دوسرا مجری البطن اوسط میں ہے او بطن موخر کے واسطے کوئی مجری جدا گانہ اس واسطے نہیں ہے کہ وہ کنارہ پر واقع ہے اور چھوٹا بھی ہے اور سوراخ کا تحمل بھی نہیں کر سکتا ہے اور اس کے لئے مع بطن اوسط کے ایک ہی مجری کافی ہے دونوں مشترک ہے اور خصوصاً وہ مجری مخرج نخاع کا بھی مقرر کیا گیا کہ اسی مجری سے بعض فضول نخاع کی جدا ہو جاتی ہیں اور اسی مجری سے فضول نخاع دفع بھی ہو جاتے ہیں یہ دونوں مجری جس وقت دونوں بطنوں سے نکلتے ہیں اور دماغ میں نفوذ کرتے ہیں مائل ہوتے ہیں بطرف التقا اور مل جانے کے قریب ایک ہی منفذ کے جو عمیق اور گہرا ہے مبدا اس منفذ کا حجاب رقیق ہے اور آخر یعنی تمامی اس کی وہی نیچے کا سرا اس کا ہے نزدیک حجاب سخت کے اور وہ جزء آخری تنگ اس لئے ہوا کہ وہ جزء مثل ٹونٹی کے ہے جو کشادہ جگہ مستدیر سے کسی محل تنگ تک شروع ہو کر پہنچی اور اسی جہت سے نام بھی اس کا قمع یعنی ٹونٹی رکھا گیا مستقمع بھی اسے کہتے ہیں اس لئے کہ وہ آلہ پاک کرنے فضول کا ہے جب یہ ٹونٹی خواہ قمع سخت جھلی سے ملتی ہے اس جگہ ایک ایسے مجری سے ملاتی ہوتی ہے جیسے بھٹی ہو کہ دونوں طرف سے بھری ہوئی ہے اور یہ دونوں طرف جو متقابل ہیں ایک تو اوپر کی طرف ہے اور دوسری نیچے کی طرف اور یہ بھٹی درمیان سخت جھلی اور مجرائے سنگ کے ہے پھر اسی جگہ وہ منافذ اور سوراخ پائے جاتے ہیں جو نرم ہڈی مصفاۃ میں حنک کے اوپر واقع ہیں فصل تیسری بیان عام امراض سر کا اور ان اسبا کا جو اسباب فاعلی امراض سر اور اعراض امراض سر کے ہیں واجب ہے جاننا اس بات کا کہ جو امراض سر کے شمار کئے گئے ہیں وہ سب امراض سر کو

عارض ہوتے ہیں اگر ہماری غرض اس مقام پر لفظ سر بولنے سے یہ ہے کہ اس سے دماغ مراد لیں اور حجاب دماغ کا ارادہ کریں اور اس مقام پر ہم بالوں کے امراض سے تعرض نہ کریں گے اب ہم کہتے ہیں کہ دماغ کو جملہ انواع سوءمزاج کے عارض ہوتے ہیں اور آٹھوں اقسام کے سوءمزاج لذاع میں پیدا ہوتے ہیں مفرد اور مرکب یا مادہ عام اس سے کہ وہ مادہ بخاری ہو خواہ اس مادہ میں قوام بھی ہو اور اکثر امراض رطوبت دماغ میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں اس لئے کہ ہر ایک دماغ کی اصلی خلقت میں رطوبت ضرور ہوتی ہے اور وہ رطوبت محتاج اس کی ہے کہ یا تو رحم ہی میں جب تک جنین ہے مٹ جائے خواہ اس زمانہ کے بعد تک بھی باقی رہے اور اگر یہ رطوبت باقی نہ رہے بڑی دشواری اور مصیبت و آفت کا سامنا ہوگا ہر ایک قسم کا سوءمزاج یا تو جرم دماغ میں عارض ہوتا ہے یا رگوں میں دماغ کے خواہ حجابہائے دماغی میں پیدا ہوتا ہے امراض ترکیب بھی دماغ کو عارض ہوتے ہیں یا تو مقدار میں مثلاً مقدار مناسب سے چھوٹا ہو جائے خواہ شکل میں کوئی مرض ترکیب پیدا ہو مثلاً شکل دماغ کی مجرائے طبعی سے بدل جائے اور اس تبدل کی وجہ سے افعال دماغی میں آفت پہنچے خواہ مجاری دماغ اور اوعیہ جیسے بطون وغیرہ بند ہو جائیں اور یہ سدہ جنین سے انسداد مجاری وغیرہ کا جو پیدا ہوتا ہے یا تو بطن مقدم میں پڑتا ہے یا بطن موخر میں یا اینکہ دونوں بطنوں میں اور بہرحال کبھی ناقص ہوتا ہے اور کبھی پورا اور کامل ہوتا ہے یا اوردہ اور شرائین میں پڑتا ہے خواہ مقام روئیدگی اعصاب میں سدہ پڑتا ہے یا مرض ترکیب اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ جو رباطات اور بندش کی چیزیں حجابہائے دماغ کی ہیں وہ اتر جاتی ہیں یا اینکہ افتراق اور جدائی اجزاء دماغ میں پڑتی ہیں اس وقت امراض اتصال دماغ میں بسبب انحلال فرد کے نفس دماغ میں پیدا ہوتے ہیں خواہ شرائین اوردہ اور حجابہائے دماغ اور قحف میں انحلال فرد کے واقع ہونے سے امراض اتصال پیدا ہوتے ہیں اور اورام کے اقسام بھی دماغ میں عارض ہوتے ہیں اس طرح کہ کبھی نفس جوہر دماغ متورم ہو جاتا ہے

اور کبھی باریک جھلی یا گندہ جھلی میں ورم آجاتا ہے خواہ شبکہ اور بیرونی جھلی میں ورم پیدا ہوتا ہے اور ہر ایک قسم کے ورم کا مادہ اخلاط حارہ خواہ باردہ سے ہوتا ہے جو مادہ بارد متعفن ہو جائے اس کو اورام حارہ سے لاحق کرنا چاہیے یعنی اس کا فعل ورم حار پیدا کرنے کا ہے اور جو مادہ باردہ کے ساکن ہے اور حرکت عفونت اس میں نہیں ہے اس کا فعل ایسے اورام کے پیدا کرنے کا ہے جن کو اورام باردہ کہنا سزاوار ہے امراض دماغی خاص بھی ہوتے ہیں اور مشترک بھی ہوتے ہیں بسبب مشارکت اور اعضا کے اکثر دشواری اور صعوبت امراض مشارکت میں ایسی بڑھ جاتی ہے کہ امراض مشارکت سے خاص امراض اصلی دماغی مہلک پیدا ہوتے ہیں مثلا اکثر امراض خوانیق اور ذات الجنب مواد قتالہ مہلکہ بطرف دماغ کے دفع کر دیتے ہیں اور اکثر کسی مریض کو سکتہ مہلک اس وجہ سے عارض ہوتا ہے کہ اس کے کسی عضو مشارک دماغ میں ایک طرح کی ایذا ہوتی ہے **فصل چوتھی** بیان ان دلائل کا جن کے ذریعہ سے معرفت احوال دماغ کی درست ہوتی ہے ہم کہتے ہیں کہ مبادی اور احکام کلیہ کہ ان سے معرفت احوا دماغ کی طرف پہنچ سکے یہ افعال حس ظاہری سے بھی ہے اور افعال سیاسیہ یعنی حس باطنی سے مثلا فکر اور تذکرا ء اور تصور اور وہم اور حدس سے بھی ہیں اور افعال حرکت سے یعنی جو افعال قوت محرکہ کے ہیں کہ بواسطے عضل کے تحریک پیدا کرتی ہے ان سے بھی معرفت احوال دماغ کی ہوتی ہے جو فضول دماغ سے برآمد ہوتے ہیں ان کے قوام اور رنگ اور مزہ سے مثلا تیزی اور شوریت اور تلخی اور پھیکا پن سے خواہ ان فضول کی مقدار کثرت اور قلت کی رو سے ان کی احتباس یعنی بند ہونے اور رک جانے سے بالاصالتہ یا بنظر موافقت ہوا اور طعام کے اقسام کی موافقت یا مخالف سے خواہ اقسام تدبیر طعام اور ہوا سے اور ضرر رسانی طعام اور ہوا وغیرہ کی دماغ کو کہ ان سب طرح سے بھی شناخت احوال دماغ کی ہوتی ہے سر کے بڑے اور چھوٹے ہونے اور اس کی خوبی صورت سے جو باب استخوان میں بیان ہوئی ہے خواہ اس کی بدصورتی سے بھی

شناخت احوال دماغ کی ہوتی ہے سر کی گرانی اور سبکی سے بھی ملمس سے سر کے رنگ سے اور سر کی رگوں کے رنگ سے قروح و اورام جو سر کی جلد میں عارض ہوتے ہیں آنکھوں کی رنگت سے اور آنکھوں کی رگوں سے اور آنکھوں کی سلامت حال اور مرض اور آنکھوں کے ملمس سے احوال دماغ کی شناخت ہوتی ہے خواب اور بیداری سے بالوں کے حال سے مقدار میں یعنی کمی خواہ کثرت مقدار خواہ موٹا ہونا اور باریک ہونا اور کیفیت شکل سے بالوں کی مثلاً گھونگھر والے ہونا خواہ سیدھے سپاٹ ہونا اور رنگ سے بالوں کے مثلاً سیاہ ہونا خواہ میگون یا سرخ ہونا خواہ جلدی سفید ہوجانا یا دیر میں سپیدی آنی بالوں میں خواہ حالت صحت پر بالوں کا پائدار رہنا خواہ حالت صحت سے ان کا جدا ہوجانا مثلاً پھٹ جانا خواہ پریشان ہوجانا یعنی ہر وقت پھولا رہنا خواہ بالوں کا اکھڑ جانا اور گر جانا خود بخود اور دیگر حالات جو بالوں سے متعلق ہیں ان سب سے بھی شناخت احوال دماغ کی ہوتی ہے رقبہ یعنی گردن کے احوال سے مثلاً گردن کا غلیظ اور گندہ ہونا خواہ پتلا ہونا اور سلامت حال گردن کا خواہ اورام کا اس میں زیادہ پیدا ہونا اور خنازیر کا زیادہ برآمد ہونا یا گم پیدا ہونا اس سے بھی احوال دماغ کی شناخت ہوتی ہے اسی طرح لہات یعنی کاگ اور لوزتین یعنی کانوں کی لویں اور دانتوں سے بھی احوال دماغ کی شناخت ہوتی ہے اسی طرح حال سے قوی اور افعال اعضائے عصبانیہ جو مشارک دماغ ہیں جیسے معدہ اور فم معدہ اور مثانہ سے بھی شناخت احوال دماغ کی ہوتی ہے اعضائے مشارکہ سے استدلال دو طرح سے کیا جاتا ہے ایک تو یہ کہ عضو مشارک دماغ کے حال سے جو کچھ دماغ کو عارض ہوتا ہے اس پر استدلال کیا جائے دوسرے اس کے حال سے جس کی مشارکت سے دماغ کو الم اور ایذا پہنچتی ہے اس کو یہ دیکھتے ہیں کہ وہ کونسا عضو اور کیا بیماری اس کو ہے اور کیونکر یہ ایذا دماغ تک پہنچتی ہے یہ جس قدر طریقے استدلال کے بیان ہوئے کبھی ان کے ذریعہ سے کیفیت موجودہ اور حاضرہ پر استدلال کرتے ہیں اور کبھی آئندہ جو امور اور حالات واقع

ہونے والے ہیں ان پر استدلال کیا جاتا ہے مثلاً مریض کا زمانہ دراز تک محزون اور غمناک رہنا مالیخولیائے قریب الوقوع پر دلیل ہوتا ہے یا قطرف پر جو بہت جلد واقع ہوا چاہتا ہے یا بیجا غصہ جو کسی شخص کی عادت کے مناسب نہ ہو صرع پر خواہ مالیخولیائے حار پر یا مانیا پر دلیل ہوتا ہے یا بیجا ہنسی اور بے سبب عروض حمق یا رعونت یا خمود پر دلیل ہوتی ہے **فصل پانچویں** بیان کیفیت استدلال دلائل مذکورہ کا احوال دماغی پر تفصیل ان طریقوں کی جن کا شمار اوپر ہوا ہے ترتیب وار تا اینکہ آخر تفصیل تک یہ بیان پہنچ جائے استدلال کلی افعال دماغی سیجو استدلال از قسم افعال کے مذکور ہوا پس افعال دماغی اگر صحیح ہوں سلامت دماغ کی دلالت پر معین ہوں گے اور اگر افعال دماغ ماؤف ہوں آفت پر دلیل ہوں گے افعال کی آفات تین قسم کی ہیں جیسے ہم نے بیان کیا ہے ضعف اور تغیر اور تشویش ان سب کے بعد پھر بطلان بیان عام افعال کے استدلال سے یہ ہے کہ نقصان افعال اور بطلان یہ دونوں بسبب برودت کے ہوتے ہیں اور روح دماغی میں جب غلاظت بسبب رطوبت کے آ جائے خواہ سدہ منافذ روح میں پڑ جائے اس وقت نقصان اور بطلان افعال پیدا ہوتا ہے حرارت سے افعال کا نقصان یا بطلان نہیں ہوتا ہے ہاں اس قدر اگر حرارت بڑھ جائے کہ سقوط قوت ہو جائے اس کا تو حساب ہی نہیں ہے تشویش افعال دماغی میں خواہ اور کوئی فتور جو مناسب حرکت کے ہے کبھی حرکت سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی خشکی اور یبوست سے **فصل چھٹی** استدلال بذریعہ افعال نفسانی افعال حس ظاہری ہوں خواہ باطنی اور حرکت اور خواب کے اقسام کہ یہ بھی از قسم افعال سیاسیہ کے ہیں ان افعال میں آفت پہنچنی جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے بطلان اور ضعف اور تشویش بس انہیں صورتوں سے ہوتا ہے مثال اس کی حواس میں ہم بصارت سے شروع کرتے ہیں بصر میں آفت کبھی اس طرح پہنچتی ہے کہ بصارت باطل ہو جاتی ہے اور یا اس طرح کہ بصارت میں ضعف آ جاتا ہے یا ایسکہ فعل باصرہ میں تشویش پیدا ہوتی ہے اور مجرائے طبعی سے اس کو تغیر ہو جاتا ہے مثلاً جو

شے خارج میں نہیں موجود ہے اس کو تخیل کرتی ہے خیالات اور پتنگے خواہ بھنگے اوڑتے ہوئے نظر آنے اور شعلہ اور دخان وغیرہ نابود چیزوں کا دکھائی پڑنا کہ یہ سب اقسام آفات کے اگر خاص کر آنکھوں میں ان کا مادہ نہ ہو ضرور آفت دماغ پر دلیل ہوں گے کبھی خیالات اپنے الوان سے بھی دلیل ہوتے ہیں کسی معترض کو اس مقام پر زیبا ہے اگر یہ اعتراض کرے کہ خیال سفید بلغم کی زیادتی پر دماغ میں کیونکر دلیل ہوسکتا ہے اس لئے کہ خیالات کا پیدا ہونا تشویش بصر میں داخل ہے اور تم نے تشویش کی پیدائش حرارت سے قرار دی ہے ہم اس اعتراض کے جواب میں یہ کہیں گے کہ یہ علامت یعنی تشویش افعال کی دلالت جو حرارت پر تجویز ہوئی ہے واسطے شناخت مزاج اصلی دماغ کے ہے نہ مزاج عارضی کے جو قوت باصرہ صحیحہ کی حرارت غریزی پر غالب ہوکر سوائے مزاج طبعی اور اصلی کے پیدا ہو مراز یہ ہے کہ مزاج مرضی میں تشویش کا برودت سے پیدا ہونا اس کو ہم نے منع نہیں کیا ہے قوت سامعہ میں آفت پہنچنے سے دماغ کے حالات پر استدلال اس وجہ سے کیا جاتا ہے کہ مثلاً نزدیک کی آواز خواہ جہر یعنی بلند آواز کے سوا نہ سن سکے خواہ تشویش اس طرح کی پیدا ہو کہ جبل آواز کا وجود نہیں ہے خودبخود سنائی پڑے جیسے کان گونجتا ہے ازیں قبیل ہے کہ پانی کے گرنے کی سی آواز کانوں میں آتی ہے خواہ گھن کے ٹھونکنے کا تڑاقا خواہ ڈھول خواہ درختوں کے پتوں کی کھڑکھڑاہٹ یا خفیف سی آواز ہواؤں وغیرہ کی ان سب باتوں سے استدلال کیا جاتا ہے ایک یبوست مزاج دماغی پر جو مقام وسط وغیرہ میں عارض ہو یا ریاح اور انجرہ پر استدلال کیا جاتا ہے جو وسط دماغ میں محلس ہوں خواہ اس کی طرف صعود کررہے ہوں خواہ اور باتیں جو ایسے مزاج دماغی پر دلالت کرتی ہیں یا یہ کہ بالکل قوت سماعت باطل ہوجائے ضعف اور بطلان سماعت اکثر بسبب کثرت برودت کے ہوتا ہے اور جس شخص کو بروقت سننے آواز قریب کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دور کی آواز سن رہا ہے یہ نقصان بسبب رطوبت دماغ کے ہوتا ہے قوت شامہ میں خلل تین طرح سے ہوتا ہے

یا تو بالکل یہ قوت معدوم ہو جائے یا ضعیف ہو جائے یا سننے میں تشویش واقع ہو اس طرح پر کہ جن چیزوں کا وجود خارج میں نہیں ہے بدبو ہوں یا بدبو نہ ہوں ان کی بو آپ ہی آپ دماغ میں پہنچے یہ بات اکثر دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ ایک خلط مقدم دماغ میں تحبس ہو رہی ہے اسی کا یہ فعل ہے کہ طرح طرح کی بدبو یا خوشبو خودبخود دماغ میں آیا کرتی ہے مگر یہ استدلال مشروط بایں شرط ہے کہ ناک میں خاص کوئی ایسی چیز بدبو یا خوشبو موجود نہ ہو ذائقہ کا خلل اور لامسہ کا یہ دونوں بھی مثل خلل شامہ کے اسباب میں ہوتے ہیں مگر ذائقہ اور لامسہ کا تغیر مجرائے طبعی سے اکثر اوقات اسی پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی فساد خاص ان دونوں کے آلات قریبہ میں پڑ گیا ہے اور کمتر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان دونوں کے فساد میں شرکت دماغ کی بھی ہے خصوصاً وہ خلل قوت لامسہ کا جو تمام بدن میں عام ہو مثلاً تمام بدن میں خدر کا پیدا ہونا اور سن ہو جانا کبھی یہ حواس مذکورہ بالا ایک خاص قسم کی قوت وضعف میں مشترک ہو جاتے ہیں اور یہ شرکت ایک حالت خاص پر دلالت کرتی جو دماغ میں ہمیشہ رہتی ہے اور یہ کدورت اور صفائی سے حیس دی جا سکتی ہے اور یہ بھی لحاظ رہے کہ ہر ایک ضعف نفس کدورت نہیں ہے اس لئے کہ کمی زور ہمراہ صفائی کے بھی ہوتا ہے مثلاً کبھی انسان نزدیک کی چیز اور کم روشن قلیل الشعاع چیز کو بخوبی اور صاف دیکھتا ہے اور چھوٹی چیزیں اسی قسم کی یعنی کم روشن چیزوں کو نزدیک سے دیکھ لیتا ہے پھر جب یہی چیزیں دور ہو جائیں خواہ ان کی چمک اور روشنی بڑھ جائے ان کے دیکھنے سے عاجز ہو جاتا ہے پس اب اس وقت معلوم ہوا کہ کدورت اور صفائی کبھی یہ دونوں ہمراہ ضعف کے ہوتی ہیں اور صفائی کبھی ہمراہ قوت کے بھی ہوتی ہے لیکن کدورت ہمیشہ دلالت کرتی ہے ایک مادہ رطوبی پر اور صفائی ہمیشہ دلالت کرتی ہے یبوست پر یہی کدورت مذکورہ بالا کبھی مستحکم ہو کر اس سے مرض سدر پیدا ہو جاتا ہے جو دلالت کرتا ہے ایک مادہ بخاری پر جو رگہائے دماغ اور سیکہ میں موجود ہے ان جملہ اقسام آفات سے استدلال

پر حکم کرنا بھی اس طرح پر ہے جو امر امور مذکورہ بالا میں از قسم تشویش ہے وہ تو اکثر تابع مزاج حار یا بس کے ہوتا ہے اور جو چیز از قسم نقصان او ضعف ہے وہ اکثر تابع برودت کی ہوتی ہے ہاں اگر اس ضعف یا نقصان کے ہمراہ شدت ظہور فساد یا سقوط قوت کا ہو اس وقت اکثر یہ فساد حرارت سے پیدا ہو گا لیکن چونکہ حرارت قوائے طبعی کی ملائم اور مناسب زیادہ ہے بہ نسبت برودت کے پس جس تک زیادہ مضرت اور ضرر رسانی مزاج اصلی کی حرارت سے پیدا نہ ہو اور زیادہ فساد مزاج کی حرارت کا باعث نہ ہو قوائے طبعی میں نقصان کی مورث نہ ہو گی پس ایسے وقت میں مناسب نہیں ہے کہ فقط اسی دلیل پر اعتماد کیا جائے بلکہ اور دلائل مذکورہ جو ہر دو مزاج کے واسطے اوپر مذکور ہو چکے ہیں جس سے مزاج حار اور بارد پر استدلال کیا جاتا ہے اس کا بھی لحاظ کریں کبھی بطلان حواس زیادہ ہونے اسباب نقصان پر دلیل ہوتا ہے اگر یہ بطلان کسی سبب دماغی کی وجہ سے ہو اور آفات اور آلات جن سے فساد اور انقطاع اور سدہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے ان کی وجہ سے یہ بطلان نہ عارض ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ جن چیزوں سے آلات اپنی صلاحیت سے زائل ہو جاتے ہیں ان آلات کے سبب سے یہ بطلان عارض نہ ہوا ہو یا بطلان کسی عضو حساس میں خاص کر دور نہ ہوئے کہ اس اس وقت بھی تاکد اسباب نقصان پر دلیل ہو گا بعض اعضائے حاسہ ایسے ہیں کہ جن سے دماغ زیادہ قریب ہے ایسے اعضا میں کمتر یہ بات ہوتی ہے کہ ان کی آفت دماغ سے شرکت نہ رکھتی ہو جیسے شامہ اور سامعہ کہ اکثر آفات ان دونوں عضو کے بدون تنقیہ اور تعدیل مزاج دماغ نہیں زائل ہوتے اور اسی سبب سے یہ بات ہے کہ سائر حواس پنجگانہ جس وقت تک محسوسات سے ایذا پاتے ہوں دلیل اسی بات کی ہوتی ہے کہ انہیں حواس میں فقط کوئی آفت حرارت یا یبوست کی اس قدر پہنچتی ہے کہ جو منجر بسقوط قوت نہیں ہوئی اور فساد سماعت اور نیز فساد شامہ یہ دونوں اکثر اسی پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ سوء مزاج دماغ ہی میں پیدا ہوا ہے اور افعال سیاسیہ جو حواس باطنی سے متعلق

ہیں ان سے استدلال امراض دماغ کا اس طرح پر ہوتا ہے وہم قوی اور حدس قوی تمام جوہر دماغ کی قوت مزاج پر دلالت کرتے ہیں اور ضعف وہم اور حدث اس بات پر دلیل ہوتے ہیں کہ دماغ میں کسی قسم کی آفت ہے جس کے مقام خاص کا علم موقوف اس بات پر ہے کہ اور افعال دماغ کا بھی اختلال ظاہر ہو جائے تب وہ مقام ماؤف بعینہ معلوم ہو پس منجملہ اس افعال کے فساد قوت خیال اور تصور اور ان کی آفتیں ہیں پس ان کا قوی ہونا صحت مقدم دماغ کی دلالت پر معین ہوتا ہے اور یہ قوت اسی وقت قوی ہوتی ہے جب انسان بخوبی یاد رکھنے او پر صور محسوسات کے قادر ہو مثلاً اشکال اور صورتیں اور نقوش اور خلقت اور مزاقات اور آوازیں اور نغمہ وغیرہ کی حفظ پر قادر ہو اس لئے کہ بعض آدمی اس قوت میں ایسے قوی اور تام الخلقت ہوتے ہیں یا لڑکہ کوئی فاضل مہندس کسی شکل مخطوط میں نظر واحد کرتا ہے اسی نظر واحد سے اس کے نفس میں صورت اس شک کی اور حروف اس کے سب مرتسم ہو جاتے ہیں اور اسے ایک ہی مرتبہ کے دیکھنے سے جس مسلہ سے اس شکل کو تعلق ہے ابتدا سے انتہا تک سب پر حکم کر دیتا ہے کچھ اس کو حاجت دوبارہ نظر کرنے کی نہیں ہوتی یہی حال ایک گروہ کا طرف نغمات موسیقی اور یہی حال ایک گروہ کا طرف امور مزاقیہ کے ہے اور سوائے اس کے اور بھی چیزیں ہیں اور اسی قوت سے نبض کو تعلق ہے اس لئے کہ نبض شناخت اپنی جودت میں خیال قوی کی محتاج ہے جو نفس میں بذریعہ ملموسات کے مرتسم ہوتا ہے یہی قوت ایسی ہے جس میں کوئی آفت عارض ہو مثلاً اگر بطلان فعل کی عارض ہو اس وقت یہ کیفیت عارض ہوگی کہ صورت خیال محسوس اس نسبت پر بعد زوال ہونے کے باقی نہیں رہتی ہے جو درمیان حاس اور محسوس کے اس زمانے تک ہونی چاہیئے جب تک وہ حس کر سکے یا اینکہ ضعف اور نقصان یا کوئی تغیر خیال کو مجرائے طبعی سے ہو وے بایطور کہ غیر موجود اشیاء کا تخیل کرے یہ بات یعنی قوت خیال کا ضعف اور تغیر اور بطلان فعل اکثر اوقات افراط برودت و یبس مقدم دماغ پر دلالت کرے گا یا رطوبت مقدم دماغ پر

دلالت کرے گا برودت سبب ذاتی ان آفات کا ہے اور رطوبت اور یبوست بالعرض سبب ہوتی ہے اس لئے کہ یہ دونوں مقدم کی جلا کرتی ہیں تغیر فعل اور تشویش افعال سیاسیہ کا اکثر زیادتی حرارت پر دلیل ہوتی ہے بنابراسی طریقہ کے جو قوائے حاسہ ظاہر کے بیان میں لکھا گیا ہے کبھی یہ مرض صاحبان عقل کو اس قدر عارض ہوتا ہے کہ شناخت حسن و قبح کی پوری ہوتی ہے اور کلام کرنا ان کا آدمیوں سے صحیح ہوتا ہے باوجود اس وصف کے پھر ایسے عقلاء ایک ایسے گروہ کو موجود سمجھتے ہیں کہ جن کا وجود نہیں ہے جیسے بھوت و پریت اور خیال کرتے ہیں ایسی آوازوں کو جو نا موجود ڈھول بجانے والی آتی ہوں یا اور چیزیں چنانچہ جالینوس نے روفس طبیب کا حال اسی قسم کا بیان کیا ہے کہ اسے اسی طرح کا فساد دماغی عارض ہوا تھا ازانجملہ فساد قوت فکریہ تخیل کا ہے یا تو بطلان تک پہنچا ہے اور اس کو زوال عقل کہتے ہیں یا ضعف ان دونوں قوتوں کا ہے اس کو حمق کہتے ہیں مبدا ان دونوں مرض کا اور آغاز مقدم دماغ کی برودت سے یا وسط دماغ کی برودت سے ہوتا ہے یا اینکہ یبوست یا رطوبت اس بطن میں عارض ہے اس سے ہوتا ہے اور یہ حکم اکثر یہ بنابر قول بعض اطبا کے کیا گیا ہے یا تغیر یا تشویش قوت فکریہ میں یہاں تک پیدا ہوتی ہے کہ غیر موجود اشیا میں فکر کیا کرتا ہے اور غیر صواب امور کو صواب تصور کرتا ہے اس کو اختلاط عقل کہتے ہیں یہ اختلاط عقل یا ورم پر دلیل ہوتا ہے یا مادہ صفراوی حار یابس پر اور یہی جنون سبعی ہے اس میں اختلاط کے ہمراہ شرارت بھی ہوتی ہے یا مادہ سوداویہ پر دلالت کرتا ہے اس کا نام مالیخولیا ہے اس میں اختلاط عقل بدگمانی اور فکر لاحاصل کے ہمراہ ہوتا ہے اور یہ سب اخلاق رزیلہ اگر مائل بخیوں ہوں زیادہ تر دلیل مادہ برودت پر ہوں گے اور اگر مائل بحرارت غضب ہوں حرارت مادہ پر دلالت کریں گے مطابق ان فرقوں کے جن کو ہم آئندہ لکھیں گے خلاصہ یہ ہے کہ جس وقت افکار میں حرکات سخت بکثرت واقع ہوں اور تشویش بھی زائد پڑنے لگیں اور طرح طرح کے افکار نئے نئے قسم کے ہوا کریں اس وقت حرارت مادہ سمجھنا چاہیئے کبھی

کبھی ایسا بھی واقع ہوتا ہے کہ تشویش فکر امراض باردہ میں ہوتی ہے جس وقت یہ امراض باردہ حرارت سے خالی نہ ہوں جیسے اختلاط ذہن لثیر غسں میں ہوتا ہے ازانجملہ وہ آفت ہے جو قوت ذکر میں پڑتی ہے اس طرح یا تو حافظہ میں ضعف ہو جائے یا بالکل باطل ہو جائے چنانچہ جالینوس نے حکایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک وبا اطراف حبشہ میں پیدا ہوتی تھی جس کا عروض ان لوگوں میں اس سبب سے تھا کہ بہت سے مردے سڑے ہوئے ایک کشت خون اور لڑائی کے بعد پڑے رہ گئے تھے اور یہ وبا بلاد یونان تک پہنچ گئی تھی اہل یونان کو اس وبا میں یہ واقعات پیش آئے کہ ان کو ایسا مرض نسیان عارض ہو کہ آدمی اپنا نام اور اپنے بیٹے کا نام بھول گئے اکثر اوقات جو ضعف قوت ذکر میں عارض ہوتا ہے بسبب ایسے فساد کے عارض ہوتا ہے کہ موخر دماغ میں برودت یا رطوبت یا یبوست سے پیدا ہوتا ہے ضعف حافظہ بسبب تشویش کے عارض ہو پس ایسے آدمی کو یہ بات واقع ہوتی ہے کہ یاد کرتا ہے اس چیز کو جس کا ذکر پہلے کچھ نہ ہو اور پہلے سے وہ چیز وارد اور متعین نہ ہوئی ہو یہ تشویش مزاج جلد مادی یا ساذج پر دلالت کرتی ہے اور مادہ یابسہ لائق ہے کہ یہ تشویش پیدا کرے یہ سب خرابیاں قوت ذکر میں رہتی ہیں جب تک اس مزاج نامناسب میں افراط اس قدر نہ ہو کہ قوت حافظہ بالکل ساقط ہو جائے اب ہم اجمالاً بیان کرتے ہیں کہ بطلان افعال حواس مذکورہ بالا کا بیشتر بسبب غلبہ برودت کے جرم دماغ پر ہوتا ہے پس یہ استیلاء اور غلبہ رفتہ رفتہ ۔۔۔۔۔ پیدا ہوتا ہے اور اکثر اس بطلان کو یبوست بسرعت پیدا کر دیتی ہے یا تجادیف دماغ پر غلبہ برودت سے یہ بات پیدا ہوتی ہے اور کبھی برودت ہمراہ رطوبت کے اس کا باعث ہوتی ہے اور کبھی غلبہ یبوست سے یہ بطلان پیدا ہوتا ہے یہی حال ضعف افعال حواس کا ہے جو بطلان کا مذکور ہوا ہے سوائے غلبہ برودت اور یبوست کے بطلان یا ضعف افعال کبھی تو کسی ورم کی جہت سے ہتا ہے یا مزاج صفراوی یا سوداوی کی جہت سے یا حر مجرو یعنی حرارت ساذجہ کے سبب سے ہوتا ہے خوابہائے

مختلفہ کے ذریعہ سے بھی استدلال کرنا مناسب ہے کہ اس مقام پر بڑھا دیا جائے اس لئے کہ بکثرت زرد چیزوں کا یا گرم چیزوں کا خواب میں دیکھنا غلبہ صفرا پر دلالت کرتا ہے اور اسی طرح بکثرت ان چیزوں کا دیکھنا جو مزاج صفراوی کے مناسب ہوں کہ ہم ان کے جدا جدا شمار کریں گے محتاج نہیں ہیں خوابہائے پریشان ومشوش حرارت اور یبوست پر دلالت کرتے ہیں اسی طرح وہ خواب کہ جن کے دیکھنے سے آدمی ڈرے جو خواب بعد بیداری کے یاد نہیں رہتے اکثر برودت اور رطوبت دماغ پر دلیل ہوتے ہیں فصل ساتویں بیان استدلال احوال حرکت سے اور جو چیزیں مشابہ حرکت سے ہیں مثل خواب اور بیداری کے افعال حرکت سے جو دلائل جنس افعال حرکت سے لئے جاتے ہیں ان میں سے بطلان اور ضعف حرکت کو رطوبت فضلیہ پر دلیل سمجھنا چاہیے کہ آلات جب حرکت میں یہ رطوبت رقیق بکثرت آ گئی ہو اور یہ بھی دلالت ہوتی ہو کہ بطلان اور ضعف حرکت کسی عضو میں کیوں نہ ہو آفت دماغ پر دلیل ہوتی ہے لیکن خاص کر وہ ضعف اور بطلان جو کہ تمام بدن میں ہو جیسے سکتہ میں یا ایک ہی جانب ہو جیسے فالج اور لقوہ نرم میں اس کی دلالت اس رطوبت پر خاص تر ہے کبھی دونوں باتیں بطلال اور ضعف حرکت خاص کر جو ہر دماغ کی حرارت یا یبوست سے بھی پیدا ہوتا ہے یا ان اعصاب کی حرارت اور یبوست سے جو دماغ سے نکلے ہیں لیکن یہ بات بعد امراض کثیرہ کے ہوتی ہے اور تھوڑی تھوڑی او بہت دنوں میں جا کر پیدا ہوتی ہے جو ضعف اور بطلان حرکت کسی ایک ہی عضو میں ہو جیسے استرخاء وغیرہ پس یہ امراض مخصوص ایسے عضو سے اکثر ہوتے ہیں کبھی یہ ضعف اور بطلان بسبب دفع ہونے فضلہ دماغ کے ایسے عضو خاص کی طرف پیدا ہوتا ہے تغیر حرکت یا تو دفعتہً ہو پس یہ امراض مخصوص ایسے عضو سے اکثر ہوتے ہیں کبھی یہ ضعف اور بطلان بسبب دفع ہونے فضلہ دماغ کے ایسے عضو خاص کی طرف پیدا ہوتا ہے تغیر حرکت یا تو دفعتہً ہو پس یہ تغیر رطوبت پر دلالت کرتا ہے اور اگر تھوڑا تھوڑا ہو تو یبوست پر دلالت کرے گا یعنی

آلات حرکت کی یبوست پر جو تغیر حرکت دماغ سے خاص ہے مثلاً حرکات مصروع کا تغیر جو اس صرع میں ہوتا ہے جس کو تشنج عام کہنا چاہیے ایسا تغیر سوائے رطوبت کے اور کسی وجہ سے نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ یہ تغیر دفعتہً پیدا ہو جاتا ہے یا بمشارکت کسی اور عضو کے ہوتا ہے چنانچہ ہم اس کو اپنے مقام پر بیان کریں گے پس یہ تغیر شرکی سدہ غیر کاملہ پر دلالت کرتا ہے دوسری مثال تغیر حرکات کی جیسے وہ رعشہ جو سر میں ہوتا ہے کہ یہ سب تغیر مادہ غلیظہ پر اسی جانب دماغ کے دلالت کرتے ہیں جس طرف یہ تغیر واقع ہوں یا ضعف اور یبوست پر دلالت کرتے ہوں کہ اگر بعد امراض سابقہ کے پیدا ہوئے ہوں اور تھوڑے عارض ہوتے جائیں جو رعشہ ایسے اعضا میں ہو جو دماغ سے دور ہیں اس کا سبب وہی ہوگا کہ جس کو ہم نے چند مرتبہ بیان کیا یعنی اندفاع مادہ یا فضول کا دماغ سے یہ سب حرکات جو اوپر مذکور ہوئے خلاف مجرائے طبعی کے ہیں ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی خوشنما حرکات سے اپنے مزاج دماغی کی وجہ سے پیدا ہو اصلی خلقت میں اس کا دماغ حار یابس ہوگا اور اگر اس کے حرکات کسل اور سستی براہ اصل خلقت ہو اس کا مزاج بارد رطب ہوگا اور اگر کسی آدمی کو کوئی مرض ہو اور حرکات اس کے مائل بطرف قلق کے ہوں وہ مرض بھی حار ہوگا اور اگر حرکات اس کے لغو اور بیکار ہوں یا حرکات میں سستی ہو اور قوت میں سقوط زیادہ نہ ہو وہ مرض مائل بہ برودت ہوگا اکثر مناسب اس مقام کے یہ بھی ہوتا ہے کہ خواب اور بیداری کے حال سے استدلال کیا جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نیند ہمیشہ تابع مزاج رطب کے ہوتی ہے جو ارضاء اور ڈھیلا پن پیدا کرے گا یا تابع مزاج بارد کے ہوتی ہے جو حرکت میں قوائے حسیہ کے جمود اور بستگی پیدا کرے یا تابع زیادہ متحلل ہونے روح نفسانی کی ہوتی ہے جو افراط حرکت سے عارض ہو یا مندفع ہونے قوی کی طرف باطن کے ہوتی ہے کہ واسطے ہضم مادہ وہ قوی بطرف باطن جاتے ہیں پھر ان کے ہمراہ روح نفسانی بھی بہ تبعیت جاتی ہے پھر نیند آجاتی ہے جیسے بعد کھانے کے نیند اسی سبب سے آتی ہے پس

جب تک نیند اپنے مجرائے طبعی پر نہ ہو اور تابع کسی تعب اور حرکت کی ہو اس نیند کا سبب رطوبت یا جمود قوی ہو گا پھر اگر اسباب جمدہ یعنی بستگی پیدا کرنے والے نہ ہوئے ہوں وہ افراط برودت پر وہ دلائل موجود ہوں جن کا قریب ہم ذکر کریں گے ایسے نوم صحیح کا سبب رطوبت ہوتی ہے پھر بھی ہر ایک رطوبت کو واجب نہیں ہے کہ نیند پیدا کرے اس لئے مشائخ باوجود اپنی رطوبت مزاج کے مدتوں بیداری میں مبتلا رہتے ہیں اور جالینوس کی رائے میں مشائخ کو نیند نہ آنے کا سبب یہ ہے کہ ان کے رطوبات بورقیہ کی کیفیت مقتضی بیداری مفرط کا ہوتی ہے اس لئے کہ وہ رطوبت ایسی ہے جس کی ایذا سے دماغ کو بیخوابی لاحق ہوتی ہے مگر یبوست ہر حال میں لامحالہ سبب بیداری کا ہوتی ہے جو دلائل کہ جنس افعال طبعی سے ماخوذ ہیں ان کا ظہور فضول دماغی کی کمیت اور کیفیت سے ہوتا ہے یا ان فضول کے برآمد نہ ہونے سے یا برآمد ہونے سے بطرف حنک کے یا ناک یا کان کے ہوتا ہے بیشتر سر پر چند قروح اور پھنسیاں اور ورم ظاہر ہوتے ہیں اکثر بال اگ آتے ہیں اس لئے کہ بالوں کا اگنا بھی فضول دماغ سے متعلق ہے بالوں کے جلد اگنے سے یا دیر میں اگنے سے بھی استدلال احوال دماغ پر کیا جاتا ہے اور نیز تمام وہ امور جن کو ہم اوپر اجمالاً شمار چکے ہیں اب چاہیے کہ ہم ذکر کریں ان استدلالوں کو جو فضول کے نکلنے سے لئے جاتے بشرطیکہ وہ فضول انہیں راہوں سے نکلیں جو اوپر مذکور ہو چکیں گے یہی فضول اگر زیادہ نکلیں مادہ ہائے مذکورہ پر دلالت اور اس سبب پر دلیل ہوں گے جو کسی عضو خاص میں ان فضول کو زیادہ کرتا ہو چنانچہ اوپر معلوم ہو چکا ہے اور اس باس پر بھی دلیل کریں گے کہ قوت دافعہ دماغی میں ضعف نہیں ہے لیکن اگر یہ فضول نہ نکلیں یا کم نکلیں اور اس کے ہمراہ گرانی سر پائی جائے یا کم کم چبھن جیسے چٹکی لینے سے ہوتی ہے پائی جائے یا لذع او سوزش پائی جائے یا کھنچاؤ یا ضربان اور لیک یا گھمنی یا طنین یعنی کان کا بجنا پایا جائے یہ سب امور دلالت سدہ پڑ جانے پر کریں گے اور قوت دافعہ کے ضعیف ہونے پر اور دماغ کے مادہ سے ممتلی

ہونے پر اب اس مادہ کی ہر جنس پر اس طرح پر استدلال کیا جائے گا کہ جس مادہ سے سوزش اور چبھن ایسی پیدا ہوتی ہے کہ جلائے دیتی ہے اور گرانی اس میں کم ہے اور آنکھ اور چہرہ کا رنگ زرد ہو گیا ہے تو مادہ صفراوی ہے اور جس مادہ سے ضربان پیدا ہو اور دماغ بوجھل ہو جائے اور چہرے اور آنکھ کا رنگ سرخ ہو جائے رگیں سر کی پھول جائیں وہ مادہ دموی ہے جس مادہ سے کسل اور بلادت پیدا ہو چہرہ اور آنکھ کا رنگ رصاصی ہو جائے نیند اور پینک بنی رہے وہ مادی بلغمی ہے پھر اگر رنگ تیرہ ہو جائے اور فکر فاسد ہو جائے اور سر کا بوجھ خفیف سا ہو نیند زیادہ غالب نہ ہو اور تمام علامت مذکورہ الا کا وجود نہ ہو تو یہ مادہ سوداوی ہے اگر کوئی شے ان علامات میں سے ہمراہ طنین اور دوار کے ہو اور راس کا انتقال اور ہٹنا کسی طرح معلوم ہوتا ہو دلیل اس بات پر ہوگی کہ یہ مادہ ریح اور نفخ اور بخارات پیدا کرتا ہے یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس مادہ کے واسطے ایک حرارت ہے کہ اس میں اپنا فعل کر رہی ہے اگر احتباس فضول ہمراہ خفت اور سبکی سر کی ہو علی الاطلاق یبوست پر دلالت کرے گا یہ جتنے قواعد ہم نے بیان کئے مخصوص ہیں مقدار خروج اور عدم خروج مادہ سے اب کیفیت مادہ سے استدلال اس طرح کرنا چاہیے مثلاً جو مادہ کہ مائل بزردی اور رقت قوام اور حرارت اور تلخی اور لذع یعنی سوزش کی ہو یہ دلیل اس کے صفراوی ہونے پر ہے اور جو مادہ مائل بسرخی رنگ اوشربتی ہو اور آنکھوں اور چہرہ کا رنگ سرخ ہو جائے رگوں کی پری نمایاں ہو اور ملمس گرم ہو یہ مادہ دموی ہے نمکین اور شیریں مادہ جس میں تمام علامات مذکورہ نہ ہوں یا بورقی مادہ ہمراہ ملمس بارد کے خواہ ہمراہ ملمس حار ایسے بلغم پر دلالت کرتا ہے جس میں کسی حرارت نے فعل کیا ہے پھیکا غلیظ القوام بارد الملمس بلغم خام پر دلالت کرتا ہے یہ سب استدلال کے اقسام کیفیت سے ان فضول کی ہیں جو دماغ سے برآمد ہوتے ہیں بذریعہ طعم اور لون اور ملس اور قوام لیکن خوشبو اور بدبو کی راہ سے پس بدبو مادہ یا تیز بو کا مادہ حرارت پر دلالت کرتا ہے اور جن فضول میں بو نہ ہو اکثر برودت پر دلالت کرتا ہے

لیکن اس کی دلالت برودت پر مثل بدبو مادہ کے دلالت حرارت پر کلی نہیں ہے جو چیزیں جلد راس پر نمایاں ہوتی ہیں خواہ متصل جلد کے قروح اور پھنسیاں یا اورام پیدا ہوتے ہیں ان کو دلالت اکثر انہیں مواد پر ہوتی ہے کہ پہلے دماغ میں تھے اور اب نکل آئے اور دماغ پر ان کو اس وقت کہ دماغ ان سے پاک ہو چکا ہے کوئی دلالت واضح نہیں ہوتی ہاں اگر یہ اورام اور بثور زمانہ تزید میں ہوں اس وقت البتہ کسی قدر حال دماغ پر ان کی دلالت ہو گی پھر چونکہ اسباب اورام حارہ باردہ اور اورام سوداویہ سے واقف ہے اور سرطانی اورام اور پھیلنے والے قروح یا نہیں پھیلنے والے ان سب کے اسباب کو بخوبی پہچانے پھر تجھکو ان چیزوں سے حال دماغ پر خواہ بالوں پر استدلال کرنا کچھ دشوار نہیں ہے کتاب اول کلیات میں اسباب پیدا ہونے بالوں کے معلوم ہو چکے اور سبب بالوں کے پھٹ جانے کا خود بخود گرنے کا یا بالوں کے پریشان رہنے کا ابواب مخصوصہ کتاب زینت میں آتا ہے انہیں قواعد سے استدلال احوال دماغ پر بالوں کے ذریعہ سے ہم اس بیان کو اس مقام پر بخوف تطویل کثرت کلام محول کرتے ہیں جو علامات از قسم موافقت اور مخالفت کے ماخوذ ہیں خواہ سرعت انفعال اور بدیر منفعل ہونے سے ماخوذ ہیں امور موافقہ اور مخالفہ یا اعتبار ان کا ایسی حالت میں کیا جائے جو ان کی اپنی اس صحت پر نہ ہو جو ان کی حسب حال ہر چیز میں ہونی چاہیے یا ان امور کا ایسے حال پر لحاظ کیا جائے جس وقت اس شخص کو خروج صحت سے ہے اور مزاج طبعی سے اس کو تغیر ہو رہا ہے حالت صحت کے موافق وہی امور ہیں کہ جو مشابہ اس ے مزاج کے ہیں اور مزاج اس کا اسی سے پہچانا جاتا ہے پس مخالف اس کے اس حالت صحت میں وہ امور ہیں کہ جو اس کے مزاج کی ضد پر واقع ہوں لیکن جس وقت یہ شخص اپنی صحت سے خارج ہو او مزاج اس کا اس سے متغیر ہو پس حکم موافقت کا بضد حکم سابق ہے اور اوپر ہم کہہ چکے ہیں اور بہت سے امور کلیہ بیان کر چکے کہ صحت تمام ابدان میں مزاج واحد پر نہیں ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت کر چکے ہیں کہ بعض بدن کی

صحت ایسے مزاج پر قائم رہنے پر ہوتی ہے کہ اگر وہ مزاج دوسرے بدن میں ہو مرض پیدا کرے لیکن واجب ہے کہ امور مخالفہ کا اعتبار دوسری طرف بھی بقیاس ان امور مخالفہ کے کیا جائے جو اس طرف کے واسطے تجویز ہوئے ہیں مراد یہ ہے کہ جو امور مخالفہ طرف صحت کے تجویز ہوئے ہیں انہیں کے قیاس سے امور مخالفہ مرض کے تجویز کرنے چاہئیں تاکہ بحدس صائب وہ مقدار خاص معلوم ہو کہ جو اس مزاج کے واسطے لائق ہے اس لئے کہ افراط دونوں قسم کی دونوں کے مخالف ضرور ہے اور دونوں طرف سے ایذا دیتی ہے صحت میں تو اس مزاج کے جو خارج اعتدال سے ہو وہی چیز موافق ہے جو زیادہ بافراط نہ ہو جو دماغ کہ اس میں بوئے مزاج حار ہو نسیم بارد اور طلا ہائے باردہ اور خوشبو ہائے سرد سے کافوری ہوں یا صندلی یا نیلوفری وغیرہ ان سب سے نفع پاتا ہے اور جو چیزیں بدبو پاکیزہ نہ ہوں جیسے سڑے ہوئے پانی جن میں گھاس پڑ کے سڑ گئی ہو یا کائی جم کر سڑائن آ گئی ہو ان سے بھی نفع پاتا ہے اور آرام اور سکون سے بھی نفع ہوتا ہے جس دماغ کو سوء مزاج بارد عارض ہو اس کو نفع ان اشیاء سے ہوتا ہے جو اضداد امور مذکورہ سوء مزاج حار ہیں لہذا ایسے شخص کو ہوائے گرم سے نفع ہوتا ہے اور پاکیزہ خوشبو کی چیزیں جو گرم مزاج ہوں خواہ بدبو اشیاء حارہ سے جن میں قوت ہو تحلیل او تسخین کی اور بھی ریاضات اور حرکات سے ایسے شخص کو نفع ہوتا ہے جس شخص کو سوء مزاج یابس دماغ میں ہو اس کو ایذا استفراغ اور برآمد ہونے ان اشیاء سے ہوتی ہے جو اس کے دماغ سے نکل جائیں اور جس کو سوء مزاج رطب ہو اس کو اخراج فضول دماغی سے نفع ہوتا ہے استدلال سرعت انفعالات سے دماغ کے اس طرف کرنا چاہیے مثلاً اگر کسی شخص کا دماغ بسرعت گرم ہو جاتا ہو یا بہت جلد سرد ہو جاتا ہو یہ بات دلیل ہو گی یعنی بسرعت دماغ کا گرم ہو جانا حرارت مزاج دماغ پر بشروط مذکورہ فن کلیات دلیل ہو گا اور اسی طرح بسرعت دماغ میں برودت کا اثر کرنا برودت مزاج پر دلالت کرے گا اسی طرح بسرعت دماغ کا خشک ہونا یبوست مزاج پر اور کبھی قلب

رطوبت پر اور کبھی حرارت مزاج پر دلیل ہوتا ہے مگر فرق ان تینوں دلالتوں میں یہ ہے کہ یبوست پر دلالت کرتے وقت ہمراہ اس کے اور علامات یبوست بھی موجود ہوں گے مثلا بیداری وغیرہ جن کا بیان ہم آئندہ علامات خاصہ دماغی کے باب میں کریں گے اور قلت رطوبت کی وجہ سے جو یبوست بسرعت پیدا ہو یہ بھی یبوست انہیں احیان اور اوقات میں ہوگی جس وقت کوئی حرکت عنیفہ یا حرارت شدیدہ سے پیدا ہوئی ہو خواہ کوئی اور ایسی ہی بات جو قائم مقام اس باب یبوست کے ہے جو اوقر مذکور بھی ہو چکے ہیں پھر بھی جملہ اوقات میں ایسے مزاج کے واسطے دلائل یبوست کا ہونا کچھ ضرور نہیں ہے جو سرعت یبوست دماغ کو بسبب غلبہ حرارت کے لاحق ہوتی ہے اس کے ہمراہ اور جملہ علامات حرارت کا ہونا بھی ضرور ہے جو دماغ جلد نمناک اور مرطوب ہو جاتا ہو کبھی تو یہ کیفیت اسے بسبب حرارت جوہر دماغ کے عارض ہوتی ہے اور کبھی بسبب برودت جوہر دماغ کے اور کبھی اس وجہ سے کہ مزاج جوہر دماغ کا دراصل مرطوب ہے اور کبھی اس سے بھی جلدی رطوبت کو قبول کرتا ہے کہ اس کا مزاج اصلی یابس ہے اب اگر بسرعت مرطوب ہونا حرارت کی وجہ سے ہو اس وقت اور علامات حرارت بھی موجود ہوں گے اور پھر یہ ترطیب جو دماغ کو عارض ہو جاتی ہے اس کو دوام اور بکثرت پیدا ہونا عارض نہ ہو گا مگر بعد حرارت مفرطہ کے جو دماغ میں پہنچ کر جذب رطوبت کا بطرف دماغ کے کرتی ہو اور فضاء دماغ کو اس سے بھر دیتی ہو پھر بعد جاب رطوبت کے جو حرارت نے کیا ہے اگر مزاج حار کا غلبہ باقی رہا ضرور اس کے عقب میں یبوست پیدا ہوگی بسبب نفض اور خارج ہو جانے اسی رطوبت کے اور اگر رطوبات کا غلبہ ہو گیا پھر تو دماغ بارد رطب ہو جائے گا اور اگر دونوں برابر رہے یعنی حرارت اور رطوبت میں سے کوئی غالب نہ ہو اور عفونت پیدا ہو گی اور اکثر امراض عفنہا یسے وقت پیدا ہوں گے اور اورام بھی اکثر عارض ہوں گے اس لئے کہ یہ رطوبت منجذبہ کچھ رطوبت غریزی اور اصلی تو نہیں ہے بلکہ رطوبت غریبہ ہے لہذا اس میں حرارت کا

تصرف طبعی نہ ہوگا بلکہ تصرف غریب جو خارج از اعتدال ہے وہی ٥ ہوگا اور اسی کو عفونت کہتے ہیں اگر حدوث رطوبت کا دماغ میں برودت مزاج کی وجہ سے ہو یہ حدوث دفعی نہ ہوگا بلکہ بعد گزرنے ایام اور زمانہ دراز کے ہوگا پھر اس کے بعد ترطیب بسرعت پیدا ہوگی مرادیہ ہے کہ برودت کے زمانہ اجتماع رطوبات میں البتہ دیر ہوگی اور بعد اجتماع رطوبات کے ترطیب دماغ بسرعت ہو جائے گی اور علامات برودت دماغ کے بھی موجود ہوں گے اور اگر بسرعت قبول رطوبت دماغ کا بسبب نفس رطوبت مزاج دماغ کے ہو اس صورت میں بسرعت انفعال دو چیزوں سے کسی وجہ سے ہوگا یا اینکہ رطوبت تو فعل برودت کرتی ہو اور برودت کی وجہ سے فساد قوت ہاضمہ میں آجاتا ہے کہ اس فساد کے رو سے جوشے دماغ میں اس قابل پہنچی ہے کہ بعد ہضم دماغی کے دماغ کی غذا بنتی ہے اب فساد ہضم کی وجہ سے خام رہ جاتی ہے لہذا ترطیب دماغ اسی خام چیز سے ہوتی ہے پھر جس وقت یہ ترطیب جو دفعتہً پیدا ہوتی ہے اس کے ہمراہ سدہ بھی مجاری دماغ میں پیدا ہو جائیں اب فضول دماغی کا اخراج بھی بند ہو جائے گا اور اسی دماغ میں تحبس ہوں گے پھر یہ بھی کیفیت ہمیشہ اور لازم ہوتی ہے اور بطور دورہ کے گاہ بیگاہ نہیں ہوتی ہے اور نہ دفعتہً ہو جایا کرتی ہے بلکہ رفتہ رفتہ واقع ہوتی ہے جو انفعال بسرعت رطوبت بوجہ یبوست کے ہوتا ہے کہ دماغ اپنی خشکی کی وجہ سے نشف رطوبت زیادہ کر لیتا ہے یہ انفعال دفعتہً پیدا ہوتا ہے اگر یبوست کا عروض بھی دفعی ہوا ہو اور نیز اس کے ہمراہ علامات یبوست دماغ کے جو اوپر مذکور ہو چکے موجود ہوتے ہیں اور یہ صورت انفعال مشابہ بسرعت انضمال حرارت کے ہوتا ہے سوائے ان احوال کے جن میں یبوست اور حرارت باہم مختلف ہیں از قسم علامات خاصہ حرارت اور یبوست کے یہ دلائل جس قدر سرعت انفعال اور بطوء انفعال کے لکھے گئے ضرور نہیں ہے کہ سرعت انفعال میں ضعف قوائے طبعیہ کا بھی ملحوظ ہو خصوصاً ترطیب میں سرعت انفعال اس لئے کہ ضعف قوائے طبعیہ کا تابع ہوتا ہے کی ایک سبب کے اور ان کے

بعد عارض ہوتا ہے پس اس کا وجود ہمراہ ان کے کیونکر ہوگا تمام قسم مخالفات اور موافقات براہ کیفیت ہائے دماغی استدلال ہذا میں نہیں ماخوذ ہوسکتی ہیں بلکہ کبھی لحاظ امور موافقہ یا مخالفہ کا بنظر ہیئت اور حرکت کے بھی ہوتا ہے جیسے مریض اس دردسر کا جس کو بیضہ کہتے ہیں چت لیٹنا تمام اوضاع پر اختیار کرتا ہے فصل آٹھویں مقدار سر کی وجہ سے جو طریقے استدلال کے احوال دماغی پر ہیں ان کا بیان سر کے چھوٹی مقدار ہونے سے خواہ بڑی مقدار ہونے سے جو معرفت اور شناخت کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ سر کا چھوٹا ہونا اصلی خلقت میں کمی مادہ کا سبب تجویز ہوا ہے جس طرح کہ سر کا بڑا ہونا بسبب کثرت مادہ کے ہوتا ہے یعنی مادہ نطفہ کا جس کی تقسیم براہ قسمت طبعی واسطے سر کے ہوئی تھی اسی میں کمی بیشی کی وجہ سے چھوٹا اور بڑا ہونا مقدار سر کا عارض ہوا پھر اگر یہ کمی مادہ ہمراہ قوت مادہ کے ہو اور قوت مصورہ اولی بھی قوی ہو اس وقت صورت اور شکل اس سر کی اگرچہ مقدار میں چھوٹا ہوا چھی ہوگی اور خرابی اور بدحالی اس کی کمتر ہوگی بہ نسبت اس سر کے جو کہ چھوٹا بھی ہے اور باوجود چھوٹے ہونے کے خرابی شکل کی اس میں براہ اصلی خلقت کے ہے اور یہ امر دلیل اس سر کے ضعف قوت پر ہے پھر بھی یہ قسم سر کی اگرچہ شکل اس کی اچھی ہے مگر دماغ کی ہیئت اور شکل کی خرابی سے خالی نہ ہوگی اور قوائے دماغی میں اس کے ضعف بھی ہوگا اور مجاری قوائے سیاسیہ یعنی قوائے باطنہ اور قوائے طبعیہ میں اس کے تنگی ہوگی اور اسی وجہ سے صاحبان علم فراست عصب کہتے ہیں اور قیافہ کے علم سے حکم کرتے ہیں کہ یہ آدمی بجوک اور چاپلوس ڈرپوک زودخشم ہوگا اور جملہ امور میں متحیر رہا کرے گا اور جالینوس کا قول ہے کہ سر کا چھوٹا ہونا بدحالی سے ہیئت دماغ کے خالی نہیں ہے اور اگرچہ سر کا بڑا ہونا ہمیشہ اس کو دلالت دماغ کی جودت حالات پر بھی نہیں ہے جب تک کہ بزرگی سر کی ہمراہ جودت شکل اور گردن موٹی اور سینہ کشادہ نہ ہو اس لئے کہ سینہ کی کشادگی پشت کے بڑے ہونے اور اضلاع یعنی پسلیوں کے بڑے ہونے کی تابع ہے اور پشت اور پسلیوں کا بڑا ہونا تابع ہے

نخاع کے بڑے ہونے اور قوی ہونے کے اور نخاع کا بڑا اور قوی ہونا قوت دماغ کے تابع ہے اور اصورت مصروضہ میں سر کی بزرگی سے جو دماغ کی خوشحالی پیدا ہوئی اس کا سبب یہ ہے کہ مادہ کی کثرت جب اس کے ہمراہ قوت اور زور دراز جانب قوت مصورہ بھی موجود ہو اس وقت سر کا اپنی اچھی ہیئت پر ہونا ضرور رہوگا موکدات سے ان دلائل کے یہ بھی ہے کہ اور اعضائے بدنی سے عضو سر کو مناسبت کا لحاظ کیا جائے پھر اگر اور اعضائے بدنی میں ضعف کے ہمراہ شکل سر کے جمع ہو اس وقت سر کی شکل بھی خراب ہو گی اور گردن ضعیف ہوگی اور پشت چھوٹی اور جو کچھ از قسم رباطات اور جلد وغیرہ کے محیل صلب کے ہے سب آفت رسیدہ اور جو چیز پشت سے اوگتی ہے اور پیدا ہوتی ہے وہ بھی ماؤف ہوگی علاوہ بریں کبھی سر کے زیادہ بڑے ہونے سے ایسی ایسی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جو خلاف امور طبعی کے ہیں مثلا رگوں میں یہ بات عارض ہوتی ہے کہ ان کے سر پھول جاتے ہیں اور اس قدر بڑے ہو جاتے ہیں جو خلاف مقدار طبعی کے ہے بلکہ وہ بزرگی سر کی سر سبیل مرض اور بیماری کے ہوتی ہے اور سبب اس بزرگی سر کا ایک مادہ ہوتا ہے کہ وہ مادہ اپنی کثرت مقدار سے جوش میں آ جاتا ہے اسی طرح سر کے بڑے ہونے سے اقسام دردسر کے ایسے عارض ہوتے ہیں جن کا علاج دشوار ہے کبھی سر کے بڑے ہونے سے یہ زبوں حالی پیدا ہوتی ہے کہ یافوخ چھوٹا ہو جاتا ہے اور صدیغ یعنی کنپٹی بروقت استیلا اور غلبہ جمرا کے دماغ کے پیوستہ ہو جاتی ہے اب دلائل سر کے چھوٹے اور بڑے ہونے سے اور دماغ کی جودت اور خراب حالی اس وجہ سے تو معلوم ہو چکی منجملہ علامات جودت دماغ سے یہ بھی ہے کہ شراب کے بخارات سے منفعل نہ ہوتا ہو خواہ ان چیزوں سے منفعل نہ ہو جن کو ہم بیان کریں گے ہمراہ بخارات مذکورہ کے بیان کے اور باوجودیکہ یہ سر بخارات شراب سے تو متاثر نہ ہوتا ہو مگر تلطیف شراب سے اور شراب کی حرارت سے منفعل ہو کر ذہن میں اس شخص کے زیادتی پیدا ہو جاتی ہو فصل نویں سر کی شکل سے جو استدلال کیا جاتا ہے شکل سے سر کی

جو دلائل ماخوذ ہیں ان کا ذکر اور بیان سر کی ہڈیوں کے بیان میں ہو چکا ہے اور یہ امر وہاں بیان ہو چکا ہے کہ شکل طبعی سر کی کونسی ہے اور خراب شکل سر کی کیسی ہتی ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ اگر خرابی شکل کی کسی جزء میں اجزاء سر کے عارض ہو لا محالہ اسی جز کے افعال کی خرابی ضرور خبر دے گی جالینوس نے کہا ہے کہ مسقط اور مربع یعنی جس شخص کا سر پچکا ہوا ہو اور چومغز ہمیشہ اور بہر حال قابل مذمت کے ہے اور جس شخص کے سر کے دونوں کنارے اونچے ہوں وہ بھی برا ہے مگر ایکہ افراط قوت اور زور سے فعل کرنے قوت مصورہ کے یہ فزونی طرفین کے پیدا ہوئی ہو اور اس افراط پر دلیل شکل ہے گردن کی اور مقدار سے گردن اور سینہ کے ہوتی ہو فصل دسویں سر کے چھونے سے جو محسوس ہو اس سے استدلال سر کی حالت پر از قسم گرانی اور سبکی اور حرارت خواہ برودت اور درد ہائے سر وغیرہ گرانی سر اور سبکی سے سر کے استدلال اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ سر کا بھاری ہونا ہمیشہ سر میں کسی مادہ کی موجودگی پر دلیل ہوتا ہے مگر مادہ صفراوی سے گرانی سر میں کم پیدا ہوتی ہے اور احراق اس مادہ کا شدید تر ہوتا ہے اور سوداوی مادہ سے گرانی سر کی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت مادہ صفراوی کے اور وسوسہ اس کی وجہ سے زیادہ پیدا ہوتا ہے اور دموی مادہ کا ثقل دونوں مادہ صفراوی اور سوداوی سے زیادہ ہوتا ہے اور ضربان اور درد آنکھوں کی جڑوں میں ایسے مادہ کی وجہ سے اس لئے ہوتا ہے کہ کیموس گرم اسی مادہ کا نفوذ انہیں مقامات میں ہوتا ہے اور سرخی بھی آنکھوں میں آ جاتی ہے اور بشدت رگیں پھول جاتی ہیں بلغمی مادہ کا ثقل ہر سہ قسم کے مادہ سے زیادہ ہوتا ہے اور درد اس مادہ سے کمتر لاحق ہوتا ہے بہ نسبت مادہ دموی اور صفراوی کے اور نیند اس میں زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت مادہ سوداوی کے اور فکر میں بلادت اور نشاط میں کمی ہوتی ہے چھونے سے گرمی اور سردی کا سر میں محسوس ہونا اس کی دلالت کا یہ حال ہے کہ سر کے چھونے سے اگر گرمی محسوس ہو سر کی حرارت پر دلیل ہو گی اور اگر یہ حرارت مستمر رہے پس مزاجی ہے یعنی مزاج سر کا دراصل خلقت حار ہے اور اگر عارض ہو کر حادث

ہوا اور ایذا دہی کرے تو یہ حرارت بھی عرضی ہے اور یہی حکم ہے سر کے بارد ہونے کا بطرف ملمس کے اور اسی طرح سوکھا ہوا اور خشک سر اگر محسوس ہو بشرطیکہ برودت کسی امر خارجی سے نہ پہنچی ہو جو کہ خشکی زائد اور خشونت بے اندازہ پیدا کرتا ہے اور یہی حال سر کی رطوبت کا ہے اگر کسی امر داخلی سے یہ رطوبت نہ آئی ہو کہ اس نے عرق اور پسینا زیادہ پیدا کیا ہوا وجاع اکالہ وہ ہیں جن میں متخیل یہ بات ہوتی ہے کہ آدمی کے سر میں کوئی شے آہستہ آہستہ مثل چیونٹی کے چلتی ہے خواہ رینگتی پھرتی ہے اور سر کا بھیجا وغیرہ کھا رہی ہے اور اوجاع لذاعہ مادہ حادہ پر دلالت کرتے ہیں اور اوجاع ضربانی ورم گرم پر دلیل ہوتے ہیں اور تپ کا لازم ہونا ورم کے وجود پر تاکیدی دلالت کرتا ہے اوجاع ثقیلہ ضاغطہ یعنی ایسے درد جن میں گرانی او تنگی مجاری روح کی پیدا ہو دلالت کرتے ہیں کہ مادہ ثقیل او ربارد ہے اور جن اوجاع میں تمدد اور کھچاؤ پیدا ہوتا ہے ان کی دلالت وجود ریح پر ہوتی ہے اور درد کا ایک جگہ سے دوسری جگہ سرک جانا ریحی مادہ کے وجود پر موکد ہوتا ہے جو درد ایسا ہوا اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ سر کو کہیں سے کوئی پھوڑتا ہے خواہ ہتھوڑی سے ٹھونکتا ہے ایسے دردسر کو دلالت بیضہ اور شقیقہ مزمنہ پر ہوتی ہے درد کو دلالت اپنی جہت اور سمت کی راہ سے بھی ہوتی ہے مثلاً جو دردسر بشرکت معدہ کے ہوتا ہے وہ ایک جہت پر ہوتا ہے اور جو درد بشرکت جگر ہے وہ اور جہت پر ہوتا ہے اور جو درد بشرکت جگر ہے وہ اور جہت میں ہوتا ہے چنانچہ اس کو ہم آئندہ مقامات میں بیان کریں گے کبھی درد کے ہمیشہ رہنے سے بھی دلالت ہوتی ہے اس لئے کہ درد اگر مقدم سر یا موخر میں سر کے ہمیشہ رہے منذر ہوگا اس بیماری پر جس کا نام قرانیطس ہے فصل گیارھویں استدلال احوال ان اعضا کے جو مثل فروع دماغ کے ہیں جیسے آنکھ اور زبان اور چہرہ اور مجاری انہیں اعضا کی اور دونوں لویں کانوں کی اور رقبہ اور ہڈیاں آنکھ کے ذریعہ سے استدلال کی یہ صورت ہے کہ چند طریق سے استدلال کیا جاتا ہے اور یہ سب طریقے قریب اسی استدلال کے ہیں جو نفس دماغ کے امراض پر ہوتا

ہے کبھی آنکھوں سے جو رطوبت بہتی ہے اس سے امراض سر پر استدلال کرتے ہیں جیسے آنسو اور چیپڑ وغیرہ اور آنکھوں پر جھپان پڑے سے اور آنکھوں کی تحدیق یعنی ہر وقت کھلے رہنے اور ڈھیلے کے ابھرے ہونے سے اور جو حالات آنکھوں کی برہم زنی اور لحظہ بلحظہ جھپکنا اور کھولنا پھر بند کرنے سے اور آنکھوں کے اندر گھس جانے اور ان کے پتھرا جانے اور بڑے اور چھوٹے ہونے سے اور دیگل اقسام کے الم اور ردر دہائے چشم سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اس لئے کہ آنکھوں کی خشکی دماغ کی یبوست پر دلیل ہے اور آنسوؤں کا بہنا چیپڑ زیادہ برآمد ہونی بشرطیکہ خاص آ کھ میں کوئی مرض وغیرہ کا نہ ہو رط□بت مقدم دماغ پر دلیل ہوتا ہے آنکھوں کی رگوں کا بڑا ہونا جو ہر دماغ کی سخونت پر دلیل ہوتا ہے آنسوؤں کا بہنا بدون کسی سبب ظاہری امراض حارہ میں اشتعال دماغ پر دلیل ہوتا ہے اور اورام دماغ پر خصوصاً اگر آنسوؤں کی روانی فقط ایک ہی آنکھ سے ہو جس وقت حدقہ چشم کو چیپڑ اس طرح ڈھانپ لے اور بند کر دے جیسے مکڑی نے جالہ لگایا ہے بعد ازاں پھر وہی چیپڑ پھٹ کر آنکھ کے کنارے جمع ہونے لگے یہ بات عین وقت موت کے پیدا ہوتی ہے جب دونوں آنکھیں کھلی رہ جائیں اور بند کرنے کو پلک نہ جھپکے جیسے مرض قرانیطس میں اور کبھی کبھی لثیر غس میں اور قرانیطس میں ہر قسم انحلال قوت کی جب یہ کیفیت آنکھوں کی ہوتی ہے تو دماغ میں آفت عظیم کی موجودگی پر دلیل ہوتی ہے بکثرت نگاہ جما کر ہر طرف دیکھتے رہنا اشتعال دماغ اور حرارت اور جنون پر دلیل ہوتا ہے اور ایک ہی چیز کی طرف نگاہ جما کر دیکھا اور اسی کو مبرسمہ کہتے ہیں مبرسمہ وسواس اور مالیخولیا پر دلالت کرتی ہے کبھی حرکات چشم سے اوہام دماغ پر جو از قسم اعتقادات غضب اور غم اور خوف کے ہوتے ہیں استدلاول کیا جاتا ہے قشف یعنی خشونت جلد اور جوز یعنی آنکھوں کا اپنی جگہ پر اورام دماغ پر یا امتلاء اوعیہ دماغ پر دلیل ہوتا ہے آنکھوں کے ڈھیلوں کا اندر گھس جانا جو ہر دماغ کے زیادہ متحلل ہو جانے پر دلیل ہوتا ہے جس طرح کہ سہر اوقطرب اور عشق

میں یہی کیفیت عارض ہوتی ہے اگر چہ ہیئت آنکھوں کے اندر بیٹھنے کی ہر ایک مرض سہ گانہ میں جدا جدا ہوتی ہے چنانچہ اس کی تفصیل انہیں امراض کے ابواب میں کی جائے گی اسی طرح یہ کیفیت آنکھوں کے اندر گھس جانے کی کبھی قوبائے دماغی اور ورم جمرہ دماغی پر دلیل ہوتی ہے زبان کے حال سے جو استدلال دماغ پر کیا جاتا ہے اس کی یہ صورت ہے کہ زبان اپنے رنگ کے ذریعہ سے اکثر احوال دماغی پر دلالت کرتی ہے چنانچہ زبان کی سپیدی لثیر غس پر دلیل ہوتی ہے یا اینکہ پہلے زبان کا زرد ہو جانا اور پھر دوبارہ سیاہ ہو جانا قرانیطس پر دلالت کرتا ہے یا جیسے کہ زبان پر زردی کا غلبہ اور زبان کے نیچے کی رگوں کی سبزی مریض کے مصروع ہونے پر بالخصوص دلالت کرتی ہے زبان کے رنگ سے استدلال کرنا دماغی حالات پر ایسا درست اور صحیح نہیں ہے جس طرح کہ آنکھوں کے رنگ سے استدلال احوال دماغی پر صحیح ہوتا ہے اس لئے کہ آنکھوں کی رنگ کو خصوصیت دماغ سے بہت زیادہ ہے اور زبان کی رنگت سے کبھی احوال معدہ پر استدلال کرتے ہیں لیکن اگر اور کسی طریق استدلال سے معلوم ہو جائے کہ دماغ ماؤف ہے اس وقت زبان کی رنگت سے بھی استدلال احوال دماغ پر ماخوذ ہے اس میں رنگت چہرہ کی بھی ہے اور یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ ہر ایک رنگ کو خالص خالص مزاج پر دلالت ہوتی ہے چہرہ کی فربہی اور لاغری سے استدلال یوں کیا جاتا ہے کہ چہرہ کا فرقہ ہونا اور سرخی رنگ چہرہ کی خون کے غلبہ پر دلیل ہے اور چہرہ کی لاغری اور اس کے ہمراہ زردی رنگ کی غلبہ صفرا پر دلالت کرتی ہے اور لاغری کے ہمراہ تیرگی چہرہ کی غلبہ یبوست سودا پر اور چہرہ کی بھربھری جس کو تہیج کہتے ہیں غلبہ خون اور مائین پر دلیل کرتی ہے مگر یہ استدلال اس وقت صحیح ہو گا جب پہلے معلوم ہو جائے کہ یہ احوال چہرہ کے عارضی ہیں اور اصلی خلقت کے نہیں ہیں اور بعد اس کے استدلال کیا جائے اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ تمام بدن میں کوئی ایسا مرض نہیں ہے جس سے تغیر سخنہ کا ہتا ہے سوائے دماغ کے کہ اسی میں یہ مرض ہے جس سے تغیر سحنہ کا

ہوا ہے اس وقت ان اعراض سے چہرہ کے استدلال احوال دماغی پر کیا جائے گا رقبہ یعنی
گردن کے احوال سے استدلال احوال دماغ پر اس طرح کرتے ہیں کہ اگر موٹی
گردن ہے اور قوی ہے دماغ قوت کے قوی اور وافر ہونے پر دلیل ہوگی اور کوتاہی اور
گردن کا پتلا ہونا ضعف قوت اور کمی قوت دماغ پر دلیل ہے اور اگر گردن خنازیر کے
قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہے اور اورام کو زیادہ قبول کرتی ہے پس سبب اس کا ضعف
قوت ہے جو گردن میں ہے گردن اگر ان امراض سے بچی نہ رہے اس نہ بچے کا اور ان
امراض کے کشش کرنے کا سبب قوت گردن کی نہ ہوگی بلکہ سبب ان امراض کے گردن
میں کھچ آنے کا وہی ضعف قوت ہاضمہ ماغ کا ہے جو کسی قسم سے اقسام سوء مزاج ہائے
دماغ کے پیدا ہوتا ہے اور اس کو ہم آئندہ بیان کریں گے اور ہاضمہ کے ضعف کے
ہمراہ قوت دافعہ دماغ کے قوی ہونے سے یہ امراض بطرف گردن کے اتر آتے ہیں
اس لئے کہ نواحی عنق اور گردن کی جانب جو راہیں بنائی گئی ہیں ان کو قابلیت ہے ان
مواد کی جن کو دماغ دفع کرتا ہے اور یہ قابلیت بوجہ اس گوشت کے ہے جو نرم اور غدوی
ہے اور گردن میں اس کی خلقت ہوئی ہے یہی حال ان دلائل کا ہے۔ جو لہاۃ اور لوزتین
اور دندان سے ماخوذ ہیں جو دلائل اعضائے عصبانی باطن سے ماخوذ ہوتے ہیں پس
ان کا لینا اور دلیل گردانا بطور احکام مشارکت کے ہے یعنی مستقل دلائل لوزتین اور
دندان سے ماخوذ ہیں جو دلائل اعضائے عصبانی باطن سے ماخوذ ہوتے ہیں پس ان کا
لینا اور دلیل گردانا بطور احکام مشارکت کے ہے یعنی مستقل دلائل نہیں ہیں اس لئے
کہ نخاع جو ایک شے باطنی ہے اس کو دماغ سے شرکت ضرور ہے جیسے اگر ہمیشہ آفات
اور سوء مزاجات نخاع میں رہیں ضرور ان کا اثر دماغ تک پہنچے گا اور جو مرض نخاع میں
ہے کھچ کر دماغ تک آئے گا اور بیشتر برعکس اس کے یہ ہوگا کہ دماغی امراض اور سوء
مزاج دماغ کا اثر نخاع کو پہنچے گا اب نتیجہ تقریر یہ ہوا کہ اعضاب جس وقت قوی ہوں
اور گندہ ہوں اور جن مسالک اور راہوں پر ان کی خلاقت ہوئی ہے وہ بھی قوی ہوں یہ

بات دماغ کی قوت پر دلیل ہے اوراس کے خلاف کوضعف دماغ پر دلالت ہوگی فصل بارھویں استدلال اس عضو کے حالات سے جس کی شرکت سے دماغ متالم ہوتا ہے سب سے زیادہ عضومشارک دماغ کا ایذادہی میں کہ جس کی شرکت سے دماغ کو زیادہ ایذا پہنچتی ہے معدہ ہے لہذا واجب ہے کہ معدہ کے حالات سے دماغ کے حالات پر استدلال کیا جائے اوراشتہائے معدہ اور ہضم کا حال اورڈکار اور قراقر کی کیفیت اورہچکی کی آمد اور متلی اور خفقان معدہ کی کیفیت ملاحظہ کر کے انہیں اعراض سے معدہ کے حالات کوسمجھ کراسی مقام پر جہاں ہم نے معدہ کے اعراض اورامراض پر کلام کیا ہے نظر کریں خواہ یعنی گرسنگی اور امتلاء یعنی شکم سیر ہونے کے اوقات کولحاظ کریں اس لئے کہ مشارکات معدہ کے دماغ سے جو ہیں وہ اسی وقت بخوبی ظاہر ہوتے ہیں جبکہ معدہ پر ہوااورتخمہ معدہ میں پیداہولیکن وہ مشارکات دماغ اورمعدہ کے جوبسبب حرارت کے ہوتے ہیں اور بسبب مرہ صفرا کے اوروہ اقسام درد کے جو دماغ میں بشرکت معدہ کے پیدا ہوتے ہیں اور بسبب شدت حس دماغ کے محسوس ہوتے ہیں ایسے مشارکات کاظہور پروت خواہ اورگرسنگی کے ہوتا ہے اکثر اوقات یہ ہے کہ امتلاءمعدہ سے مزاج دماغی کی تعدیل ہو جاتی ہے اور جو بخار حادے سے دماغ کو چڑھتا تھا بوجہ امتلاءمعدہ اس کا انسداد ہو جاتا ہے سب سے زیادہ خاص تر لائق استدلال کے مقام درد کا ہے یعنی جس جگہ سے درد شروع ہوا اور جہاں ٹھہرا رہے پس جو درد کہ دماغ میں بشرکت معدہ ہوتا ہے اس پر استدلال اس طرح کرتے ہیں کہ وہ درد شروع یافوخ سے ہوکر دونوں کتف اورکھوئے تک اتر آتا ہے اور بروقت ہضم معدہ کے اس میں شدت ہوتی ہے کبھی سر کے امراض جگر کی مشارکت سے بھی پیدا ہوتے ہیں پس یہ اقسام دردبطرف یمین اور داہنی جانب سر کے مائل ہوتے ہیں جیسے اگر اوجاع سر بمشارکت طحال کے پیدا ہوں اس وقت بائیں طرف سر کے مائل ہوں گے کبھی مراق کی شرکت بھی دماغ کوہوتی ہے اوران اعضاء کے جوقریب شراسیف کے ہیں اس

وقت دردہائے دماغی کے جس قدر اقسام عارض ہوں گے اگلے دھڑ کی طرف جو حصہ دماغ کا ہے اسی میں زیادہ ہوں گے کبھی رحم کی شرکت بھی دماغ کو ہوتی ہے پس ہمراہ امراض رحم کے دماغ بھی ماؤف ہوگا خواہ اور اعضاء جو قریب رحم کے ہیں ان کے امراض سے دماغ کو ضرر پہنچے گا چنانچہ امراض رحم میں یہ شرکت مذکور ہوگی اور اس وقت قیام اور سر کا ٹھیک یافوخ میں ہوگا اکثر مشارکات دماغی جو اور اعضا کی شرکت سے مودی ہوتے ہیں ان کا وقوع بسبب انجرہ کے ہوتا ہے جو کہ صعود کر کے انہیں اعضائے سے دماغ کے مقامات مذکورہ تک پہنچتے ہیں اب رہے انجرہ کے صعود کی راہیں جدھر سے وہ انجرے دماغ تک چڑھتے ہیں پس جو عضو متصل شراسیف کے اگلی جانب میں ہے اس کے انجرہ کا صعود اس طرح محسوس ہوتا ہے کہ پہلے شراسیف میں تمدد اور کھچاؤ اوپر کی طرف محسوس ہو کر اور تو تر یعنی تناؤ اور دھمک ان رگوں میں پیدا ہوتی ہے جو شراسیف کے متصل ہیں اور ابتدا اور آغاز الم اور ایذا کا اگلی جانب سے دماغ کے ہوتا ہے اور جو اعضاء مشارکہ دماغ کے پیچھے اور پشت سر کے پیچھے ہیں اور ان بخارات کے صعود کرنے سے دماغ میں کوئی مرغ پیدا ہوتا ہے اس کی یہ صورت ہے ابتدائے ایذا پشت سر سے ہوتی ہے اور جو رگیں پشت سر کی جہت میں سر سے نیچے تمام جسم میں ہیں انہیں رگوں میں کھچاؤ اور ضربان پیدا ہوتا ہے جب کوئی عضو مشارک دماغ کا اس کے اعراض کا مشاہدہ ہو لازم ہے کہ ان اعراض کے ملاحظہ کرنے سے غرض اصلی دریافت کرنا حالات اس عضو مشارک کا بذاتہ نہ ہو اور نہ اس کے اصلاح کی تدبیر بالذات مقصود ہو بلکہ اس کے اعراض اور حالات وہی ملاحظہ کرنے چاہئیں جو بسبب مشارکت دماغ کے پیدا ہوئے ہوں اور نہ محض مشارک دماغ کو غرض اصلی قرار دینا چاہیے اس لئے کہ اگر کوئی شخص غشیان اور متلی سے جو مثلاً ہمراہ دردسر کے ہو استدلال اس امر پر کرے کہ یہ مرض دماغی مثلاً دردسر بشرکت معدہ کے پیدا ہوا ہے تو کچھ دور نہیں ہے کہ اس مستدل کو ایسے استدلال میں غلطی واقع ہو اور دراصل یہ بات

ہو کہ مرض مذکور پہلے سر میں تھا یعنی پہلے دردسر عارض ہوا تھا اور خفیف تھا یا پوشیدہ اس قدر تھا کہ اس کا گزند مریض کو پہنچتا نہیں تھا اور متلی جواب ظاہر ہونے لگی اس کا سبب یہ ہے کہ چونکہ دماغ سے معدہ کو شرکت ہے اور دماغ میں ایک مرض پوشیدہ مدت سے موجود تھا اسی وجہ سے معدہ بھی بشرکت دماغ ماؤف ہو گیا لہذا واجب ہے ان قواعد کلیہ کی طرف رجوع کریں جو کتاب اول فن کلیات میں بیان ہوئے ہیں جن کے ذریعہ سے تفرقہ درمیان امراض اصلی اور امراض مشارکت کے کیا جاتا ہے فصل تیرھویں دماغ معتدالمزاج کے دلائل معتدل مزاج کا دماغ وہی ہے جس کے افعال خواس خمسہ ظاہری و باطنی اور افعال قوائے محرکہ سب درست ہوں کہ جن چیزوں کو دماغ سے اخراج کر دینا چاہیے قوائے محرکہ ان کا پورا پورا اخراج کردیں اور جن کو روکنا چاہیے جن کا احتباس اور وہ دماغ اعراض موذیہ کے مقابلہ پر قوی ہو اور ان کی ایذا کی برداشت کرسکتا ہو بالوں کا رنگ حسن طفولیت میں بفتر اور ریگولہ ہو اور احمر ناری بالوں کا رنگ سن ترعرع میں ہو اور سیاہی مائل ہو جائیں جس وقت بالوں کی خلقت کا زمانہ پورا گزر جائے سیدھے سپاٹ اور گھونگروالے بالوں کے بیچ کی ہیئت بالوں کی رکھتا ہو بالوں کا جھڑنا اور گرنا خواہ زیادہ پائدار رہنا اس میں درمیانی حالت ہونی چاہیے اور بہت گھنے بھی نہ ہوں اور نہ بہت پاشان جوانی کا زمانہ اس شخص کا سب اپنے وقت میں ہو اور پیری بھی اپنے ہی خاص وقت میں آجائے یہ علامات دماغ معتدل مزاج کے ہیں فصل چودھویں دماغ کے مزاج ردی کے دلائل جو بحسب خلقت اصلی ہوتے ہیں جالینوس کی رائے یہ ہے کہ حرارت دماغ سے اختلاط عقل اور ہذیان پیدا ہوتا ہے اور مناسب ہے کہ انہیں اعراض کے لواحق میں سے طیش بھی تجویز کیا جائے اور بہت جلد در آنا امور ابتدائی میں بے سوچے سمجھے اور طرح طرح کے ارادہ ہائے مختلف کرنے بھی اسی حرارت کی طرف منسوب کرنے چاہئیں اور برودت کی نسبت رائے جالینوس کی یہ ہے کہ اس سے بلادت اور سکون حرکت میں پیدا ہوتا ہے اسی کے لواحق میں دیرفہمی اور

فکر کا تعذر اور کسل تجویز کیا ہے اور یبوست کی نسبت جالینوس تجویز کرتا ہے کہ سہر کا مرض اس سے پیدا ہوتا ہے اور بیداری کا زیادہ رہنا اس پر دلیل ہے لازم ہے کہ اس حکم میں جالینوس کی یہ شرط بڑھائی جائے کہ بشرطیکہ یہ سہر ارطوبتہائے بورقیہ سے پیدا نہ ہوا اور بیداری کے ساتھ سر میں گرانی اور ہر وقت فضول دماغی کا اخراج ہوتا ہے خواہ اور امور جو دلائل رطوبت مالحہ اور بورقیہ کے ہیں موجود نہ ہوں اس لئے کہ وہ دلائل خود جالینوس ہی کے قول سے بیداری پیدا کرتے ہیں جیسے مشائخ میں بیداری کا سبب جالینوس انہیں رطوبات مالحہ بورقیہ کو خود کہتا ہے رطوبت دماغ سے نوم غرق یعنی گہری نیند پیدا ہوتی ہے اور ہم کو بجائے خود یہاں بھی وہی شرط کرنی لازم ہے یعنی یہ رطوبت مالحہ اور بورقیہ نہ ہو جالینوس کی رائے ہے کہ سوءمزاج ساذج بلا مادہ کی علامت یہ ہے کہ سیلان فضول دماغی کا نہ ہو اور سوءمزاج کے علامات موجود ہوں اور سوء مادی کی علامت سیلان فضول کا ہے جس طرح کے فضول کیوں نہ ہوں اور میں کہتا ہوں کہ یہ حکم بھی علی الاطلاق نہ کرنا چاہیے بلکہ عدم سیلان فضول بسبب وقوع سدہ ہائے دماغی کے یا ضعف قوت دافعہ دماغی کے اگر نہ ہو اور اس کی علامت وہی ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں اور اس کے بیان سے فارغ ہو چکے ہیں اب ہم ابتدا سے پھر کہتے ہیں حرارت مزاج دماغ کی علامت یہ ہے کہ اوائل ولادت میں سر کے بال بہت جلد نکل آئیں خواہ شکم پر کے بال نکل آئیں اور وہ بال پہلے ہی سے سیاہ ہوں خواہ پہلے میگون ہو کر بہت جلد سیاہ ہو جائیں اور پیچیدہ ہوں اور جلدی صلع پیدا ہو یعنی بال جلد جھڑ جائیں اور سر کا امتلا اور سرگرانی بہت جلد اسباب واقعہ سے ہو جایا کرے جیسے روائح وغیرہ اور تیز بو کے سونگھنے سے دماغ کو ایذا پہنچتی ہو نیند بہت کم آتی ہو اور باوصف کم آنے نیند کے سر ہلکا رہے دونوں آنکھوں کی رگیں زیادہ نمایاں ہوں اور خوب پچی ہوئی اورام میں تصلب اور سختی جلد آجایا کرے ارادوں میں ناپختگی اور ضد کرنی اور ہٹ جیسے لڑکوں کی کیفیت ہے کہ جو بات دل میں سما گئی اسی کی ہٹ رہے گی اور ذرا

سے حیلہ میں پھر دوسری ہٹ کرنے لگے لمس کرنے سے بھی حرارت کا احساس ہوتا ہے اور حمرت اور سرخی بھی اس پر دلیل ہے فضول جس قدر دماغ سے ریزش کرتے ہیں پختہ اور نضج یافتہ ہوتے ہیں اور تھوک کی راہ سے جو فضول گرتے ہیں وہ بھی پختہ اور نضج ہوتے ہیں اور قوام ان فضول کا معتدل ہوتا ہے بقیاس اور فضول کے جو اور دماغ سے برآمد ہوں یعنی ایسے دماغ سے جو گرم مزاج نہ ہو دماغ کے مزاج باردہ کے دلائل فضول کا زیادہ نکلنا شروط مذکورہ بالا پر یعنی ملوحت اور بورقیت کا نہ ہونا بالوں کا سیدھا اور سپاٹ ہونا سیاہی بالوں میں کمی کے ساتھ ہونی پیری کا جلد آ جانا آفات سے انفعال اور اثر پذیر جلدی ہو جانا نوازل کی کثرت زکام ادنی سبب سے عارض ہونا آنکھوں کی رگوں کا مخفی اور پوشیدہ ہونا نیند کی زیادتی اس کی صورت پر ہر وقت رہے جیسے ہ ابھی سو کر اٹھا ہے اور نیند آنکھوں میں بھری ہے پلکوں کی حرکت میں سستی اور درنگ بوجھ بوجھل ہونے کے ارادہ جو کرے گا پختہ اور برقرار رہے گا جیسے مشائخ کے ارادہ کی یہی کیفیت ہوتی ہے یابس مزاج کا دماغ اس ے دلائل یہ ہیں کہ مجاری فضول پاک اور صاف رہیں اور حواس میں صفائی رہے کدورت نہ ہ جاگنے اور بیداری رہنے پر قوی ہو بال اس کے مضبوط ہوں بہ دشواری اکھڑ سکیں بالوں کے نکلنے میں سن اول یعنی لڑکپن میں بوجہ دخانیت کے سرعت ہو اور صلع بھی جلدی عارض ہو اور جعودت اور پیچیدگی بالوں میں ہو دماغ کا مزاج رطب اس کے دلائل یہ ہیں کہ بال سیدھے ہوں اور دیر میں نکلیں اور صلع بھی دیر میں عارض ہو حواس میں کدورت فضول اور نوازل کی کثرت ہو اور نیند گہری آیا کرے حار یابس مزاج دماغ کے علامات اور دلائل یہ ہیں کہ فضول برآمد نہ ہوں اور حواس میں صفائی بیداری پر قوی نیند کم آتی ہو سن اول میں بالوں کے نکلنے میں جلدی ہو اور بالوں میں مضبوط اور سیاہ رنگ ہونا گھونگھر والے ہونا اور صلع کا جلد آ جانا اور سر کا ملمس گرم رہے اور سر میں خشکی کے ہمراہ سرخی نمایاں ہو اور آ کھوں میں بھی اسی طرح خشکی اور سرخی نمایاں ہو ارادوں میں بناوٹ اور اظہار اور

جلدی ان کے وقوع میں کرتا ہو فہم اور یاد رکھنا مطالب کا قوت کے ساتھ ہو افعال نفسانیہ میں سرعت کرتا ہو دماغ حار رطب مزاج کے دلائل یہ ہیں کہ اگر یہ مزاج اعتدال سے زیادہ دور نہ ہو یعنی حرارت اور رطوبت کا زیادہ غلبہ نہ ہو اس وقت رنگ چہرہ کا خوشنما اور رگیں نمایاں ہوں گی اور ملمس گرم اور نرم ہوگا اور فضول زیادہ ہوں اور بخوبی نضج یافتہ اور بال بہت سیدھے مائل بہ شقرت صلع جلدی عارض نہ ہوگا گرم اور تر ہو جانا ایسے دماغ کو جلدی عارض ہو جاتا ہے اور اگر حرارت اور رطوبت دماغ کے اعتدال سے زیادہ دور ہو ایسا دماغ سقم اور امراض کا قابل زیادہ ہوگا اور زیادہ تر قبول کرنے والا نکایات اور ایذا ہائے حرارت اور برودت کا اور امراض عفنیہ بھی قبول زیادہ کرتا ہوگا اور بسرعت ایسے امراض جو ہر دماغ میں پیدا ہوں گے اس کا بجھا ہوا رگیں سر میں اور آنکھوں میں پوشیدہ بال اس کے دیر میں نکلیں رنگ بالوں کا اصہب ہو صلع دیر میں پیدا ہو خصوصاً اگر یبوست اس کی برودت پر غالب نہ ہو برودت سے اس کو ضرر پہنچتا ہے بشرطیکہ ملوحت اور بورقیت نہ ہو حواس اس کے جوانی میں صاف ہوں جب سن اس کا زیادہ ہو جائے جلدی ضعیف ہو جائے گا اور پیری آ جائے گی اور تشنج کے آثار ظاہر ہو جائیں گے اور تعفن اور تقبض اطراف سر میں بھی جلد ہوگا یعنی جھریاں چہرہ پر جلدی پڑیں گے اور شیخوخت اس کو جلدی آ جائے گی صحت جسمانی میں اس کے اضطراب ہوگا کبھی تو اس کا سر ہلکا اور مسامات کھلے ہوئے اور کبھی برخلاف اس کے سر بھاری اور مسامات سب بند بارد رطب مزاج کے دلائل یہ ہیں کہ نیند ایسے آدمی کو زیادہ آتی ہے اور گہری نیند سے سوتا ہے حواس اس کے ردی اور خراب ہوتے ہیں کسلمند اور بلید الطبع ہوتا ہے سر سے اس کے فضول دماغی زیادہ برآمد ہوا کرتے ہیں اور بطوء صلع یعنی دیر میں بالوں کا گرجانا بھی اسی پر دلیل ہوتا ہے اور نزلات میں جلدی گرفتار ہو جانا بھی اس کی علامت ہے اور رام وغیرہ کے دلائل کو مفصلا ہم آئندہ ذکر کریں گے

فصل پندرھویں علامات امراض سر کے ہر ایک مرض کے علامات جدا جدا ہم بیان

کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بات اور اس کے پہلے دلائل مزاج دماغ کا باب جو گزرا ہے بمنزلہ نتیجہ کے ہے ان اصول اور قواعد کلیہ کے واسطے جو احوال سر پر استدلال کے واسطے ہم نے لکھا ہے اور واجب ہے کہ یہ دلائل بخوبی محفوظ اور یاد رہیں تاکہ ہر باب مرض میں ان کے اعادہ اور مکرر بیان کرنے کی حاجت نہ رہے اور جتنے ابواب امراض نواحی سر کے ہم بیان کرتے ہیں سب جگہ یہی قواعد اور ان کے نتائج کا لحاظ ہو سکے پھر ہم اگر کسی جگہ کسی قاعدہ کا اعادہ کریں گے تو اس سے غرض ہماری یہ ہوگی کہ وہ ذکر اجمالی معین ہو اوپر کیفیت رجوع کرنے کی طرف انہیں قواعد کلیہ کے اور ابواب میں جو آئندہ آتے ہیں کہ جن میں ہم نے اقتصار کیا ہے انہیں قواعد پر جن کو اسی باب میں ذکر کیا ہے اسی طرح واجب ہے کہ طبیب اپنے نفس کو اس بات کا خوگر کرے کہ قوانین کلیہ کی طرف رجوع کرے معالجات جزئیہ میں امراض سر کے سوائے ان قواعد کلیہ کے جن کو ہم نے قوانین کلیات کے باب میں بیان نہیں کیا ہے اور خاص ان کا بیان کرنا ابواب امراض جزئیہ میں واجب تھا علامت سوءمزاج حار بلا مادہ کی یہ ہے کہ اس پر التہاب اور گرانی کا نہ ہونا دلیل ہوتا ہے اور سہر قلب حرکات میں اور تشویش تخائیل یعنی پریشانی خیالات کی اور غصہ کا جلدی آجانا آنکھوں کی سرخی اور مبردات کے استعمال سے نفع پانا اور مسخنات سے ضرر پہنچنا علامت سوءمزاج بارد بلا مادہ کی یہ ہے کہ برودت کا سر میں احساس ہو اور گرانی سر میں نہ ہو کسل اور سستی ہو چہرہ کا رنگ سفید اور آنکھ کا بھی رنگ سفید تخیلات میں کمی ہو جن کی طرف میلان طبع زیادہ ہو مسخنات سے نفع پہنچے اور مبردات سے ضرر پیدا ہو علامات سوءمزاج یابس بلا مادہ کی سر میں سبکی ہو استفراغات کے اقسام پہلے ہو چکے ہوں نتھنے خشک رہیں بیداری کی زیادتی اور غلبہ رہے علامت سوءمزاج رطب بلا مادہ کی کسل اور فتور یعنی سستی رہے اور گرانی کمتر ہو اور دماغ سے جو رطوبات بہتے ہیں ان میں کمی ہو خواہ اعتدال ان کی مقدار میں ہو اور نسیان میں افراط اور نیند کا غلبہ امزجہ مرکبہ کے علامات یعنی وہ امزجہ جن کا سوءمزاج

مرکب بلا مادہ ہو یہ ہے کہ دونوں مفرو سوء مزاج کی علامات کو ملا کر اس کی شناخت کریں حرارت کے غلبہ پر جو ہمراہ یبوست کے ہو سہر اور اختلاط عقل سے استدلال کرنا چاہیے اور جب سر کا غلبہ ہمراہ اختلاط عقل کے ہوتا ہے پس کیفیت مشابہ اس مرض کے پیدا ہوتی ہے جو بنام جمود مشہور ہے اور بیشتر اسی طرف انجام اس کا ہو جاتا ہے رطوبت کا غلبہ اگر حرار کے ہمراہ ہو اس پر استدلال غلبہ نوم سے کیا جاتا ہے مگر یہ نیند ایسی نہیں ہوتی کہ زیادہ چینکی آئے اور برودت کا غلبہ اگر ہمراہ رطوبت کے ہو نوم نسیانی کا غلبہ ہوگا اور اس علامت پر تمام دلائل جو مرکب دلائل مفردہ سے ہوں اور ہم بیان کر چکے ہیں ان کو بڑھا لینا چاہیے مواد صفرادیہ کے غلبہ کی علامت یہ ہے کہ ثقل اور گرانی ہو مگر بافراط نہ ہو اور لذع اور التہاب اور احراقپ شدید ہو دونوں نتھنے خشک رہیں اور پیاس زیادہ لگتی ہو بیداری اور چہرہ کی زردی اور آنکھیں بھی زرد رہیں دموی معاد کے غلبہ کی علامت یہ ہے کہ گرانی زیادہ ہو اور کبھی ہمراہ گرانی کے پربان بھی رہتا ہے اور چہرہ پھولا ہوا اور آنکھیں بھی پھولی پھولی معلوم ہوتی ہیں اور رنگ چہرہ کا بھی سرخ ہوتا ہے رگیں بھری ہوئی اور ابھری ہوئی اور سسات بھی رہتا ہے علامات مواد باردبلغمیہ کے یہ ہیں کہ برودت محسوس ہو اور جو ایذا سر کو پہنچے زمانہ دراز تک رہے اور مزمن ہو جائے چہرہ اور آنکھ کی رنگت میں سرخی کم ہو اور زردی بھی کم ہو اور گرانی سر میں محسوس ہو مگر یہ گرانی مادہ بلغمی کی زیادہ ہوتی ہے اور اس کے ہمراہ کسل اور بلادت اور سبات اور نسیان بھی ہوتا ہے اور چہرہ اور آنکھ کا رنگ اسربی ہوتا ہے اور زبان کا رنگ بھی اسی طرح کا ہوتا ہے علامت مواد سوداویہ کی یہ ہے کہ گرانی کم ہو اور بیداری زیادہ ہو وسوسہ اور فکر فاسد تیرگی رنگ کی چہرہ اور آنکھ اور تمامی اعضائے بدنی میں ہو علامت اورام حارہ کی تپ کا لازم ہونا اور غل اور ضربان اور درد اس قدر کہ آنکھوں کی جڑوں تک پہنچتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ جحوظ عینین پیدا ہوتا ہے اور آنکھیں پتھرا جاتی ہیں اور اختلاط عقل اور سرعت نبض اور حرارت یعنی گرمی نبض میں ہوتی ہے پھر اگر یہ ورم نفس

جو ہر دماغ میں ہو نبض مائل بطرف موجیت کے ہوگی اور اگر ورم حجابہائے دماغ میں ہو الم اور ایذا زیادہ ہوگی اور نبض مائل منشاریت کی طرف ہوگی اورام بلغمی کی علامت نسیان اور سبات اور گرانی کی کثرت اور نبض موجی ورم کا ڈھیلا ہونا اور چہرہ کا تہبج اورام سوداویہ کی علامت سہر اور وسواس جس کے ہمراہ ثقل محسوس ہو اور نبض کی صلابت اور ہم نے اس مقام پر ان دلائل کا ذکر چھوڑ دیا جو از قسم دلائل ضعف دماغ اور قوت دماغ کے واجب الذکر تھے اور علامات خلط غالب کے مذکور کرنے کے لائق تھے اور یہ ترک کرنا ہمارا ایسے دلائل کو جو امراض خاصہ اور ان امراض کے ہیں جو بشرکت پیدا ہوتے ہیں فقط اسی نظر سے ہے کہ ہم نے اعتماد کیا ہے اپنے اس بیان پر جو انہیں علامات کا باب صداع میں بخوبی کیا ہے پس لازم ہے کہ اسی جگہ بغور اور تامل دیکھا جائے کہ وہی مقام مناسب اور رلائق وارد کرنے ان امور کا ہے اب لازم ہے کہ ہم اور ابواب کی طرف رجوع کریں فصل سولھویں قوانین علاج کا بیان ہم جس وقت ارادہ کرتے ہیں کہ استفراغ کسی مادہ کا کریں اور اس جگہ دلائل سے یہ ثابت ہو جائے کہ خون کی کثرت ہے اور اس خون میں کسی طرح نقصان نہیں ہے اور کوئی مادہ کیوں نہ ہو ابتدائے علاج ہم سرو کی فصد کرتے ہیں اور سر کی ان رگوں کی فصد کھولتے ہیں جن کو فن کلیات کے باب فصد میں ہم نے بیان کیا ہے جیسے عرق جبہہ اور انف یعنی پیشانی اور ناک کی رگ اور اطراف گوش کی رگیں اور واجب ہے کہ ان رگوں کی فصد سے جذب خون کا خلاف جہت درد میں ہو یعنی داہنی طرف کے درد میں بائیں طرف کی فصد اور بالعکس پھر اگر امر عظیم ہو یعنی مرض میں شدت ہو اور خون کا غلبہ زیادہ ہو دواج کی فصد بھی کر دیتے ہیں فصد کی طرف ہماری توجہ باوجودیکہ اور اخلاط بھی غالب ہوتے ہیں ابتداء اس واسطے ہوتی ہے کہ فصد استفراغ کلی ہے اور مشترک جملہ اخلاط کے واسطے ہے پھر اگر فقط مادہ خون کا ہے فصد تام ہی کافی ہو جاتی ہے اور اگر مادہ اور اخلاط کا ہی نظر کریں گے اگر یہ مادہ تمام بدن کی شرکت سے ہے ان کا تنقیہ عام سے

استفراغ کریں گے اس کے بعد تنہا فصد سر کرنے سے تنقیہ خاص کریں گے اور استفراغات کی تدابیر جو مختص بہ تنقیہ دماغ میں ہیں انہیں استعمال کریں گے اور اس تنقیہ خاص پر اقدام اور پیش قدمی ہرگز نہ کریں گے مگر بعد استفراغ تمام بدن کے اگر تمام بدن خلط غالب ہو اور یہ تنقیہ عام یا خاص اسی وقت ہم کرتے ہیں جب معلوم ہو جائے کہ خلط میں نضج آچکا ہے اور نضج کی شناخت ان رطوبات کے مشاہدہ سے کی جاتی ہے جو خارج ہوتی ہیں کہ نہ زیادہ رقیق ہوں اور نہ زیادہ غلیظ اور گاڑھی ہوں اور اگر مرض اپنے زمانہ منتہی کو پہنچ گیا ہو اور ہم نے پیش دستی مادہ کے انضاج میں کی ہو اور قبل پورے ہونے زمانہ منتہی کے مروخات اور نطولات اور ضمادات منضجہ سے تدبیر کر چکے ہوں ایسی صورت میں استفراغ فقط مادہ سر کا غرغرہ سے کریں گے بشرطیکہ ہم کو پھیپھڑے کے ماؤف ہونے کا خوف نہ ہو اور نوازل جو مشترک غرغرہ کے ہیں از قسم خلط الاذع نہ ہوں اور نہ از قسم خلط حاد کے ہوں اور نہ وہ آدمی جو مریض ہے امراض ریہ میں مبتلا ہونے کا زیادہ قابل ہو اور اس مریض کو ممکن ہو کہ اپنے پھیپھڑے کی حفاظت خراب شے کے نزول سے کرلے اور پھر یہ بھی شرط ضروری ہے کہ سر کی حالت ایسی ہو کہ اس کا اہتمام زیادہ ضروری ہو بہ نسبت پھیپھڑے کے ایضا ہم مشمومات اور سونگھانے کی دوائیں جو مفتح ہوں اور جن سے چھینک پیہم آئے اور تعوط یعنی ناس اور نطولات یعنی سر پر تریڑی کا بھی استعمال کرتے ہیں تاکہ مواد سر سے کسی اور طرف جذب ہو جائیں اکثر ہم سر منڈنے کے بعد سر پر ایسے ادویہ کا لیپ کر دیتے ہیں جو مسہل اسی خلط کے ہوں کہ سر میں موجود ہے جس وقت ہم کو ان ضمادات سے فاسد کر دینے مزاج دماغ کا خوف نہ ہو اور ہم کو امید اس کی ہو کہ مادہ نضج پا چکا ہے اور اب اس کا دفع ہونا آسان ہے او ان شروط کے بعد پھر بھی ہم کو استفراغات باردہ صناعیہ میں اس کا بچانا ضرور مدنظر رہتا ہے کہ مادہ رقیقہ کا اسہال اور مادہ غلیظہ کا حبس نہ ہو جائے یعنی ایسا نہ ہو کہ رقیق مادہ تو خارج اور غلیظ مادہ رک رہے اور اس غرض تک پہنچنے کی

تدبیر ہماری یہ ہے کہ پہلے ہم تلیین اور نرم کرنا مادہ کا ملینات منضجہ سے کر کے بعد ازاں استفراغ مادہ کر کرتے ہیں اور جب استفراغ بذریعہ مسہل کے کر چکے پھر اس کے بعد ملین ادویہ کا استعمال کرتے ہیں اور ہم مریض کو جہاں تک ممکن ہو اس سے بھی بچاتے ہیں کہ استفراغ اور تنقیہ اخلاط حادہ میں جو باضطرار ادویہ حارہ دینے کی حاجت ہوتی ہے اور بعض اوقات میں بدون ایسے ادویہ مسہلہ حارہ دینے کے چارہ نہیں ہوتا جیسے ایارج اور سقمونیا اور ترید ہمراہ اسطوخودوس کے پس بعد استعمال ایسی ادویہ کے ہم خوف کرتے ہیں کہ سوءمزاج حار باقی نہ رہ جائے بلک ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہرگز یہ گرمی ادویہ کی باقی نہ رہ جائے اس کا تدارک ہم اس طرح کرتے ہیں کہ ان ادویہ کے استعمال کے بعد جب مسہل ہو چکے غرغرہ وغیرہ کراتے ہیں پھر ضماد ایسے لگاتے ہیں جو حرارت ادویہ کو دفع کر دیں اور ان ادویہ مسہلہ کے استعمال میں ہم یہ احتیاط کرتے ہیں کہ مادہ مریض سے جب پورا اطمینان ہو جائے کہ دوائے مسہل اسے دی جائیں گی اس سے ضرور اس کو اسہال ہوگا اور استفراغ مادہ موذیہ کریں گی تا کہ یہ دوا ایسی نہ ہو کہ اس کا کھلانا پلانا ایسے مریض کو سبب اس کے ہلاک اور فساد کا ہو پھر اگر اخلاط میں نضج نہ ہو تدبیر انضاج ہم کریں گے اور ہر ایک خلط کے مناسب جو تدبیر اس کی نضج پانے کی ہے پہلے اسی کا استعمال کریں گے چنانچہ اسے ہم آئندہ بیان کریں گے اور اگر اخلاط موذیہ سر میں کسی عضو سافل سے صعود کر کے آتے ہوں خواہ تمام بدن سے وہ بخارات صعود کرے کہ سر میں پہنچتے ہوں ان کے بجانب خلاف کے ہم جذب کرتے ہیں مثلاً اگر اسافل سے خواہ تمام بدن سے بخارات صعود کر کے آتے ہوں خواہ بدن سے وہ بخارات صود کرے کہ سر میں پہنچتے ہوں ان کو بجانب خلاف کے ہم جذب کرتے ہیں مثلاً اگر سافل سے خواہ تمام بدن سے بخارات صعود کرتے ہیں حقنہ اور حمولات کا استعمال ہم کریں گے اور اطراف بدن کی بندش پٹیوں سے کریں گے خصوصاً پاؤں کی بندش ضرور کریں گے اور اس عضو خاص کا استفراغ

کریں گے جس سے کہ صعود مادہ کا سر میں ہوتا ہے مثلاً اگر وہ عضو جس سے کہ صعود مادہ کا بطرف سر کے ہوتا ہے معدہ ہو یا رج فیقرا سے اور اگر طحال ہو پس جو دوائے مسہل مختص بہ طحال ہے اس سے اور اسی طرح جو عضو ہو اس کی وہی خاص دوا تجویز کریں گے جو اسی عضو سے مختص ہے یہ وہی قوانین کلیہ علاج کے ہیں دوبارہ مواد امراض سر کے اور جو مادہ کہ استفراغ اس کا کیا جائے اور بوجہ استفراغ کے سوء مزاج پیدا ہو اس کا علاج ہم بالضد کرتے ہیں منجملہ اس مقام کے جہاں مواد مختلفہ از قسم رطوبات کے سر میں مشترک ہوتے ہیں وہ جگہ ہے بنابر رائے اصحاب کی کہ یعنی جو لوگ داغ لگانے کے ذریعہ سے علاج کرتے ہیں کہ کنارے کی انگلی اور کلمہ کی انگلی یعنی خنصر اور سبابہ جتنی جگہ کو محیط ہو اس طرح پر کہ اگر ناک کے کنارے کسی انگلی کو گردش دیں جہاں تک یہ انگلی سر کو چھوئے وہی جگہ مقام مواد مشترکہ کا ہے یا اینکہ ایک ڈورا جس کا طول کان سے دوسرے کان تک ہو وہ ڈورا جہاں تک سر کے مقامات کو مس کرے وہی مقام مشترب ہے اور چاہیے کہ سر کے بال پہلے مونڈ ڈالیں اب لازم ہے کہ ہم تفصیلی بیان طرق معالجہ کا کریں خون کا مادہ اگر تمام بدن میں ہو اور سر میں باصراط یہ مادہ حاصل ہو گیا ہو اس وقت فصد سر رو کی کھولنی چاہیے اور اگر ابھی سر میں یہ مادہ پیدا نہ ہوا ہو مگر قریب ہے کہ حاصل ہو جائے گویا کہ طریق حصول میں آ چکا ہو اس وقت اکحل کی فصد کھولنی چاہیے اور اگر خوف حصول مادہ کا ہو قبل از ینکہ حاصل ہوا ہے مثلاً جذب اخلاط گرد پیش کے مقامات میں سر کے ہوا ہے کسی امر خارجی کی وجہ سے یا ضربہ وغیرہ کے سبب سے اس وقت باسلیق کی فصد کرنی چاہیے اور اگر زیادہ جذب کرنے کا ارادہ ہو صافن کی فصد کرنی چاہیے اور کعب سے اوپر ایک بالشت ساق میں حجامت کرنی چاہیے اور پاؤں کی رگوں کی فصد کرنی چاہیے اور اگر کوئی اور عضو سر کی مشارکت ہو جو رگ کہ دونوں میں مشترک ہے اس کی فصد کرنی چاہیے اور اگر ارادہ یہ ہو کہ دونوں عضو کا استفراغ کیا جائے اور مادہ بھی دونوں عضو میں پہنچ گیا ہو یعنی سر

میں اورعضو مشارک سر میں مادہ پہنچ گیا ہو اور اگر ارادہ جذب مادہ کا کسی خاص جانب میں ہو اور عضو مشارک کا استفراغ بھی اس کے ہمراہ مطلوب ہو اس رگ کی فصد کرنی چاہیے جو عضو متقدم کے مشارک ہو مرض ہذا میں اور یہ جذب مادہ خلاف جہت اس میں واقع ہونا چاہیے پھر جس وقت کہ توجہ معالج کی تنہا خاص بطرف سر کے ہو یا اینکہ خون اول ہی مرض سے فقط سر میں ہو پس جو مرض حجابہائے خارجہ قحف سے ہو جیسے امراض جزئیہ کے ابواب میں ہم ذکر کریں گے یا اینکہ درد محسوس ہو قریب شؤن اور درزوں کے اور ارادہ طبیب کا یہ ہے کہ علاج خفیف کرے اس وقت حجامت قریب فقرہ اذن اور گریا کی کرنی چاہیے اور اگر مادہ اندر زیادہ ڈوبا ہو اور امید اس کے کچھ آنے کی بطرف خارج قحف کے نہ ہو اس وقت پیشانی کی رگ کی فصد کی جائے اور اگر درد پس سر میں ہو بعد اخراج خون کے جس طرح سے ہو یعنی فصد سے ہو خواہ حجامت وغیرہ سے ایسے ادویہ مستفرغ یعنی مسہلہ کا استعمال کرنا چاہیے جن میں ہلیلہ اور عصاء ہائے فواکہ داخل ہوں اگر ان کی حاجت باقی رہے اور حقنہ ہائے مناسبہ کا استعمال کیا جائے اور اگر مرض صعب ہو جیسے سکتہ دمویہ مثلاً اس وقت دواج کی فصد کرنی چاہیے منضجات کی تفصیل یہ ہے کہ اگر مادہ بلغمی ہو پس امہات ادویہ جو انضاج میں بلغم کے مستعمل ہوتی ہیں ان کا عام اثر یہ ہونا چاہیے کہ ان میں تلطیف اور تقطیع اور تحلیل ہو جیسے مرزنجوش اور ورق غار اور شیح اور قیصوم اور اذخر اور بابونہ اکلیل الملک شبت .سفائج افتیمون اور یہ دونوں پچھلی دوائیں مادہ سوداوی سے زیادہ تر خصوصیت رکھتی ہیں اور حاشا اور زوفا اور فودنج اور سداب اور برنجاسف اور جس قدر کہ ادویہ ہم نے تحلیل اور انضاج کی جد اول اور نقشہ جات میں کتاب ادویہ مفردہ کے لکھی ہیں ادویہ ہائے حارہ سے پھر اگر تحصیل تدبیر یعنی انضاج کا پیدا ہونا مادہ بلغمی اور مادہ سوداوی میں مختلف ہو پس اس طرح سے کرنا چاہیے جس کو آئندہ بیان کریں گے اور یہ ادویہ منضجہ واجب ہے کہ ان کے درجات حرارت اور دیگر خواص کے درجہ بدرجہ بڑھتے

جائیں بقدر زیادتی کیفیت مادہ کے اور کمیت اسی مادہ کے پھر اگر مادہ کی مقدار بہت ہے اور کیفیت بھی اس کی شدید ہے ادویہ حارہ کو ہم قوی کریں گے کہ چوتھے درجہ تک کی گرم دوا دیں گے جیسے عاقر قرحا اور فربیون وغیرہ ہاں اگر غلیان مواد کا خوف ہو اور یہ امر اس وقت ہوتا ہے جب مادہ کثیر ہو اور ہم کو خوف ہو کہ اگر زیادہ گرم ہو اس کا حجم بڑھ جائے گا اور تمدد مولم یعنی کھنچاؤ ایسا جو ایذا دہندہ ہے پیدا کرے گا اور ورم بڑھ جائے گا پس ایسے وقت میں واجب ہے کہ ہم استفراغ شروع کردیں اور تھوڑا مادہ خارج کر کے پھر باقی کا انضاج اور اخراج کریں نہایت اصوب تدبیر انضاج میں اخلاط خام اور ورم کے یہ ہے کہ علاج اور تدبیر ضماد کی ادویہ معتدلہ التسخین سے ہو اور رہدو یعنی آرام دہی اور تعصیف یعنی بندش پٹی کی کریں تا کہ بآسانی نضج پا جائے اور اگر مادہ قلیل ہو خواہ کیفیت میں ضعیف ہو اس وقت ہم اقتصار نہیں ادویہ پر کریں گے جن میں زیادہ گرمی نہ ہو اور لطیف حرارت ان میں درجہ ادنی تک کی ہو اور مادہ کمیت اور کیفیت میں متوسط ہو تو ادویہ متوسط پر اقتصار کریں گے اور اگر مادہ سوداوی ہو ان ادویہ پر ہم اقتصار کریں گے بلکہ درجہ حرارت ادویہ کے یہاں تک بڑھ جائیں گے جب تک تجفیف مادہ کی زیادہ نہ ہو جائے خصوصاً اگر سودا غیر طبعی ہو بلکہ حراقی ہو بلکہ مادہ سوداوی کے انضاج میں ہم کو حاجت بطرف تلئین اور ترطیب کے بالضرور ہوتی ہے پھر اس کے بعد ایسے منضجات محللہ جس کی لطیف تحلیل درجہ دوم خواہ درجہ سوم تک ہو اور بہتر یہ ہے کہ ادویہ ملینہ مذکورہ بالا جو زیادہ قوی نہ ہوں اور مرطب کو ادویہ حارہ کے ہمراہ جو تقطیع اور تحلیل کریں ملا کر استعمال کریں جو مادہ گرم ہے اس کا انضاج یہ ہے کہ قوام اس کا مجتمع ہو اور تفتیح اور تقطیع بھی کی جائے اور یہ فائدہ ان سرد دواؤں سے حاصل ہوتا ہے جو مرطب بھی ہوں اور ان میں جلا اور غسل کی بھی قوت ہو جیسے آب جو اور شیر گوسپند تازہ مگر دودھ کا استعمال اس شخص کے واسطے مضر ہے جس کے دماغ میں ضعف ہو اور دردسر قوی ہو اور منضجات بھی وہی مستعمل کرے چاہئیں جن میں یہی

شروط پائے جائیں اور جوشاندے ایسے استعمال کرنے چاہئیں جن میں برگ بید سادہ اور بنفشہ اور نیلوفر اور عصی الراعی یعنی لال ساگ اور تمام ترکاریاں سرد جوش دی گئی ہوں اور کل یہ اشیاء ادویہ مفردہ کی جدول اور نقشوں میں لکھی ہیں وہاں پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور ان ادویہ کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ بھی شریک کرنا ضرور ہے اگر مادہ مذکورہ میں کسی قدر غلاظت ہو بابونہ اور خطمی بڑھانی چاہیے اور اگر مریض کو بیداری عارض ہو اور مرکوز خاطر یہ ہو کہ بیدار نہ رہے پوست خشخاش کا اضافہ کرنا چاہیے یہ بھی واضح ہو کہ سرکہ جمیع مواد سے خصوصیت رکھتا ہے اور اس کی حدت تھوڑی سی چیز کے ملانے سے ٹوٹ جاتی ہے اور باوجود زائل ہونے تیزی کے قوت غوص اور سرایت کرنے کی جو سرکہ میں ہے باقی رہتی ہے اور جن ادویہ کے ہمراہ سرکہ کا استعمال ہوتا ہے ان میں یہ قوت بذریعہ سرکہ کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ سب بخوبی کہ اندر بدن کے غواص ہو جاتی ہیں یہ تدبیر شرکت سرکہ وغیرہ کی جب ہے کہ مادہ گرم کے انضاج وغیرہ میں سرکہ پر اور دوسری چیز کو اختیار نہ کرنا چاہیے گرم روغن جس قدر کہ قرابادین میں مذکور ہو چکے ہیں اور جن کی ساخت پھول اور کلی سے ہوتی ہے خواہ گرم گیاہ سے وہ روغن تیار ہوں وہ سب مادہ بارد کے نضج میں بکار آمد ہیں اور اگر برودت مادہ میں شدید ہو خواہ کمیت اور مقدار زیادہ ہو کہ ان کی تحلیل بدشواری ہو سکے پس وہ روغن مفید ہوگا جو صموغ یعنی گوند کی چیزوں جیسے مصطگی وغیرہ خواہ گرم خوشبودار چیزوں جو افادیہ کہلاتی ہیں مثل لونگ وغیرہ سے تیار کیا جائے اور روغن بان اور نبق اور نرگس اور سوسن اور ارغوان اور غار اور مرزنجوش اور ناردین اور زیتون جن میں سداب رطب یعنی ہری تلی جوش دی گئی ہو اور ترفودنج یا مہراسویا اور بابونہ پکایا گیا ہو خواہ اور ایسی چیزیں جو قرابادین میں بیان ہوئی ہیں اور لفظ بھی یہی خاصیت رکھتا ہے مگر روغن بلسان چونکہ زیادہ لطیف ہے بہت جلد تحلیل کرتا ہے اس وجہ سے طلا اور مالش میں اس کا نفع زیادہ اس قدر نہیں ہے جیسا لائق اس کی قوت کے ہے ہم مادہ کا مقابلہ بذریعہ استفراغ بھی کرتے ہیں اور اس کو

بجانب مخالف جذب کرکے بھی اس کے جوش اور تیزی اور ضرر کو دفع کرتے ہیں اور جذب جانب مخالف یہ ہے کہ ہاتھ خواہ پاؤں کی طرف اس مادہ کو جذب کرتے ہیں اور جذب پر بجانب مخالف اس ترکیب سے بھی اعانت ہتی ہے کہ ہاتھ خواہ پاؤں کی مالش نمک اور روغن بنفشہ خواہ روغن بابونہ وغیرہ سے بحسب مزاج کے کریں ایسے وقت یعنی جس وقت تدبیر اصلاح خواہ دفع مادہ کی ہم کریں اگر کسی ریاضت کا استعمال کیا جائے وہ ریاضت ایسی ہوتی ہے جس میں سر کو ہرگز حرکت ہمراہ بدن کے نہ ہونے پائے اور فقط نیچے کا بدن متحرک ہو اور یہ ریاضت ایسی ہے کہ آدمی کسی رسی وغیرہ سے لٹکے خواہ کسی دیوار سے چمٹے اور لپٹے کہ اس کے بدن کے اوپر کے اعضا متحرک نہ ہونے پائیں اور فقط پاؤں کو ہلایا کریں اور تعب ریاضت کا پاؤں کو پہنچایا کریں اور یہ ریاضت بعد استفراغ کے ہو اطراف کی مالش اور ان کا اوپر سے نیچے تک مضبوط باندھنا بھی یہی فائدہ رکھتا ہے خصوصاً بروقت غذا دینے کے بھی فقط سر کا تنقیہ ریاضت خفیفہ سے کیا جاتا ہے جیسے مالش اور دبانا بدن کا خواہ مشت مال کرانا خواہ سوتنا وغیرہ استعمال جھولوں کا سر کے خاص تنقیہ میں داخل ہے جیسا آخر لشرغس میں کیا جاتا ہے جو تدبیر دونوں فائدہ پر مشتمل ہے کہ اس کا امالہ اور استفراغ معہ نضج کے ہو جاتا ہے وہ یہ ہے کہ حقنہ اور حمول اور مدرات کا استعمال کریں اور پسینا نکالنے والی تدبیر کا بھی استعمال کریں برطبق مادہ اور قوت مریض کے اور سب اقسام تدابیر قرابادین میں مذکور ہوچکیں جو مسہل ایسے ہیں کہ ان سے استفراغ سر کے مادہ کا بشرکت تمام بدن کے ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حب ایارج اور حب قوقایا اور حب اسطوخودوس کا استعمال کریں اور یہ ادویہ ان اخلاط سوختہ کے مناسب ہیں جس پر غلبہ مرار کا ہو اور باوجود غلبہ مرار کے وہ مادہ غلیظ بھی ہو جیسے وہ مادہ بلغمی جس میں صفرا بھی شریک ہو اور اس سب سے زیادہ خیساندہ صبر یعنی ایلویا کا ہے جو آب کاسنی اور شربت فواکہ او شربت بنفشہ سے ملا کر تیار ہو اور جوشاندہ املتاس وغیرہ کا اور ان کی تقویت قمونیا وغیرہ سے بحسب حال بدن اور

خلو اس کا تپ سے خواہ تپ کا بدن میں ہونا اور بموجب سن اور قوت کے پس یہ ادویہ اخلاط صفراوی رقیق کے مناسب ہیں ایارج ارکاغانیس اور ایارج روفس اور ایارج لوغاذیا اور ایارج جالینوس اور وہ حب جو لاجورد اور خربق سے بنائی جائیں جیسا ہم ذکر کریں گے اخلاط غلیظ اور سوداوی کے واسطے مناسب ہیں اسی طرح جس دوا میں اسطوخودوس شریک ہو اور ایسے مواد کے مناسب ہے کہ سکنجبین اور تخم ترب اور شحم حنظل کے ذریعہ سے قے کرائیں اور خواہ اور ادویہ جو اخلاط غلیظ اور بالزوجت کو بذریعہ قے کے اخراج کر دیتے ہیں جس کی صفت ہم کر چکے ہیں اور ان سب کا بیان قرابا دین میں بہ تفصیل ہو چکا ہے بااینہمہ ان دواؤں کے بھی چند طبقات ہیں پہلے طبقہ میں وہ دوا ہے جو ایارج اور تربد اور افتیمون اور غاریقون اور ریوند بید ستر سے مرکب ہو اس کے بعد طبقہ حبوب کبابہ کا ہے اس کے بعد ایارجات اس کے بعد دونوں خربق یعنی سیاہ کٹکی واسطے خلط سودا کے اور سفید خربق واسطے خلط بلغم کے مگر خربق کے استعمال میں احتیاط بھی ملحوظ رہے اور ضعیف دوا سے ابتدا کرنا واجب ہے ہر تنقیہ میں اور بتدریج دوائے قوی کا استعمال کرنا چاہیے تا اینکہ حال مرض کا جانا جائے کہ زائل ہو گیا یا ابھی باقی ہے رقیق مسہل سر کے تنقیہ کے واسطے شبیارات جو حب کبار سے بنائے جاتے ہیں تا کہ تھوڑا ساوزن دوا کا فعل اسہال بقوت کرے اور دیر تک ٹھہرنا اس کا مضر نہ ہو اور مکروہ وہ دوا نہ دی جائے اور اس دوا کو استعمال کر کے سو رہیں تا کہ حرکت اور بیداری سے اس کا فعل باطل نہ ہو جائے اور گویا قانون اور خمیرہ اس کا صبر اور ایارج ہے اور بعد اس کے مصطگی واسطے تقویت معدہ شریک کی جاتی ہے اور ہلیلہ باین غرض شریک کرتے ہیں کہ بخار حاد معدہ سے اٹھ کر دماغ تک نہ پہنچے اگر اخلاط صفراوی کے اخراج کے واسطے شبیارات کا استعمال کیا جائے سقمونیا وغیرہ بھی شریک کر لیتے ہیں اور کبھی استعمال سقمونیا کا صبر سے مرکب دوائیں کے ساتھ واسطے تنقیہ سر اور معدہ کے کیا جاتا ہے اور اگر مرض دماغ کا بشرکت معدہ کے مانع تسخین بافراط معدہ میں ہو ان ادویہ کے زیادہ

معدہ میں ٹھہرانے اور زیادہ ہیجان میں لانے سے مادہ سے احتراز کر کے اس قدر ٹھہرنے والی دوا کا استعمال کریں گے جو تمام اور کمال تنقیہ سے قاصر ہو اور اگر اخلاط بلغمی کے اخراج کا معین درکار ہو شحم حنظل اور زنجبیل سے استعانت کریں گے اور ترید اور اسطوخودوس کو شریک کریں گے جو تمام اور کمال تنقیہ سے قاصر ہے اور اگر اخلاط بلغمی کے اخراج کا معین درکار ہو تھوڑی سی خرق سیاہ اور افتیمون اور بسفائج بھی شریک کریں گے اور ایسے حبوب کے بہت سے نسخہ قرابادین میں مذکور ہیں ان کے منافع اور اختیار کرنا اسی مقام پر سے ڈھونڈھنا چاہیے خاص تنقیہ کرنے والی سر کے مادہ کی ادویہ منجملہ ان کے غرغرے ہیں اور گویا کہ آبکامے سب قسم کے غرغروں میں مستعمل ہوتے ہیں اور اگر اخلاط مراری صفراوی ہوں ان کے استفراغ اور تنقیہ میں غرغروں کا استعمال بخوف نزول ان مواد کے بطرف سینہ کے مناسب نہیں کہ یہ مواد اولاتو خود تیز ہوتے ہیں اور بوجہ آمیزش ان ادویہ کے حدت ان کی اور زیادہ ہو جاتی ہے اگر یہ ادویہ گرم ہوں اس لئے کہ ادویہ ملطفہ صفراوی مادہ کی ترقیق اور تلطیف کرتی ہیں اور معتدل مزاج کی دوا سے کچھ اثر مترتب نہیں ہوتا اگر غرغرہ کے طور سے مستعمل ہوں اگر اس طرح کی کوئی دوا اس قسم کی کسی قدر نافع ہو تو سکنجبین بزوری ہمراہ کاسنی کے تنہا خواہ سکنجبین عنصلی جو بشرکت سقمونیا اور آب لبلاب اور زلال آلو بخارا اور شربت بنفشہ اور زلال تمر ہندی کے بنائی جائے خواہ اور چیزیں قائم مقام ان کے ہوں اگر اخلاط مراری غلیظ ہوں غرغرہ مری اور صبر سے خواہ سکنجبین بزوری اور سکنجبین عنصلی ہمراہ ایارج کے کرنا چاہیے اور اس دوا کو سقمونیا اور تھوڑے سے ترید سے قوی کر کے استعمال کریں اور زیادتی وزن سقمونیا اور ترید کی مناسب نہیں ہے اگر اخلاط بلغمی غلیظ ہوں ان ادویہ پر شحم حنظل اور زنجبیل اور اسطوخودوس اور ترید اور ایارج ارکاغانیس اور قوسطوس کا اضافہ کرتے ہیں اور کبھی احتیاج ہوتی ہے استعمال خردل یعنی رائی کی اور عاقرقرحا اور فلفل معہ مصطگی کے واسطے قوت بڑھانے ادویہ کے شریک کی جاتی ہے اگر اخلاط کی

قوت میں شدت نہ ہو اسی طرح کبھی عاقر قرحا کے ہمراہ فلفل اور زنجبیل اور وج نہ رکی بلکہ مویز منقے وغیرہ بھی چباتے ہیں چھینک لانے والی دوائیں جن کو عطوسات کہتے ہیں اخلاط مراری کے واسطے سرکہ کا بخار جن میں تھوڑی سی سقمونیا بھی شریک ہو اور قفاع ترش کا سونگھنا بھی بشرطیکہ اس کی بو تیز ہو اور بلغمی مواد کے واسطے کندش یعنی نکچھکنی اور فلفل اور پیاز اور لہسن اور حرف اور رائی اور گرم مزاج کے واسطے تخم پیاز خواہ اور جو چیزیں قائم مقام اس کے ہوں اور کبھی ان دواؤں کی ترکیب سے ضمادات اور طلا بنا کے کنپٹی پر رکھے جاتے ہیں ناس کی دوائیں چند قسم کی ہیں بعض ادویہ سے تبرید اور ترطیب مقصود ہوتی ہے اور بعض ادویہ سے تحلیل مادہ کی اور بعض قسم ناس سے تقویت اگر استعمال سعوطات محللہ کا واسطے تقویت کے کیا جائے ان کا استعمال بتدریج کرنا چاہیے اور مرتبہ اول میں روغن گل خواہ لبن کے ذریعہ سے استعمال کرنا چاہیے اور دوسری مرتبہ آب برگ چقندر وغیرہ اور تیسری مرتبہ آب مرزنجوش وغیرہ اگر مبدا مادہ بخارات کا معدہ ہو پس جو ہر خلط میں تامل کرنا چاہیے جو معدہ میں پیدا ہوا ہے اور اس کی شناخت ان قواعد سے کرنی چاہیے جو باب امراض معدہ میں آئندہ مذکور ہوں گے اور اس کے استفراغ کا طریقہ بھی وہیں سے دریافت کرنا چاہیے اور اگر مادہ ایسا ہو کہ اس کے بخارات تہ نشین اور اس کے ریاح محتقن یعنی بستہ ہوں اس مادہ کی تحلیل ایسے جوشاندہ سے واجب ہے جس میں شیح او افتیمون اور حاشا وغیرہ وہ ادویہ جو مقامات مناسب میں اسی مادہ کے مذکور ہیں داخل ہوں اور روغن یاسمین اور رغار مرزنجوش کا ٹپکانا کان میں بھی درکار ہے اگر جرم دماغ کی تقویت کا ارادہ ہو اور اخلاط مراریہ کے صعود کا منع کرنا بطرف دماغ کے مطلوب ہو کہ معدہ اور متصل معدہ کے اعضا سے بطرف دماغ کے چڑھنے نہ پائیں ترش فواکہ کا کھلانا اس مراد کو پوری کرے گا اور انار ترش خواہ سیب اور امرود اور انگور ترش خصوصاً بعد طعام کے اس فائدہ کے واسطے کھلانا چاہیے سدہ ہائے دماغ کا معالجہ ایسے نطول اور تریڑے سے ہمیشہ کرنا

چاہیے جو تنقیح سدون کی کریں اور ترڑیڑا دینے کا عام قاعدہ یہی ہے کہ اونچے سے پانی
گرایا جائے کسی غرض کے واسطے ترڑیڑا کیوں نہ دیا جائے ایسے ترڑیڑے کی قوت غوص
اور سرایت کی بہت قوی ہوتی ہے اور سر کو بوقت ترڑیڑا دینے کے سیدھا رکھنا چاہیے تا کہ
پانی کی دھار یافوخ اور سر کی گدی تک پہنچے پشت سر کے اوپر جہاں سخت ہڈیاں ہیں
سدون کا معالجہ چبانے والی ادویہ اور حبوب اور شیارات سے بھی ہوتا ہے اور محلل
روغن سے بھی علاج سنوں کا ہوتا ہے اگر سبب الم اور اذیت سر کا ریاح معدہ کے ہوں
پہلے معدہ کو ریاح سے پاک کر کے بعد ازاں روغن بادام شیریں خواہ بادام تلخ ایسے
جوشاندہ میں جس میں آب اصول اور حلبہ یعنی میتھی اور قرومانا وغیرہ جوش دیا جائے
استعمال کرانا چاہیے اور روغن بید انجیر خیسانده صبر کے ہمراہ بھی مناسب ہے اور رام گرم
کا علاج یہ ہے کہ معالجے کی ابتدا ایسی چیزوں سے چاہیے جو حرار کو فی الجملہ دفع کریں
اور وہ ادویہ مذکورہ ہیں کہ ان کو سرکہ اور گلاب میں ملا کر استعمال کرنا چاہیے لیکن اگر ورم
گرم میں درد شدید ہو اس وقت سرکہ کے استعمال سے احتراز واجب ہے اور ایسے
اورام میں روغن گل سرد کیا ہوا بمقدار مناسب مفید ہوتا ہے مگر زائد مقدار مناسب نہیں
ہے اور اس میں تھوڑا سا سرکہ خواہ بہت سا ملا کر پیشانی اور سر میں لگایا جائے اور آب
لکوے سبز اور لونگ اور زعفران اور صندل اور شیاف مامیثا اور گل ارمنی اور عدس مقشر
وغیرہ اور وہ جوشاندے جن میں قوابض باردہ پکائے جائیں اور گرم سے قوی قابضات
ایسے جن میں ترکیب ہو از روئے مزاج کے برودت سے جیسے جھاؤ وغیرہ اور جو دوائیں
کہ ان میں برودت شدید ہے ان سے پرہیز کرنا لازم ہے کہ ان کے اجزاء خشخاش اور
افیون وغیرہ ہوں مگر جس وقت کہ ایسی دواؤں کی حاجت شدید ہو خواہ درد شدت ہو
اور بابونہ سے قوت مخدرات کی اکثر باطل ہو جاتی ہے نطول کے طور پر اگر مستعمل ہو
قے کرانا امراض سر کے معالجہ میں کچھ مفید تدبیر نہیں ہے ہاں اگر بشرکت معدہ کے ہو
اس وقت عمدہ تدبیرات سے قے بھی ہے جالینوس نے کہا ہے کہ صداع یعنی درد سر کی

حاجت بطرف مخدرات مثل قولنج کے ہے اس لئے کہ قولنج کبھی اس درجہ شدت کو پہنچتی ہے کہ ہلاک کر دیتی ہے اور صداع اکثر اوقات ایسا شدید نہیں ہوتا ہے اگر مواد میں حدت زیادہ ہو استعمال آب فوا کہ مذکورہ کا کرکے پھر منضجات کا استعمال کرنا چاہیے جو واسطے مواد حارہ بیان ہو چکے بعد ازاں ایسی چیزوں کا استعمال کرنا چاہیے جن میں تھوڑی سی تحلیل کی قوت ہو جیسے وہ جوشاندہ جس میں کشک جو اور بیخ آس جوش دی جائے اور روغن بابونہ تازہ تنہا خاہ روغن گل ملا کر بموجب حدت مرض اور قوام مادہ اور برعایت قریب ہونے مرض کے منتہی سے خواہ دوری اس کی زمانہ منتہی سے استعمال کرنا چاہیے بعد ازاں وہ جوشاندہ جس میں بیخ کرفس اور بیخ رازیانہ اور سبوس گندم اور تخم کرفس اور تخم رازیانہ اور میتھی اور خطمی اور اکلیل الملک او اقحوان جو ایک قسم کا بابونہ ہے استعمال کیا جائے اور روغن کے اقسام سے روغن شبت وغیرہ تا اینکہ تحلل مواد کا ہو جائے اور ایسے ادویہ سے ضمادات مرکب کرکے اور استفراغات ضروری جو بحسب مادہ کے ہیں وہ ان تدبیرات سے پہلے کر لینی چاہئیں جس کے سر میں ورم صفراوی ہو اس کی غذا وہی چیزیں ہیں کہ جو سبک اور تر ہوں اورام باردہ کے معالجہ میں مثل اور اورام کیا ابتدا استفراغ سے کرنی چاہیے اور ان کی دوا میں وہ شے مستعمل کرنی چاہیے جس میں روغن بید انجیر اور روغن بادام تلخ اور فیقرا وغیرہ شریک ہو اور پینے کی دوائیں جو مشہور ہیں سپاہ اصول کے نام سے اور ابتدا میں رداوعات میں سے فقط روغن گل پر اکتفا کرنی چاہیے کہ اس میں ملطفات کی شرکت ہو جیسے حاشا اور فودنج اور جند بیدستر ہر واحد بقدر تین ماشہ کے خصوصاً مرضائے اثیر خمس کے واسطے بعد اں وہ منضجات جن میں ارخا اور قدرے تحلیل بھی ہو جس کا بیان ہو چکا ہے بعد اس کے اور قریب منتہائے مرض کے کل اقسام کے اورام باردہ میں اور حار میں مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے مگر بارد اورام میں مرخیات تامہ اور محللات قوی کا استعمال کرنا چاہیے خواہ وہ از قسم جوشاندہ ہوں یا ضمادات خواہ از قسم روغن کے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو کسی مرض مادی

کی سر میں شکایت ہو اس کو شراب اور حمام میں زیادہ ٹھہرنے سے ضرر ہوتا ہے اور جس کے دماغ کے حجابوں میں مرض ہو اس کو سرد پانی سے ضرر پہنچتا ہے فقط سوء مزاج کا معالجہ وہ چیزیں جن سے تبرہ حاصل ہو بقول اور روغن سرد کے اقسام سے کرنا چاہیے جیسے روغن گل اور روغن بید سادہ اور نیلوفر اور بنفشہ اور سب سے بہتر روغن گل اور روغن مغز کدو اور روغن تخم خشخاش اور بیشتر روغن بزرالبنج کا بھی استعمال کرتے ہیں جس وقت درد شدید ہو ان سب روغنوں سے بہتر وہ روغن ہے جس میں زیت نچوڑ کر زیتون خام سے ڈالا ہو اور اس میں نمکینی نہ ہو اور جس چیز سے اسے پروردہ کریں اس کے پتے اس میں زیادہ پڑے ہوں اور تر و تازہ ہوں سرد تر کاری وغیرہ سب کی سب مفردات میں مفصل مذکور ہو چکیں جیسے کاہو اور خرفہ اور تراشہ کدو وغیرہ ایضا برگ بید سادہ اور برگ نیلوفر اور برگ ملو اور عصی الراعی یعنی لال ساگ اور حی العالم یا آب خیار اور آرو جو ہمراہ سرکہ کے اور گلاب اور کافور اور صندل اور اقاقیا اور لخلخہ روغن گل اور سرکہ سے کرنا چاہیے اس سے زیادہ ایسی دوا لخلخہ میں ڈالنی نہ چاہیے جو تخدیر اور بستگی روح میں پیدا کرے مگر بروقت ضرورت شدید کے یہ بھی کہتے ہیں کہ سرکہ میں زیادہ تیزی اور تندی نہ ہو اور سرکہ شراب میں ضرور زیادہ ہے ایضاً لخلخہ لعاب اسبغول اور آب کشنیز خشک خواہ برگ کشنیز تازہ سے کرنا چاہیے ایسے سرد ضماد موخر دماغ میں جو مقام پٹھے کے اگنے کا ہے لگانا جائز نہیں اس لئے کہ یہ ضمادات نافع ہوتے ہیں بوجہ پہنچنے دماغ کے اس راہ سے جو یافوخ میں ہے خواہ بوجہ پہنچنے کے براہ درازاکلیلی کے اگر پیچھے کی طرف پہنچیں اول تو خاص دماغ میں نہیں پہنچتی دوم جو مقام اگنے اعصاب کا ہے اس میں فساد پیدا ہوتا ہے منجملہ معالجات کے ایک معالجہ یہ بھی ہے سرد چیزیں خوشبو سونگھاتے ہیں اور ناس ایسے روغن کی دیتے ہیں خواہ ایسی ہی چیزوں سے عرق نچوڑ کر ناک میں ٹپکاتے ہیں غذا ان بیماروں کی مسور اور رج یعنی مونگ اور سک جو ایک خوشبو چی ہے اور بھتوا خواہ پالک اور طفیشل یعنی مسور بھنی ہوئی سرکہ میں پکائی جائے اور

ازیں قبیل اور غذائیں اور یہی بقول اور ساگ اس کے بستر بیماری پر بجائے بچھونے کے بچھائے جاتے ہیں تاکہ سرد گھر میں سرد بچھونے پر جہاں شاخیں سرد مزاج درختوں کی مفروش اور گستردہ ہوں اس کی جائے خواب ہو اور میں اجازت دیتا ہے کہ آب تلسی اور گل حنا بھی چھڑکیں اور مجھے گمان ہے کہ یہ تدبیر صائب ہے کہ مریض کے قریب شاہسفرم سرد پانی چھڑکی ہوئی رکھی جائے اسی طرح سرد فواکہ اور یخ بستہ اور آب بستہ کے قریب مریض کا رہنا نافع ہے اگر ان اورام میں ہمراہ حرارت کے یبوست نہ ہو بلکہ رطوبت بلا مادہ ہو اگرچہ یہ بات کم ہوتی ہے امراض دماغی میں اس وقت طلا ان فواکہ کے پانی سے کرنا چاہیے جن میں قوت قبض کی ہو خصوصاً ابتدائے اورام گرم میں اور سب مریض اورام دماغی کے حرکت نفسانی سے باز رکھے جائیں اور روشنی کی طرف بار بار ڈھیلے آنکھ کے نہ پھیریں اور چمکتی ہوئی چیزیں اور خوشنما نہ دیکھیں اور سونگھنے کی تکلیف ان کو دی جائے بلکہ اس میں تخفیف ملحوظ رہے اگر سوءمزاج بارد ہو ایسے ضمادات اور مشروبات جو گرم دواؤں سے مرکب ہوں استعمال کرنے چاہئیں اور روغن ہائے جو اوپر مذکور ہو چکے خصوصاً روغن سداب جو بہت گرمی پیدا کرتا ہے مستعمل رہے اور اگر اس روغن کی زیادہ تقویت مطلوب ہو فربیون کو اضافہ کریں دہن الغار اور مرزنجوش وغیرہ بھی مفید ہے اگر سوءمزاج بارد سوداوی ہو اور سوداطبعی خواہ بلغمی ہو اس کی تسخین اور ترطیب دونوں کرنی چاہیے اور اگر سودا احتراقی ہو اس وقت احتیاط رہے کہ جو چیز خشکی یا گرمی پیدا کرتی ہے اس کا استعمال نہ ہونے پائے اور رفتہ مرطبات از قسم دودھ خواہ روغن کے اور نطول اور ضمادات اسی قسم کے استعمال کئے جائیں اور ایسی ہی غذائیں بھی کھلانی چاہئیں پھر اگر ہمراہ برودت کے یبوست بھی ہو تدبیر میں ترطیب اور تسخین دونوں کا لحاظ رہے اور اگر ہمراہ برودت کے رطوبت ہو وہ غرغرے جو اوپر مذکور ہو چکے استعمال کرنے چاہئیں جن میں نشف رطوبت یعنی رطوبت کا خشک کرنا بھی اور فائدہ حرارت کا بھی کرے اور اس کا بیان جداول اور

نقشوں میں ہو چکا یہ بھی ایک عام قاعدہ ہے کہ تر چیزیں سر پر کسی چیز کی آڑ میں مستعمل ہوتی ہیں یعنی کپڑے وغیرہ میں لگا کر سر پر رکھی جاتی ہیں اس طرح پر کہ جرم کپڑے وغیرہ کا جلد سر اور جوہر دوا میں فاصل ہوتا ہے جیسا ہم نے بیان کیا ہے اور کسی قسم کی شئی ایسی جس میں یہ تر چیزیں پکائی جائیں اختیار کی جاتی ہے خواہ کوئی چیز گوندھی ہوئی یا کوئی کپڑا اونی تر کیا جائے کہ اس سے سر کو بطور ٹوپی کے چھپائیں اور اس تر دوا کا مقام دماغ تک پہنچنے کا مقدم سر ہو خواہ یافوخ کے قریب اور اگر تر چیز مثل دودھ کے ہو واجب ہے کہ اس سے سر کو آلودہ کرنے پر اکتفا نہ کریں بلکہ سر کو دھوڈالیں اور خود اس دودھ کو اس مقام پر جہاں کپڑا وغیرہ بطور ٹوپی کے اڑھایا ہے بعینہ باقی نہ رہنے دیں اگر دیر تک باقی رہے گا متعفن ہو جائے گا بلکہ اسے لحظہ بلحظہ بدل ڈالیں اور بہتر یہ ہے کہ بعد سر کے بال تراشنے کے ایسی تدبیر کریں اسی طرح کل ضمادات اور مالش کی چیزیں بعد سر تراشنے کے استعمال کرنی چاہئیں جن لوگوں کے سر میں بیماری ہو ان کو غذا دینے کا اگر ارادہ ہو پہلے اطراف بدن کی مالش کرنی چاہیے مگر سر کی جانب مالش خفیف ہو اور اس کی تقویت رادعات سے کر کے بعد ازاں بحسب مناسب وقت غذا دینی چاہے جیسی مقدار مادہ کی ہو اور کیفیت مادے کی اور اسی طرح اور تدبیر بھی کرنی چاہیے ۔

مقالہ دوسرا اوجاع کے سر کے بیان میں

اور اس کے چند اصناف ہیں اور اس مقالے میں اڑتیس فصلیں ہیں ۔ فصل پہلی صداع کے بیان میں صداع سے مراد یہ ہے کہ اعضائے سر میں کسی طرح کا الم اور اذیت پہنچے اور سبب اس الم کے پہنچنے کا یا مزاج میں دفعتہً کوئی تغیر ہو جائے خواہ اختلاف مزاج میں دفعتہً حاصل ہو یا سبب الم کا تفرق اتصال پیدا ہونا اعضائے سر میں یا اینکہ تغیر مزاج اور تفرق اتصال دونوں جمع ہوں سبب الم کے ہوں تغیر مزاج کی سولہ قسم جن کی تفصیل فصل دوسری تعلیم تیسری فن دوم کلیات میں بیان ہوئی اگر تغیر مزاج کا بوجہ رطوبت کے

ہو سر میں اس کا اثر موجب اذیت نہیں ہوتا اس لئے کہ دماغ اصل میں خود ہی مرطوب ہے ہاں اگر رطوبت کسی مادے کے ہمراہ ہو اور اس مادے کو حرکت ہو کر تفرق اتصال پیدا ہو اس وقت یہ تغیر باعث الم اور اذیت ہوگا تفرق اتصال کی کیفیت بھی کلیات کے فن میں بیان ہو چکی اور اس کے اقسام بحسب اقسام اسباب تفرق اتصال فصل سولھویں جملہ دوم تعلیم اول فن ثانی میں مذکور ہو چکے اور یہ بھی اسی مقام پر مذکور ہو چکا کہ دونوں اسباب یعنی تغیر مزاج اور تفرق اتصال کا اجتماع ساتھ ہی اورام میں ہوتا ہے اور اورام کے اقسام بھی جس قدر ہیں سب مذکور ہو چکے کہ وہ چار قسمیں ہیں اور یہ سب امور جن سے الم دماغی پیدا ہوتا ہے کبھی خاص جوہر دماغ میں پیدا ہوتے ہیں اور کبھی دماغ کی رگوں میں اور کبھی ان جھلیوں میں جو استخوان قحف سے خارج ہیں بوجہ ان علائق اور اتصال کے جو سب اعضائے دماغ میں ہیں اور ان کی تصریح مقام تشریح میں بخوبی ہو چکی پھر یہ سبب موذی کبھی ابتداءً اسی عضو خاص میں ہوتا ہے اور کبھی یہ سبب بشرکت دوسرے عضو کے جو اس عضو کے شریک ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے اور یہ عضو مشارک یا تو ایسا ہوتا ہے کہ پٹھے کی جڑیں درمیان عضو مشارک اور دماغ کے پہنچتی ہیں جیسے معدہ اور رحم اور حجاب اور دیگر اعضا جو ایسے ہیں خواہ عضو مشارک میں اور دماغ میں رگوں کی جڑیں موجب اتصال ہوتی ہیں جیسے قلب اور جگر اور طحال خواہ عضو مشارک کے قریب پٹھا مثل اور اعضا کے ہوتا ہے جیسے ریہ جو نیچے پٹھے کے موضوع ہے کہ اس کی آفت دماغ تک پہنچتی ہے خواہ عضو مشارک ایک جہت سے کسی اور عضو کا مشارک ہو اور دوسری جہت سے مشارک دماغ کا ہو جیسے مشارکت دماغ کی گردہ سے اوجاع گردہ میں یا بوجہ مشارکت تمام بدن کے اذیت دماغ کو پہنچے جیسے حمیات میں اور جو الم دماغ کو فقط بمشارکت اعضا ہوتا ہے اس کے دورے اور نوائب مطابق ادوار اور نوائب اس کے سبب کے ہوتے ہیں جو عضو مشارک میں موجود ہے جیسے اگر صداع بشرکت معدہ کے ہو بروقت حدوث الم کے سر میں بھی اذیت پیدا ہوگی مثلاً اگر بوجہ

انصباب مواد صفراوی کے معدہ میں کوئی الم پیدا ہوتا ہو خواہ اور قسم کے مواد کے انصباب سے بطرف معدہ کے یہ اذیت ہوتی ہے جب دورہ انصباب مادہ کا معدہ میں ہوگا اس وقت دماغ کو بھی خاص قسم کا الم عارض ہوگا اور جیسے دورہ اور تزید حمیات کے وقت دماغ کا الم بھی پیدا ہوتا ہے صداع کی تقسیم اور طرح سے بھی ہوتی ہے پس کو صداع کا سبب ایک صنف اسباب بادی یعنی خارجی سے ہوتا ہے جیسے صداع خمار کا جب تک صدع خمار باقی رہے اور اس دردسر کو زیادہ رسوخ اور ثبات ایسا نہ ہو جائے کہ بعد زوال خمار کے بھی رہے خواہ وہ دردسر کو جو کسی گرم چیز کے کھانے وغیرہ سے پیدا ہو جیسے لہسن وغیرہ بعض قسم صداع کی وہ ہے جس کا سبب سابق ہوتا ہے اور دردسر پر اور جب دردسر پیدا ہو جاتا ہے جب وہ باقی رہتا ہے اور اس کی موجودگی سے پھر صداع بھی رہتا ہے ایک قسم کا صداع پہلے عرض کسی مرض کا ہوتا ہے بعد ازاں خود مستقل مرض ہو جاتا ہے گو اصلی مرض زائل بھی ہو جائے اگر ایسا دردسر بعد حمیات حارہ کے باقی رہ جائے امراض دماغی کے حدوث کی خبر دیتا ہے اور عجز طبیعت سے دفع کرنے مادے پر دلیل ہوتا ہے کہ تمام اور کمال مادے کو طبیعت بذریعہ رعاف وغیرہ کے دفع نہیں کرسکتی خواہ اور امراض پر منجر ہوتا ہے مثل سبات اور سکات اور جنون اور استرخاء اور صمم یعنی کری اور یہ دلالت بحسب جوہر مادہ صداع کے مختلف ہوتی ہے اقسام صداع کے ایضاً بنظر مقامات سر کے بھی ہوتے ہیں اس لئے کبھی صداع سر کے ایک ہی جانب میں ہوتا ہے داہنے خواہ بائیں اور ایسا دردسر لازم اور معتادہ اسے بیضہ اور خودہ بھی کہتے ہیں بنظر مشابہت اس ہتیار کے جس سے تمام سر پوشیدہ ہو جاتا ہے ایضا صداع کا اختلاف بنظر شدت اور ضعف اور توسط کے بھی ہوتا ہے کہ بعض قسم کا صداع بہت شدید ہوتا ہے تا اینکہ اگر وہ دردسر کسی لڑکے کے یافوخ میں ہو جس کی ہڈی نرم ہے اس کو پھاڑ ڈالے اور درز میں شگاف پیدا کر دے اور کوئی دردسر ضعیف ہوتا ہے جیسے اکثر لثیر غسں میں دردسر میٹھا میٹھا ہوتا ہے اور ضعیف دردگرم کی بعض قسم لازم ہوتی ہے اور

ایک قسم غیر لازم ہوتی ہے کبھی جس صداع کا سبب ضعیف ہے کسی شخص کو عارض ہوتا ہے اور محسوس ہوتا ہے اور بعض کو اس کی اذیت محسوس نہیں ہوتی ہے محسوس اس کو ہوتا ہے جس کا دماغ قوی ہے اور جس کی جس دماغی ضعیف ہے اسے ایسے صداع کی مطلق حس نہیں ہوتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جس کی حس دماغ قوی ہے اسے دردسر ادنی سبب مصدع سے پیدا ہوتا ہے اگر چہ وہ سبب کیسا ہی ضعف دماغ تابع سوءمزاج کے ہے یا بوجہ قوت حس دماغ کے سرعت قبول ہوتی ہے پس ادنی سبب سے گو خفیف ہو متاذی ہوتی ہے ایضا بعض اقسام صداع کے اور کچھ اعراض نہیں ہوتے اور بعض قسم صداع کے اور اعراض پیدا ہوتے ہیں جیسے صداع کی اذیت اور ضرر رسانی اور ورم پیدا کرنے اعصاب کی جڑوں تک پہنچتی ہے پس تشنج پیدا ہوتا ہے خواہ اس کا ضرر معدہ تک پہنچتا ہے پس سقوط شہوت اور فواق یعنی ہچکی اور متلی اور ضعف ہضم وغیرہ پیدا ہوتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ صداع مزمنی اور دیرینہ یا بلغمی ہوتا ہے یا سوداوی یا بوجہ ضعف سر کے یا بوجہ ورم سخت کے جو شروع ہوا ہو خواہ ورم گرم جو سخت ہو گیا اور یہ قسم اکثر ہوتی ہے دردسر اور جمیع اعراض میں ایک اور قسم کا اختلاف ہوتا ہے کبھی کوئی صداع یا عرض مسلم ہوتا ہے اور مسلم اسے کہتے ہیں جس کی تدبیر واجبی اور مناسب کا کوئی مانع نہ ہو اور بعض قسم کا صداع غیر مسلم بلکہ ذوقرنیہ ہوتا ہے یہ وہ قسم ہے کہ اس کی تدبیر مناسب کرنے کا کوئی مانع بھی ہو جیسے اگر دردسر کے ہمراہ نزلہ ہو کہ جو تدبیر واجبی صداع کی ہے اس کے کرنے میں نزلہ کو ضرر پہنچے ایضا صداع کی تقسیم اور طرح سے بھی ہوتی ہے بعض اقسام صداع کے صحیح مزاج کو عارض ہوتے ہیں جس کے مزاج میں کسی طرح تغیر نہیں ہے اور بعض اقسام صداع انہیں لوگوں کو عارض ہوتا ہے جو اورام اور لذاع تغیرات مزاج میں گرفتار ہوں بعض لوگ ایسے ہیں کہ انہیں استعداد صداع کی زیادہ ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر میں ضعف اور جن کے اعضاء ہضم بھی ضعیف ہیں کہ ان کے سر میں بخارات ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ ان بخارات سے اخلاط

مراری ان کے معدہ پر گرتے ہیں اسی وجہ سے صداع پیدا ہوتا ہے ایضا بعض قسم کی چیزیں کھانے پینے والی ایسی ہیں جن سے صداع پیدا ہوتا ہے خصوصاً سلیخہ یعنی تج اور قسط یعنی کوٹ اور زعفران اور دارچینی اور حماما اور جتنی ایسی چیزیں ہیں جن سے تبخیر پیدا ہوتی ہے گرم ہوں خواہ سرد لیکن اگر ایک کے بعد دوسرے سے مخالف مزاج شے اول سے استعمال کی جائے ایک دوسرے کی تبخیر کو باطل کردیتی ہے پس منخر حار کے بعد منخر سرد اور بالعکس استعمال کرنے چاہئیں پھر اگر اذیت دہی ان اشیاء کی بنظر کیفیت محض کے نہ ہو بلکہ مقدار کی زیادتی سے تبخیر ہوتی ہو پس یہ تدبیر تعاقب مفید نہ ہوگی یعنی چونکہ ایک کے بعد دوسرے کے استعمال سے مقدار کی زیادتی ہو جائے گی اور تبخیر بڑھ جائے گی اور ضرر پیدا ہوگا کبھی صداع بارد بوجہ احتقان حرارت کے فصل شتا میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی صداع اس جہت سے کہ شریان بخارات خبیثہ کو سر تک پہنچاتی ہے فصل دوسری تفصیل میں اقسام اس صداع کے جو سوء مزاج سے پیدا ہو اب ایسا کلام کرنا چاہیے کہ اس مجمل بیان کی جو فصل اول میں گزر گیا ہے تفصیل کردے اور یہ تفصیل اولی ہے مجملاً مزاج کی یہ کیفیت ہے کہ مزاج گرم اور سرد اور مزاج خشک اور تر میں کبھی ایسے آلام پیدا ہوتے ہیں جن کا بیان قواعد کلیہ میں ہو چکا ہے اگرچہ خشک مزاج کو بنظر مزاج خاص کی ایذا دہی میں دماغ کی تاثیر بہت کم ہے اور مزاج رطب براہ رطوبت کے دماغ کو ایذا نہیں دیتا ہے مگر یہ رطوبت جس وقت بوجہ کسی مادہ کے ہو کہ مادہ بوجہ رطوبت کے ایذا دہی کرے کہ اس میں تبخیر پیدا ہو خواہ ریاح اٹھیں کہ ان کی جہت سے تفرق اتصال پیدا ہو اور گرم خشک مزاج خواہ سرد خشک یہ دونوں بنظر کیفیت خاص کے ایذا دماغ کو دیتے ہیں اور بوجہ حرکت کے بھی جس سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اذیت دیتے ہیں اور حار رطب خواہ بارد رطب مزاج سے کچھ اذیت دماغ کو نہیں ہوتی نہ بوجہ حرارت اور برودت کے اور نہ بوجہ رطوبت کے مگر رطوبت اگر مادی ہو البتہ موذی ہوتی ہے مزاج حار کا سبب یا مادہ حار دموی ہے یا صفراوی یا مرکب ہے اور حدت پیدا

کرتا ہے اور بوجہ کیفیت خاص کے التہاب پیدا کرتا ہے یا مادہ گرم کا سبب ریح اور بخار گرم ہے یا سبب اس کا حرکت ہے جس سے تسخین پیدا ہو حرکت بدنی ہو خواہ نفسانی چنانچہ ہر ایک کے اقسام قواعد کلیہ میں بخوبی بیان ہو چکے بہ سبب حرارت کا ملاقات آگ خواہ سوزش آفتاب کی ہو خواہ کسی گرم غذا کھانے سے یا کوئی دوائے گرم کے استعمال سے یا قریب ہونا دماغ کا کسی ایسے عضو سے جو بوجہ من الوجوہ گرم ہو گیا ہو سرد مزاج کے اسباب گرم مزاج کے ہیں اور ان کا شمار نظر کتاب ہذا سوجہ تقابل کے کر سکتا ہے اسباب مزاج یابس کے یا ایسی چیزیں ہیں خارجی جو خشکی پیدا کریں بوجہ تحلیل رطوبات کے خواہ بوجہ احراق اور جلانے کے جیسے باد سموم خواہ ایسی چیزیں طبعی جن سے جمود رطوبت پیدا ہو خواہ امور عارضی جو دفعتہً عارض ہوں خواہ رفتہ رفتہ عارض ہو کر غذا کو دماغ میں نافذ ہونے سے منع کریں اس وجہ سے اعضائے دماغی میں خشکی پیدا ہو خواہ مشروب چیزوں کا استعمال تر ہو خواہ رطوبت اصلی میں تحلل پیدا ہو خواہ اندرون جسم کے خشکی پیدا کرنے والی چیزیں پیدا ہوں بوجہ تحلیل یا استفراغ رطوبات کے یا ان چیزوں کی قوت میں تجفیف ہو یا جو غذا ان سے پیدا ہو وہی خشک ہو خواہ اس میں رطوبت کم ہو خواہ قریب ہونا ایسے اعضا کا جن میں خشکی عارض ہوتی ہے یا مشارکت دماغ کی ایسی اعضا سے حرکات بدنی اور نفسانی میں جو بافراط ہو اس سے تجفیف بطریق استفراغ اور تحلیل پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح جماع اور ادرار او رنزف الدم اور ریاضت قوی اور استفراغ ہر قسم کے ان میں سے وہ استفراغ ہیں جو اعضائے سر میں پیدا ہوں جیسے زکام اور نزلہ اور رعاف یعنی نکسیر اور کھینچ آنا رطوبات کا بذریعہ سعوط اور چھینک لانے والی دوا کے اور غرغرے منجملہ اسباب یبوست دماغ کے ہیں مواد رطوبت کا منقطع ہو جانا اگر چہ بلا استفراغ ہو جیسے روزہ کا رکھنا خواہ ترک غذا کرنا خواہ مفقود ہونا غذا کا فصل تیسری اقسام صداع کے جو بسبب تفرق اتصال کے ہوتا ہے تفرق اتصال کبھی دماغ کے پردوں میں عارض ہوتا ہے اور کبھی جوہر دماغ میں اور کبھی

دماغی رگوں میں پس تفتت یعنی پارہ پارہ ہونا رگوں میں پیدا ہو کبھی تفرق اتصال بوجہ حرکت بخارات اور ریاح کے ابتداءً پیدا ہوتا ہے خواہ جب حرکت ریاح کو شدید ہو کبھی تفرق اتصال بسبب کسی خلط اکال یعنی سڑانے والی چیز کے پیدا ہوتا ہے کبھی بوجہ چوٹ لگنے خواہ گر پڑنے کے خواہ کٹ جانے کے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور جو تفرق اتصال اندرونی ہوتا ہے اکثر پھر جوڑتا نہیں ہے اور بطور قرحہ کے باقی رہتا ہے اور سر میں اذیت دیتا ہے اور دردسر پیدا کرتا ہے اور ضربہ اور سقطہ کبھی سبک اور آسان ہوتا ہے کہ اس کا علاج ہو سکتا ہے اور کبھی اس درجہ کو پہنچتا ہے کہ دماغ بوجہ اس کے ملنے لگتا ہے اور ہلاک کر دیتا ہے بعض اطبائے ہند نے ذکر کیا ہے کہ اکثر دردسر بوجہ پیدا ہونے کیڑوں کے اطراف سر میں عارض ہوتا ہے چونکہ وہ کیڑے حرکت کرتے ہیں اور اجزائے دماغ کو متفرق کرنے کے اور بوجہ اس کے کہ دماغ کو کھائے جاتے ہیں درد سر پیدا ہوتا ہے بعض لوگ حکمائے ہند کے اس قول کو بعید از قیاس تجویز کرتے ہیں مگر اس کو بعید جاننا نہ چاہیے اس لئے کہ اکثر کیڑے درمیان مقدم اور اعلی خیشوم کے پیدا ہوتے ہیں پس یہ بھی ممکن ہے کہ نزدیک حجاب دماغ کے بھی پیدا ہوں گو یہ امر بندرت واقع ہو مگر محال نہیں ہے **فصل** چوتھی بیان میں صداع کے جو بوجہ ورم کے پیدا ہو جس ورم سے دردسر پیدا ہو کبھی حجاب دماغ میں ہوتا ہے اگر یہ ورم گرم ہو سرسام حار اس کا نام ہے اور اگر بارد ہو لیثرغس کہتے ہیں یعنی نسیان اور کبھی ورم مرکب ہوتا ہے اور جس حال میں اس ورم کا مریض رہتا ہے اس کو سبات سہری کہتے ہیں اور کبھی یہ ورم سخت ہوتا ہے اور کبھی یہ ورم جوہر دماغ میں ہوتا ہے یا حار فلغمونی ہتا ہے یا حمرہ یا بارد ہوتا ہے اور تفصیل جمیع اقسام کی بہت قریب آتی ہے اور یہ اورام اکثر اس طرح سے تحلیل پاتے ہیں کہ سر سے کان وغیرہ میں قیح خواہ صدید نکلتا ہے خواہ مادہ ورم مائی ہوتا ہے **فصل** پانچویں بیان کیفیت عروض صداع مادی کا مواد کے جمیع اقسام میں سے بعض قسم صداع کو بالذات پیدا کرتے ہیں اور بعض اقسام بالعرض صداع پیدا کرتے ہیں جو

مادہ صداع کو بالذات پیدا کرتا ہے یا اس طرح پیدا کرتا ہے کہ دماغ کے مزاج میں تغیر پیدا کرے خواہ بالذات تفرق اتصال پیدا کرے اور تغیر مزاج میں دو طرح سے پیدا کرتا ہے یا بوجہ مجاورت اور قرب کے خواہ بوجہ تخلیف کے یعنی مادہ خود دفع ہو جائے مگر دردسر جھٹر جائے مجاورت اس طرح سے ہوتی ہے کہ مادہ سر میں جو موجود ہو خلط حار ہو خواہ یا رو کہ اس کی وجہ سے گرمی پیدا ہو خواہ سردی مگر ایسی گرمی اور سردی پیدا ہو کہ جس وقت خلط موذی دماغ سے نکل جائے پھر دردسر بھی پراگندہ خواہ فانی ہو جائے اور بعد اخراج مادہ کے کسی قدر زمانہ تک درد باقی نہ رہے اور جو مادہ بوجہ تخلیف کے صداع پیدا کرتا ہے اس کی یہ کیفیت ہے کہ جب اس کا مادہ دماغ میں پیدا ہو کر ثابت ہو جائے پھر اگر بذریعہ استفراغ وغیرہ کے وہ مادہ نکل جائے خواہ متحلل ہو جائے جب بھی کیفیت صداع کی باستواری باقی رہتی ہے مادہ کا سبب واسطے صداع کے بالذات ہونا بطور تفرق اتصال کے اس طرح پر ہوتا ہے کہ دماغ میں حرکت کرے اور آئے اور لذع پیدا کرے اور جوہر دماغ کو سڑائے جو مادہ بوجہ تحریک کے صداع پیدا کرتا ہے وہ اکثر ریاح کو برانگیختہ کرتا ہے خواہ مواد بارد جن میں حرارت ریحی شامل ہو اور جو مادہ لذاع اور اکال ہوتا ہے وہ اخلاط گرم سے پیدا ہوتا ہے جو دردسر مادہ سے بالعرض پیدا ہوتا ہے جس وقت سدہ ورمی پیدا کرے کہ اس کے تابع تغیر مزاج پیدا کرتا ہے جیسا اوپر بیان ہوا اور اس کے تابع تفرق اتصال ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس مواد کو طبیعت حرکت دے بوجہ دفع کرنے کے خواہ بوجہ اس کے کہ تمیز دے اور اسے بطور غذا کے تقسیم کرتی ہے اور یہ تحریک منافذ طبعی میں ہوتی ہے جس وقت وہ راہیں بند ہو جائیں طبیعت اپنے فعل سے باز رہے گی اور جب باز رہے اور فعل نہ کر سکے اسباب اور موانع سے مقابلہ کرے گی کہ ان کو ہٹا دے اور مقابلہ کی وجہ سے منافذ میں تمدد اور کھچاؤ پیدا ہوگا اور تمدید سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے سدے کبھی جوہر دماغ میں پیدا ہوتے ہیں اور کبھی ان ساکن رگوں میں جو کہ جوہر دماغ میں ہیں اور کبھی ان متحرک

رگوں میں جو جوہر دماغ میں موجود بلغم میں پیدا ہوتی ہے اور غلاظت بلغم اور سوداد و نومیں پیدا ہوتی ہے اور بلغم بوجہ لزوجت اور غلاظت اور کثرت تینوں کیفیت کے سدے پیدا کرتا ہے اور سودا بوجہ غلاظت اور کثرت کے مورث سدوں کا ہوتا ہے اوصفرا فقط بوجہ کثرت کے سدہ پیدا کرتا ہے اس میں غلاظت اور لزوجت نہیں ہوتی اسی طرح خون بھی بوجہ کثرت کے سدہ پیدا کرتا ہے صداع جو بوجہ بحران کے پیدا ہوا زقسم اس صداع کے ہے جو بسبب تحریک طبعی کے بطور دفع مادہ کے پیدا ہوتا ہے اور جو دردسر بعد ہضم طعام کے پیدا ہو وہ اس صداع میں داخل ہے جو بطور تمیز اور جدا کرنے طبیعت کے ہوتا ہے جس مادہ سے کسی عضو میں ایذا پیدا ہوا سے قواعد کلیہ میں دیکھنا چاہیے کہ مذکور ہو چکا ہے مگر اس کے ملاحظہ کے وقت پہلے اس امر کو جان لینا چاہیے کہ وہ مادہ مدت سے پیدا ہو کر محتبس ہو رہا ہے یا بوجہ غذائے امروزہ کے آج ہی پیدا ہوا ہے چنانچہ بعد ہضم کے کیموس ردی الجوہر اور بدکیفیت پیدا ہوتا ہے بوجہ کسی فساد کے جو نفس غذائے ماکول میں ہو خواہ اس غذا کی ترتیب خورش خواہ مقدار میں فساد ہو خواہ اس کے ہضم میں کسی طرح کا فساد پیدا ہو خواہ اور وجوہ فساد جو مقام غذا میں بیان ہو چکے فن کلیات اور از یں قبیل وہ صداع ہے جو لہسن اور پیاز اور رائی کی خورش سے پیدا ہو اور صداع خمار اور وہ صداع جو تناول سرد چیزوں سے پیدا ہو حرکات مواد کو جو اعضا میں ہوتے ہیں ان کا بیان بھی قواعد کلیہ میں ہو چکا ہے ریح بھی منجملہ ان چیزوں کے ہے جن سے صداع پیدا ہوتا ہے اور ریح بوجہ تمدید اور کشش کے دردسر پیدا کرتی ہے اور تمدید اس وقت پیدا ہوتی ہے جب منفذ اور گذر ریح کا تنگ مخلوق ہو یا ایسی طرف نکاس چاہے ایک خاص وقت میں جو تنگ پیدا ہوا ہو اور وہ منفذ ریح کا غیر طبعی ہے بخارات سے بھی صداع پیدا ہوتا ہے یا بوجہ کیفیت بخار کے یا چونکہ بخارات اخلاط کے مقامات میں داخل ہو کر جگہ اس کی تنگ کر دیتے ہیں پس اس وجہ سے اخلاط میں حرکت پیدا ہوتی ہے ریاح اور بخارات کبھی تمام بدن میں پیدا ہوتے ہیں اور خاص

میں بھی کبھی پیدا ہوتے اور کبھی بذریعہ سونگھنے کے خارج دماغ میں پہنچتے ہیں یا از طرف مسامات داخل دماغ میں ہوتے ہیں اس سے دردسر پیدا ہوتا ہے اور از یں قبیل وہ صداع ہے جو بدبو سے یا خوشبو سے پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ریاح بلغمی اور بخارات بلغمی ثقیل ہوتے ہیں اور ان کی حرکت بطی اور سست ہوتی ہے اور تحبس ہوتے ہیں اور ریاح سوداوی سے وحشت پیدا ہوتی ہے اور ٹھہرے ہوتے ہیں مقدار میں کم اور کیفیت میں بہت خراب اور اخلاط حادہ سے ریاح نہیں اٹھتے بلکہ بخارات پیدا ہوتے ہیں اور بخارات مادہ دموی کے خوشگوار ہوتے ہیں اور ضرر ان سے کم پیدا ہوتا ہے اور مقدار ان کی زیادہ ہوتی ہے صفراوی مادہ سے بخارات تیز اور جلتے ہوئے ہوتے ہیں یہ سب باتیں قابل یاد رکھنے کے ہیں۔ **فصل چھٹی صداع شرکی کے اقسام کے بیان میں** جو دردسر شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہو اس کی دو صورتیں ہیں یا بوجہ مشارکت مطلب کے ہو یا بجہت شرکت خاص کے مشارکت مطلق سے یہ مراد ہے کہ دماغ تک عضو مشارک سے کوئی شے جسمانی چڑھ کر نہ پہنچے بلکہ فقط اس عضو سے اذیت دماغ کو پہنچے اور کشارکت غیر مطلب یہ ہے کہ اس عضو سے دماغ تک ایک مادہ خلطی خواہ بخارات پہنچیں پہلی قسم یعنی مطلق شرکت کی مثال ہ صداع ہے جو تشنج اور کزاز اور تمدد اور ریاح افرسہ اور اوجاع مفاصل میں خواہ نقرس اور عرق النسائے قوی میں قوی عارض ہوتا ہے اور کبھی جس کیفیت مشترک سے ایذا پیدا ہوتی ہے وہ کیفیت ساذج اور خالص ہوتی ہے خواہ کیفیتا طبعی سے ہو یا غیر طبعی سے کہ غریب اور ردی ہو نہ اس کو منسوب بطرف حرارت کے کرسکیں اور نہ بطرف برودت کے جیسے کیفیتا سمی زہر کے پس کبھی بعض اعضا میں ایک خلط سمی ہوتی ہے جس کا جوہر فاسد ہوتا ہے اور اس کی کیفیت کی برائی دماغ تک پہنچ کر ایذا دیتی ہے اور کبھی موجب ایذادہی مواد غریب ہوتا ہے کہ ان کی طبیعت مخالف طبیعت جوہر دماغ کے ہوتی ہے اور ان کی ایذادہی کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ ان میں کوئی کیفیت شدید ہوتی ہے خواہ ان کی مقدار زیادہ ہوتی

ہے اور کبھی ایذا دہی ایک مادہ غریب کرتا ہے جو بعض اعضا میں پیدا ہوا ہے اور اس کی پیدائش بھی غریب دور از طبیعت ہے اور فاسد بھی ہے جیسے اختناق رحم کا مادہ یا جس کو جماع کرنے کا زمانہ دراز گزرا ہو اور منی میں خواہ آلات میں ردائت پیدا ہو جائے خواہ مراق میں وئی خلط ردی پیدا ہو یا اطرف میں کوئی خلط ردی پیدا ہو جائے اور کبھی کیفیت موذی جس کی عادت ہو چکی ہے سبب حصول ایک مادہ موذی کے ہوتی ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ یہ کیفیت معتاد جو چیز اطراف دماغ میں پائے اس کو فاسد کردے یعنی جو مادہ جید اطراف میں پائے خواہ جو کچھ غذاے جید سے دماغ میں پہنچتا ہے اس کو یہ کیفیت فاسد کر دے دوسری صورت یہ ہے کہ وہ کیفیت معتاد دماغ کو قابل مواد اور ردی کے کردے اور قابل مواد ردی کے دو طرح سے کرتی ہے ایک تو یہ کہ دماغ کو قابل جذب مواد کے کر دے مثلاً بوجہ اس کیفیت معتاد کے دماغ میں سخونت پیدا ہو جائے پس بوجہ سخونت کے مواد کو دماغ اپنی طرف جذب کرے دوسرے یہ کہ یہ کیفیت معتاد دماغ کو ایسا ضعیف کر کے ہ مقابلہ انصباب مواد کا دماغ نہ کر سکے پس چونکہ مادہ عضو ضعیف پر ضرور گرتا ہے انصباب مواد کا بطرف دماغ کے ہوا کرے اور اصول کلی میں یہ بات مذکور ہو چکی ہے کہ جو عضو ضعیف ہو جاتا ہے جو مادہ اس کی طرف آتا ہے اس کو قبول کر لیتا ہے جو مسارکت دماغ کو تمام بدن سے پیدا ہوتی ہے یا کوئی کیفیت ایسی ہوتی ہے جو تمام بدن منتشر ہو یا کوئی مادہ تمام بدن میں پھیلا ہوا ہو جیسے حمیات میں ہوتا ہے اوصداع بحرانی اسی قسم میں داخل ہے جس وقت حمیات حادہ میں دردسر کی شدت ہو یہ شدت علامت ردی ہے بلکہ قاتل ہے اگر اس کے ہمراہ علامت ردی بھی ہوں اور تنہا دردسر میں شدت ہو بحران رعاف پر دلیل ہوتا ہے اور کبھی بحران بذریعہ قے پر دلیل ہوتی ہے جو اعضا مشارک دماغ کے ہیں سب سے اول اور سب سے اولی اور مناسب معدہ ہے اس لئے کہ معدہ میں اخلاط کا فضلہ باقی رہتا ہے خواہ اس میں اخلاط پیدا ہوتے ہیں یا معدہ پر صفر الطور دورہ کے خواہ بلا دور

گرتا ہے یا امرار خلف معدہ کے ہوتا ہے اطرح کہ انصباب مرار کا وعاء غلیظ سے
سوائے رقیق کے بطرف معدہ کے ہوتا ہے جس طرح کہ مفصلاً باب معدہ میں مذکور
ہے یا یہ کہ معدہ میں احتباس ریاح کا ہوتا ہے یا معدہ سے بخارات اٹھتے ہیں پس
صداع پیدا ہوتا ہے خمار اور مست کے دردسر پیدا ہوتا ہے اور برودت اسے بسرعت
عارض ہوتی ہے اس لئے کہ اس کے اطراف میں تخلخل پیدا ہوتا ہے رحم بھی ایسا عضو
ہے جس کو دماغ سے شرکت قوی ہے اور مراق کو مشارکت دماغ سے ہے اور جگر اور
طحال اور حجاب اور گردے اور تمامی اطراف بدن کے اور جانب پشت کے پہلے
مشارک دماغ کی وہ جھلی ہے جو استخوان قحف کو ڈھانپے ہوئے ہے اکثر صداع شر
کیر وقت انتقال مادہ کے اورام اعضائے اندرونی سے ہوتا ہے جو مشارک دماغ کے
ہیں جس وقت ان مواد کو حرکت ہو بیان عام ان علامات کا جو اقسام صداع پر دلالت
کرتے ہیں اور ان کے اقسام کا جو دردسر اسباب خارجی سے پیدا ہوتا ہے جیسے ضربہ
اور سقطہ اور ملاقات اشیاء گرم خواہ سرد خواہ سموم گرم جن سے خشکی پیدا ہو یا ریاح تیز
خوشبو ہوں یا بدبو خواہ اختقان ریح کا ناک اور کان میں ایسے اسباب صداع پر
استدلال ان کے وجود خارجی سے ہوتا ہے اگر ان کے وجود سے غفلت ہو جائے ان
کے آثار سے استدلال کرنا چاہیے جس طرح پر ہم بیان کرتے ہیں اور جو دردسر بوجہ
ضعف دماغ کے ہوتا ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ تھوڑے سبب سے اس کا ہیجان ہوتا ہے
اور حواس میں کدورت اور افعال دماغی میں آفت بھی اس کے ہمراہ ہوتی ہے اور جو
دردسر قوت حس دماغ سے پیدا ہوتا ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ دماغ بہت جد اثر قبول کرتا
ہے ادنی سبب کا جو دماغ میں محسوس ہو خواہ آواز ہو خواہ سونگھنے کی چیز ہو خواہ سوا ان کے
اور اشیاء مگر حس دماغ ذکی ہوتا ہے کند نہیں ہوتا اور مجاری دماغ کے پاک صاف ہوتے
ہیں اور افعال دماغی میں کچھ آفت نہیں ہوتی جو صداع تمامی اسباب مادی سے پیدا
ہوتا ہے اس کے تمام اقسام میں گرانی سر موجود ہوتی ہے اور نتھنے میں تری بھی ہوتی

ہے اگر مادہ تیز ہو باوجود ثقل کے سرخی اور حرارت بھی ہوتی ہے خصوصاً جو مادہ غلیظ ہے
اور کبھی اس کے ہمراہ ضربان اور دھمک بھی ہوتی ہے مگر رطوبت منخر کی بشرطیکہ مادہ غلیظ
ہو کم ہوتی ہے اور ناک کا خشک ہونا ایسے صداع میں دلیل اس بات کا نہیں ہوتا کہ مواد
نہیں ہے بشرطیکہ ثقل اور گرانی موجود ہو صفراوی مادہ لذع اور حرقت شدید سے خاص
ہے اور نخس یعنی چبھنا کانوں کا ایسا بھی ہوتا ہے اور یہ امور بہ نسبت اور مواد کے
صفراوی میں زیادہ ہوتے ہیں اور نتھنے بھی خشک ہو جاتے ہیں اور پیاس اور بیداری
اور زردی رنگ کی اور گرانی اس میں کم ہوتی ہے اور مادہ بارد پر دلالت لون سے اور درد
کے مزمن ہونے سے اور لون یعنی رنگ سے بھی ہوتی ہے اگر یہ امتلاء اخلاط بوجہ تخمہ
کے ہو اس پر دلیل سقوط اشتہا اور کسل ہوتے ہیں اور مادہ رطب سرد ہو خواہ گرم اس پر
سبات دلالت کرتا ہے بلغمی اور سوداوی مادہ سے دماغ کو الم نہیں پہنچتا اور یابس مواد
کے ہمراہ ثقل کم ہوتا اور بیداری زیادہ ہوتی ہے اور سرد مادہ التہاب سے خالی ہوتا ہے
اور فکر فاسد زیادہ ہوتی ہے اور رنگ میں تیرگی پیدا ہوتی ہے کبھی استدلال ہر خلط پر چہرہ
اور آنکھ کے رنگ سے کیا جاتا ہے اور کبھی اگر قلیل مادہ ہو اس دلالت میں اختلاف ہوتا
ہے اس کا سبب یا دفع ہونا خلط سوداوی کا بطرف عمق اور اندرون کے خواہ عمق میں تحقن
ہونا یا جذب ہونا مواد حادہ سے آنکھ اور چہرہ کی طرف بوجہ درد کے ایسے مواد کا جو سرد
ہوں اور موجب درد کے نہ ہوں اس لئے کہ درد کا قاعدہ ہے جب کسی عضو میں پیدا
ہوتا ہے بطرف اس عضو یا قریب اس کے جذب مواد کرتا ہے اور اگر ایسے وقت بطرف
عضو کے خون کا جذب ہوتا ہے اور کبھی سوائے خون کے اور خلط کا بھی جذب ہوتا ہے
جو درد بوجہ ریاح کے پیدا ہوتا ہے اس میں گرانی کم ہوتی ہے اور تمدد زیادہ ہوتا ہے اور
کبھی تمدد کے ہمراہ نخس اور چبھن بھی ہوتی ہے اور کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اکال
مادہ جو عضو کو کھائے لیتا ہو اور ثقل ریحی میں ہرگز نہیں ہوتا ہے کبھی صداع ریحی اور
بخاری پر ودی اور طنین بھی دلالت کرتی ہے اور بیشتر ادواج میں پردی پیدا ہوتی ہے

اور بیشتر صداع ریحی میں انتقال درد کا ایک مقام سے دوسرے مقام تک ہوتا ہے اور جس وقت بخارات بکثرت اٹھتے ہیں ضربان شرائین میں بشدت پیدا ہوتا ہے اور تخیلات فاسدہ دماغ میں پیچیدہ ہوتے ہیں اور اس کے ہمراہ سدر اور دوار بھی ہوتا ہے جو صداع مزاج ساذج یعنی بلا مادہ سے ہوتا ہے اس کی علامت احساس اسی مزاج خاص کا ہے مع عدم ثقل اور گرانی کے جو مادہ میں ہوتی ہے اور نیز خشکی ناک کی بھی صداع ساذج میں ہوتی ے اس لئے کہ خشکی بینی کی ایسے صداع سے بہت مناسب ہے حرارت مزاج سے اگر صداع پیدا ہو مریض کو خود اور نیز جو شخص اس کے سر کو چھوئے حرارت اور التہاب محسوس ہوگا اور سرخی چشم بھی موجود ہوگی اور سرد چیزوں سے نفع بین ہوگا سرد مزاج سے اگر دردسر پیدا ہو پس حکم برعکس اول کے ہوگا اور چہرہ ایسے بیماروں کا لاغر نہ ہوگا اور نہ رنگ میں سرخی اور نہ درد میں افراط ہوگی اگر چہ درد مزمن ہو خشک مزاج کے صداع پر دلیل یہ ہے کہ اس سے پہلے کسی طرح کا استفراغ خواہ ریاضات خواہ بیداری بکثرت یا اور اقسام کے درد ہو چکے ہوں گے اور انواع رنج اور غم کے بھی اس پر مقدم ہوتے ہیں اور یہ بھی اس صداع کا خاصہ ہے کہ جب کوئی بات ان امور مذکورہ بالا سے پھر پیدا ہوگی زیادتی درد کی بھی اس کے ہمراہ ہوتی ہے جو صداع بوجہ مشارکت کسی عضو کے پیدا ہوتا ہے اس کا پیدا ہونا اور جاتا رہنا اور شدت اور ضعف سب امور بطور اسی عضو کے ہوتے ہیں جس کی شرکت سے یہ درد پیدا ہوا ہے اور جس قدر الم اس عضو کو پہنچتا ہے خواہ اس کا الم باطل ہوتا ہے اسی قدر شدت اور خفت صداع میں بھی ہوتی ہے اور اگر بشرکت نہ ہو آفت تمام افعال دماغ میں ہوگی جیسے آنکھ کے تاریکی اور سبات اور ثقل دماغ اور تمام اعضائے بدن کا حال اچھا ہوگا اگر آفت نفس حجاب دماغی میں ہو اور آفت بھی قوی ہو اس پر دلیل یہ ہوتی ہے کہ آنکھوں کی جڑ تک الم پہنچتا ہے اور اگر آفت باہری جھلی میں ہو یا اور کسی مقام میں آنکھوں تک الم نہ پہنچے گا اور جلد کے چھونے سے درد پیدا ہوگا جو صداع بمشارکت

معدہ پیدا ہوتا ہے اس پر دلیل ہے کرب اور غشی کا پیدا ہونا اور غشی کے ساتھ اشتہا میں کمی خواہ بطلان اشتہا اور ہضم کی خرابی خواہ کمی یا بطلان ہضم بعد وجود دلائل مذکورہ سابق کے اور اگر معدہ پر انصباب مرار کی وجہ سے صداع عارض ہو بروقت خلوے معدہ کے ایسی دردسر میں شدت ہوتی ہے خواہ نہار منہ سونے سے یہ درد زیادہ ہوتا ہے کبھی صداع بسبب کسی ایسی چیز کے پیدا ہوتا ہے جو خاص دماغ میں ہے اس کی وجہ سے معدہ میں یہ کیفیات پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ آفات معدہ میں عارض ہوتے ہیں بشرکت دماغ کے اور ایسی صورت میں ابتدا مرض کی معدہ سے نہیں ہوتی ہے گو بعد ماؤوف ہونے معدہ کے پھر صداع بوجہ فساد معدہ کے بھی پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ بخوبی غور کر لیا جائے کہ جو صداع بشرکت معدہ کے ہو ابتدا مرض کی سر سے ہے یا معدہ سے اور دونوں عضو کا حال دریافت کر کے علاج میں دست اندازی کرنی چاہیے کہ احداث مرض اس عضو سے ہوگا جو سابق سے ماؤوف ہو دماغ ہو خواہ معدہ معدہ کے سابق ہونے پر کبھی بوجہ اختلاف حال ہضم اور اختلاف حال خلوء معدہ اور امتلائے معدہ سے استدلال کیا جاتا ہے اس لئے کہ الم معدہ کا اگر بوجہ صفرا کے ہوگا بروقت خلوئے معدہ کے ہیجان الم کا ہوگا اور اگر بوجہ کسی خلط بارد کے ہوتا ہے حالت گرسنگی میں کم ہوتا ہے اور بھوک سے اس میں سکون پیدا ہوتا ہے اور بیشتر بوجہ جوع کے ایک بخار کا ہیجان ہوتا ہے کہ اس سے اذیت پیدا ہوتی ہے مگر باایں ہمہ کچھ کھانے سے اس الم میں تسکین تام جمیع امور میں پیدا نہیں ہوتی اور کبھی شاذونادر کھانے سے تسکین بھی پیدا ہو جاتی ہے پھر بھی التہاب اور سوزش اور ڈکار سے ان دونوں قسموں میں تفرقہ کیا جاتا ہے ڈکار کو جن امور پر دلالت ہے اپنے مقام خاص پر اس کا بیان آتا ہے اسی طرح ان دونوں قسم میں تفرقہ بوجہ ان علامات کے کیا جاتا ہے جو باب معدہ میں مذکور ہوں گے کبھی اس پر استدلال اس شے بھی کیا جاتا ہے جو قے میں برآمد ہوتی ہے اور اختلاف صداع کا بروقت وارد ہونے کسی شے کے معدہ پر بھی اس قسم پر دلالت کرتا ہے اکثر لوگ

ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے معدہ پر صفرا یا سودا گرتا ہے پھر اگر دردسر میں شدت ہو اور کچھ کھالیں صداع میں تسکین پیدا ہوتی ہے اس بات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ صداع بمشارکت معدہ کے ہے اکثر یہ صداع جب شروع ہوتا ہے جزءمقدم یا فوخ سے شروع ہوتا ہے اور کبھی وسط یا فوخ کی طرف جھکا ہوا شروع ہو کر بعد ازاں نیچے اترتا ہے جو صداع بشرکت جگر کے ہوتا ہے داہنی طرف کو مائل ہوتا ہے اور طحال کی شرکت سے دردسر اگر ہو بائیں طرف مائل ہوگا اور جو صداع بشرکت مراق کے ہو آگے کی طرف زیادہ مائل ہوگا اور جو بشرکت رحم پیدا ہو عین وسط یا فوخ میں ہوگا اور اکثر یہ دردسر بعد ولادت خواہ اسقاط یا احتباس حیض خواہ کمی حیض کے پیدا ہوتا ہے شناخت اس صداع کی جو بوجہ پیدا ہونے کیوں کے دماغ میں بموجب قول حکماءہند کے عارض ہوتا ہے یہ ہے کہ اکال اور اس وقت دماغ میں بوئے بد آتی ہے اور دردسر میں شدت بروقت متحرک ہونے کیڑوں کے پیدا ہوتی ہے اور بروقت ساکن ہونے دود کے درد بھی ساکن رہتا ہے اور جو دردسر بشرکت گردہ اور اعضاءپشت کے ہوتا ہے وہ مائل بطرف پشت کے زیادہ ہوتا ہے اور جو صداع بوجہ مشارکت اوجاع اور اعضا کے ہوتا ہے جس وقت اس عضو کے درد کا ہیجان ہوتا ہے اسی وقت اس کی بھی زیادتی ہوتی ہے اور جو صداع ہمراہ حمیات اور بروز بحران ہوتا ہے وہ انہیں اوقات میں پیدا ہوتا ہے اور جب ان میں سکون پیدا ہو یہ بھی ساکن ہو جاتا ہے اور جب ان میں ضعف پیدا ہو یہ بھی ضعیف ہوتا ہے کبھی انقباض اور سمٹنا بدن کا بروقت زیادتی حمی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اخلاط صفراوی بجانب دماغ متوجہ ہوئے ہیں اور کیا عجب ہے کہ دردسر پیدا ہو یا اگر صداع موجود ہو اس میں شدت عارض ہو اکثر اشیاءجن سے روانی شکم کی پیدا ہوتی ہے وہ بھی سبب حدوث دردسر کے ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ اشیاء چونکہ تفتیح ان راہوں کی کرتے ہیں جن راہوں سے بخارات اوپر صعود کریں اگرچہ خود وہ اشیاءگرم نہ ہوں جیسے سکنجبین وغیرہ اور شقیقہ کا بھی حال یہی ہے اور تدبیر لطیف مضر

ہے اس شخص کو جسے دردسر عارض ہوا ہے بوجہ علاج غلیظ کے جو واسطے اصلاح مادہ صفرا کے مستعمل ہوا ہے اور کبھی صداع میں زیادتی خود بخود پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ اس وقت درد شدید ہوتا ہے پس شدت وجع کی صداع کو زیادہ کر دیتی ہے یہ سب باتیں جو مذکور ہوئیں ان کو بخوبی معلوم کر کے یاد رکھنی چاہئیں فصل ساتویں علامات منذرہ صداع کے بیان میں جو امراض میں پیدا ہوں جو علامات ایسے ہیں کہ اکثر ان کی دلالت دردسر کی وجود سابق خواہ فی الحال یا آئندہ پر ہوتی ہو اس کا بیان بھی مناسب ہے اگر بول مشابہ خچر کے پیشاب کے ہو دلیل ہے کہ دردسر پہلے تھا اب نہیں باقی ہے خواہ آئندہ ہونے والا ہے سفید ہونا بول کا حمیات اور اوقات بحران میں دلالت کرتا ہے کہ مادہ مرض بطرف سر کے منتقل ہوا ہے اور یہ انتقال ضرور صداع پیدا کرتا ہے فصل آٹھویں میں تدبیر کلی صداع کا بیان یہ تو معلوم ہے کہ صداع کے علاج کا اہتمام بہ نسبت اور امراض کے زیادہ ہے اور وہ اہتمام یہی ہے کہ اس کا سبب دور کیا جائے اور مقابلہ سبب کا بالضد کیا جائے اور بعد ازاں یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو امور دردسر کے ازالہ اور دور کرنے میں نافع ہیں وہ یہی ہیں کہ خورش میں کمی اور مشروبات میں بھی کمی کرنی چاہیے اور کثرت نوم بھی مفید ہے اگرچہ کھانے میں کمی کرنے سے صداع حار کو ضرر ہوتا ہے جس طرح صداع مزمن کو زیادہ خورش سے ضرر پہنچتا ہے اور دردسر کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آرام کرے اور جو چیز موجب حرکت اور تعب کی ہے مثل جماع وغیرہ کے اسے ترک کرے اور فکر اور تردد امور میں ترک کرے اگر صداع مادی ہو ایسی کوشش کرے کہ مواد بطرف اسفل بدن کے اوتر آئیں اگرچہ بذریعہ حقنہ کے اتریں مگر واجب ہے کہ ادویہ حقنہ اتنے قوی ہوں کہ ان میں قوت اخراج مواد کی اطراف جگر اور معدہ سے ہو اور اجزاء ایسے شریک ہوں جن میں قوت جذب مادہ صداع کی بطرف اسفل کے پوری ہو جو قسم صداع کی سلیم ہے اس میں فقط پاؤں کی مالش کی جاتی ہے کہ اکثر جس شخص کو دردسر کی شکایت

ہوتی ہے پاؤں ملتے ملتے سو جاتا ہے اور کبھی جب پاؤں بخوبی ملے جاتے ہیں دردسر بھی کم ہو جاتا ہے اگر ارادہ استعمال طلا اور ضماد کا ہو اور مرض صداع کا مزمن ہو گرم ہو خواہ سرد پہلے سر کے بال تراشنا ضرور ہے یہ تدبیر بہت معین ہے قوت دوا کی نفوذ پر اور منجملہ معین چیزوں کے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ یافوخ پر یعنی سر کے بیچ پر ٹوپی کی شکل خمیر کا ایک سانچہ سا بنا کر رکھیں خواہ پشمینہ وغیرہ کی ٹوپی اڑھائیں تا کہ جو دوا سر پر رکھی جائے اس ٹوپی میں رک رہے اور گرنے نہ پائے اور رقیق دوا سیلان اور بہ جانے سے باز رہے اور بجہت زیادہ ٹھہرنے دوا کے دماغ میں اس کو سرایت بخوبی ہو اور چونکہ یہ دوا اس ٹوپی میں بند ہو جائے گی اور اثر ہوا کا اس تک نہ پہنچے گا اس کے اثر کو ہوا باطل نہ کر سکے گی فیلغریوس حکیم نے کہا ہے کہ فصد عرق جبہہ کی اور بالتزام سر میں پچھنے لگانا سر کے پیچھے تک اور اطراف کی مالش اور ان کو گرم پانی میں رکھنا اور تھوڑی سی تمشی کرنا اور جو غذا نفخ اور تبخیر پیدا کرتی ہے اور دیر میں ہضم ہوتی ہے اس کو ترک کرنا اس شخص کو نافع ہے جو پسند کرے اس بات کو کہ اس کا دردسر زائل ہو اور پھر عود نہ کرے میں کہتا ہوں اکثر آب گرم اطراف پر مریض صداع کے ہم نے گرایا اور دیر تک گراتے رہے پس مریض کو ایسا معلوم ہوا کہ دردسر سے بطرف اطراف کے اترتا ہے اور کم بھی ہو جاتا ہے اور اگر اسی طرح اترتا رہے بالکل زائل ہو جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ترش غذا بیماران صداع کو موافق نہیں ہے مگر جو دردسر بشرکت معدہ کے ہو اور یہ غذا اس قسم کی ہو کہ فم معدہ کو گندہ کرے اور تقویت دے اور مرار کے گرنے کو روکے اور منع کرے اگر ہمراہ دردسر کے اور آلام ایذادہ پیدا ہوں پس مبالغہ اور کوشش زائد دفع میں اس عارضے کے کرنی چاہیے کہ اکثر یہ امر عارضی بسبب زیادتی اصل مرض صداع کے ہوتا ہے جیسے بیداری کہ اگر بوجہ صداع کے بیداری عارض ہو اس کے بعد دردسر میں شدت ہو پھر یہ بیداری خود سبب زیادتی صداع کے ہو جاتی ہے پس حاجت اس کی ہوتی ہے کہ پہلے ازالہ صداع سے دفع بیداری کی تدبیر کی جائے پس اس مثال

خاص میں واسطے دفع بیداری کے روغن کدو خواہ روغن بید سادہ اور روغن نیلوفر کا
استعمال کرے اور دودھ کو کافورو غیرہ سے معطر کر کے بھی استعمال کریں اور کبھی ایسی
بیداری کے علاج میں مخدرات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس وقت نیند آ جاتی ہے جو
صداع ایسا ہے کہ اس کے ہمراہ نزلہ ہو اس میں توجہ ایسی تدبیر کی طرف نہ کرنا چاہیے
جس سے تبرید سر کی حاصل ہو خواہ سر میں ترطیب پیدا ہو روغن وغیرہ سے بلکہ بفراغ
خاطر بطرف استفراغ کے متوجہ ہو کر تدبیر کرنی چاہیے اور اطراف کو مستحکم باندھ کر اور
ان کی مالش کرنی چاہیے اور ان کو آب گرم میں رکھنا چاہیے اور اگر ارادہ ہو کہ سر پر ایسی
چیز رکھے جس کی قوت باطن سر تک نافذ ہو یہ بھی ہو سکتا ہے سوائے بطرف مقدم دماغ
کے جس مقام پر درازا کلیلی ہے اور سوائے مقام یافوخ کے کہ ان دونوں مقام پر ہر چیز
کا نفوذ بخوبی ہو جاتا ہے جیسا تشریح میں بیان ہو چکا اور مقام پر اس کی حاجت ہوتی
ہے موخر دماغ میں جو ہڈی دماغ کو محیط ہے وہ سخت ہے اس جہت سے کوئی دوا وہاں
نفوذ نہیں کرتی جس کے نفوذ کی ضرورت ہے کہ دماغ تک پہنچے پھر اگر زیادہ اہتمام
شدید ایسے مقام پر دوا لگانے میں کیا جائے بااینہمہ ایسا نفع نہ ہوگا جس قدر نفع مقدم
دماغ پر دوا کے لگانے سے ہوتا ہے خواہ ٹھیک یافوخ پر لگانے سے جو فائدہ ہوتا ہے پھر
اگر دوائے مذکور سے تبرید پیدا ہوئی عصب کے مبادی اور جڑوں کو ضرور پہنچے گا اور اصل
نخاع کو مضرت پہنچے گی صداع ضربانی کے ہمراہ کبھی ورم گرم یا ورم سرد ہوتا ہے اور
صداع ضربانی ایسا ہوتا ہے جیسے نبض کی رگ دھمکتی ہے اس طرح سر میں دھمک پیدا
ہوتی ہے پھر اگر سبب صداع ضربانی کا مادہ گرم ہو ایسے مبردات کا استعمال کرنا چاہیے
جس میں دودھ بھی شریک ہو اور حجامت فقرہ یعنی گریا کے جو پس سر ہے اور دونوں کنپٹی
پر جونک لگائی جائیں اور اطراف کی بندش کی جائے اور اگر یہ صداع مادہ بارد سے پیدا
ہوا ہو پس تدبیر کا میلان ایسی شے کی طرف ہو جو مادے کو بکھیر دے اور اس کے ہمراہ
ایسی دوا بھی ضرور ہو جس میں تقویت اور برودت ہو جس طرح روغن گل میں سداب

اور پودینہ بھی شریک کیا جائے اگر یہ دردسر اتنا شدید ہو کہ لڑکوں کے درزوں میں سوراخ پڑ جائیں ایسے وقت ان کے علاج میں بہتر یہ ہے کہ ہلدی باریک پیش کر روغن گل اور سرکہ ملا کر استعمال کریں مگر پہلے سر کو پانی اور نمک سے دھو ڈالیں اور اگر استعمال سعوط قوی کا کریں جو محلل قوی ہوں بتدریج استعمال کرنا جیسا قواعد کلیہ میں بیان ہو چکا معالج کو واجب ہے کہ مخدرات کا استعمال تا امکان نہ کرے مگر ہم آئندہ بعض طرق ایسے لکھیں گے کہ واسطے تسکین درد کے کبھی استعمال مخدر کا جائز ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قے سے دردسر کا علاج نہیں ہوسکتا ہے بلکہ قے کرنا مریض صداع کو نہایت مضر ہے مگر جو دردسر بشرکت معدہ کے ہو اس میں قے سے نفع ہوتا ہے جو دردسر بجانب پشت سر ہوتا ہے اگر اس کے ہمراہ تپ نہ ہو اس کا علاج پہلے جوشاندہ مسہل سے بقدر قوت کے کر کے بعد ازاں فصد کرانی چاہیے جس شخص کا دردسر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہو اور برودت سے اس صداع میں تسکین پیدا ہو پس شاید اس کے حق میں ضھر فصد ضرور ہے خاہ حجامت یعنی پچھنے لگانا تاکہ بوجہ ہمیشہ رہنے درد کے جذب فضول بطرف سر کے نہ ہو جائے اور مرض میں زیادتی ہو فصل نویں بیان میں اس صداع حار کے جو بلا مادہ ہو جیسے دھوپ کی سوزش وغیرہ خواہ مادہ صفراوی اور دموی سے ہو غرض ایسے صداع کے علاج سے تبرید ہے اور ابتدا میں روغن گل خالص سے زیادہ نافع کوئی شے نہیں ہے کہ اس میں عصارہ بقول بارد خواہ اصناف نباتات بارد کے عصارات ملائے جائیں اور ایسی شے جس سے زیادہ نافع ممکن نہ ہو یہ ہے کہ مریض دودھ اور روغن بنفشہ خواہ روغن گل کو ناک کی طرف سے دماغ میں چڑھائے مگر برف سے روغن کو سرد کر لینا ضرور ہے اور یہ بھی درست ہے کہ روغن گل اور سرکہ ملا کر سعوط کریں اس لئے کہ سرکہ بشرط مذکور نفوذ دوا پر معین ہوتا ہے اور بیشتر سرکہ تھوڑا بہت سے پانی میں ملا کر پینا بھی بخوبی نافع ہوتا ہے جو دردسر بوجہ حرارت آفتاب کے پیدا ہو اس کا علاج بھی بعینہ یہی علاج ہے مگر ہوا کے اعتدال اور سرد کرنے میں اہتمام زیادہ

درکار ہے اور ایسے مکانات کی طرف ٹھہرنا چاہیے اور جگہ ایسی اختیار کرنی چاہیے جو سرد ہوں اور ضماد اور نطول اور مروخات یعنی مالش کی چیزیں روغن وغیرہ سے جس قدر مستعمل ہوں سب کا مزاج بھی سرد ہو اور بالفعل بھی بذریعہ برف وغیرہ ے سرد کیے جائیں اسی طرح نشوقات (نشوقات وہ تر چیزیں ہیں جو بذریعہ ہوا ناک میں داخل کی جائیں) یعنی اور شمومات یعنی سونگھنے کی چیزیں اور سب کا بیان ہو چکا ہے اور واجب ہے کہ یہ مریض اور ہر قسم صداع حار کا بیمار ایسی حرکت سے احتراز کرے جو سخت ہو اور چلانے اور چیخنے سے اور کثرت افکار اور اجماع اور بھوک سے بھی پرہیز واجب ہے جو دردسر حرارت آفتاب سے پیدا ہوتا ہے اگر ابتدا میں اس کا تدارک واجبی کیا جائے بآسانی دفع ہو جاتا ہے اور اگر چندے اس کی تدبیر نہ کریں اور بجائے خود چھوڑ دیں شاید اس کا علاج معتذر اور دشوار ہو جاتا ہے خواہ زیادہ اہتمام اس کے علاج میں کرنا پڑتا ہے اکثر جو صداع حرارت آفتاب سے پیدا ہوتا ہے فقط اسی طرح نہیں ہوتا جیسا حرارت آفتاب سے ہونا چاہیے یعنی فقط صداع ساذج نہیں ہوتا بلکہ بخارات بھی اٹھنے لگتے ہیں اور اخلاط ساکن کو اس صداع میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے یہ صداع محتاج ان استفراغات کا بھی ہوتا ہے جو اوپر مذکور ہو چکے بموجب شروط مذکورہ کے اور کبھی اگر ایسے صداع میں فقط بخارات اٹھیں اور اخلاط میں حرکت پیدا نہ ہو جب بھی حاجت استفراغ کی ہوتی ہے اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے کہ امتلا پیدا ہو اور جذب اخلاط اور مواد کا مقامات الم میں ہو جیسا اصول کلیہ میں بیان ہو چکا اس وقت اگر استفراغ سے غفلت کی جائے اور خلط غالب کا اخراج نہ کیا جائے بہت جلد وقوع آفت سے اماں نہ ہوگی جس وقت سر میں التہاب شدید کسی قسم کے صداع حار میں پیدا ہو اور وہ التہاب حد سے متجاوز ہو جائے جو کہ ستو اور اسبغول لے کر آب عصی الراعی میں گوندھ کر اور برف میں سرد کر کے ضماد کرنا چاہیے جو دردسر مادہ حارہ دموی سے پیدا ہو بہت جلد فصد لینی چاہیے اور بقدر حاجت اور طاقت خون نکالنا چاہیے اور اگر فصد ہاتھ

کی رگوں سے نہ ہو اور اس سے مراد پوری نہ ہو اور درد باقی رہ جائے اور رگیں سب کی سب بھری ہوئی نظر آئیں اور سر چہرہ اور آنکھ میں امتلا معلوم ہو اس وقت واجب ہے کہ اس رگ کی فصد کریں جس سے خاص دماغ کا تنقیہ حاصل ہو جیسے ان رگوں کی فصد جو ناک میں ہیں دونوں نتھنے کی طرف یا فصد ان رگوں کی جو پیشانی میں ہیں اس لئے کہ یہ رگیں ایسی ہیں کہ ان کی فصد سے استیصال آلام سر کا ہوتا ہے یعنی جس قدر امراض مادی سر میں پیدا ہوتے ہیں ان رگوں کی فصد سے زائل ہو جاتے ہیں مگر اس فصد میں جانب درد کے رعایت ضرور ہے اگر درد بطرف موخر دماغ کے ہوتا ہو پیشانی کی ان رگوں کی فصد کرنی چاہیے جو ان کی طرف مائل ہیں اور درد کسی اور طرف ہو درد کی جانب مقابل کی رگ پیشانی کی کھولنی چاہیے اگر جانب مقابل کی رگ پوشیدہ ہو اور معلوم نہ ہو بدلے فصد کے پچھنے لگانے چاہئیں حکیم ارکاغانیس کا قول ہے اگر اس تدبیر سے برآمد کار نہ ہو پس واجب ہے کہ دونوں شانوں کے درمیان پچھنے لگائے جائیں اور بہت سا خون نکالا جائے اور مقام حجامت کو نمک سے پونچھنا چاہیے اور اسی جگہ پشمینہ کا ایک ٹکڑا روغن زیتون میں بھگو کر لگا دینا چاہیے پھر اس پر دوسرے دن کوئی دوائے جراحی رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر فقط صداع کی اسی قسم سے خاص نہیں ہے بلکہ جمیع اقسام دردسر کے جو پرانے ہوں اور جن کا مادہ خبیث ہو کسی قسم کا مادہ کیوں نہ ہو سب میں یہ تدبیر مفید ہے کبھی اس قسم میں دردسر کے اور جو قریب اس کے ہے فصد سافن سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور حجامت ساق بھی مفید ہوتی ہے یہ تدبیر بیماروں کے فصد وغیرہ کی ہے اگر بول میں رسوب صفراوی نظر آئیں استفراغ مادہ کا بھی ایسی دوا سے جو تلئین طبیعت کرے اور مزلق بھی ہو جائز ہے جس کا ذکر ہم بیان صداع صفراوی میں کریں گے اور واجب ہے کہ ہمیشہ تلئین طبیعت کی تدبیر کرتے رہیں امثال شوربا ہائے منشوقیہ اور اجاصیہ سے یعنی وہ شوربے جن میں آلو بخارا شریک ہوں اور مسور اور ماش کا شوربا خواہ اور غذا جس میں جرم اس کا داخل نہ ہو جائز ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ

ایسے بیماروں کا تغذیہ تجویز کریں ایسی غذاؤں سے جو مبرد ہوں اور خون سرد مائل بہ یبوست اور غلاظت پیدا کریں اور وہ ایسی غذا ہونی چاہیے جس میں کسی قدر قبض بھی ہو جیسے ساقیہ اور رمانیہ اور عدسیہ ہمراہ سرکہ کے اور عدس مقشر جس کی پخت میں سرکہ پڑا ہو اور کل وہ چیزیں جن سے قبض پیدا ہو اور ان میں تلیین بھی نہ ہو اور خشکی طبیعت پیدا کریں ان سے احتراز واجب ہے علاج میں امراض سر کے زیادہ حاجت تلیین طبیعت کی ہوتی ہے ایسے وقت میں تعدیل ان قابض غذاؤں کی سکنجبین اور شیر خشت سے اور جتنی چیزیں میٹھی ہیں اور ان سے تلیین طبیعت کی پیدا ہوتی ہے کرنی چاہئیں واجب ہے کہ یہ غذائیں ایسی ہوں کہ ان کا کیموس اچھا بنے اور مقدار ان کی کم ہو زیادہ مقدار نہ کھائی جائے جس وقت استعمال مروخات کا کیا جائے وہ چیزیں اختیار کی جائیں جن میں تبرید ہو اور ترطیب شدید نہ ہو بلکہ کسی قدر رادع ہوں اور قابض بھی ہوں جیسے آب انار یا عصارات سرد اور قابض فواکہ کے خواہ آب برگ یا ماء الاصول یا لعاب اسبغول ہمراہ سرکہ کے یا آب عصی الراعی علاج اس دردسر کا جو مادہ صفراوی سے پیدا ہو یہ ہے کہ اگر خون میں تھوڑی سی حرکت معلوم ہو اخراج تھوڑے سے خون کر کریں ورنہ ابتدا استفراغ کی ہلیلہ سے کرنی چاہئے اگر تپ ہو ایسی مزلقہ دوائیں جن میں خشونت ہو اور شدت مادہ کو نچوڑیں جیسے شیر خشت اور شربت فواکہ اور آب لبلاب یعنی عشق پیچان کا استعمال کریں اور کبھی شاہترہ سے بھی استفراغ کیا جاتا ہے اور نرم اور خفیف حقنہ سے بھی کرتے ہیں اگر مادہ صفراوی غلیظ ہو اور تمامی طبقات معدہ میں ڈوبا ہوا اور پھیلا ہوا ہو کہ قے کی ذریعہ سے بخوبی نکل نہ سکے اور نہ بذریعہ مسہلات کے پھسل کر اخراج پائے خواہ طبیخ ہلیلہ جو قرابادین میں ایسے مادہ کے واسطے مذکور ہے اس سے کاروائی نہ ہو تبدل مزاج کا ایسی چیز سے جس میں تبرید اور ترطیب ہو تمام بدن کا بذریعہ ماکول اور مشروب کے اور فقط سر کی تبرید اور ترطیب اگر سبب مرض کا فقط سر میں ہو ان معالجات سے جو قواعد کلیہ میں مذکور ہو چکے اور نیز جس دوا سے علاج سوء مزاج یابس کا کیا جاتا

ہے اور بموجب اسباب عام حرارت کے اور اسباب عام یبوست کے ازالہ انہیں اسباب کی رعایت کریں لطوخات یعنی چسپیدہ کرنے کی چیزیں جو صداع گرم میں نافع ہیں منجملہ ان کے قرص زعفران ہے اور بیداری کو مفید ہے نسخہ اس قرص کا یہ ہے زعفران ۷ مثقال مرمکی ڈیڑھ مثقال پھٹکری سفید ۸ مثقال پھٹکری زرد ۵ مثقال یہ سب چیزیں نرمی کوٹ کر شراب مازو سے گوندھ کر قرص تیار کریں اور بروقت حاجت کے تھوڑے سرکہ اور روغن گل میں گھول کر دونوں کنپٹی پر طلا کریں حمیات میں جو صداع حار پیدا ہوں اس وقت ایسی دواؤں کا استعمال جو بخارات کو پیچدہ کر کے پھیر دیں ناروا ہے اور فقط سرکہ اور گل سرخ کا سونگھنا ایسے درد سے عافیت پیدا کرتا ہے فصل نویں بیان میں علاج صداع سرد کے جو بلا مادہ پیدا ہو یا مادہ بلغمی اور سوداوی سے پیدا ہو ایسے دردسر میں تکمید اور سینکنا ایسی چیزوں سے چاہیے جو بالفعل سخونت پیدا کریں ان چیتھڑوں سے جو گرم ہوں اور باجرا گرم کیا ہوا اور نمک گرم کیا ہوا مگر باجرا لطیف اور زیادہ معتدل ہے کبھی ایسی جماعت اور خصوصاً جو لوگ اذیت سرما سے مریض ہوئے ہوں بشرطیکہ ان کے بدن اخلاط سے پاک ہوں اور خوف حرکت اخلاط کا نہ ہو الغرض ان لوگوں کو یہ تدبیر نفع کرتی ہے کہ اپنے سروں کو دھوپ میں برہنہ کر کے کھڑے رہیں تا اینکہ صحت حاصل ہو اور دردسر زائل ہو جائے جس شخص کو اذیت سرما کی پہنچی ہو واجب ہے کہ غذا اپنی کم کرے اور طبیعت کو بذریعہ اسہال کے نرم رکھے گو بذریعہ حقنہ کے اور حرکات بدنی اور نفسانی اور حرکات فکری میں ایسی تدبیر کریں کہ اسے کرنی نہ پڑے اور شراب سرد کے استعمال سے اس کو باز رکھنا چاہیے اور ہوائے سرد میں نکلنا اس پر حرام ہے اور جمیع بیماران صداع بارد کو بعد تنقیہ کے بشرط حاجت کے مروخات اور سعوط اور نشوق اور شموم اور نطول اور ضماد مسخن مذکور مفید ہوتا ہے اور ایضا ان لوگوں کو شراب ریحانی جو دقیق اور قوی ہو ہمراہ بزور کے یعنی تخم کرفس اور رازیانہ اور تخم گذر اور انیسون کے اور زیرہ اور دوقو اور قطر اسالیون وغیرہ نافع ہے اور یہ دوا اس وقت

مناسب ہے کہ اخلاط کی طرف سے اطمینان ہو کہ وہ معدہ میں آمادہ انتشار کے نہیں ہیں اور اس وقت مفید ہے کہ مریض تپ میں مبتلا ہو اور خوف شدت حمی کا پیدا ہوا ہو ایضا ان کو مفید ہے ضماد خرول کا اور کل ایسے ضماد مجمرہ خصوصاً جن میں رائی داخل ہو اور ثافیثا بھی شریک ہو اور اگر راکھ کو سرکہ میں ملا کر طلا کریں یہ بھی مجرب ہے اسی طرح مجیٹھ ہمراہ روغن باذام تلخ کے بطور رچڑ نے کے بھی مجرب ہے مگر یہ سب دوائیں بعد بال ترشوانے کے کرنی چاہئیں لہسن کا کھانا بھی صداع ابرد کو دفع کر دیتا ہے جو دردسر بوجہ مادہ بلغمی کے پیدا ہو اس کا علاج یہ ہے کہ بدن کو مادہ سے بذریعہ استفراغ کے پاک کریں اگر خلط مذکور تمام بدن میں ہو بعد ازاں تقلیل غذا میں کریں اور تلطیف غذا کی بھی کرنی چاہیے جو ابازیر یعنی مصالح گرم کہ ان سے دردسر پیدا نہیں ہوتا ان کو استعمال کریں اور جو منضجات اوپر مذکور ہو چکے اور جو مسہلات اور ادویہ استفراغ کا بیان گزر چکا ہے ان کا استعمال کریں مگر ابتدا اقل سے کرتے کرتے بڑھاتے جائیں اس کے بعد وہ معالجات جو قواعد کلیہ میں بیان ہو چکے اس کا استعمال کریں اور جو چیزیں مسکن اوجاع ہیں اور جن سے فوراً تسکین درد میں پیدا ہوتی ہے ان کا بھی استعمال کریں اور بھی جن چیزوں کا استعمال علاج بارد اور علاج رطب میں واجب ہے اور استعمال تریاقات کا معاجین سے ہفتہ میں ایک مرتبہ کریں یہ بھی نافع ہے جو صداع بارد مادہ سوداوی سے پیدا ہو اس کے علاج میں بھی وہی تدبیر کریں جو قواعد کلیہ میں بیان ہو چکی ہے دوبارہ فصد کے اگر حاجت فصد کی ہو مثلاً خون کا غلبہ ہو یا خون فاسد ہو گیا ہو اور دیگر استفراغات بھی درجہ بدرجہ کریں بعد منضجات مفصلہ بالا کے بعد ازاں تبدیل مزاج بطریق مذکورہ کریں اور ایسی چیزوں کا استعمال کریں جن سے خون صالح لطیف اور رطب اور رقیق پیدا ہو جس دوا سے اس دردسر میں زیادہ فائدہ ہوتا ہے حب قرنفل ہے اس کو ہم اس مقام پر لکھتے ہیں اور حکیم ارکاغانیس نے باب فصد عام میں بیان کیا ہے بلکہ ہم نے بھی اس کا ذکر کیا ہے بطور طلا کے نافع ہیں واسطے

صداع بار پہلے سر کے بال تراشیں اس کے بعد دو مثقال فربیون اور ایک مثقال بورہ ارمنی اور دو مثقال سداب بری یعنی تتلی جنگلی اور ایک مثقال تخم حرمل یعنی اسپند اور دو مثقال رائی سب دوائیں کوٹ کر دو نامردہ کے پانی میں گوندھ کر سر پر طلا کریں دوسرا نسخہ از قسم طلائے جید کے ہے فلفل ایک مثقال ثقل روغن زعفران ۲ ماشہ فربیون تازہ ایک مثقال فضلہ کبوتر صحرائی دو مثقال سب کو جمع کر کے پرانے سرکہ میں پیس کر سر پر طلا کریں اس مقام پر جہاں پر درد ہے ایضا طلائے جید ہے فربیوں اور نمک اور بورہ ارمنی ایضا فربیون مرکی ایولاصمغ عربی جند بیدستر زعفران فربیون از روت قسط کندر آب سداب سے طلا تیار کریں دوسرا نسخہ از قسم طلاہائے جید کے ہے اور جو درد سر مزمن ہو خواہ وہ اور شقیقہ باردہ کو بھی نافع ہے حجر مصری پیس کر طلا کریں دوسرا نسخہ ہے فلفل سفید اور زعفران ہر ایک دو درم فربیون ایک درم فضلہ کبوتر صحرائی ایک درم اور نصف درم سرکہ میں گوندھ کر پیشانی پر طلا کریں اور نسخہ ہے ایلوا مرکی فربیون جند بیدستر افتیمون قسط عاقرقرحا اور فلفل شراب کہنہ کے ہمراہ طلا کریں ایضا دوائے فضلہ کبوتر دوائے قوی ہے دوسرا نسخہ فلفل اور قرص زعفران ہر یک دو مثقال فربیون نصف مثقال اور مجموع کا نصف سرکہ لے کر بقدر حاجت استعمال کریں یہ سب دوائیں جو مذکور ہوئیں کبھی ان کا استعمال آٹے میں گوندھ کر ہوتا ہے اور کبھی دودھ میں ملا کر اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ میں اور کبھی تیلی کر کے مستعمل ہوتی ہیں سعوطات یعنی وہ دوا جو خشک پیس کر ناک میں پہنچائی جائے اور دردسر بارد کو نافع ہو از انجملہ کلونجی ہے جس کا ذکر مفردات میں گزر چکا ہے از انجملہ مومیائی ہے ہمراہ جند بیدستر اور مشک کے بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر سات پتیاں نسرین کی اور سات دانہ رائی کو پیس کر ناس لیں اس طرح پر کہ روغن بنفشہ بھی شریک ہو مفید ہوگا منجملہ مجربات کے مشک اور میعہ سائلہ اور عنبر بقدر روانہ مسور کے لے کر ناس لیں اور ہر وقت ناس لیا کریں از انجملہ یہ دوا ہے کہ اگر ناس لیں دماغ میں گرمی پیدا کرتی ہے روغن شحم حنظل یا وہ روغن جس میں

علاج صداع یابس کا جو درد سر خشکی کے ساتھ مادہ صفراوی یا دموی سے پیدا ہوا ہو اس کا بیان اوپر ہو چکا فقط وہ صداع یابس جو بلا مادہ ہو اس کا بیان باقی ہے اول علاج اس کا یہ ہے کہ مریض کی تدبیر غذائے مرطب سے جس کا کیموس جید ہو کریں خصوصاً جو شئے کثیر الغذا ہو جیسے زردی بیضہ خواہ شوربائے چوزہائے مرغ وغیرہ جو فربہ ہوں خواہ بچہ کبک اور تیہو کے شوربے خواہ حریرہ جو روغن سے چکنے کئے جائیں بعد ازاں جانب حرارت اور برودت کی طرف سے میلان کرنا چاہیے اس طرف جو مناسب وقت اور مزاج کے ہو منجملہ ان چیزوں کے جو نافع ہیں استعمال سعوط کا جو مرطب ہو اور ان میں ترطیب بذریعہ اچھے روغن کے پیدا ہوئی ہو جیسے روغن بادام اور روغن کدو وغیرہ اور اگر ان میں سے کوئی شئے محتاج تبرید خواہ تسخین کی ہو ایسے روغن ملانے چاہئیں جو ان کی تعدیل کر دیں کبھی خشکی سے نقصان واضع جوہر دماغ میں پیدا کرتا ہے بوجہ اس کے ضعف اور ناتوانی جو اوجاع سے پیدا ہوتی ہے ایسے وقت واجب ہے کہ استعمال ایسے سعوط کا کریں جس میں حرام مغز استخوان گوسفند اور بچہ ہائے گاؤ کا اور چربی مرغ اور دراج اور تیہو اور تدرو کے اور مسکہ گاؤ اور گوسفند داخل ہو سر میں ضماد فالودہ رقیق کا جو میدہ نخود اور جو سے بحسب حاجت بنایا گیا ہو اور اس میں مصری خواہ قند بھی داخل ہو اور روغن بادام اور روغن کدو بھی شریک ہو یا پتلا اس میں سے یافوخ پر گرایا جائے بشرطیکہ گرد یافوخ کے ایک ٹوپی سے گوندھی ہوئی آٹے سے بنائی گئی ہو کہ اس میں جو شئے رقیق سر پر ڈالی جائے ٹھہر رہے اور گر نہ جائےعلاج صداع ورمی کا علاج اقسام صداع ورمی کا ہم جدا جدا ابواب جداگانہ میں ذکر کریں گے اس مقالہ میں جو اس مقالہ کے بعد ہے اور اس میں علاج سدہ کا مذکور اور علاج صداع سدہ کا بذریعہ انضاج کے اس طرح پر جو معلوم ہو چکا ہے کر کے بعد ازاں استفراغ کرنا چاہیے اور بعد ازاں استعمال شبیارات کا اس کے بعد تحلیل سدہ کی بذریعہ نطول اور ضماد اور شموم اور غرغرہ کے کرنا چاہیے پھر انضاج دوبارہ کر کے پھر استفراغ اور تحلیل کرنا چاہیے اور

یہی تدبیر برابر چلی جائے تا اینکہ دردسر زائل ہو جائے اور اس کی کیفیت تفصیلی معلوم ہو چکی ہے اپنے مقام خاص پر پھر اگر مزاج خلط موجود کا سر میں حدت رکھتا ہو اور سدہ غلیظ ہو علاج اس کا دشوار ہو گا ایسے وقت واجب ہے کہ استعمال تفتیح کا کیا جائے پھر مفتحات کے استعمال سے اگر صداع میں ہیجان پیدا ہو اور گرمی دوا کی سر کو مضر ہو اس کا تدارک ایسے مبردات سے کرنا چاہیے جن میں ارخا موجود ہو اور قبض نہ ہو پھر جب حرارت میں سکون اور دردسر میں تسکین پیدا ہو از سر نو پھر مفتحات کا استعمال کریں اور ہمیشہ یونہی کرتے رہیں تا اینکہ تفتیح سدہ کی ہو جائے اور ان سب امور کی تفصیل اوپر بیان ہو چکی ہے علاج اس صداع کا جو سر کے ریاح اور انجرہ تحتقنہ سے پیدا ہوا ہے اور اس کا سبب خارجی ہے جو صداع ریاح غلیظ سے پیدا ہو اس کے علاج میں اول ترک ان چیزوں کا کرنا جو منجر ہیں جیسے جوز اور خرمائے خشک اور رائی اور ایسی چیزیں گرم ہوں خواہ سرد ہوں دونوں کے استعمال سے اجتناب واجب ہے پھر بعد ازاں استعمال نطولات اور ضمادات مذکورہ اور شمومات اور سعوطات جن کی تفصیل قانون کلی میں بیان ہو چکی ہے کرنا چاہیے اور جند بیدستر اور مشک خاص کر ایسے دردسر میں سونگھنا چاہیے اگر نہار منہ حمام میں داخل ہو اس دردسر کے واسطے بہت نافع ہے اگر اس دردسر کا مبدا فساد معدہ کا ہو اس کے علاج میں جو استفراغات اوپر مذکور ہو چکے ان کا استعمال کرنا چاہیے خصوصاً وہ نسخ جن میں روغن بیدانجیر داخل کیا جاتا ہے خواہ اس کے بدلے روغن زیت کہنہ پڑا ہو اور معجون کمونی وغیرہ جو ادویہ باب امراض معدہ میں مذکور ہوں گے انہیں استعمال کرنا چاہیے اور تقویت سر کی بعد معالجہ کے روغن آس اور لاذن سے کرنی چاہیے اور روغن سوسن اور آب برگ سرد اور آب برگ اثل یعنی جھاؤ اور ناگرموتھہ سے اور ایسی دوا سے جن میں تسخین اور قبض ہو اور ان دواؤں کو اطراف میں استعمال کرتے ہیں تاکہ جذب مادہ بطرف مخالف کے کریں جو صداع بوجہ بخارات کے عارض ہو اگر یہ انجرہ خاص سر میں پیدا ہوتے ہیں مریض کے معدہ میں نفخ اور قراقر نہ ہو گا اور نہ کمی

اور زیادتی صداع میں بروقت خلوء معدہ اور امتلاء کے ہوا کرے گی اور اسی طرح کمی بیشی ایسی غذاؤں کے استعمال سے جو زیادہ منجر ہیں خواہ ان میں تبخیر کم ہے محسوس ہوگی بہر حال ایسے صداع کا علاج نطول مفردہ سے کرنا چاہیے اور تقویت سر کی ایسے ضماد سے جو محلل ہوں اور تھوڑا قبض بھی ان میں ہو کریں اور شمومات جو ملطف ہوں بس انہیں تدبیرات سے کفایت اس معالجہ میں ہوگی اور کچھ ضرور نہیں ہے اگر بخارات معدہ سے اٹھ کر سر میں جا کر صداع پیدا کرتے ہوں اس کا علاج ایسی دوا سے جو معدہ کو تقویت دے جیسے مصطگی اور گلقند بعد اس کے کمونی وغیرہ کا استعمال کریں جب کھانا کھا کر تبخیر شروع ہو اور دردسر پیدا ہو چاہئے کہ لعاب اسبغول اور کشنیز خشک ہمراہ شکر کے استعمال کریں پھر اگر خوف برودت معدہ کا لعاب اسبغول سے ہو اس کے عوض لعاب تخم کتان ہمراہ کشنیز خشک کے تناول کریں اور تقویت سر کی انہیں دواؤں سے جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں کرنی چاہیے اور بعد اس علاج کے تسکین دردسر کی جس دوا سے پسند خاطر معالج ہو کریں گے خواہ از قسم نطولات اور شمومات موصوفہ بالا ہو خصوصاً مرزنجوش کہ اکثر وہی تنہا بطور نطول کے صحت کامل کا سبب ہوتا ہے اور جذب کا استعمال بجانب مخالف کرنا لازم ہے جیسا مذکور ہوا اگر مادہ بخاری میں احساس حرارت زائد کا ہو اور علامات سے دریافت ہو کہ حرارت زائد ہے ایسے محللات سے زیدہ اجتناب کرنا لازم ہے خواہ بذریعہ غرغروں کے شروع معالجہ میں ہو جب بھی بہت احتیاط ایسے محللات سے کرنی چاہیے اور بعد اس کے استعمال نطولات معتدل کا کرنا چاہیے۔ فصل گیارھویں علاج اس صداع کا جو ریحی ہو اور وہ ریح خارج سے سر میں نفوذ کرے جو صداع ایسے ریح سے پیدا ہوا ہو کہ خارج سے وہ ریح داخل میں سر کے نفوذ کر گئی ہو پہلے اس کے علاج میں تامل کرنا چاہیے کہ وہ ہوائے گرم فصل ضعیف کی ہے یا ہوائے سرد شمالی ہے پھر یہ دیکھنا چاہیے کہ سر میں کس طرف سے وہ ریح داخل ہوئی ہے اگر ہوائے گرم ناک کی طرف سے سر میں پہنچی ناک میں بھی یہی روغن ٹپکانا

چاہیے اور نطول ایسی چیزوں کے استعمال کریں گے جو بہ نرمی تحلیل ریح کی کر دیں بموجب بیان بالا کے پھر اگر اس ریح سے سوء مزاج حار سر میں پیدا ہو اس کے علاج میں بہ نرمی ابتدا ایسی باردشے سے کریں گے جس کی برودت کم ہو اگر اس سے نفع نہ ہو زیادہ تدبیر کریں گے اور اگر سرد ہوا سر میں داخل ہوئی ہو دونوں قسم کے روغن یعنی گرم اور سرد ان میں جس کا استعمال واجب ٹھہرے گرم کر کے تقطیر کریں گے مگر روغن میں جند بیدستر اور مشک تھوڑی خواہ بہت سی بقدر حاجت شریک کریں گے اور استعمال نطولات اور ضمادات مذکورہ کا بحسب حاجت کریں جس میں تحلیل کی قوت اور گرم مزاج ہوں اور نضج طبیعت اور تلئین پیدا کریں فصل بارھویں علاج میں اس صداع کے جو بخار بد کے سر میں پہنچنے سے پیدا ہو اور اسی طرح اگر بخار ردی خارج سے سر میں پہنچے اور دردسر پیدا ہو اس کا علاج بھی کیا جاتا ہے مگر یہ بخار سرد بہت کم ہوتا ہے جیسے بخارات ان مواضع کے جہاں سیاہ مٹی میں کائی پڑ گئی ہو کہ ان کی تاثیر بارد ہے اور اکثر بخارات گرم ہوتے ہیں اور ان کی تحلیل نطولات معتدل سے کرنی چاہیے اگر بخارات کثیرہ میں احتباس ہوا ہو اور سر میں سدر اور دوار پیدا کریں ایضا خوشبو کی چیزیں معتدل جیسے گلاب یا روغن گل خواہ روغن نیلوفر اور بنفشہ سونگھانا چاہیے اور اگر حرارت زیادہ محسوس ہو کافور اور صندل تجویز کیا جائے اور حمام میں جا کر سر میں آب گرم اور خطمی کو ملیں اور اگر بخارات باردہ سے دردسر پیدا ہو فائدہ مشک اور جند بیدستر کے سونگھنے سے ہوگا اور یہی تدبیر کافی ہے اگر بخارات دخانی ہوں ترطیب شدید کی احتیاج ہوگی بذریعہ ادہان مذکورہ کے اور بذریعہ مرطبات کے جس کا شمار ہو چکا ہے اور ناک کا دھونا ایسے ہی ادہان سے اور استنشاق شدید اس زور سے کرنا کہ اوپر تک دوا پہنچے مگر دماغ میں چڑھ نہ جائے اور روکے رہے پھر نیچے اوتار لیں اور پھر مکرر یہی تدبیر کریں اور ہمیشہ اسی طرح کرتے رہیں اسی طرح گلاب اور عرق بید سادہ اور آب کدو کا بھی استعمال کریں اور انہیں عرق کے بخارات پر سر جھائے اور دیر تک جھکائے رہے اگر

ایسے بخارات سے کوئی آفت خواہ سوء مزاج دماغ میں پیدا ہو جیسے گندھک خواہ ہرتال کے دھوئیں سے پیدا ہوتا ہے کافور کو روغن کدو میں آمیز کر کے استعمال کریں تا کہ کافور سے تبرید اور روغن کدو سے ترطیب حاصل ہو اسی طرح کافور روغن کا ہو خواہ روغن بنفشہ میں ڈال کر بھی نافع ہے اور برگ بید سادہ اور خوشبو پھول سے بستر کریں فصل تیرھویں بیان علاج اس دردسر کا جو خوشبو کے سونگھنے سے پیدا ہوتا ہے جو صداع روائح طیبہ سے پیدا ہوا گر ان کی خوشبو سے حرارت کا ضرر پہنچا ہو اور یبوست پیدا نہ ہوئی ہو اس کا علاج ایسی خوشبو کی چیزوں سے جو سرد ہوں کرنا چاہیے جیسے اگر مشک خواہ زعفران کے سونگھنے سے اثر حرارت سر میں پہنچ کر صداع عارض ہو اور باوجود حرارت کے خشکی کا ضرر بھی پیدا ہوا ہے پس فقط سرد دوا مثل کافور کے کافی نہ سمجھنی چاہیے جیسے مشک کے سونگھنے کے صداع میں بیان کیا ہے بلکہ اگر ممکن ہو سرد تر روغن کا سعوط بھی کرائیں تو یہ تدبیر کافی ہو گی اور اگر ممکن نہ ہو کافور ایسے روغن میں ڈال کر استعمال کریں فصل چودھویں علاج اس صداع کا جو بدبو چیزوں کے سونگھنے سے پیدا ہو اس صداع کا علاج ایسی خوشبو اشیاء کے سونگھانے سے کرنا چاہیے جس کا مزاج ضد مزاج ان بدبو چیزوں کے ہو اگر ان بدبو چیزوں میں اثر تجفیف کا ہو جو دوا مستعمل ہو اسے مرطب ہونا ضرور ہے جیسے نیلوفر او بنفشہ روغن بید پاکیزہ کو تمامی خوشبو اور بدبو جو بوجہ حرارت کے مضر ہیں مزیت اور فوقیت ہے اسے جاننا چاہیے فصل پندرھویں بیان میں علاج صداع خمار کے دردسر جو بوجہ خمار کے پیدا ہو دل اس کے علاج میں تنقیہ معدہ کا کرنا لازم ہے خواہ بذریعہ قے کے سکنجبین اور تخم ترب اور عصارہ ترب سے اور خواہ سکنجبین اور آب گرم یا ادرادویہ مقی یعنی قے پیدا کرنے والی جو نرم اور متوسط ہوں اور قرابادین میں ان کا ذکر ہو چکا ہے اور اگر قے کو مریض گوارا نہ کرے ایارج کے ذریعہ سے جو بشرکت سقمونیا قوی کیا گیا ہو مسہل دینا چاہیے تا دیر تک دوا معدہ میں نہ ٹھہرے اور اگر گرم دوائے مسہل کے استعمال سے کوئی مانع ہو مثلاً مرض حار ہو جوشاندہ ہلیلہ کابلی سے اور شربت

فواکہ جو مسہل ہے اسے اختیار کریں اور اگر طبیعت کو یہ ادویہ بھی ناپسند ہوں آب انار ین مع پوست اندرونی کے نچوڑ کر اور تھوڑی سی سقمونیا سے قوی کر کے استعمال کریں اور حرارت کا خوف کچھ نہ کریں پھر اگر بوجہ استفراغ کے پیدا ہوا اور اس پر دلیل ہے رنگین ہوا بول کا اور مختلف طور پر متلون ہونا اور اس مریض کے پاؤں نمک اور روغن بنفشہ سے ملے جائیں اور اس کے اطراف پر نطول بابونہ کا استعمال کر کے حمام میں داخل کیا جائے اور اس کا سر روغن گل میں بشرطیکہ سرد کیا گیا ہو ڈبویا جائے لیکن بہت سرد نہ ہو اور غذا ان کی انگور اور مسور وغیرہ کے تجویز کی جائے اور کرنب کو ایک خاصیت عجیب ہے اس صداع کے علاج میں کہ بخار کو سر کی طرف چڑھنے کو مانع ہوتا ہے جالینوس کا قول ہے اگر اس مریض کو بچہ کبوتر سے غذا دیں دردسر میں کمی ہوگی اور غالبا اس کا سبب یہ ہے کہ اس غذا سے خون رقیق پیدا ہوتا ہے اور اس کو تحلیل پر قوت زیادہ ہے اور فواکہ قابضہ بھی دینے ضرور ہیں اور مشروبات میں فقط پانی پر اکتفا کرنی چاہیے لیکن اگر معدہ ضعیف اور خوف استرخا کا ہو اس وقت زیادہ سرد پانی سے ممانعت کرنی چاہیے اور آب انار ترش اور آب ریباس بالخصوص رب ریباس اور رحماض اترج اور رب اترج اور بہی اور سیب اور سفوف کشنیز خشک ہم وزن شکر ملا کر بھی مفید ہے ازیں قبیل اور ادویہ جن میں قبض اور برودت ہو مفید ہیں بعد اس کے اس کے کھلانے کی تدبیر کرنی چاہیے کہ عمدہ تدبیر اور اصل علاج ہے اگر ان تدابیر سے سکون درد میں نہ ہو اسی دن دوبارہ اور دوسرے دن پھر بھی تدبیر کریں اور غذائے مبرد اور مرطب کھلائیں اور تلطیف غذا میں بذریعہ زردی بیضہ کے کریں اور بہت سا آب گرم اس کے بدن پر ڈالیں اور سلانے کی تدبیر میں زیادہ اہتمام کریں پھر جب متلی اس کی زائل ہو جائے بشرطیہ پہلے سے تھی اور دردسر باقی رہے اس وقت روغن گل کا استعمال جو مذکور ہوا ہے ترک کرنا چاہیے کہ اب وہ مضر ہوگا اس لئے کہ اس کی حاجت فقط واسطے تقویت سر کے تھی اور بخارات کے صعود کے منع کی غرض سے اس کا استعمال تجویز کیا گیا تھا اب وہ

ضرورت باقی نہیں ہے ہاں اب اس کے عوض روغن بابونہ کا استعمال کرنا چاہیے اور جس طرح سر کو روغن گل میں ڈبوتے تھے اب اس روغن میں غرق کریں تاکہ بخارات موجودہ کی تحلیل ہو جائے اگر بابونہ کا روغن کافی نہ ہو پھر روغن سوسن کا استعمال کریں کہ یہ ضرور مفید ہوگا اور نہایت عمدہ ہے اور مجرب بھی ہے جس وقت خمار میں انحطاط پیدا ہو تھوڑا تھوڑا اسے مشی کرنا چاہیے اور جھولے میں بٹھا کر سلائیں اور اس وقت اس کی غذا سمگ رضراضی اور خصیہ مرغ ہمراہ سرد تر کاریوں کے تجویز کریں او بعد کھانا کھلانے کے اس کو مشی کرانا جائز نہیں ہے بلکہ کھانے سے تین گھنٹہ کے بعد بلکہ مناسب یہ ہے کہ انتظار ہضم بذریعہ خواب اور سکون طویل کے کیا جائے تاکہ اس کے معدہ میں سکی پیدا ہو اس کے بعد سکنجبین جو شکر سے بنی ہو اس مریض کو جو محرور ہو اور شہد سے بنی ہوئی سکنجبین مرطوب مزاج کو دینی چاہیے اور پھر دونوں پاؤں کی مالش کرے اس کے بعد ایسی مشی کرے جس سے تعب پیدا نہ ہو خواہ کوئی اور طرح حرکت ایسی کرے جو تعب پیدا نہ کرے اور علاوہ یہ ہے کہ سرکہ خالص اور سری سے پرہیز کرے اور بدون اس کے استعمال کے چارہ نہ ہو تو بمجبوری اس سرکہ کا استعمال کرسکتا ہے جو زیادہ ترش نہ ہو اور جب تھوڑی سی مشی کر چکے آبزن اور حمام کا بھی استعمال کرانا چاہیے اور آخر کار یہ تدبیر ہے کہ نطولات معتدلہ سے تر یڑے سر پر دیئے جائیں جن کی تحلیل باعتدال ہ اور سبک لحوم غذا میں تجویز کیے جائیں صفت دوائے خمار تخم کاسنی تخم کرنب اور زرشک بیدانہ ساق عدس مقشر گل سرخ طباشیر ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور تین سفوف میں ایک قیراط کافور ملا کر تناول کریں اور بدرقہ ایک اوقیہ آب انار خواہ آب ریباس خواہ حماض اترج تجویز کریں فصل سولھویں علاج صداع کا جو بوجہ جماع کے پیدا ہو اگر جماع بکثرت کرنے سے دماغ میں خشکی پیدا ہو کر صداع پیدا ہو اس کا علاج صداع یابس کے ہمراہ بیان ہو چکا وہی کرنا چاہیے بعد ازانکہ امالہ طبیعت مرطبات سے کیا جائے اور اگر یہ صداع اس سبب سے پیدا ہو کہ بدن اخلاط سے ممتلی تھا اور حالت

امتلا میں حرکات بدنی اور نفسانی جیسے حرکت جماع کی مرکب واقع ہو اور بخارات خبیثہ
اس حرکت سے برانگیختہ ہوں اور اسی جہت سے صداع پیدا ہو پس جسے ایسا دردسر
عارض ہو اور امتلا بھی اس کے بدن میں ہو ابتدا معالجہ کی فصد سے بشرط وجوب کرکے
بعد ازاں اگر واجب ہو اسہال کیا جائے بعد اس کے تقویت دماغ کی مقوی روغن سے
مثل روغن گل اور روغن آس سے کرنی چاہیے اور قوی جوشاندہ جن میں گل سرخ اور
اس سے پختہ کئے جائیں اور غذا جو بسرعت ہضم ہو اور اس کا کیموس جید ہے کھلانی
چاہیے اور جماع کو ترک کرے پھر اگر چارہ نہ ہو بروقت خلوے معدہ کے ہرگز جماع
نہ کرے فصل سترھویں بیان میں علاج اس صداع کے جو ضربہ اور سقطہ سے پیدا ہو اور
تدبیر اس شخص کی جس کے دماغ میں ضرب یا شکستگی پیدا ہو واجب ہے کہ منتہائے قصد
معالجہ میں اس شخص کے سر میں درد بوجہ ضربہ اور سقطہ کے پیدا ہو کہ پہلے تا امکان درد
میں تسکین پیدا ہوئی ہو اس کا علاج ایسا کریں کہ اندمال ہو جائے اور تاوقتیکہ سوء مزاج
ثابت ہے اندمال چونکہ ممکن نہیں ہے اس لئے اس کی تعدیل بھی برابر کرنی چاہیے اور
اندمال کی بھی تدبیر چلی جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر ایسے شخص کو آفت حمی کی
پہنچے اور اختلاط عقل عارض ہو پس ورم شروع ہوا ہے پس اول سعی اور کوشش یہی ہے کہ
فصد سر رو خواہ ہفت اندام کی کریں تاکہ ورم زیادہ نہ ہو اور اگر امتلائے اخلاط ہو حقنہ کا
استعمال کرنا چاہیے گو فقط شحم حنظل سے ہو لیکن اگر تپ ہو حقنہ کو معتدل کر لینا چاہیے اگر
مریض احتقان کو پسند کرے حب قاقایا سے استفراغ کرنا چاہیے بشرطیکہ تپ نہ ہو اور
بروقت تپ کے خواہ ایسی حرارت کے جو حمی سے کم ہو بہرحال تناول مسہل کا ضرور ہے
اور استفراغ واجب ہے تاکہ ورم سے امان حاصل ہو بعد ازاں دیکھیں کہ اگر زخم پڑ گیا
ہے پہلے اس کا علاج کریں اور تعدیل مقام جراحت کی اس قدر ضرور کرنی چاہیے کہ
علاج قبول کرے اور اگر جراحت نہ ہو مقام ماؤف میں ضماد مقوی لگانا چاہیے آس
اور بید سادہ کے پانی سے خواہ دونوں کے روغن اور روغن سوسن اور روغن گل اور ان

روغنوں میں ایسی چیزیں ملائیں جن میں تھوڑا سا قبض اور تحلیل لطیف ہو جیسے گل سرخ اور اکلیل الملک اور قصب الزریرہ گل ارمنی اور شب یمانی ہمراہ شراب ریحانی کے اور کبھی ضماد میں فقط روغن پر اقتصار کرتے ہیں اور کبھی روغن نیم گرم سر پر گراتے ہیں اور بیشتر بنظر درد اور خوف ورم کے روغن کا سر د کر لینا ضرور ہوتا ہے خواہ ایسے روغن کا استعمال واجب ہوتا ہے کہ بسرعت تبرید پیدا کرے حمام اور شراب اور عنب سے اور ایسی غذا سے جو منجر اور مسخن ہو پرہیز کرنا واجب ہے اور اگر ورم مقام میں چوٹ کے پیدا ہوتا ہے اس وقت استعمال قوابض قوی کا ضرور ہے جن میں تبرید بھی قوی ہو جیسے پوست انار اور گلنار اور مسور اور گل سرخ اور سر پر نطول انہیں چیزوں کو جوش دے کر کریں اور ثفل سے ضماد کریں بعد استعمال ایسی چیزوں کے پھر وہ اجزا تجویز کریں جن میں باوجود اس اثر کے کسی قدر تلطیف بھی ہو جیسے سرد اور جھاؤ اور بہ اور کندر اگر چوٹ ایسی لگی ہو کہ تمام سر میں جنبش پیدا ہو بہت جلد اس طور خو دوس ہمراہ پانی یا شراب العسل کے پلانا چاہیے کہ اسی علاج سے نجات ہو جائے گی اور صحت حاصل ہو گی یہ بھی جاننا کہ اگر چوٹ کا صدمہ حجابہائے دماغ تک پہنچے اس وقت زیادہ ہوتا ہے اور اگر بسبب ضرب کے دماغ سے خون نکل آئے مرغ کا مغز کھلانا مفید ہے جس قدر بہم پہنچے اس کے بعد آب انار ترش اور جب ورم میں تحلیل پیدا ہو مغز مرغ کھلانے کی کثرت کرنی چاہیے تیسرے دن کے بعد اور نیز بعد فصد کے بھی اس کا استعما بکثرت چاہیے۔ **فصل** اٹھارھویں بیان علاج صداع ضعفی کا کے ضعیف ہونے کی وجہ سے اگر دردسر پیدا ہو پہلے اس سوء مزاج کی تدبیر ضرور ہے جس سے یہ سوء مزاج پیدا ہوا ہے اور سر کی تقویت ایسی چیزوں سے جو قوی سر کی ہیں جیسے وہ غذا خوشبو ہو اور اس میں تلطیف اور قبض بوجہ اجتماع اسباب محرکہ کے ہو اکثر جو سبب فاعلی صداع کا بروقت ضعف سر کے پیدا ہوتا ہے وہ یہی ہوتا ہے کہ معدہ میں اخلاط ردی حارہ یا غیر حارہ مجتمع ہوتے ہیں ایسے وقت میں ضروری ہے کہ تنقیہ اور استفراغ معدہ کا جن دواؤں سے

مناسب ہو کیا جائے اور غذا ایسی نہ دی جائے کہ جو خلط اس سے پیدا ہو اس میں قوت
متحلل ہونے کی اور ہضم ہو جانے کی نہ ہو اگر دونوں صفت کی غذا ممکن نہ ہو تو پہلے
صفت یعنی متحلل ہونے کی قوت کا ضرور خیال کرنا چاہیے غذا کا وقت عمدہ یہی ہے کہ
بعد فراغ حمام کے کھلائی جائے اور غذا ان کی سبک ہونی چاہیے اور ان کے طعام میں
قسب جو ایک قسم کا خرمائے سخت ہے اور روغن زیتوں ہمراہ پنیر کے یکجا کرنا چاہیے تاکہ
فم معدہ میں قوت پیدا ہو بقراط حکیم مطلق شراق کے استعمال کی اجازت ان کو دیتا ہے
اور جالینوس کہتا ہے کہ پانی ملا کر دینی چاہیے خواہ شراب رقیق ریحانی ہو خواہ رقیق میں
پانی ملا ہو اور روٹی کے ساتھ تناول کریں فصل انیسویں علاج اس صداع کا وقت حس
سے پیدا ہو سر کے حس قوی کے پیدا ہونے سے جو صداع پیدا ہو اس کا علاج یہ ہے کہ
حس میں کسی قدر کمی پیدا کی جائے اسی طرح پر کہ دماغ کی غذا میں تغلیظ کریں اور
ہریسہ جو نخود اور جو سے تیار ہوں اور گوشت گاؤ بشرط قوت ہضم کے کھلائیں یا وہ غذا جو
کاہو اور خرفہ کے ساگ اور گوشت ماہی سے بنے اسے کھلائیں بیشتر بعض مخدرات
جیسے شربت خشخاش کا بھی استعمال کرتے ہیں اور کبھی بطور رطلا کے اس کا استعمال کیا
جاتا ہے فصل بیسویں علاج صداع عرضی کا حمیات خواہ اور امراض حادہ میں جو صداع
باعرض پیدا ہوتا ہے وہ صداع کبھی بروقت اشتداد مرض خواہ بشدت نوبت مرض میں
لاحق ہوتا ہے اور بعد زوال شدت کے دردسر بھی زائل ہو جاتا ہے اور حمیات میں جو
صداع عرضی پیدا ہوتا ہے اس سے کبھی مریض کو ایسی بے چینی اور قلق عارض ہتا ہے کہ
اس قلق کی جہت سے اصل مرض یعنی تپ میں زیادتی ہو جاتی ہے اور اس پر دلیل کمی
بول کی دفعتہً اور بول کا ہم رنگ ہونا خچر کے پیشاب سے ہوتی ہے لیکن مشابہت خچر
کے بول کی بھی ظاہر کرتی ہے کہ فی الحال صداع موجود ہے اور کبھی یہ بھی ثابت کرتی
ہے کہ دردسر زائل ہو چکا اس لئے واجب ہے کہ اور دلائل خاص کی طرف رجوع کریں
اور تدبیر صائب اس صداع کی یہ ہے کہ سر کو روغن زیتون میں ڈبوئیں جو روغن گل معتاد

سے بنایا گیا ہو اور سرکہ میں نخلخہ نیم گرم فصل شتا میں اگر تپ نرم اور خفیف ہو اور فصل صیف میں خواہ بروقت شدت حمی کے سرد کر کے اور نطول سے بھی نفع ہوتا ہے اگر جو اور خشخاش اور بنفشہ اور گل سرخ کو پانی میں جوش دے کر تریڑ ادیں اور یہ نطول اس وقت کرنا چاہیے کہ بخارات کی حدت سے ایذا پہنچے اور اگر کثرت بخارات موجب ایذا کے ہو اس وقت یہ نطول اور تدبیرات مذکورہ جائز نہیں ہیں بلکہ بروقت کثرت اخلاط کے استفراغ کرنا اور محللات کا استعمال برفق کرنا چاہیے مثلا روغن زیتون میں نمام اور عصی الراعی اور مرزنجوش کو جوش دے کر استعمال کریں اگر معلوم ہو کہ تحلیل اس مادہ کی ایسی دوا سے ہو جائے گی حتی کہ بعض قدمائے اطبا نے بابونہ سے طلا تجویز کی ہے اور اگر باضطرار احتیاج مخدرات اور منومات کے ہو وہ بھی کرنا جائز ہے مگر احتیاط شرط ہے کبھی سویق جو اور اسبغول کے استعمال سے ابتدائے مرض میں ارتفاع مواد کو منع کرتے ہیں اور کبھی کشنیز کے استعمال سے اور روغن گل سے بھی یہی فائدہ ہوتا ہے اور کبھی حجامت بھی اس غرض کو پورا کرتی ہے اور اطراف کو باندھنا اور مالش کرنی بھی مفید ہے اور مخمور کے صداع کی جو تدبیر بیان ہو چکی اس کا استعمال بہت ہی عمدہ ہے اگر اطراف کی سندش کا ارادہ ہو پس واجب ہے کہ انہیں سرکہ سے نکال کر آب گرم میں رکھیں پھر ان سب تدبیروں سے سکون درد میں نہ سر کے بال تراش کر بابونہ اور خطمی اور بنفشہ اور رمشک خالص کا ضماد کریں اور یہ ضماد بعد حلق راس کے کرنا چاہیے اور بیشتر حاجت حجامت کی بھی ہوتی ہے اور جونک لگانا بھی پڑتا ہے کبھی تپ خواہ کوئی اور مرض ہو تو زائل ہو جاتا ہے مگر صداع باقی رہ جاتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ سرد تر غذا کھلائیں اور سر کی تقویت روغن گل اور روغن بابونہ سے کریں اور دن بھر میں دو مرتبہ ہاتھ پاؤں پر گرم پانی ڈالیں صبح اور شام اور مالش روغن بنفشہ کی کریں بعدہ جب انحطاط بحسب علامات کے ظاہر ہو ملطفات سے اعانت کریں فصل اکتسویں بیان علاج صداع بحرانی کا جب بحران مرض میں صداع عارض ہو دیکھنا چاہیے کہ مریض کو متلی ہے اور

سانس الٹی پلٹی چلتی ہے اور ہونٹ پھڑکتا ہے اور دوار عارض ہے یا نہیں خلاصہ یہ ہے
کہ اگر علامات سیلان مادہ کے بجانب تحت پائے جائیں اعانت طبیعت کی تلیین پر
کریں ایسی دواؤں سے جن میں خفیف ازلاق ہو جیسے شربت آلو بخارا یا زلال آلو
بخارا کہ جلاب میں بھگویا جائے بعد غرغرے کے تاکہ خوب اثر کرے اور شربت بنفشہ
اور شربت تمر ہندی اور شیر خشت جو وزن میں کم ہو یعنی بقدر پانچ درم کے دینی چاہیے
ازیں قبیل اور سب دوائیں جو ان کے قائم مقام ہوں پھر اگر مریض کے اطراف
گردے میں یا پسلیوں کے نیچے پشت کی طرف گرانی پیدا ہو خلاصہ یہ ہے کہ میلان
مادہ کا بول کی طرف ہو تدبیر ادرار کی سکنجبین جس میں دو درم تخم خربزہ اور اس کا نصف
تخم خیارڈالا ہوا استعمال کریں اور یہی کھلائیں کہ بخارات کو منع کرتی ہے اور ادرار بھی
کرتی ہے اگر آنکھوں کے سامنے شعاع یا سرخی یا زرد خیالات پیدا ہوں اور دیر تک
باقی رہیں اور رعاف پیدا نہ ہو سرکہ کی بو اور اس کے بخار سے چھینک پیدا کرنی چاہیے
اور اس کی ناک میں پھونکنا چاہیے یا کوئی سخت چیز ناک میں پھیرنی چاہیے یا اس کی
آنکھ آفتاب کے سامنے کی جائے اگر ممکن ہو کہ اس کی تیزی تحمل کر سکے اور اس کی
طرف بتامل دیکھ سکے پھر آنکھ ادھر سے ہٹالے اور اگر نبض میں ڈھیلا پن ہو اور جلد میں
نرمی تو ایسی چیزوں کی مالش کرنی چاہیے کہ جن سے پسینا برآمد ہو اور پلانا بھی اور سر پر
لگانا بھی اسی قسم کی دوائیوں کا چاہیے مگر ان دواؤں کا معتدل ہونا ضرور ہے اور اگر
لذع یا درماندگی کا کان کے نیچے یا نیچے کنارہ بنی کے پیدا ہو ایسے ضماد جو کہ جاذب
ہوں لگانے چاہئیں جیسے پودینہ کرفس پرانا منکہ کبھی احتیاج خالی پچھنے کی بھی ہوتی ہے
تاکہ مادہ دماغ سے اتر کر جدھر متوجہ ہے پہنچ جائے اور ورم پیدا ہو فصل بائیسویں بیان
میں علاج اس صداع کے جو سر میں کیڑے پڑنے سے پیدا ہو جیسے حکمائے ہند نے
دعوے کیا ہے ابتدا اس دردسر کے علاج میں بدن کے تنقیہ سے کر کے اس کے تھوڑے
سے ایارج فیقرا سے دماغ کا تنقیہ کریں اور ہفتہ میں چند مرتبہ یہی تدبیر کرنی چاہیے

اور اس کے بعد وہی غذا اور دوا جو فصل ننن انف یعنی ناک کی بدبو میں مذکور ہو گی استعمال کریں اور کل وہ چیزیں جو پیٹ کے کیڑوں کو قتل کرتی ہیں جیسے آب برگ شفتا لو آب بیخ توت اور صبر وغیرہ اس کے بعد سعوط اور عطوس جو دماغ کا تنقیہ کرتا ہے اور آئندہ اس کا بیان ہو گا استعمال میں لائیں فصل تیسویں بیان علاج اس صداع کا جو بعد نوم کے پیدا ہوتا ہے اس کا علاج تمام بدن کے تنقیہ اور سر کے تنقیہ سے جیسا معلوم ہو چکا ہے کرنا چاہیے اور دونوں کنپٹیوں پر اور پیشانی پر راکھ اور سرکہ کا لیپ کیا جائے افضل یہ ہے کہ راکھ انجیر کی لکڑی کی ہو فصل چوبیسویں علاج صداع شرکی کا جو دردسر مشارکت سے کسی عضو کے پیدا ہوتا ہے اس کے علاج میں پہلے ایک قول جامع ہم کہتے ہیں کہ جمیع اقسام صداع شرکی میں جس عضو کی شرکت سے یہ دردسر پیدا ہوا ہو اس کی طرف متوجہ ہو کر پہلے اس عضو کا استفراغ مخصوص کرکے اس کا مزاج بدل دیا جائے اور روقت اس تدبیر کے تقویت سر کی مقویات سے کرنی چاہیے تاکہ زیادہ قبول مادہ کو نہ کرے اگر زمانہ ابتدا میں دردسر ہو سرد دوائیوں سے تقویت کرنی چاہیے جیسے روغن گل اور سرکہ اور بعد زمانہ ابتدا کے اگر مادہ گرم ہو اور کیفیت میں تیزی ہو یہی تدبیر روغن گل وغیرہ کی بعینہ ہمیشہ کرنی چاہیے اور اگر مادہ بارد ہو روغن بابونہ یا دہن آس یا وہ روغن جس میں صمغ سر دبھگویا جائے یا برگ سرد سے بنایا جائے یا آب برگ سرد اور جھاؤ سے بنا ہو اس کا استعمال کرنا چاہیے جب تدبیر عضو خاص سے فراغت ہو چکے اب دیکھنا چاہیے کہ یہ دردسر عارضی بذات خود مرض مستقل ہو گیا ہے اور اس کا سبب سر میں باستحکام ٹھہر گیا ہے یا نہیں اور مادہ اور کیفیت میں فرق سمجھ لینا چاہیے اور جیسا معلوم ہو ویسی تدبیر کرنی چاہیے جو دردسر ساق کی مشارکت ہو اور مریض کو ایسا محسوس ہو کہ کوئی چیز ساق سے اٹھ کر سر تک آتی ہے اس کے علاج میں بشرط امتلاء مادہ واجب ہے کہ فصد سافن کی اور حجامت ساقین کی کرنی چاہیے اور بدن کا تنقیہ حسب استحقوان سے کرنا چاہیے اور اگر امتلا ظاہر نہ ہو ساقین کو بیخ ران تک باندھیں اور

دونوں قدم کی مالش نمک اور روغن خیری سے کریں اور اگر وہ مقام خاص جہاں سے مادہ مرتفع ہوتا ہے پہچان لیا جائے اس کو داغ دینا چاہیے اور قرحہ ڈالنے والی دوا کا استعمال کیا جائے تاکہ ریم پیدا ہو جو دردسر بسبب صعود بخارات کے اعضا بدن سے پیدا ہوا گر اس کا سبب فقط صعود بخارات کا ہو دورہ سے پہلے فواکہ تناول کرنے چاہیے اگر اس سے فائدہ نہ ہو آب سرد گونہار منہ ہو پینا چاہیے اکثر ایسے اوقات فواکہ میں بہی اور دھنیا مفید ہوتی ہے کہ وہ مانع صعود بخار کو بھی ہے یہی حال اس دردسر کا ہے جو بمشارکت جگر پیدا ہوا اور رادرار اور جگر پر ضماد بحسب مادہ لگانا بھی مخصوص اس درد میں نافع ہے سر میں جو ضعف بوجہ مشارکت معدہ کے پیدا ہوا اور اس کی جہت سے صداع ہو کبھی یہ ضعف فم معدہ کے ضعیف ہونے سے پیدا ہوتا ہے کہ فم معدہ مواد کو قبول کرتا ہے اور کیموس اس میں فاسد ہو جاتا ہے مگر یہ دردسر اکثر بروقت گرسنگی کے پیدا ہوتا ہے کہ ایک لقمہ آب انگور یا آب ریباس وغیرہ میں ڈبوئیں یا رب فواکہ میں جو قابض اور خوشبو ہوں بھگو کر کھلائیں اور حریرہ گیہوں کی روٹی کا یا چنے کے آٹے کا آب انار وغیرہ میں ترش کر کے استعمال کیا جائے اگر ان چیزوں کا بکثرت استعمال ہو فم معدہ میں قوت آ جائے گی جبکہ ان چیزوں کا استعمال ہوتا ہے اگر اسی زمانہ میں متلی پیدا ہو شاید کہ قے صفراوی عارض ہو گی اور جو صفرا معدہ پر گرتا ہے اس سے راحت حاصل ہو گی پھر اگر معدہ میں برودت ہو ان چیزوں میں مصالح گرم شریک کرنا چاہیے اور لقمہ بھی اسی طرح بھگونا چاہیے اور اگر ترشی اور مصالح کی تیزی مریض کے مناسب نہ ہو اور دردسر کی اذیت زیادہ ہو لقمہ کو جلاب سادہ میں بھگوئیں خواہ مصالح بھی بحسب حال شریک کریں ایضا مریض اگر قبل دورہ صداع کے کچھ کھا لے یا کسی قسم کا حریرہ پی لے بہت منتفع ہوتا ہے اگر انحدادطعام اور ہضم طعام محسوس ہو چاہیے کہ ایسی چیز تناول کرے جو قبض پیدا کرے جیسے ایک لقمہ روٹی کا رب فواکہ میں یا خود فواکہ روٹی ہمراہ قسب اور زیتون کے اور جو صداع بسبب اخلاط معدہ کے پیدا ہو اول تنقیہ معدہ کا کرنا

چاہیے اور بعد تنقیہ کے و نیز بروقت تنقیہ غذائے لطیف پسندیدہ خفیف الہضم جس کا
کیموس جید ہو کھلائیں بعد اس کے کسی قدر غذائے کثیف تجویز کریں لیکن کسی قدر جو
بنظر وقت اور طاقت کے واجب اور مناسب ہو مگر اس میں بھی تحلیل ہضم اور شکم نرم
کرنے کی صفت ہو اگر غذائے جید متصف بصفات مذکورہ بالا دستیاب نہ ہو فقط وہی
غذا جس میں تولید خون جید کی صفت ہو اختیار کریں گے گو وہ صفات نہ ہوں بہترین
اوقات تغذیہ یہ ہے کہ بعد دخول حمام کے واقع ہو ایسی بیماری کے حق میں مناسب یہی
ہے کہ ان کے بخارات بدن کے خفیف کئے جائیں اور اگر اخلاط ان کے صفراوی ہوں
جو علاج قانون کلی میں اوپر بیان ہو چکا ہے وہی کرنا چاہیے اور تقویت دماغ کی روغن
گل اور روغن آس سے بھی ملحوظ رہے اگر اخلاط بلغمی ہوں اور ریاح شدید کا ہیجان ہو
پھر ایسے مقویات جو شدید ہوں اور ملطفات بھی استعمال کریں گے اگر اس تدبیر سے
ازالہ مرض نہ ہو ایارجات کبیر ہمراہ جوشاندہ افتیمون کے استعمال کریں ایسے دردسر کے
علاج میں دونوں کنپٹیوں کے شریان کا قطع کرنا بھی نافع ہے اور خفیف داغ دینے سے
اسی مقام پر بشرطیکہ سر جل نہ جائے مگر دونوں شریان پر آلہ چسپیدہ ہو جائے اکثر
شریان کو قطع کر کے رطوبت جاری کر دیتے ہیں خواہ قطع شریان کر کے یونہی چھوڑ
دیتے ہیں یا اس پر داغ بھی لگا دیتے ہیں داغ دینے کا اچھا طریقہ یہی ہے کہ شریان کو
نمودار کریں یعنی اس مقام کی جلد الگ ہٹا دیں تاکہ اثر حرارت کا جلد تک نہ پہنچے اور
جلنے کا داغ کنپٹی پر نہ پڑے اور نیشتر وغیرہ کے دستہ خواہ دنبالہ سے گرم کر کے داغ لگانا
چاہیے پھر بھی اگر ممکن ہو خصوصاً فصل صیف اور شدت سرما میں داغ دینے سے احتیاط
اور اجتناب بہتر ہے اور بعد داغ دینے کے واجب ہے کہ غذا از قسم حریرہ کے تجویز کی
جائے اور دس دن تک کوئی چیز چبانے والی اس کو نہ دی جائے اور گرمیوں میں اس کی
غذا کا وقت ٹھنڈا تجویز کیا جائے اور بہت کلام کرنے کی ممانعت رہے اسی طرح ادویہ
قابضہ شرائین پر چسپاں کرنی چاہیے اور ان میں انزروت اور زعفران بھی شریک کیا

جائے اور قرابادین میں اس کا بیان ہوا ہے کبھی شرائین پر اسرب یعنی سیسا چپٹا کر کے
رکھتے ہیں اور ایک پٹی سے خوب کس کر باندھتے ہیں تا کہ حرکت شریان کی اور دھمک
برطرف ہو کہ اس سے درد زیادہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح بجائے سیسے کے فقط ایک ٹکڑا
لکڑی کا باندھنا بھی مفید ہوتا ہے اس قسم کے صداع کے واسطے داغ قوی تین طرح پر
ہوتا ہے ایک تو سر پر دوسرا صدغین پر جو ابھی مذکور ہوا تیسرا اس فقرہ پر جو پس سر واقع
ہے یعنی وہ مقام جہاں گڑھا سا پڑ جاتا ہے شراب کا استعمال اس مریض کو ہر حال میں
مضر ہے اور اگر سبب صداع کا بخارات کا صعود معدہ سے ہو وہ صداع اسی قسم میں
داخل ہو جو ہم نے اوپر بیان کیا یعنی اعضا سے بخارات چڑھنے سے جو صداع پیدا ہوتا
ہے اس کا علاج اوپر مذکور ہوا ہے وہی علاج اس کا بھی کرنا چاہیے اور ازیں قبیل وہ
صداع بھی ہے جو پانی پینے سے پیدا ہوتا ہے کہ یہ بھی ضعف معدہ سے پیدا ہوتا ہے
اور اس کا علاج عمدہ یہی ہے کہ شراب ریحانی تھوڑے سے پانی میں ملا کر پئیں اور اس
میں وہ پانی بھی شریک کریں جو اس کے پینے میں روزمرہ آتا ہوتا کہ معدہ پر کچھ اذیت
نہ پہنچے جو درد سر بشرکت گردہ اور مراق کے ہوتا ہے یا رحم وغیرہ کی شرکت سے پیدا ہو
اس کے علاج میں تدبیر وہی کافی ہے جو اول کتاب میں کہہ چکے اور حمیات میں جو
صڈ داع عارض ہوتا ہے اس کا علاج بھی بیان کر چکے فصل پچیسویں بیان علاج گرانی
سر کے گرانی سر کو فائدہ استفراغ سے ہوتا ہے اور استعمال شبیارات کا بھی مفید ہے اگر
گرانی سر کی بوجہ غلبہ خون کے ہو پہلے فصد سرو کی کریں اس کے بعد عرق جبہہ کی فصد
کرنی چاہیے خصوصاً اگر گرانی سر کی پشت سر میں ہو ایضاً فصد عروق کی اور اس شریان
کی جو دونوں کانوں کے پیچھے ہیں خصوصاً اگر گرانی سر کی آگے کی طرف ہو بہت مفید
ہے فصل چھبیسویں علاج اس درد سر کا جس کا نام بیضہ اور خوذہ ہے چونکہ یہ درد تمام سر
میں ہوتا ہے اس واسطے اس کو بیضہ اور خوذہ کہتے ہیں یہ درد سر ثابت اور برقرار رہتا ہے
اور دیر تک رہتا ہے اور مزمن ہوتا ہے اور ہر ساعت اس کی سختی میں ہیجان ہوتا ہے

تھوڑی سی حرکت یا تھوڑی سی شراب پینے سے یا تھوڑی سی چیز منجر کھانے سے درد میں شدت ہوتی ہے اگر اس مریض کے پاس کوئی چلا کر بولے بلکہ اکثر اوقات متوسط آواز بھی ناگوار ہوتی ہے اور درد میں شدت ہوتی ہے تا اینکہ مریض کو بولنا کسی شخص کا بالکل ناگوار ہوتا ہے اور روشنی آفتاب وغیرہ کی اور آدمیوں میں بیٹھنا اس کو برا معلوم ہوتا ہے تنہائی اور تاریکی اور ہر طرح کی راحت اور چپ لیٹنا اس کو مرغوب ہوتا ہے اس مرض کے بیماروں کو جن چیزوں سے اذیت پہنچتی ہے وہ مختلف طور کی ہوتی ہیں بعض لوگوں کو کوئی چیز اذیت دیتی ہے اور بعض کو دوسری چیز مگر اس کیفیت میں سب برابر ہیں کہ ہر وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا سر ہتوڑی یا گھن سے کوئی شخص توڑ رہا ہے یا کسی طرف کھینچ رہا ہے یا کوئی سر کو پھاڑے ڈالتا ہے یہ دردسر آنکھ کی جڑوں تک پہنچتا ہے جالینوس کے نزدیک سبب کھینچنے والا اس درد کا ضعف دماغ ہے یا دماغ میں شدت حس پیدا ہونے اور سبب مولد اس درد کا خلط ردی یا ورم حار یا ورم بارد رہتا ہے علاوہ اس کے یہ ہے کہ اکثر ورم سوداوی یا ورم سخت سے یہ دردسر پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم وسط حجاب میں ہوتا ہے استخوان قحف سے خارج ہو یا داخل یہ بات اوپر معلوم ہو چکی کہ جس وقت سبب صداع کا ورم وغیرہ ہو لیکن اس حجاب کا ورم جو اندر قحف کے ہے اس درد کا حس اس طرح پر ہوگا جیسے آنکھ تک یہ درد پھیلا ہوا ہے اس لئے کہ جو جھلی عصبہ مجوفہ پر شامل ہے اس کا ایک جزو حدقہ چشم تک پہنچا ہوا ہے اور اگر ورم حجاب خارجی قحف میں ہو اس کا درد ہاتھ کے چھونے سے محسوس ہوگا اور مریض کو ناگوار ہو کہ اس مقام تک ہاتھ پہنچے اکثر یہ دردسر امراض سابقہ سے پیدا ہوتا ہے جو امراض کہ جوہر دماغ اور دماغ کے حجابہائے داخلی اور خارجی کو اس قدر ضعیف کر دیں کہ تھوڑی سی حرکت سے ایذا پہنچنے لگے اور تھوڑی سی حرکات بدنی غذائی یا بخاری اور حرکات خارجی سے اذیت پہنچے اور ایسا ضعف ہو جائے کہ دماغ فضول موذی کو قبول کرنے بعض اطبا بیضہ میں شروط مذکورہ بالا کی رعایت نہیں کرتے بلکہ ہر ایک درد جو تمام سر کو شامل ہو اس

کو بیضہ کہتے ہیں خارج قحف ہو یا داخل بخارات معہ سے پیدا ہو یا سر کے بخارات سے خلط صفراوی ہو یا ورم فلغمونی نفس دماغ میں ہو یا دماغ کے پردوں میں کہ اس وقت ہمراہ گرانی سر کے ضربان ہوگا یا ورم حمرہ کو کہ اس وقت ہمراہ التہاب اور سوزش کے لذع بھی بدون ثقل کثیر کے پیدا ہوگا یا اور اخلاط سے ورم ہو مگر ہمراہ نہ ہو اور گرانی زیادہ محسوس ہو اور اس مقام پر علامات اخلاط بارد کے پاس جائیں تو علاج بہر حال ہر ایک کا بموجب اس کے سبب کے کریں گے لیکن نام بیضہ کا باصطلاح ماہران فن اسی درد کے واسطے مخصوص ہے جس میں شرائط مذکورہ صدر موجود ہوں۔ علاج اگر معلوم ہو کہ خون کی کثرت ہے اور سبب اولی خواہ سبب محرک وہی خون ہے فصد کرنی چاہیے لیکن اگر دلائل برودت اخلاط موجود پر قائم اور زمانہ مرض کا طولانی ہو چکا ہے اور پہلے استعمال راوحات کا ہو چکا ہے اس وقت ایسے نطولات کا استعمال کریں گے جس میں تھوڑے سے محللات قوی کا اضافہ کرتے ہیں اور استفراغ مناسب بھی ضرور کرنا چاہیے اور استعمال حب صبر کا ہمراہ مصطگی کے زیادہ نافع ہے اور ہر تین شبوں میں ایک شب اس کا استعمال ضرور کرنا چاہیے اور حب قوقایا اس صداع کے استفراغ میں ضرور مستعمل رہے اگر دوائے قوی کی حاجت ہو بعدہ جوشاندہ خیارشنبر ہمراہ چار مثقال روغن بید انجیر کے استعمال کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعد استفراغ کے تنقیہ دماغ اور حجابہائے دماغ کا ایسی دواؤں سے جو مقوی دماغ ہوں کرنا چاہیے از انجملہ وہ شمومات ہیں جن میں مشک اور عنبر شریک ہو اور کافور بھی داخل کرتے ہیں اور بیشتر ہمراہ ان ادویہ کے صبر بھی داخل ہوتا ہے تا کہ تقویت اور تحلیل ساتھ ہی حاصل ہو اور بالتزام ضمادات حارہ اور مخدرہ جو اوپر بیان ہو چکے لگائے جاتے ہیں جب زمانہ انحطاط مرض کا پہنچے اور کمی ظاہر ہو حمام اور ضماد قوی کا استعمال کریں مگر زمانہ ابتدا میں خواہ اگر مادہ حارہ سبب مرض کا ہو وہی تدبیر کریں گے جو قانون عام میں تدبیر دماغ کی مذکور ہوئی ہے اور چند روز متواتر آب خیارشنبر اور روغن بادام کا استعمال ضرور ہے کبھی

ان کو سعوط مومیائی اور روغن بنفشہ کا بھی مفید ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بیضہ جب مزمن ہو جائے اور زمانہ دراز گزر چکے پھر مزاج میں برودت پیدا ہوتی ہے گو ابتدا میں اس کا سبب حار ہو اور یہ بھی ضرور ہے کہ بیضہ مزمن کا ازالہ اسی دوا سے ہوتا ہے کہ جس میں تحلیل قوی اور تسخین شدید ہو کبھی ایسے لوگوں کو سعوط اقراص کوکب اور سلیسا اور رودواء المسک وغیرہ کا مفید ہوتا ہے کہ ایسی کوئی دوا شیر مرضعہ دختر میں گھول کر سعوط کرائیں خصوصاً بروقت شدت وضع اور بیداری کا غلبہ ہو داغ دینا اور فصد شرائین خواہ شریان جبہہ کا قطع بیضہ میں وہی فائدہ رکھتا ہے جو صداع کہنہ میں اوپر مذکور ہو چکا غذا ایسی دینی چاہیے جو زیادہ تبخیر نہ کرے تا کہ ایکہ مسور بھی گو کہ اس کی تبخیر بہت کم ہے یہ بھی نہ دینی چاہیے گو اس کے ہمراہ روغن بادام بھی شریک کریں اسی طرح شوربائے بقول مگر غذائے مبرود میں استعمال ان چیزوں کا کچھ مضر نہیں ہے اس لئے کہ بخارات ان کے بدن میں کم پیدا ہوتے ہیں طلا اس مرض میں کبھی ایسے چاہیے جو کسی قدر مخدر ہوں مگر غرض اصلی یہی ہے کہ تحلیل پیدا ہو از انجملہ یہ طلائے مخصوص ہے افیون دم الاخوین زعفران صمغ عربی کہ اس سے کنپٹی پر طلا کریں اگر ضرورت تخدیر پیدا کرنے کی از انجملہ زعفران مازو قرص کوکس کہ اس سے تمام جبہہ پر طلا کرنا چاہیے اور قرابادین اور ابواب ادویہ مفردہ میں ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اور ادویہ مفصلا وہاں مذکور ہیں۔ فصل ستائیسویں شقیقہ کے بیان میں شقیقہ کو آدھا سیسی بھی کہتے ہیں اور یہ درد سر کے ایک طرف اٹھتا ہے اور جالینوس اس کی تعریف یوں کرتا ہے کہ یہ درد پھرتا رہتا ہے اور اصلی مقام اس کا وسط سر میں ہے کبھی اس درد کا سبب اندرون قحف کے ہوتا ہے اور کبھی اس جھلی میں جو قحف پر لپٹی ہوئی ہے اور اکثر کنپٹی کے عضل میں اس کا سبب ہوتا ہے اور جو سبب خارج قحف پیدا ہوتا ہے اس سے جو شقیقہ پیدا ہوتا ہے اس میں ایسی شدت ہوتی ہے کہ سر کا چھونا دشوار ہوتا ہے مواد اس صداع کے یا اسی مقام خاص میں سے پیدا ہوں خواہ وہ اور شرائین خارجہ سے آتے ہوں خواہ نفس دماغ اور دماغی حجابوں سے براہ

ان درزوں کے پہنچیں جو فعل اول مقالہ اولی میں اس کتاب کے بیان ہو چکے ہیں اور کبھی یہ صداع ان بخارات سے پیدا ہوتا ہے جو تمام بدن سے دفع ہوتا ہے خواہ کسی عضو خاص سے جو اسی نصف جانب سر کے واقع ہو جدھر شقیقہ پیدا ہوتا ہے اکثر شقیقہ کے دورے ہوتے ہیں اور اکثر تو یہی ہے کہ اس کی پیدائش اخلاط سے ہوتی ہے اور کوئی شقیقہ ایسا نہیں ہوتا ہے جس کے واسطے کسی قدر سوء مزاج مفرد ہو اور جو شقیقہ اخلاط سے پیدا ہوتا ہے کبھی وہ اخلاط گرم ہوتے ہیں اور کبھی ارد ہوتے ہیں اور کبھی ریاح اور بخارات ہوتے ہیں اور ان سب اسباب کے علامات متعدد مقامات پر مذکور ہو چکے اگر سر دا خلاط خواہ ریاح اور بخارات سے شقیقہ پیدا ہو اس میں گرمی پہنچنے سے سکون اور خفت پیدا ہوتی ہے اور تمدد قریب اور گرم شقیقہ میں ملمس سر کا گرم رہتا ہے اور کنپٹیاں دھمکتی رہتی ہیں اور مبردات کے استعمال سے راحت پہنچتی ہے ایضا شقیقہ بارد میں برودت محسوس ہوتی ہے اور گرم میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور یہ بات بروقت اشتد ادوجع کے دونوں قسم میں ہوتی ہے علاج علاج شقیقہ کا فصد سے بطریقہ مذکورہ بالا کرنا چاہیے خصوصاً فصد عرق جبہہ کی اور کنپٹی کے رگوں کی فصد اور اسہال اور حقنہ اور جذب مخالف جانب کی طرف بنابر رعایت انہیں قواعد کے کرنا چاہیے جو قانون عام میں مذکور ہیں شقیقہ حار میں خیساندہ صبر کاسنی میں جس طرح قرابادین میں درج ہے مفید ہوتا ہے اور مقدار شربت اس کی ایک اوقیہ سے چھ اوقیہ تک جائز ہے اور فصد جبہہ اور فصد ناک کے رگوں کی اس سے زیادہ مفید ہے اور بروقت دورہ کے تبدیل مزاج کی تدبیر کرنی چاہیے اور دور سے پہلے تنقیہ کرنا چاہیے اگر مادہ گرم ہے مخدرات صدغین پر فربیون اور پوست بیخ تفاح اور شبت اور بنگ اور کافور سے استعمال کریں اور تبرید مقام درد کی جس طرح قانون عام میں لکھی ہے کرنی چاہیے کبھی وہ سیاہی جس سے کتاب لکھی جاتی ہے جدھر درد ہو اس پیشانی پر لگانے سے نفع ہوتا ہے ازانجملہ زعفران ہے جو ارباب شقیقہ کے جبہہ پر لگانی چاہیے کبھی وہ سیاہی جس سے کتاب لکھی

جاتی ہے جدھر درد ہو اس پیشانی پر لگانے سے نفع ہوتا ہے ازانجملہ زعفران ہے جو ارباب شقیقہ کے جبہہ پر لگانی چاہیے اور سداب و نعناع سے ضماد بنا کر لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اسی طرح طلا قرص پونس کا جو قرابادین میں مذکور ہے اسی طرح استعمال ضماد لب غار اور برگ سداب ایک جزء اور رائی نصف جزء پانی میں پیس کر طلا کریں اس سے بھی عمدہ قیروطی جو ذراریح سے تیار کی جائے کہ اس کے استعمال سے مقام استعمال پر دانہ دانہ سے پڑ جاتے ہیں خواہ وہ قیروطی جو ثافیا سے جو سداب بری کا گوند ہے تیار کریں کہ اس کی منفعت داغ دینے کی منفعت سے برابر ہے اور اگر مادہ بارہو اور برودت بھی شدید ہو فرفیون اور رائی اور عاقر قرحا وغیرہ سے ضماد کرنا چاہیے جو شقیقہ مزمن ہو اور زمانہ درکار گزر چکا ہو پھر وہ بہر حال سرد ہے اور محتاج تحلیل مادہ تسخین قوی کا ہے اور ہم نے طلا اور نطولات مشترکہ اور خاص مرض شقیقہ کے قرابادین میں ذکر کیے ہیں انہیں کا استعمال کرنا ضرور ہے اگر استعمال طلا کا بعد تنقیہ بدن کے اتفاق ہو پہلے مالش اس کنپٹی کے عضل کی جدھر درد ہوتا ہے رومال خواہ انگلی سے بروقت دورہ کے کر کے بعد ازاں طلا کا استعمال کریں اگر ارادہ تخدیر پیدا کرنے کا ہو اور اگر چہ وجع ضربانی کی شدت ہو کنپٹی کے شریان پر اس جگہ جدھر درد زیادہ ہو فربیون اور انزروت اور قوابض کے طلا کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اور اسی مقام شریان پر سیسہ او ردرست کی ہوئی لکڑی بطور چشمہ کے مفید ہے اگر مستحکم بندش کریں تاکہ شریان کی جھندگی جو باعث وجع ضربانی کے ہے کم ہو جائے جیسا کہ اوپر کی فصل میں بمقام داغ دینے کے بیان ہو چکا بعض متقدمین نے شقیقہ مزمنہ کے واسطے ایک دوائے مجرب نافع ایسے ذکر کی ہے کہ وہ دوا انہیں ایک عورت سے بہم پہنچی تھی صفت اس کی یہ ہے قثاء الحمار اور افسنتین کو آب خالص اور روغن زیتون میں جوش دیں تا اینکہ مہر ہو جائے اور گھل جائے بعد ازاں جس جانب درد ہو پہلے زیت اور اسی پانی سے نطول کریں بعد ازاں ثفل کو بطور لیپ کے ضماد کریں یہ حکیم کہتا ہے کہ اس دوا کا استعمال جس وقت کیا فورا

شقیقہ بر طرف ہو جاتا ہے تپ یا ہو یا نہ ہو ضماد میں رائی سے بہتر کوئی ضماد نہیں ہے جب مرض میں طول ہو ثافیسا کا ضماد کرنا مفید ہوتا ہے اور پوست بیخ کبر اور فربیون پیس کر شراب ریحانی میں گوندھ کر ثافیسا بھی اس میں شریک کریں کہ یہ علاج عظیم النفع ہے منجملہ اس علاج کے جو بہت مفید ہے یہ ہے کہ حمام میں داخل ہو کر بکثرت گرم پانی کے بخارات پر سر جھائے رہیں اس کے بعد روغن پستہ سے سعوط کریں کہ اس ترکیب سے درد شقیقہ کا مادہ اپنے مقام سے ٹھہر کر شانوں تک آجاتا ہے پھر وہ نسخہ قرابادین اور وہ اجزاء مفردہ جو جدا اول مفردات میں درج ہیں تلاش کر کے استعمال کرنے چاہئیں فصل اٹھائیسویں ورم اور اس کے تفرق اتصال کے بیان میں پہلے ذکر قرانیطس کا ہم کرتے ہیں قرانیطس سرسام گرم کو کہتے ہیں یعنی ورم گرم جو دماغ کے باریک پردہ خواہ گندہ پردہ میں ہو اور جرم دماغ میں ورم نہ ہو اگرچہ کبھی جرم دماغ میں ورم عارض ہوتا ہے بعض اطبا نے جو ایسا گمان کیا ہے کہ نفس جوہر دماغ میں ورم نہیں ہوتا ہے یہ گمان غلط ہے اس شخص کی دلیل یہ ہے کہ جو شے نرم ہو جیسے جوہر دماغ خواہ سخت ہو جیسے ہڈی اس میں تمدد اور کشش نہیں ہوتی اور جس شے میں تمدد اور کشش نہ ہو اس میں ورم بھی نہیں ہو سکتا اور غلطی صغری میں اس قیاس کے یہ ہے کہ جو شے نرم اور بالزوجت ہو اس میں تمدد ہوتا ہے اور ہڈی بھی متورم ہو جاتی ہے اور اس حکم کا خود جالینوس مقرر ہے دانتوں کے باب میں اس قول کو ہم مفصلا بیان کریں گے ہم یہ کہتے ہیں کہ جو شے غذا کو قبول کرے اس میں تمدد ضرور پیدا ہو گا اور بوجہ غذا کے بڑھنے کے پھر جب غذا سے اس کا جوہر اصلی مقدار میں بڑھتا ہے فضلہ کی وجہ اس میں زیادتی پیدا ہونے کو کون مانع ہے اور ورم کی وہی زیادتی ہے جو فضلہ کی جہت سے ہو لیکن اگرچہ دماغ کا جوہر بھی متورم ہوتا ہے مگر قرانیطس اور سرسام مخصوص ورم حجاب کو کہتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ورم گرم ہو اگرچہ بعض مواضع استعمال میں اطلاق اس لفظ سرسام کا جوہر دماغ کے ورم پر بھی ہوا ہے مگر یہ استعمال بعد نقل کے ہے اس عرض لازم سے جو ہذیان اور اختلاط

عقل مع حرارت محرقہ کے ہو پس اطلاق اور استعمال عامی اس لفظ کا اختلاط اور ہذیان پر ہے اور استعمال اصطلاحی یعنی عرف اطبا میں اس ورم پر بھی اطلاق سرسام کا کرتے ہیں بطور تسمیہ معروض باسم عرض کے اور وہ عرض نسیان ہے جو باعث اختلاط اور ہذیان کا ہوتا ہے اور وہ سرسام بارد ہے جسے لیثر غس بھی کہتے ہیں اور جس وقت لفظ سرسام بطور عرف عام کے استعمال کیا جائے اس میں یہ سرسام دماغی بھی داخل ہے وہ یہی سرسام ہے بعض آدمی چونکہ لغات سے واقف نہیں ہوتے ان کا گمان یہ ہوتا ہے کہ برسام نام اسی ورم کا ہے اور کہتے ہیں کہ سرسام بہ نسبت برسام کے زیادہ استحقاق رکھتا ہے کہ اس ورم کو کہیں حالانکہ یہ قول ان کا محض لغو ہے اس لئے کہ برسام لفظ فارسی ہے بر کی لفظ فارسی میں بمعنے سینہ کے ہے اور سام بمعنے ورم کے بس برسام سینہ کے ورم کو کہنا چاہیے اور لفظ سر فارسی بمعنے راس کے ہے عربی میں اور سام وہی ورم پس سرسام بقلب اضافت بمعنی ورم سر کے ہے سرسام حمیات میں بھی پیدا ہوتا ہے اور فم معدہ کے اخلاط سے جو محترق اور سوختہ ہو جائیں یہ ورم بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اطراف سر کے ورم خارجی سے بھی سرسام پیدا ہوتا ہے خواہ اطراف سر کے خارج جو غشا یعنی جھلی ہے اس کے ورم سے سرسام پیدا ہوتا ہے اور جو سرسام ہمراہ برسام کے ہوتا ہے وہ بشرکت حجاب دماغ اور اورام حجاب اور تمامی عضلات صدر کے ہوتا ہے اور نیز وہ سرسام جو ورم مثانہ او روورم معدہ میں ہوتا ہے لفظ سرسام میں جو اشتراک لفظی پیدا ہوا ہے اسی سے اس کے بیان میں ارباب تصنیف مختلف ہوتے ہیں جیسے بیانات مصنفین کے لیثر غس کی لفظ میں مختلف ہیں جسے ہم سرسام بارد ابھی کہہ چکے مگر سرسام حقیقی وہی ہے باصطلاح اطباء ماہرین جو صدر فصل میں لکھا گیا کبھی جوہر دماغ بھی اگر متورم ہو جاتا ہے وہ سرسام نہایت ردی ہے اور جوہر دماغ کا ورم بوجہ مشارکت حجاب خواہ بوجہ انتقال او روورم کے بطرف جوہر دماغ کے پیدا ہوتا ہے اور چوتھے دن قتل کرتا ہے اگر یہ چوتھا دن گزر جائے پھر نجات کی امید ہوتی ہے اکثر جو مریض سرسام میں مرتے ہیں

نفس کی آفت سے مرتے ہیں یہ ورم جو ہر دماغ کے مختلف مقامات میں پیدا ہوتا ہے
بحسب اجزاء دماغ کے اور بطون دماغ کے اور کبھی ساتھ ہی دو بطن میں ورم پیدا ہوتا
ہے خواہ تینوں بطن میں یکبارگی ورم پیدا ہو جاتا ہے اور اکثر عموداس ورم کا یے وہ مقام
جہاں سے ابتدا ہو کر کمی اور بیشی ہوتی ہے متصل تجویف مقدم کے تا تجویف اوسط ہوتا
ہے مبدا اور سبب اس ورم کا خون ہوتا ہے خواہ صفرائے صحیح یعنی غیر متعفن یا خاص خواہ
حمی صیحہ خواہ صفرا محترقہ مائل بسودا اور یہ قسم زبوں ہے شاید ورم دماغی اکثر خون صفراوی
سے ہوتا ہے اور خون محض سے نہیں ہوتا ہے خواہ صفرائے محض سے ہوتا ہے اور شاید کہ
نجات اس مرض سے اکثر بذریعہ عرق خواہ رعاف ہی کے موتی ہے اور اکثر حجاب کا
ورم ہمراہ ان رگوں کے ہوتا ہے جو سر سے باہر نکلی ہیں اور ان کے ورم میں درزیں سر کی
پھول جاتی ہیں جس سرسام میں اختلاط عقل کے ہمراہ بکا اور ضحک ساعت بساعت ہو
وہ نہایت ردی ہے اگر ذات الریہ کا انتقال طرف سرسام کے ہو شدت حرارت خلط کی
اس پر دلیل ہو گی اسی طرح اگر ذات الریہ بطرف سرسام غیر حقیقی کے منتقل ہو جائے
اگر یہ بات عارض ہو کہ ثقل اور گرانی اطراف سر اور ریہ میں ہر وقت رہے اور بعد ازاں
تشنج اور تے زنجاری پیدا ہو اسی وقت مریض ہلاک ہوتا ہے اور زیادہ مدت مہلت کی
ایسے وقت بشرطیکہ قوت قوی ہو ایک دن خواہ دو دن کی ہوتی ہے زیادہ تر امید نجات کی
قرانیطس کی اس قسم میں ہوتی ہے کہ مریض بعد خفت خمار کے ہر وقت ہذیان اور بیہوشی
کے جو جو حرکات اور کلمات کہتا اور کرتا ہے انہیں یاد کرے اور اس میں غلطی نہ کرے اور
اگر اس مرض میں امور یدوس عارض ہو یعنی خون بواسیر کا جاری ہو جائے دلیل محمود ہے
جس وقت صاحب برسام کی آنکھیں بند ہو جائیں اور بعد ازاں تے صفراوی عارض
ہو اور ضعف بھی اسے ہو اسی دن مر جائے گا اور اگر قوت وفا کرے دوسرے روز ضرور
مرے گا کبھی ایسا مریض دیکھا نہیں گیا کہ اس کے اطراف دماغ میں ورم ہو اور ربول
بھی اس کا مائی ہوتا ہے یعنی مادہ بتمامہ متوجہ بطرف اعلی کے ہو اور پھر وہ مریض بچ

جائے اور نجات پائے اکثر تو قرانیطس بوجہ سیلان بواسیر کے زائل ہو جاتا ہے اور کبھی ایسے مادہ میں برودت پیدا ہو کر بطرف لیثر غس کے منتقل ہو جاتا ہے اور کبھی اگر قرانیطس سے نجات بھی ملتی ہے انجام کار میں دق خواہ جنون پیدا ہوتا ہے اور اکثر انتقال غیر حقیقی کا بطرف سرسام حقیقی کے ہو جاتا ہے او مشائخ بہت کم قرانیطس سے نجات پاتے ہیں بعض اطبا اس کے مدعی ہیں کہ بیشتر ایک مرض ایسا عارض ہوتا ہے شبیہ قرانیطس کے بدون تپ کے اور تپ سے خالی ہونا دلیل ہوتا ہے کہ ورم بھی نہیں ہے اسی شخص کا قول ہے کہ اگرچہ ورم اور تپ اس میں نہ ہوتا ہم قلق زیادہ اور اوچھل پھاند مریض بہت کرتا ہے اور قرار بہت دشوار ہوتا ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیواروں کو پھاند جائے گا اور اس کا ضجر شدید اور تنگی نفس اور پیاس شدید ہوتی ہے اور جب پانی پیتا ہے گلے میں پھنستا ہے اور قے ہو جاتی ہے یعنی وہی پانی گر پڑتا ہے اسی طبیب کا مقولہ ہے کہ اکثر یہ مرض اسی دن قتل کر ڈالتا ہے اور بیشتر چار روز کی مہلت ملتی ہے اور نجات اس سے کسی کو ملتی نہیں بلکہ مریض کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور زبان بھی سیاہ ہو جاتی ہے اور آنکھیں خشک ہو کر پتھرا جاتی ہیں اور ایسے بیماروں کی حالت مظلوم فریادی کی سی ہو جاتی ہے اس کے بعد ان کے حرکات میں ترقی پیدا ہوتی ہے اور ان کی نبض ساقط ہو جاتی ہے اور مر جاتے ہیں اور اکثر یہی ہے کہ ان کی موت بوجہ اختناق کے ہوتی ہے ابھی دوڑتے پھرتے تھے یکایک دیکھو تو گر پڑے اور مر گئے اس مرض کے وجوہ اور عروض میں کچھ عجب نہیں کہ دماغ کو شرکت کسی اور عضو کریم سے ہو جیسے عضل نفس میں اگر تشنج عظیم عارض ہو خواہ کسی اور طرح کا فساد اس عضلہ میں پیدا ہو جس سے خناق کا عروض ہو جائے اور دماغ کو اس کے ایذا پہنچے اس وقت دماغ کو شرکت ہو گی اور فاسد ہو جائے گا اور اختلاط عقل پیدا ہو گا اور پیاس کا غلبہ بوجہ خشکی اطراف سر اور حلق اور سینہ کے بھی ہو گا فصل انتیسویں بیان میں علامت مشترکہ کے جو علامات اقسام قرانیطس حقیقی کے ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ حمی لازم ہوتی ہے اور

یبوست اس تپ میں زیادہ ہوتی ہے کہ اکثر دوپہر کو تپ کی زیادتی ہو اور ہذیان میں کبھی افراط اور کبھی خفت پیدا ہوتی ہے بلکہ جاتا رہتا ہے اور کلام کرنا ناگوار ہوتا ہے اور اگر کلام کرے کسل اور ماندگی پیدا ہوتی ہے اور عقل میں اختلاط پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہ اختلاط قریب روز چہارم کے عارض ہوتا ہے اور عبث اور بیکار اطراف سے بازی کرتا ہے اور کھیلتا ہے اور تنفس میں اضطراب غیر منتظم ہوتا ہے اور لیکن سانس بڑی بڑی لیتا ہے اور شراسیف میں امتداد اوپر کی طرف زیادہ ہوتا ہے اور اکثر اعضا میں اختلاج پیدا ہوتا ہے کہ قبل امتداد شراسیف اور اس کے ہمراہ اور اس کی وجہ سے اعضا پھڑکتے ہیں اور اکثر ہمراہ اس کے نیند بھی پیدا ہوتی ہے مگر مضطرب کہ جب نیند سے چونکتے ہیں چلاتے ہیں اور کبھی سوتے ہیں اور کبھی بیدار رہتے ہیں پھر نیند بھی مضطرب اور مشوش ہوتی ہے کہ خیالات اور اوہام فاسدہ اور خوفناک پیدا ہوتے ہیں اور جاگنے کے وقت چیختے ہوئے اٹھتے ہیں اور بروقت بیدار ہونے کے بیشرمی اور جسارت امور عظام پر اور غضب عادت سے زیادہ اور ناگواری روشنی اور شعاع شمس کی پیدا ہوتی ہے اور خشونت زبان میں پیدا ہوتی اور دانت سے زبان کاٹتے ہیں اور بیشتر زبان پر ورم پیدا ہوتا ہے اور اکثر آواز بند ہو جاتی ہے اور پانی کی خواہش کرتے ہیں مگر تھوڑا سا پیتے ہیں اور خواہش بھی زیادہ نہیں ہوتی اور اکثر ان کے اطراف سرد ہو جاتے ہیں بدون کسی برودت خارجی کے جو اطراف کو سرد کردے بول ان مریضوں کا مائل بلطافت اور رقت ہوتا ہے اور نبض ان کی ٹلب بوجہ ورم کے جو عضو عصبی میں پیدا ہوا ہے اور سخت ہے بوجہ صلابت رگوں کے اور قوت نے ضعیف ہوکر مادہ کو نبض کی قوت میں کسی قدر افزائش پیدا کی ہے لیکن اگر قریب بہلاکت ہوں گے اس وقت قوت نبض میں نہ ہوگی ہاں اگر اس وقت بھی بس قوت کو مجتمع کرے اور شدت پیدا کرے اور اخیر حرکت انقباض نبض کی اور اسی طرح آخر انبساط زیادہ سریع ہوتا ہے مگر اس نبض کی منشاریت کسی قدر موجیت سے خالی نہیں ہوتی اس لئے کہ جوہر دماغ

رطب ہے کبھی ان کی نبض میں عرض بھی چند مرتبہ پیدا ہوتا ہے اور عظیم بھی ہو جاتی ہے
بنظر کسی حاجت کے اور متواتر بھی ہو جاتی ہے اور اجزاء وضع میں اختلاف بھی پیدا ہوتا
ہے اور مرتعش بھی ہتوی ہے اور مرتعش ہونا اس نبض کا منذر بغشی ہوتا ہے لیکن ایک قسم
خاص کا ارتعاش جو بوجہ صلابت رگ کے ہو کہ وہ دلیل غشی پر نہیں ہوتا ارتعاش کا
موجب صلابت رگ کی ہوتی ہے اور قوت کا قوی ہونا اور اسی وجہ سے منذر بغشی
نہیں ہے کبھی ان کی نبض میں تشنج پیدا ہوتا ہے اور یہ نبض منذر بہ تشنج ہوتی ہے موجب
صلابت رگ کی ہوتی ہے اور قوت کا قوی ہونا اور اسی وجہ سے منذر بغشی نہیں ہے کبھی
ان کی نبض میں تشنج پیدا ہوتا ہے اور یہ نبض منذر بہ تشنج ہوتی ہے اگر کسی شخص میں علامات
امراض حادہ کے اور نیز حمیات سخت کے علامات موجود ہوں اور طبیعت میں قبض پیدا ہو
بس یہ خاص علامت ایسی ہے کہ منذر بہ سرسام ہے اور گویا کہ یہ علامت منذرات قوی
سے ہے واسطے عروض سرسام کے قرانیطس سے پہلے اور اس کے عروض سے مقدم یہ
بات پیدا ہوتی ہے کہ قریب کی چیز کو فراموت کرتا ہے اور بے سبب حزن اور ملال
عارض ہوتا ہے اور خواب برے برے اور دردسر زیادہ اور گرانی اور امتلا پیدا ہوتی ہے
اور چہرہ کا رنگ خود بخود صاف ہو جاتا ہے اور بیداری میں طول پیدا ہوتا ہے اور نوم میں
اضطراب اور ان اعراض میں شدت اس وقت تک رہتی ہے جب تک مواد متوجہ
بطرف دماغ کے ہوتے ہیں اور دماغ کی رگوں میں پھرتے رہتے ہیں اور ہر طرف
اور جانب دماغ میں یہ مواد دوڑا کرتے ہیں پھر جب زمانہ حدوث قرانیطس کا قریب
پہنچا اور مادہ دماغ میں جاگزیں ہو گیا درد پشت سر کی طرف سے نزدیک قضا کے شروع
ہوتا ہے خصوصاً صفراوی سرسام میں اور جب سرسام پیدا ہو گیا اور دماغ میں ورم آ گیا
پہلے کیفیت یہ ہوتی ہے کہ مریض کی آنکھیں خشک ہو جاتی ہیں اور آنکھوں کی خشکی
زیادہ ہوتی ہے بعد ازاں آنسو جاری ہوئے ہیں خصوصاً دو میں سے کسی ایک آنکھ سے
اور اکثر آنکھ کی رگوں میں سرخی شدید پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی اس سرخی کے بعد چند

قطرہ خون ناک سے ٹپکتے ہیں اور اکثر یہ لوگ اپنی آنکھوں کو ملا کرتے ہیں اور بطرف سکون اور آرام کے ان کا میلان خاطر زیادہ ہوتا ہے جتے کہ تمام بدن کو آرام میں رکھتے ہیں مگر دونوں ہاتھوں کو البتہ تکان دیا کرتے ہیں کبھی بیکار ہلایا کرتے ہیں اور کبھی کچھ چنتے ہیں خواہ کپڑوں میں شکن ڈالا کرتے ہیں اور یہ حرکات کبھی آنکھ بند کر کے کرتے ہیں اور کبھی بروقت ان حرکات کے تیز نگاہ کر کے اور آنکھیں نکال کر اور دل تنگی اور چلانا بھی عارض رہتا ہے کبھی کلام فصیح سے بھی ان کو کسل پیدا ہوتا ہے کہ زبان کو ہلانا نہیں چاہتے اور کبھی تقطیر البول انہیں عارض ہوتا ہے اس طرح کہ اس کی خبر ان کو ہوتی ہے اور کبھی خبر بھی نہیں ہوتی اور قطرات بول کے ٹپکتے رہتے ہیں مگر یہ بات حمیات کے ہمراہ دلالت قوی سرسام حاضر پر کرتی ہے اور جو آلام اور تکلیفات ان کے اعضا میں ہوتے ہیں ان سے یہ لوگ غافل ہوتے ہیں بلکہ اگر بدرشتی اور سختی کوئی شے ان کے اعضائے مرکبہ سے مس کرائی جائے اس کی بھی انہیں مطلق خبر نہیں ہوتی اور نہ اس عضو کو ہٹاتے ہیں اب ہم بیان تفصیلی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ورم سر کی جانب مقدم میں ہو تخیل کو فاسد کر دیتا ہے اور ایسے بیماروں کا یہ حال ہوتا ہے کہ پھونسڑے کپڑوں کی درزوں کے یا سفید جوں جن کو چیلڑ بھی کہتے ہیں چنا کرتے ہیں اور تنکے دیوار کے خواہ دیوار کے مثل اور چیزوں کے چھوڑایا کرتے ہیں اور ایسے اشباح اور صورتوں کا خیال کرتے ہیں جن کا وجود نہ ہو اور اگر ورم وسط میں دماغ کے ہو فکر فاسد ہو جاتی ہے اس لئے کہ جو عمل فکری کرتا ہے اس میں خلط پیدا ہوتا ہے اور ہذیان اور بیجا الفاظ ایسا مریض زیادہ بولتا ہے اور اگر ورم متصل موخر سر کے ہو جو شے دیکھتا ہے فراموش کرتا ہے اور فی الحال بھول جاتا ہے تا اینکہ اس کی یہ نوبت ہوتی ہے کہ ابھی ایک شے طلب کی ہے اور جب وہ شے سامنے لے جائیں اسے یاد نہ ہوگا کہ اس نے طلب کی تھی اور کبھی پیشاب کا طسلا خواہ طشت مانگتا ہے اور جب لائیں اسے یاد نہیں رہتا اور اگر تینوں مقام میں سر کے یعنی تمام سر میں ورم پیدا ہو یہ سب علامات یکجا پیدا

ہوتے ہیں اور اگر باایں ہمہ جوہر دماغ میں بھی ورم پیدا ہو چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور آنکھیں باہر نکل آتی ہیں اور سرخی بھی زیادہ ہوتی ہے اگر مادہ دموی ہو اور زرد ہو جائیں اگر مادہ صفرائے خالص ہو اور جو ورم بشرکت اور اعضا کے ہو اپر یہ دلیل ہوتی ہے کہ دفعتہً پیدا ہو جاتا ہے اور اس کی شدت وغیرہ تابع اسی عضو کے ہوتی ہے اور اس کی نوبت بھی ہمراہ شدت نوائب اسی عضو کے ہوتی ہے اور کمی بیشی اس کی ہر طرح تابع کمی بیشی اسی عضو کی ہوتی ہے جس کی شرکت سے یہ ورم پیدا ہوا ہے خاص دماغی سرسام تھوڑا تھوڑا پیدا ہوتا ہے اور لازم ہوتا ہے یعنی ہروقت اس کے اعراض جو پیدا ہوئے ہیں باقی رہتے ہیں اور سرسام حقیقی کے علامات پہلے پیدا ہو لیتے ہیں اس کے بعد اصل مرض کا ظہور ہوتا ہے اور وجہ عضلات سینہ کے اس سے پہلے علامات برسام کے پیدا ہوتے ہیں اور نیز علات ذات الجنب از قسم وجع ناخس یعنی پہلو میں درد چبھتا ہوا بروقت تنفس کے اور ضیق النفس اونبض منشاری اور سرفہ خشک پہلے اور بعد ازاں تر کھانسی اکثر اوقات اور نفث مدہ وغیرہ اور اس کا سکون بروقت حمی لازمہ کے جس کی حرارت زیادہ نواحی سینہ میں ہو پیدا ہوتا ہے اور حقیقی سرسام میں اطراف سر میں حرارت زیادہ محسوس ہتی ہے اور زیادہ تمدد نواحی شراسیف میں محسوس ہوتا ہے اوپر کی طرف اور یہ بھی ایک خاص علامات سے ہے کہ دردسر میں کھوپڑی کے اوپر ایسا ہوتا ہے کہ تمام سر میں اس کا شمول نہ ہو اور نہ اس کے اعراض عظیم ہوں اور نہ علامات مذکورہ سابقہ بحسب تجربہ زیادہ ہوتے ہیں اور سانس اس شخص کی مختلف طور پر چلتی ہے کبھی ضعیف ہو کر متواتر ہو جاتی ہے اور کبھی عظیم ہو جاتی ہے مگر صغیر اور ضعیف زیادہ رہتی ہے اور کبھی ٹھنڈی سانس لیتا ہے قرانیطس حقیقی اور واقعی میں نفس زیادہ عظیم ہو جاتا ہے دونوں قسم کے سرسام قوت اختلاط میں شریک ہوتے ہیں لیکن جو سرسام تابع کسی عضو کے ہو یعنی غیر حقیقی اس میں اور حقیقی میں فرق یہ ہے کہ تابع کی قوت اور اس کے تپ کی قوت تابع کسی دوسرے عضو کی ہوگی اور خفت اس کی بھی تابع اسی عضو کے ہوتی

ہے اور جو سرسام تابع کسی عضو کے ہو جو قسم اول میں ہے اس میں احساس لذع کا ہوتا ہے اور متلی اور پیاس اور تلخی منہ کی بھی ہوتی ہے اور جو سرسام اور اعضا کے ورم سے پیدا ہو اس کا حال ان اعضا کے احوال سے معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ اگر ان اعضا کے اورام بخوبی ظاہر اور جلی نہ ہوں اختلاط عقل اور سرسام کی نوبت نہ پہنچے گی پس پہلے اسی کو بخوبی جاننا چاہیے اب لازم ہے کہ ہم علامات اقسام سرسام حقیقی کے بیان کریں پس ہم کہتے ہیں کہ جو سرسام حقیقی اور دموی سے پیدا ہو پس بعد علامات عامہ اور مشترکہ کے اول یہ علامت ہے کہ ضحک بیجا عارض ہوگا اور قطرات خون کے رعاف میں برآمد ہوں گے اور نفس عظیم ہوگی اور آنکھوں میں آنسو بھرے رہیں گے اور گرتے رہیں گے اور کیچڑ آنکھ سے زیادہ نکلے گی اور اگر کبھی بیداری عارض ہوگی ایسی زیادہ نہ ہوگی اور زبان کی خشونت اس قسم میں مائل بسرخی ہوگی اور سرخی مائل بسیاہی ہو کر پھر زبان سیاہ ہو جائے گی اور زبان بھاری بھی ہوگی کہ اکثر کلام کرنے سے کسل پیدا ہوگا اور جو خیالات اس کے سامنے پیدا ہوں گے سرخ رنگ ہوں گے او چہرے کی رگیں سرخ اور آنکھیں بھری ہوئی اور بیٹھنے میں اس کے افزائش اور بے جا حاجت سویا کرے گا اور اگر مادہ صفراوی ہوگا مگر صفرا صحیح تو یہ مریض بیدار کفر رہے گا اور بیداری میں خفت ہمراہ غثیان اور متلی شدید کے پیدا ہوگی اور زبان میں خشونت زیادہ ہوگی اور رنگت زبان کی زرد ہوگی پھر سیاہ ہو جائے گی اور تپ میں شدت ہوگی اور حرص آنکھوں کے چھونے کی زیادہ ہوگی اور خیالات زرد ہوتے رہیں گے اور اخلاق ایسے مرضا کے درندوں کے ایسے ہوتے ہیں اور تیزی اور حرص خصومت اور جھگڑے پر ہوتی ہے اور جب کلام کرتے ہیں جیسے کسی سے لڑتے ہیں اور ناک سے خون وغیرہ نکلتا رہتا ہے خصوصاً اطراف بینی سے اور پیشانی ان لوگوں کی اوپر کی طرف زیادہ کھچتی جاتی ہے اور جو سرسام صفرائے محترقہ سے پیدا ہو اور یہ نہایت ردی اور مہلک ہوتا ہے اول علامات اس کے بشرطیکہ اس کے عوارض سب پیدا ہو جائیں یہ ہے کہ ہمراہ جنون کے دل تنگی

اور نفس عظیم اور آنکھوں میں کدورت مشابہ جبسارا کے اور گویا وہی صبارا ہے سرسام کے انتقال کے علامات پس اگر اکثیر غس کی طرف منتقل ہو اور یہ انتقال بہت اچھا ہے کہ اس میں امید صحت اور بقائے حیات کی زیادہ ہوتی ہے اس کی نشانی یہ ہے کہ آنکھیں اندر کی طرف گھسی جاتی ہیں اور آنکھوں کا بند رہنا زیادہ پیدا ہوتا ہے اور لعاب دہن زیادہ بہتا ہے اور نبض میں بطوء اور نرمی پیدا ہوتی ہے علامات انتقال سرسام کے بطرف شقاقلوس اور ورم جوہر دماغ کے یہ ہیں کہ علامات شقاقلوس کے ظاہر ہو جائیں اور آنکھوں کی سیاہی غائب ہو جائے اور بعض اوقات سپیدی دکھائی دے اور سوائے چت کے اور طرح لیٹنے سے انکار کرے اور پیٹ میں نفخ پیدا ہو اور شراسیف میں تمدد اور کشش نمودار ہو اور اعضا میں اختلاج پیدا ہو دق کی طرف سرسام کا انتقال اگر ہو اس کی علامت یہ ہے کہ آنکھیں اندر کی طرف گھس جائیں اور تپ میں نرمی پیدا ہو جائے اور تمام بدن میں قحولت یعنی بے رونقی اور خشکی پیدا ہو اور نبض صغیر اور سخت ہو جائے تشنج کی طرف انتقال سرسام کی علامت یہ ہے جو باب تشنج میں ہم نے بیان کی ہے فصل تیسویں علاج جملہ اقسام سرسام کا جتنے اقسام سرسام کے حقیقی ہیں ان کا علاج مشترک یہ ہے کہ فصد سرو کی لیں اور بمقدار صالح خون نکالیں بلکہ بہت زیادہ خون کا نکالنا بہتر ہے اور فصد میں عجلت کرنی چاہیے کہ ادھر اخلاط کی آمد بطرف سر کے دریافت ہو اور فوراً فصد لی جائے بشرطیکہ فصد سے کوئی مانع قوی نہ ہو اور یہ بھی واجب ہے کہ اس کے فصد کے وقت شناخت کرلیں کہ غش میں پڑا ہے یا نہیں اور ج قریب غشی کے پہنچے اس وقت خون کو روک دیں اور اس امر کی شناخت میں بہت سے تدابیر درکار ہوتی ہیں اس لئے کہ اس مرض میں چونکہ غشی خودبخود پیدا ہوا کرتی ہے پس ثبوت اس بات کا کہ وجہ فصد کے غشی پیدا ہوئی البتہ گونہ دشوار ہے اور یہ بھی وجہ ہے کہ جب یہ لوگ غشی سے افاقہ پاتے ہیں ان کی کیفیت اس وقت کی حالت غشی کی کیفیت سے کمتر متمیز ہوتی ہے لیکن نبض کے ذریعہ سے البتہ دلالت اور امتیاز کامل ہو سکتی ہے اس لئے

کہ جب نبض کی یہ کیفیت ہو کہ مرتعش ہو جائے اور انخفاض نبض میں پیدا ہو اور اختلاف بلا نظام نمودار ہوتا اینکہ ایک قرحہ عظیم اور دوسرا صغیر ہونے لگے یہ کیفیت نبض کی قریب زمانہ غشی پر کامل دلیل ہوتی ہے اور پٹی باندھنے میں بھی واسطے فصد کے احتیاط کامل چاہیے کہ ایسی مضبوط اور مستحکم بندش کی جائے کہ مریض کے حرکات اور اچھل کود سے جو حالت بیخودی اور زوال عقل میں کرتا ہے پٹی کھل نہ جائے اس لئے کہ بیشتر یہ مریض خود بھی اس پٹی کو بخیال فاسد کھول کر پھینک دیتا ہے اور بعد شناخت ان امور متذکرہ بالا کے اگر قوت قوی ہو فصد رگ جبہہ کی لینی چاہیے بشرطیکہ حال او رقوت بھی اس رگ کی فصد کو واجب کرے اور اگر قوت مساعد نہ ہو خواہ حال مریض کا اس قابل نہ ہو کہ فصد ہاتھ کے رگ کی کھولی جائے خواہ اگر ہاتھ کی فصد بھی ممکن نہ ہو کہ اس سے دل تنگی اور قلق شدید پیدا ہوتا ہے پس فصد جبہہ کی کرنی لازم ہے اور پہلے فصد سے اس کے سر پر روغن گل اور سرکہ سرد کیا ہوا لگانا چاہیے اور اسی طرح جمیع عصارات باردہ جن کا ذکر مفصل اوپر ہو چکا ہے اور خاص صفراوی سرسام میں ضماد سر کا برگ علیق یعنی ثوت سہ گل سے کرنا بہت نافع ہے اور معتدل جگہ اسے ٹھہرائیں جہاں کیہوا معتدل ہو اور فرش ساج کا وہاں ہو نہ اس جگہ چمکتیہوئی اور براق چیزیں ہوں اور نہ تصویرات موجود ہوں کہ اس کے خیالات ایسی چیزوں کی طرف زیادہ رہتے ہیں اور ایسے اشیاء کا حریص رہتا ہے اور ان میں تامل کیا کرتا ہے اور اس تامل سے اس کے دماغ اور حب دماغ کو ایذا پہنچتی ہے اور اس کے مسکن اور بستر کے قریب مشمومات باردہ مثل نیلوفر اور بنفشہ اور گل سرخ اور کافور وغیر جو قانون عام میں مذکور ہو چکے رکھنے چاہئیں اور اس کی صحبت میں اس کے یار صادق جن کے مزاج میں ظرافت اور خوش طبعی ہو اور جنہیں مریض دل سے چاہتا ہو اور جنہیں اس کے حال پر شفقت بے اندازہ ہو موجود رہیں خواہ جن لوگوں سے بیمار کو شرم اور حیا عارض ہوتی ہے وہ لوگ اس کے جلیس گردانے جائیں کہ ان کے رعب اور لحاظ سے تخلیط اور اضطراب حرکات سے

باز رہے جو اس کے حق میں مضر ہیں اور اس کی نیند پیدا کرنے میں زیادہ کوشش کریں کہ بتقویت افیون وغیرہ کے ہو جو پیشانی وغیرہ پر لگائیں خواہ ناک میں لیکن افیون کا استعمال اس وقت چاہیے کہ قوت قوی ہو ورنہ ہرگز جائز نہیں ہے کہ مہلک ہے بلکہ اگر ضعف ہو سوائے افیون کے اور چیزیں مخدر اور منوم جیسے شربت خشخاش وغیرہ کا استعمال کریں اور سر پر ضماد کا ہو کا اور تخم خشخاش آب جو میں شریک کر کے لگائیں اور فصد جہاں تک ممکن ہو ٹالتے رہیں اگر تاخیر میں فصد کے کوئی ضرر متحمل نہ ہو مگر یہ تامل ابتدائے مرض میں دو تین روز مناسب ہے اور جب ہو چکے خون کے زیادہ نکالنے میں مبالغہ نہ کریں تا کہ بدن میں اس قدر خون باقی رہے جس کے زور سے طبیعت قوی رہے اور بحرانات مرض سے مقابلہ کر سکے اور معدہ میں غذا باقی نہ رہنے کا بھی اہتمام کریں اگر قوت مرض اس کے ماس ہو اور بعد فصد کے خاص اس کی طرف زیادہ توجہ درکار ہے اس لئے کہ تدبیر صائب یہ ہے کہ نرم حقنہ سے جذب مواد بطرف اسفل کریں جیسے روغن گل ہمراہ آب جو کے خواہ پانی روغن زیتون ملا کر اور اگر بوجہ عصیان طبیعت وغیرہ کے اس سے زیادہ قوی اجزاء کی حقنہ میں ضرورت ہو مگر نرمی کی صفت مفقود نہ ہو وہ بھی جائز ہے اور جس طرح بنے جذب مواد بطرف اسفل کے کرنا چاہیے خواہ پاؤں کی مالش سے خواہ ان پر گرم پانی ڈالنے سے یا ان کو مستحکم بندش کرنے سے بلکہ سینگی توڑنے سے خصوصاً بروقت تپ اتر جانے کے اور قبل از وقت شدت حمی کے اگر ان کی تپ کی یہ کیفیت ہو یعنی لازم اور بحال واحد نہ رہتی ہو پس اکثر حجامت درمیان دونوں شانوں کے واجب ہوتی ہیا اول میں تدبیر لطیف غذا کی ایسے مرض میں اس قدر کرنی چاہیے کہ فقط سکنجبین شکری پر اکتفا کریں اور پھر تغلیظ تدبیر کرتے جائیں مگر دونوں تدبیروں میں رعایت قوت اور مرض کی برابر ملحوظ رہے۔ اور جس قدر ابتدائے مرض میں اعراض مرض کے شدید ہوں تلطیف غذا کی زیادہ کی جائے بشرطیکہ خوف سقوط قوت کا نہ ہو کہ اس وقت پوری دین چاہیے اور بہت سرد پانی سے اس کو پرہیز کرانا

لازم ہے خصوصاً اگر ورم حجاب حاجز اخواہ احشا میں ہو اور جب مرض میں انحطاط اور کمی
شروع ہو رفتہ رفتہ تدبیر افزائش غذا کی کریں اور کدو کے ہمراہ اور سرد تر کاریاں کھلانی
چاہئیں اور ایسے وقت میدہ کی روٹی خوب سرد پانی میں بھیگی ہوئی بہت مفید ہوتی ہے
اور جلاب برف میں سرد کیا ہوا بھی مفید ہے ابتدا مرض میں صرف رادعات کا استعمال
مناسب ہے ہاں اگر سرسام کی وہ قسم ہو جس میں وہ رگیں متورم ہوں جو سر سے نکلتی ہیں
ہمراہ حجاب کے کہ ایسی قسم میں حاجت ابتدا میں ایسے اجزا کی ہوتی ہے جن میں تھوڑا سا
ارخا اور تسکین درد بھی ہو بعد ازاں قوابض کی حاجت ہوتی ہے مگر حقنہ کا استعمال برابر
جاری رہے اس کے بعد اکثر وہ نطول بارد جن میں قبض نہ ہو اور ان میں خشخاش واسطے
نوم پیدا کرنے کے اور اس کی اصلاح بابونہ سے کریں تا کہ تھوڑی سی تحلیل بھی پیدا ہو
جب ایسے علاج سے مرض میں کمی پیدا ن ہو اور ہذیان باقی رہ جائے سر پر دودھ لپستان
سے اصل السوس اور بابونہ اور تمام مبردات شریک ہوں استعمال کریں جیسے بقراط کی
قرابادین میں مذکور ہوئے ہیں اگر مرض میں طول ہو جائے اور ان معالجات سے فائدہ
کچھ نہ ہو خواہ مادہ ثقیل ایسا ہو کہ اس سے سبات پیدا ہوتا ہے اور حد ابتدا سے گزر گیا اور
سکون بہ نسبت حرکت کے زیادہ ہوتا ہے اس وقت مبردات کے استعمال سے احتراز
واجب ہے اور خاص کر خشخاش سے بلکہ نطولات میں ایسے وقت بعد روز ہفتم کے تمام
روزفودنج اور سداب اور عصارہ نعناع اکلیل الملک تجویز کریں اور سر پر لعاب تخم کتان
اور روغن زیت اور پانی رکھیں اور تمام بدن کو روغن گرم خوب سا ملتے رہیں کہ اس میں
ڈوبا ہوا رہے اور جب بعد روز ہفتم کے ارادہ حفظ قوت کا ہو خواہ بعد اس مدت کے حفظ
قوت کا ارادہ کریں تھوڑی سی شراب پانی سے ملی ہوئی پلائیں اور اکثر اس کے پینے
سے قے پیدا ہوتی ہے کہ اس سے نفع ہوتا ہے اور بعض بیماروں کو پانی کسی روغن سرد وتر
میں ملا کر پلاتے ہیں تا کہ بآسانی قے ہو جائے اگر بوجہ فقدان عقل اور ادراک اور
غلبہ بیہوشی کے پیشاب نہ کرتے ہوں اور جس میں ضعف پیدا ہو چاہیے کہ ان کے مثانہ

پر روغن نیم گرم کی مالش کریں اور افضل روغن زیت ہے خواہ مثانہ پر بابونہ کو جوش دے کر نطول کریں بعد اس کے مثانہ کو دبائیں تا کہ بول کا ادرار ہو اور اسی طرح کی اعانت ان کی ہر وقت کرتے رہیں اور مثانہ کو دباتے رہیں جس وقت امید بول کرنے کی ہو پھر اگر یہ تدبیر بکار آمد نہ ہو اور اخراج بول کا نہ ہو جو نطولات مدر بول مذکور ہیں ان کو استعمال کریں اگر ہاتھ پاؤں زیادہ ٹپکتے ہوں اور کروٹیں زیادہ لیتے ہوں کہ اس سے ان کو ضرر زیادہ پہنچتا ہے اسی وقت ان کے ہاتھ پاؤں کو باندھنا ضرور ہے خصوصاً بروقت فصد کرنے کے کہ زیادہ واجب ہے اگر زخم ابھی آلہ ہو اور بھر نہ آیا ہو پھر جب خوب سا انحطاط کا زمانہ پہنچ جائے اور اصل مرض سے نکل آئیں یعنی افزائش مادہ وغیرہ کا وقت گذر جائے اور انحطاط اور کمی بخوبی محسوس ہو ان کی تدبیر مثل تدبیر ناقہین کے کرنی چاہیے اور جھولے گہوارے تیار کر کے ان کو جھولائیں اور ہوا خواہ ریح بد سے خواہ گرم ہوا اور لون سے اور دھوپ سے ان کو بچانا چاہیے ایسا نہ ہو کہ نکس مرض پیدا ہو اور اگر انہیں حمام کرانے کا خواہ نہلانے کا قصد ہو آب شیریں جس میں گرمی نرم ہو نہلا کر ان کے سلانے کا قصد زیادہ کریں کہ سلانے کے منافع زیادہ ہیں اور گوشت سبک سریع الہضم کھلانے مفید ہیں یہ بیان عام سرسام کے علاج کا بطور شرکت تھا اب جو تفرقہ صفراوی اور دموی کے علاج میں ہے وہ یہ ہے کہ صفراوی کے علاج میں زیادہ حاجت اسہال کی ہے اور فصد کی حاجت کم ہے اور اسہال خلط صفراوی کا ایسے اجزا سے کرنا چاہیے کہ بسہولت دفع ہو اور وہ ادویہ از قسم مزلقات لطیفہ ہیں جو مذکور ہو چکیں اور خون کے صاف کرنے والی دوائیں اور ان میں شاہترہ بھی شریک ہو سکتا ہے اگر طبیعت کا مجیب ہونا ہر حال میں دریافت ہو اور بیشتر سقمونیا بھی داخل کرتے ہیں جس وقت اس بات کا اطمینان ہو کہ طبیعت مجیب ہے اور عادت مریض کی قبض طبیعت کی نہیں ہے اور صفراوی سرسام میں اس قدر فصد قوی نہیں کھولنی چاہیے کہ قریب غشی کے نوبت پہنچے بلکہ ایسی فصد کھولنی چاہیے جو لائق بحال قوت ہو اور غشی میں نہ ڈالے اور

بعد از فصد استفراغ مادہ کا اسہال سے کریں گے اور غذائے بارد رطب اختیار کریں گے اور دموی سرسام میں سرد غذا مناسب ہے اور رطب نہیں درکار ہے اور قابض ہونا غذا کا جائز ہے بعد انفراغ کے مسہلات سے جیسے غذائے حصرمی اور رمانی اور سفرجلی اور تفاحی اور صفراوی سرسام قابل استعمال ایسی غذا کے نہیں ہے بلکہ اس میں ایسی غذا جو کدو سے بنے خواہ کشک جو یعنی جو مقشر سے اس لئے کہ جو کی بھوسی بھی قابض ہے اور اسفید باج اور قطب اور ماش وغیرہ اور ان غذاؤں کو سرکہ سے ترش کرنا چاہیے یا نیشوق یعنی آلو بالو خواہ آلوئے بخارا سے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سرسام صفراوی میں احتیاج اطفائے حرارت کی زیادہ ہوتی ہے اور دموی میں احتیاج تحلیل کی زیادہ ہے اور تبرید سے خدر صفراوی میں زیادہ نہ کرنا چاہیے بہ نسبت دموی کے اور نہ آب سرد سے اس قدر اجتناب صفراوی میں درکار ہے اور توجہ معالج کی بطرف پیدا کرنے نیند کے زیادہ درکار ہے کہ نطولات مرطبہ کے ذریعہ سے خواہ روغن کا ہو اور کدو کے لگانے سے جس طور پر پیدا ہو سکے خواہ سعوط اسی فائدہ کے استعمال کرنے سے اور جو سرسام بوجہ صفرائے سوختہ کے پیدا ہوا ہے اس میں ترطیب کی طرف توجہ زیادہ کریں گے اور جتنے سرد اور مرطب تا امکان زیادہ استعمال کریں گے۔

فصل اکتیسویں فلغمونی کے بیان میں

جو ورم فلغمونی جوہر دماغ میں عارض ہو اکثر اس کا عروض متعفن خون سے ہوتا ہے کہ جوہر دماغ میں ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی درزہائے دماغ کو متفرق اور جدا کر کے شکبہ دماغی میں تخلخل پیدا کر دیتا ہے سر کا حال یہ ہوتا ہے جیسے پھٹا جاتا ہے اور اس میں شگاف پیدا ہوا چاہتا ہے اور درد کی بہت ہی شدت ہوتی ہے اور آنکھیں سرخ ہو کر باہر نکل آتی ہیں اور لون رخسارہ بھی سرخ ہو جاتے ہیں اور یہ سرخی ویسی نہیں ہوتی جیسے کہ رخسارہ کے بھل سونے سے پیدا ہو جاتی ہے اور سرخی میں رخساروں کی بے ترتیبی ہوتی ہے یعنی جہاں زیادہ چاہیے وہاں کم اور برعکس یہ ورم اکثر تیسرے روز قاتل ہوتا ہے

اگر تین دن گزر جائیں بچنے کی امید ہو گی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ یہ مرض زیادہ سخت نہیں ہے ورنہ یہ عضو شریف اس قدر اس کا تحمل نہ کر سکتا اس ورم کا علاج مثل علاج سرسام کے اور کسی قدر بہ نسبت سرسام کے اس کا علاج قوی ہونا چاہیے اور فصد اس رگ کی جو زیر زبان ہے زیادہ نافع ہوتی ہے مگر یہ فصد بعد مشترک عروق کے فصد کے جو سرسام میں بیان ہو چکی ہیں کرنی چاہئیں اور نیز بعد فصد اور رگوں کو جو ایسے اورام میں باب کلیات میں بیان ہو چکی ہیں فصل بتیسویں حمرہ دماغی اور قوبا کے بیان میں کبھی نفس دماغ میں حمرہ اور قوبا یعنی داد پیدا ہوتا ہے اور درد شدید اور سوزش بے انداز ظاہر ہوتی ہے مگر چہرہ پر اثر برودت کا ظاہر ہوتا ہے اس لئے کہ حرارت اس ورم میں کم ہوتی ہے اور زردی بھی چہرہ پر آ جاتی ہے اسی وجہ سے اور خصوصاً آنکھ میں زردی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور اس ورم میں مثل فلغمونی کے سبات نہیں ہوتا ہے مگر اعراض اس ورم کے خوفناک زیادہ ہوتے ہیں اور تپ میں شدت بھی زیادہ ہوتی ہے اور اس کا علاج مثل علاج صبارہ کے ہے اور اکثر تیسرے دن قاتل ہوتا ہے اور جو تین دن بچ گیا پھر نجات کی امید ہے لڑکوں کے دماغ میں حمرہ جب پیدا ہوتا ہے سر کا چاند بیٹھ جاتا ہے اور گڑھا پڑ جاتا ہے اور دونوں آنکھیں بھی اندر کی طرف گھس جاتی ہیں اور زرد ہو جاتی ہیں اور تمام بدن خشک ہو جاتا ہے اس وقت کا علاج یہ ہے کہ زردی بیضہ اور روغن گل سرد کر کے گڑھی گھڑی بھر کے بعد لگایا جائے اور عصارات بقول باردہ کے جو مرطوب ہیں سر پر رکھے جائیں خصوصاً آب کدو وغیرہ جیسا معلوم ہو چکا فصل تینتیسویں صبارا کے بیان میں صبار جنون مفرطہ ہے جو سرسام گرم صفراوی میں پیدا ہوتا ہے تا اینکہ مریض باوجودیکہ مبتلائے سرسام ہے ہذیان اور بیہودہ گوئی مثل مجنون کے کرتا ہے اور مضطرب اور مشوش بھی ہوتا ہے اور قرانیطس خالص بعد ہذیان کے ہوتا ہے اور بعد اختلاط عقل کے اور اس کے ہمراہ جنون نہیں ہوتا پھر اگر جنون بھی ہوا سے صبارا کہیں گے قرانیطس نہ کہیں گے اور شاید مانیا بھی یہی ہے مگر قرانیطس سے مرکب ہو گیا ہے

جیسے قرانیطس گویا مالیخولیا کی وہ قسم ہے جو ورم اور تپ سے مرکب ہو جائے کہ اکثر اس میں پہلے جنون ہو کر پھر ورم اور تپ پیدا ہوتی ہے اور صبارا جب ہی پیدا ہوگا کہ قرانیطس صفرائے خالص اور محترقہ سے پیدا ہوا ہو اس لئے کہ یہ خلط جس وقت دفع ہوئی اور جنون اس نے پیدا کیا پس اول وصول میں اس کے خواہ بعد وصول کے فورا صبارا پیدا ہوتا ہے اور اس کی پیدائش کا سبب ہوتا ہے قرانیطس میں جنون ورم سے عارض ہوتا ہے اور صبارا میں جنون اور ورم دونوں معا مادہ سے پیدا ہوتے ہیں اور نہ جنون سبب ورم کا ہوتا ہے اور نہ ورم سبب جنون کا اگرچہ ہر ایک ان میں سے سبب زیادتی دوسرے کا ہوتا ہے جب صبارا کا ظہور شروع ہوتا ہے بیداری طویل اور نیند میں اضطراب پیدا ہوتا ہے اور فزع یعنی خوف خواب میں ہوتا ہے اور کودنے اور اچکنے کی نوبت پہنچتی ہے اور سانس زیادہ اور پیہم چلتی ہے اور نسیان غالب ہو جاتا ہے اور جواب نامناسب بہ نسبت سوال کے دیتا ہے اور آنکھوں میں سرخی اور ان میں اضطراب اور گرانی اور گویا کہ دبہ خنور روغن کے ہیں اور کبھی دونوں آنکھوں میں بموجب بیان بالا کے زردی بھی ہوتی ہے اور تمدد کا احساس نزدیک قضا کے ہوتا ہے اور درد ایسا جو صعود بخارات سے پیدا ہوتا ہے اور دونوں آنکھوں سے یا ایک سے آنسو بھی رواں رہتے ہیں بدون ارادہ کے جب مرض مستقر ہو اور ٹھہرا تپ میں سختی اور خشونت اور خشکی پیدا ہوتی ہے اور پھر آخر مرض میں جا کر حرکات جنون میں ضعف پیدا ہوتا ہے وہ حرکت اعضا میں ثقل تا اینکہ پلکوں کی حرکت بھی بھاری ہوتی ہے اور جنون میں سے فقط ہذیان باقی رہ جاتا ہے اور کلام کرنے میں کمی اور عجز اور اکثر توجہ اس کا کپڑوں سے پھونسڑے اور جون چنے تنکے چننے کی طرف رہتا ہے اور نبض میں ضعف اور صغر اور صلابت بوجہ یبس کے زیادہ ہوتی ہے کبھی صبارا کی بعض قسم خالص نہیں ہوتی بانیوجہ حالات کلام اور یا دو غیرہ خواہ اور حرکات میں اختلاف ہوتا ہے پس کبھی منتظم ہوتے ہیں اور کبھی غیر منتظم علاج صبارا کا عینہ مثل علاج سرسام صفراوی کے ہے مگر اس

میں ترطیب کی زیادتی درکار ہے اور ہاتھ پاؤں کی بندش باستواری ضرور ہے فصل چونتیسویں الثیرغس کے بیان میں سرسام باردکولیثرغس کہتے ہیں یونانی زبان میں اور اس کا ترجمہ عربی میں لسیان سے کیا جاتا ہے اورلیثرغس اس ورم بلغمی کو کہتے ہیں جو اندرون قحف یعنی کھوپڑی کے ہو اور یہی سرسام بلغمی ہے اکثر یہ ورم مجاری جوہر دماغ میں ہوتا ہے اور پردوں میں خواہ جوہر دماغ میں نہیں ہتا اس لئے کہ بلغم کمتر مجتمع ہو کر جھلی کے اندر نفوذ کرتا ہے کیونکہ جھلیاں سخت ہیں اور بلغم نرم ہے اور پردوں میں خواہ جوہر دماغ میں اس وجہ سے نافذ نہیں ہوتا کہ جوہر دماغ خواہ بلغم میں لزوجت ہے اور لزوجت مانع نفوذ ہے جیسے کہ ورم سخت اکثر صفراوی ہوتا ہے اور کمتر بلغمی ہوتا ہے اس لئے کہ جوہر صفاتی اور جوہر عصبی میں نفوذ بلغم کا بہت کم ہوسکتا ہے علاوہ یہاں یہ بھی کمتر ہوسکتا ہے کہ ان دونوں سے یہ کم ہو اور ممکن یہ ہے کہ یہ ورم جوہر دماغ میں بھی ہو اور حجابہائے دماغی میں بھی یہ مرض پیدا ہو۔لیثرغس کا یہ نام باعتبار اس کے عرض کے ہے اس لئے کہ لیثرغس یعنی انسان اس مرض کو لازم ہوتا ہے اور اس کے نام میں اکثر اطبا کو خطا واقع ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ انہیں دریافت نہ ہوا کہ یہ عرض نسیان کا اس مرض سے پیدا ہوتا ہے جو ورم بارد سے موجود ہوا ہے بلکہ انہیں ایسا دھوکا ہوا ہے کہ وہ نفس نسیان کو مرض تجویز کرتے ہیں پھر یہ بھی ہے کہ بعض اطبا ہر ایک ورم بارد کا نام لیثر غس رکھتے ہیں یعنی جو ورم بارد دماغ میں ہو وہ لیثرغس ہے اگرچہ ورم بارہ سوداوی ہو خواہ بلغمی ہو لیکن اکثر لوگ اور متقدمین لیثرغس فقط ورم بلغمی کو کہتے ہیں اور اگر دونوں کا نام لیثرغس اصطلاح میں رکھا جائے اس میں کیا ضرر ہے مادہ لیثرغس بلغمی کا قریب مادہ سدر کے ہوتا ہے لیکن اس کا مادہ مستحکم زیادہ ہوتا ہے مگر اس مرض کی پیدائش جمیع ایسی چیزوں سے ہوتی ہے جن کے استعمال سے خلط بلغمی پیدا ہوا اور اس میں تبخیر بھی ہو اسی واسطے اکثر اس کی پیدائش پیاز کھانے سے ہوتی ہے اور تخمہ سے بھی جو بکثرت پیدا ہو یہ مرض پیدا ہوا تا ہے اور بکثرت مشروبات کے استعمال سے اور زیادہ فواکہ کھانے

سے علامت اس مرض کی صداع خفیف اورحمی نرم اس لئے کہ تپ سے کوئی ورم اندرونی خالی نہیں ہتابشرطیکہ وہ ورم خلط متعفن سے پیدا ہوا ہو اور اسی علامت سے اس مرض اور سبات میں تفرقہ کیا جاتا ہے ہاں تپ اس کی نہایت نرم ہوتی ہے اس لئے کہ مادہ بلغمی ہے اور بیشتر یہ تپ محسوس بھی نہیں ہوتی اور اکثر غس کے ہمراہ سبات ثقیل بھی ہوتا ہے کہ ادھر مریض نے آنکھ کھولی اور پھر فورا بند کر لیتا ہے اور نسیان بھی اس کے ہمراہ لازم ہے اور سانس پھولی ہوئی اور دیر میں آتی ہے اور ضعیف ہوتی ہے اور یہ سب امور مع اندک ضعف کے ہوتے ہیں اور تھوک منہ سے زیادہ نکلتا ہے اور جمائی بھی بہت لیتا ہے اور بار بار منہ کھولتا ہے اور پھر بند کرتا ہے اور کبھی جمائی لینے کے بعد اس کا منہ کھلا ہوا رہ جاتا ہے بوجہ غلبہ نسیان کے کہ وہ منہ بند کرنا بھول جاتا ہے خواہ اسے منہ کے بند کرنے میں کسل دامن گیر ہوتا ہے خواہ اس کا ارادہ یہی ہوتا ہے کہ تھوڑی دیر تک منہ کھلا رہے بوجہ شرکت معدہ کے اس کو ہچکی بھی آتی ہے زبان میں سپیدی پیدا ہوتی ہے جواب دینے میں کسل پیدا ہوتا ہے اور پلکوں کی حرکت میں بھی کسل معلوم ہوتا ہے عقل میں اختلاط اور براز اکثر سر اور پتلا ہوتا ہے اگر کبھی قوام میں براز کے خشکی پیدا ہوئی تو بمقدار معتدل خشکی ہوتی ہے پیشاب اس کا مشابہ بول حمیر یعنی خچر کے ہوتا ہے اور کبھی کپکپی اور اطراف میں عرق بھی پیدا ہوتا ہے۔ نبض ان لوگوں کی بخلاف نبض اصحاب قرانیطس کے عظیم اور متفاوت بطی اور زلزلی یعنی ہلتی ہوئی اور متموج شبیہ نبض ذات الریہ کے ہوتی ہے اور بطوء میں کمتر اور تفاوت میں شدید اور اختلاف میں کمتر اس لئے کہ اذیت قلب کو اس مرض میں کمتر پہنچتی ہے اور اس مرض میں وہ قسم نبض کی جسے واقع فی الوسط کہتے ہیں زیادہ پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ قوت حیوانی اس مرض میں سلیم رہتی ہے اور تپ میں کمی ہوتی ہے اس لئے کہ قلب سے اس مادہ کو بعد اور دوری ہے اور سبات زیادہ ہوتا ہے اس لئے کہ مادہ اسی جگہ نفس دماغ میں ہے اور ذات الریہ میں ورم ریہ سے مادہ بطرف دماغ کے چڑھتا ہے اگر ہم فرض کریں

کہ مادہ سوداوی کے ورم کو بھی لیثر غس کہتے ہیں اس کی علامت یہ ہے کہ درد شدید اور دل تنگی اور ہذیان اور آنکھ کھولے ہوئے مبہوت اور اگر لیثر غس جوہر دماغ میں ہو سبات بہت ہے زیادہ اور دشواری میں زائد اور زبان سفید زیادہ ہوتی ہے اور آنکھیں باہر کی طرف نکلی ہوئیں اور بلکہ ابلی پڑتی ہیں اور بدشواری حرکت پیدا ہوتی ہے اور اگر حجاب دماغ میں ورم ہو وجع شدید اور حرکات میں خفت اور سکی اور احتباس بول اکثر پیدا ہوتا ہے بوجہ نسیان کے اور نیز بوجہ ان عضل کے جو بول کے گرانے میں کام دیتے ہیں اور منجملہ ان علامات کے جو آدمی کو لیثر غس کی طرف لے جاتے ہیں یہ ہے کہ اختلاج سر میں بکثرت ہو اور کسل اور گرانی بھی زیادہ ہو اور جس وقت اعراض لیثر غس کے شدید ہوں اور عرق زیادہ نکلے پس وہ قاتل ہے اس لئے کہ عرق مسقط قوت ہے جس وقت سانس پھیل جائے اور اعراض میں انحطاط پیدا ہو البتہ انجام کار میں سلامتی مریض پیدا ہوگی اور خصوصاً اگر اورام پس گوش پیدا ہوں اس لئے کہ اکثر بحران اس مرض کے انہیں اورام سے ہوتے ہیں علاج اگر کوئی مانع نہ ہو پہلے فصد سے ابتدا کرنی چاہیے اس کے بعد حقنہ ہائے حادہ کا استعمال کرکے جذب مواد بطرف اسفل کے کرنا چاہیے اور اس کو قے کرانی چاہیے اس طرح پر کہ ایک پر میں رائی اور شہد لگا کر حلق میں ڈالیں اور قے کرائیں اور ایسے مکان میں جو خوب روشن ہوا سے ٹھہرانا چاہیے اور زیادہ چینگی خواہ اونگھ میں ہر وقت آنکھیں بند کئے پڑے رہنے سے اسے باز رکھنا چاہیے اور جب وہ اونگھے باضرار بار بار جگایا اور ہوشیار کردیا جائے اور ابتدائے مرض میں مادہ کو روغن گل اور سرکہ سے روکنا لازم ہے یعنی اس کی مالش ان دواؤں سے بعد ابتدائے مرض کے کرنی چاہیے اور بعد دو دن کے اس میں جند بیدستر اور سرکہ عنصل بھی شریک کیا جائے اور بار دشے اس کو بہت کم پلانی چاہیے خصوصاً ابتدا اور انتہا میں علی الخصوص انتہا آخر زمانہ میں اس کی احتیاط ضرور ہے اور بخوبی ممانعت رہے کہ ایسی چیز مستعمل نہ ہو پھر بعد اس مالش کے تمریخ بدن کی روغن زیتون اور اجوائن اور تخم

ماذریون اور فلفل اور عاقر قرحا سے کریں گے خواہ ایسی ہی خشک اور دواؤں سے اور نطول ایسے قوی استعمال کریں گے جو تحلیل کی قوت زیادہ رکھتے ہیں اور شمومات اور عطوسات اور لطیف غرغرہ جن کا یگاں یگاں ذکر قانون عام میں ہو چکا ہے استعمال کریں اگر عنصل تر و تازہ کا اس کے سر پر استعمال کریں بہت مفید ہوگا اور تمامی ایسی چیزیں جو محمر یں یعنی جلد میں سرخی پیدا کرتی ہیں خون کو جذب کر کے وہ بھی اور خردل کا لطّوخ بھی استعمال کرنا چاہیے اور اطراف اس کے اس قدر ملے جائیں اور اس قدر دبائے جائیں کہ سرخ ہو جائیں اور ان کی دلک اور دبانے سے مریض کو خوب اذیت محسوس ہو کہ اس سے بھی نفع عظیم پیدا ہوتا ہے اور اگر گہری غنودگی میں پڑ جائے بالوں کو زور سے کھینچنا چاہیے اور ایک ایک بال پر سیدھا کھڑا کیا جائے اور سر کے پیچھے نزدیک نقرہ کے محاجم پچھنے چسپاں کریں بہت مگر خالی پچھنے بلا شرط لگانے چاہئیں اور کبھی بھرے ہوئے پچھنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے جس وقت خون نکالنے کی ضرورت ہو اگر کسی ایسے مریض کو غذا دینے کی ضرورت ہو آب ترمس اور آب نخود ہمراہ آب کشک کے دینی چاہیے اور بعد غذا دینے کے اطراف کے دبانے پر اہتمام کرنا چاہیے چند ساعت تک تاکہ جذب بخار کا اوپر کی طرف نہ ہونے پائے اگر بوجہ طول مرض کے مسہل کی حاجت ہو خصوصاً جب ارتعاش مفاصل وغیرہ پیدا ہو اور ہاتھ پاؤں ہلا کریں تین ماشہ جند بید ستر کو دینا چاہیے اور فقط تبدیل مزاج مریض پر اکتفا کرنا بہتر ہے عمدہ استفراغات سے یہ ہے کہ حقنہ کا استعمال کیا جائے اور اگر بااضطرار سوائے حقنہ اور طرح کے مسہل کی ضرورت ہو ایارج فیقرا ایک درم اور ربع درم شحم حنظل اور ثلث درم بلیلہ اور ایک دانگ مصطگی بشرطیکہ حمی شدید نہ ہو اور اجابت کا بھی وثوق پورا ہو دینا چاہیے اور اگر بنظر عادت مریض خواہ اور وجوہ سے اجابت ہونے کی پوری امید نہ ہو باوجود پلانے مسہل کے حمول اور شیاف کا بھی استعمال کیا جائے تاکہ دونوں قسم کی دوا سے اجابت ضرور پیدا ہو جائے اور بعد استعمال دوائے مسہل کے مریض کو بیدار اور

ہوشیار کرتے رہیں اور بہ تکلف قضائے حاجت پر اسے آمادہ کریں اگر باوجود پیدا ہونے حاجت مریض براہ نسیان بول اور براز کے دفع کو بھول جائے حاسین پر یعنی وہ دو رگیں جو ناف کے دونوں طرف واقع ہیں اور نیز شکم پر نطول ایسے پانی سے کریں جن میں بابونہ اکلیل الملک بنفشہ بیخ سوسن جوش دیا ہو اور مثانہ کو خوب دبائیں اور بول کو دبا دبا کر نکالیں پھر مرض زمانہ منتہی کو پہنچے جھولے اور گہوارے جیسے اوپر مذکور ہو چکا استعمال کریں اور مریض کو تھوڑی سی ریاضت کرائیں اور جو تدبیر نقیہ لوگوں کی ہے وہی تدبیر ان کی نسبت جاری رکھیں فصل پینتیسویں اس پانی کے بیان میں جو اندر قحف کے پیدا ہو کبھی اندر قحف کے یعنی استخوان سر کے رطوبات مائی ایسے مجتمع ہو جاتے ہیں اور کبھی قحف کے باہر ان کا اجتماع ہوتا ہے خارج قحف اگر مجتمع ہوں ان پر دلالت وہ امور کرتے ہیں جنہیں ہم بیان کریں گے اور اندر قحف کے یعنی اوپر اس جھلی کے جو سخت ہے اگر اجتماع رطوبات مائید ہو گرانی سر میں پیدا ہو گی اور آنکھ بند کرنے میں دقت اور دشواری ایسی پیدا ہو کہ بند کرنا ممکن نہیں ہوتا اور آنکھ میں رطوبت زیادہ بھری رہتی ہے اور ہمیشہ آنسو رواں رہتے ہیں اور آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں اور اس مرض کا علاج کچھ ہو نہیں سکتا ہے فصل چھتیسویں خارج کے اورام اور خارج قحف کے پانی اور لڑکوں کے عطاس کے بیان میں کبھی ان حجابوں میں جو خارج سر سے ہیں اورام حارہ خواہ باردہ پیدا ہوتے ہیں اور کبھی اجتماع پانی کا سر میں خصوصاً لڑکوں کے سر میں عارض ہوتا ہے اور جوانوں کو بھی کبھی یہ کیفیت عارض ہو جاتی ہے سبب اس مرض کا یہی ہے کہ بہت سے رطوبات درمیان قحف اور جلد کے خواہ درمیان دو حجابوں کے جو خارج دماغ ہیں مجتمع ہو جاتے ہیں اور اسی وجہ سے اس مقام میں سر کے ایک پستی سی پیدا ہوتی ہے اور بکا یعنی رونا اور بیداری پیدا ہوتی ہے اور لڑکوں کو یہ مرض اکثر بوجہ خطائے قابلہ کے پیدا ہوتا ہے کہ وہ براہ خطا اور نادانی سر کو اس زور سے دباتی ہے کہ اس کے اجزا میں جدائی اور تفرقہ پیدا ہو کر رگوں کے منہ کھل جاتے ہیں اور جلد کے نیچے سے خون

قحف میں ضغطہ اور تنگی پیدا ہو کر یہ الم پیدا ہوتا ہے جب مقام ورم کو مس کریں الم اور اذیت پیدا ہو گی علاج ان اورام کا بعینہ وہی کریں گے جو سرسام کا علاج ہے اور اتنا خیال ضرور چاہیے کہ چونکہ یہ اورام خارج از قحف ہیں ادویہ قوی بھی **مستعمل** ہو سکتے ہیں اور ضرر کا اماں ہے اگر دوائے قوی **مستعمل** ہو حجامت کا فائدہ ان اورام میں فصد سے یقیناً زیادہ ہے لڑکوں کو متواتر چھینک جو عارض ہو چاہیے کہ اس کی مرضعہ اور دودھ پلانے والی کو آب جو خواہ آب سویق کھلائیں اگر لڑکے کو دست آتے ہوں اور تھوڑی سی طباشیر بریان کر کے و نیز تخم خرفہ بریان استعمال کریں اس لئے کہ اس مرض میں اسہال کا عارض ہونا بہت برا ہے ایضاً مرضعہ کو چاہیے کہ گرمی سے اور گرمی پیدا کرنے والی چیزوں سے پرہیز کرے اور یافوخ پر بنفشہ سرد کیا ہوا رکھے کہ بہت سودمند ہے فصل سینتیسویں سبات سہری کے بیان میں بعض اطبا اس کو شخوص سے بھی نامزد کرتے ہیں اور یہ صحیح نہیں ہے بلکہ شخوص ایک قسم جمود کی ہے میں کہتا ہوں سبات سہری وہ مرض ہے جو سرسام بارد اور سرسام حار سے مرکب ہوتا ہے اور کثرت خورش اور زیادتی مشروبات کی ہمراہ سکر کے اس کا باعث ہوتی ہے کبھی دونوں خلط میں بوجہ تساوی کیفیت کے اعتدال ہوتا ہے اور کبھی ایک خلط ان میں سے دوسرے پر غالب ہوتی ہے اس وقت غالب کے خلط علامات زیادہ ہوتے ہیں اگر خلط **بلغم** کا غلبہ ہو اس وقت اس مرض کا نام سبات سہری رکھا جاتا ہے اور اگر صفرا غالب ہو سہر سباتی کہتے ہیں اور کبھی اس مرض میں یہ بات ہوتی ہے کہ بعض اوقات میں خلط صفراوی غالب ہو جاتی ہے اور کسی وقت غلبہ **بلغم** کو ہوتا ہے **بلغم** کے غلبہ کے وقت سبات اور ثقل اور کسل پیدا ہوتا ہے اور آنکھوں کا بند رہنا اور جواب کلام بنا گواری دینا اور اگر دیا بھی تو جیسے کوئی ٹالتا ہو اور سوچ سوچ کے بے پروائی سے دیتا ہے اور صفراوی خلط کا فعل یہ ہوتا ہے کہ بیداری اور ہذیان اور تیز نگاہ سے دیکھنا برابر علی الاتصال اور گہری نیند خواہ چنگی پیدا نہیں ہونے پاتی ہے بلکہ ہر وقت چنگی کے آگہی افعال اور حرکات آواز وغیرہ پر باقی رہتی ہے پھر

جب بلغم کا غلبہ دوبارہ ہوتا ہے سبات ثقیل اور پلکوں کا بند ہو جانا جس وقت کھولنے کا ارادہ کرے پیدا ہوتا ہے اور پھر صفرا کا غلبہ جب پیدا ہو بہت جلد متنبہ ہو جاتا ہے اگر کوئی اسے جگائے اور آگاہ کرے اور ہذیان شروع ہو جاتا ہے اور قصد حرکت کا کرتا ہے اور آنکھ بھی کھولتا ہے مگر دیکھنے کی طور کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی اور نہ بند ہونے کی صورت ہوتی ہے بلکہ اوپر کی پلک فقط اٹھ جاتی ہے اور جیسے اصحاب سرسام کی آنکھ پپوٹے کھلنے میں ہوتی ہے وہی صورت اس کی آنکھ کی بعینہ ہوتی ہے اور خواہش اس کی بھی رہتی ہے کہ ہر وقت لیٹا رہے اور جو وضع طبعی لیٹنے کی ہوتی ہے اس کے خلاف طور پر لیٹنے کی خواہش کرتا ہے اور چہرہ پر اس کے تہیج پیدا ہوتا ہے اور رنگ چہرہ کا سرخی اور سبزی مائل ہوتا ہے علاوہ براں اکثر حالات میں اس کی پلک اوپر کی طرف کھچتی رہتی ہے پھر جب آنکھ کھولتا ہے مثل اصحاب شخوص اور جمود کے آنکھ کھولے ہوئے رہ جاتا ہے اور کسی طرف نگاہ نہیں جماتا اور اگر کچھ کلام کرتا ہے کلام اس کا منتظم اور تام نہیں ہوتا اور پانی اس کے حلق سے نہیں اترتا بلکہ ٹھہرا رہتا ہے تا ایکہ اکثر نتھنوں کی طرف سے گر پڑتا ہے اور اسی طرح اگر حریرہ وغیرہ کوئی پتلی غذا کھلائی جائے اس کا بھی اتر جانا دشوار ہوتا ہے اور جب یہ نوبت پہنچے زبوں حالی اس کی زیادہ سمجھنی چاہئے اکثر اسے احتباس بول اور براز بھی عارض ہوتا ہے ساتھ ہی خواہ بول اور براز میں کمی پیدا ہوتی ہے اور ضیق نفس بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس مریض کے آثار مشابہ مریض اختناق رحم کے ایسے ہو جاتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ اختناق رحم میں چہرہ بحالت خود باقی رہتا ہے اور تمام علامات اختناق رحم کے جو اس کے مقام خاص میں مذکور ہیں وہ بھی فارق ہوتے ہیں ایک یہ بھی فرق ہے کہ اس مرض میں اگر کسی بات کی خبر مریض کو عین حالت بیہوشی میں کریں ہو سکتا ہے اور اگر سمجھنے دیں تو سمجھ بھی سکتا ہے اور مختنق باختناق رحم کو یہ بات ممکن نہیں ہے یہ مریض لثیر غس سے بھی مشابہ ہے لیکن اتنا فرق ہے کہ جیسا لثیر غس کے مریض کا بحال خود باقی رہتا ہے اس مریض کا چہرہ ویسا باقی نہیں رہتا لیکن متغیر ہو

جاتا ہے ایضاً ان بیماروں کو سر اور آنکھ کا کھولنا بدون دیکھنے کے کیفیت کے جیسے اوپر ابھی مذکور ہوا عارض ہوتا ہے اور تپ اس میں شدید ہوتی ہے اور قرانیطس سے بھی اس مرض کو مشابہت ہے فرق یہ ہے کہ سبات اس مرض میں زیادہ ہوتا ہے اور ہذیان کم نبض اس مریض کی سریع اور متواتر بسبب ورم کے ہوتی ہے اور تیز بسبب ورم کے ہوتی ہے اور تیز بسبب اخلاط جمودی کے نبض میں سرعت اور تواتر پیدا ہوتا ہے اسی وجہ سے اصحاب لیثر غس کی نبض سے جدا ہوتی ہے اور تیز بسبب ورم کے ہوتی ہے اور تیز بسبب اخلاط جمودی کے نبض میں سرعت اور تواتر پیدا ہوتا ہے اسی وجہ سے اصحاب لیثر غس کی نبض سے جدا ہوتی ہے اور عریض اور قصیر بسبب بلغم اور ورم بلغمی کے ہوتی ہے اس جہت سے مخالف نبض قرانیطس کے ہوتی ہے اور قصیر ہونے کی جہت سے نبض عریض ہو جاتی ہے پھر یہ بھی بات ہے کہ اس مریض کی نبض بہ نسبت لیثر غس کے قوی زیادہ ہوتی ہے اور قرانیطس کی نبض سے ضعیف ہوتی ہے اور نبض میں امتداد اور تشنج متفاوت نہیں ہوتا جیسے اختناق رحم کی نبض اور نہ قوت اس نبض کی ثابت ہوتی اور نہ انتظام سے یہ نبض خارج ہو جاتی ہے ایسی کہ نہایت منتظم ہو جائے جیسے کہ اختناق رحم میں بلکہ قوت ساقط ہوتی ہے اور نبض متواتر ہو جاتی ہے علاج علاج مشترک اس مرض کا فصد ہے جیسے کہ قانون عام میں مذکور ہو چکا اس کے بعد حقنہ کا استعمال کہ اس کی زیادتی اور تیزی اور نرمی بقدر مادہ کے تجویز کرنی چاہیے بذریعہ علامات مذکورہ کے اور جیسا معلوم ہو ویسا کرنا چاہیے اگر بلغم کی زیادتی ہو اس کی تدبیر کریں گے اور اگر صفرا زیادہ ہو اس کا علاج کیا جائے اور غذا سے بھی ممانعت کی جائے گی جیسا قرانیطس میں بیان ہو چکا خصوصاً اگر سبب مرض کا کثرت طعام ہو اسی طرح اگر سبب اکثار طعام ہو مریض کو قے کرائیں اور طعام اور غذا سے معدہ کو خالی کر کے پھر اور تدبیرات کریں گے اور اگر بسبب سکر اور مستی شراب کے یہ مرض پیدا ہوا ہے تاوقتیکہ سکر برطرف نہ ہو جائے کچھ علاج نہ کریں گے اور بعد افاقہ کے بیہوشی سے فقط مرطبات سر پر اقتصار

کریں گے اور اخیر میں وہی علاج جو آخر خمار میں کیا جاتا ہے کریں گے اس مرض کے جمیع اقسام نطولات اور ضمادات اور عطوسات مذکورہ بالا میں مشترک ہیں اسی طرح استفراغات مشروبی جو لطیف ہیں خواہ لطیف اقسام کے حقنہ جیسے اوپر مذکور ہو چکے وہ بھی باشتراک جمیع اقسام میں بکارآمد ہیں اور یہ سب دوائیں اس مرض میں اتنی قوی نہ ہونی چاہئیں جس قدر کہ قرانیطس میں قوی ہوتی ہیں اور نہ اس قدر جیسے اس لیثرغس میں جو بوجہ شخوص کے پیدا ہو بلکہ ان دواؤں میں ترکیب مناسب ایسی درکار ہے جو دونوں مادہ کے مناسب ہو یعنی صفرا اور بلغم دونوں کی رعایت ملحوظ رہے اور غالب وہی اجزا ہوں جو خلط غالب معلوم ہو قانون عام میں ان سب امور کی تفصیل بطور واجب بیان ہو چکی ہے اس مرض کے نطولات میں جس وقت خلط صفراوی غالب ہو برگ بید سادہ اور بنفشہ اور اصل السوس اور جومع بابونہ کے اور اکلیل الملک اور شبت داخل ہونا چاہیے اور بیشتر شربت خشخاش بھی پلانا چاہیے اگر خوف غلبہ بلغم کا نہ ہو اور اس کے پلانے سے غرض یہ ہوتی ہے کہ نیند پیدا ہو پھر اگر دونوں مادہ برابر ہوں مرزنجوش اور شیح ارمنی زیادہ کرنی چاہئے اور اگر غلبہ بلغم کا ہو ورق غار اور سداب اور فودنج اور زوفا اور جندبیستر اور صعتر اضافہ کریں اور یہی حال ضمادات اور حقنہ کا بھی ہے اور لحاظ قواعد مذکورہ قانون کا بھی ضرور ہے اور ان ضمادات کو انتخاب کر لینا قرابادین سے بھی ممکن ہے آخر مرض میں اور بعد انحطاط مرض کے نطولات باردہ سے اجتناب بہتر ہے اور فقط ان ملطفات پر اقتصار کرنا چاہیے جو مذکور ہو چکے اور پرہیز بھی چلا جائے اور تدبیر ناتہین کی جاری رہے فصل اڑتیسویں شجہ اور قطع جلد سر کے بیان میں اور جو کچھ قائم مقام اس کے ہے سر میں جو تفرق اتصال واقع ہو اس کی چند صورتیں ہیں یا فقط جلد سر کی ہٹ جائے اور گوشت تک اثر پہنچے خواہ ہڈی تک بھی اثر اس کا پہنچ جائے اور موضع ہو یعنی ہڈی گھل جائے خواہ متصل ہو کہ ہڈی چیخ جائے خواہ سمحاق ہو اور سمحاق کے اقسام میں سے ایک چوٹ کا نام مقطرہ بھی ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ حجاب اور پردہ دماغ

کھل جائے اوراس میں ورم پیدا ہو جائے اور چربی اس طرح پر نکل آئے کہ اس کی صورت مثل قطرہ یعنی سماروغ کے جسے ہندی میں پھپن چھتر اور بعض اطراف میں کھمبی کہتے ہیں ہو جائے۔اور ایک قسم کی سر کی چوٹ کا لامہ بھی نام ہے کہ اس کا منہ سخت ہوتا ہے اور ایک اور قسم کو جائفہ کہتے ہیں اور اسی قسم میں خطرہ اور اندیشہ زیادہ ہے جو زخم دماغ کی جھلی تک پہنچ جاتا ہے بطرف جانب ماؤف کے استرخا اور جانب مقابل میں چوٹ کے تشنج پیدا ہوتا ہے اور اگر قطع کی نوبت بطون دماغ تک نہ پہنچے بلکہ رقیق پردہ کی حد تک پہنچ کر ٹھہر جائے بہتر ہے اور امید اصلاح کی ہو سکتی ہے اور اگر جوہر دماغ تک صدمہ قطع کا پہنچے حمی اور قے صفراوی پیدا ہوتی ہے اور کمتر نجات ملتی ہے ایسی قسم میں ہلاکت سے زیادہ سلامت حال اوسی قسم کی چوٹ میں ہوتی ہے جس کی شکل مثل قطرہ کے ہو اور مقام اس کا دونوں بطن مقدم میں ہو اور تدارک بھی فورا کیا جائے اس وقت درست ہو کر مل جاتا ہے او جو شجہ بطن موخر کے دونوں حصہ سے کسی حصہ میں پہنچے اس کے علاج میں صعوبت ہے او بطن اوسط کی چوٹ اور شگاف کا علاج اس سے بھی زیادہ دشوار ہے اور ہیئت اصلی اور طبعی کی طرف اس کا عود کرنا مشکل ہے اور بعید از قیاس ہے ہاں اگر تھوڑا ہو اور جلد اس کی تدبیر کی جائے کہ اس کی اصلاح اور ملانے کی تدبیر شاید ایسے وقت کچھ موثر ہو خواہ بہت جلد ایسی تدبیر کریں کہ ورم پیدا نہ ہونے پائے تفصیل معالجہ کی ہم نے جراحت شجی کے علاج میں ذکر کی ہے کتاب چہارم میں جہاں ذکر قروح کا ہے اور علاج کسر کو باب کسر اور جبر میں بیان کیا ہے اطبا کے علاج کسر قحف میں جو منقطع ہو یعنی جس میں کاسہ سر اتر جائے اور اسی کو شجہ مثقلہ بھی کہتے ہیں دو مذاہب ہیں بعض کی رائے یہ ہے کہ ایسے شجہ کا علاج ان اجزا سے کرنا چاہیے جو سکون شدید پیدا کریں اور الم اور درد کو بڑھنے نہ دیں اور بعض کی رائے یہ ہے کہ ایسی دواؤں کا استعمال کریں جو تجفیف زائد پیدا کرتے ہیں اور بعد قطع کر ڈالنے اور کھڑے ہوئے چیز کے اور کاٹ ڈالنے ٹوٹے ہوئے اور کھینچ لینے شکستہ کے استعمال ادویہ

جذاب کا از قسم مرہم وغیرہ کے اسی مقام پر اوپر کی طرف استعمال کرتے ہیں اور سرکہ اور شہد وغیرہ بھی استعمال میں رکھتے ہیں اور صحت اور سلامت مریض دوسری قسم کے معالجین کے ہاتھ سے زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت پہلی قسم کے علاج کے اور کچھ مقام تعجب نہیں ہے اس لئے جالینوس نے کہا ہے کہ مزاج ہڈی اور جھلی کا خشک ہے مقالہ چوتھا بیان میں امراض سر کے اور ان امراض کے جن کی مضرت افعال حس اور افعال سیاسی میں زیادہ ہے اور اس مقالہ میں چند فصلیں ہیں فصل پہلی سبات اور نوم کے بیان میں سبات اس نیند کو کہتے ہیں جو بافراط ہو اور اس میں ثقل اور گرانی بھی ہو پھر ہر ایک نیند ثقیل کو سبات نہیں کہتے بلکہ جس کے ثقل میں مدت اور کیفیت بھی ساتھ ہی پائی جائے یعنی مدت ثقل کی طولانی ہو اور ہیئت نیند کی قوی ہو اسی طرح پر کہ جاگنا دشوار ہو اگرچہ ار بار جگایا جائے نوم کی ایک قسم طبعی ہوتی ہے یعنی اس کی مقدار اور کیفیت بطور طبیعت کے ہوتی ہے اور ایک قسم نیند کی ثقیل ہوتی ہے اور ایک قسم سبات مستغرق جسے گہری نیند اور بیخبر ہو کر سونا بولتے ہیں مگر منجملہ یہ ہے کہ نیند کے جمیع اقسام میں روح نفسانی آلات حس اور حرکت سے بطرف مبدا کے رجوع کرتی ہے اور اسی وجہ سے آلات حس اور حرکت کے اپنے افعال سے بالفعل معطل اور بیکار ہو جاتے ہیں سوائے چند حرکات اور افعال کے جن کا بقا مادام حیات ضرور ہے اور زندہ اور مردے کا تفرقہ انہیں افعال کی وجہ سے ہو سکتا ہے جیسے آلات حس اور سانس لینے کے نوم طبعی علی الاطلاق وہی نیند ہے جس میں روح نفسانی اندر کی طرف بروقت کم ہونے روح حیوانی کے چلی جائے کہ یہ تبیعت روح حیوانی کے نفسانی روح بھی اندر کو جاتی ہے جس طرح حرکات لطیف اجسام کے باہر آمیختہ اجسام کثیف سے بنظر ضرورت خلا کے پیدا ہوتے ہیں اور ہمراہ اجسام لطیفہ کے اجسام کثیفہ بھی چڑھ جاتے ہیں جیسے پانی کھینچنے والی کل میں کیچڑ اور ریت وغیرہ بھی چڑھ آتی ہے اور اکثر اندر جانا اس روح کا واسطے راحت کے بھی ہوتا ہے اور یہ بھی غرض ہوتی ہے کہ روح اندر جسم کے جا کر یکجا ہو اور غذا پائے اور اس میں

نمو پیدا ہو اور زیادہ ہو جائے اور اس کا جوہر ذاتی بڑھ جائے اور جس قدر بروقت بیداری کے متحلل ہو کر کم ہو گئی ہے اس کے عوض اتنی اور پیدا ہو جائے اس سے پچھلی صورت کے قریب حال اس شخص کے نیند کا ہے جو بیمار ہو اور اب زمانہ انحطاط اس کے مرض کا قریب پہنچے کہ ایسے شخص کو گہری نیند اسی جہت سے آتی ہے اور یہی نیند اس کی بیماری کے سکون پر دلیل ہوتی ہے مگر ایسی نیند اگر صحیح آدمی کو عارض ہو دلیل خوبی پر نہ ہو گی اور جس شخص کے بدن سے استفراغ اخلاط خوب سا کیا جائے بذریعہ دوا کے بعد استفراغ تام اور نقاء کامل کے نوم غرق پیدا ہوتی ہے اور مفید بھی ہوتی ہے اور تقویت اس کی زیادہ کرتی ہے کبھی نوم غیر طبعی بھی علی الطلاق عارض ہوتی ہے جیسے اگر بافراط تحلل روح کا اندر جسم کے ہو بیرونی روح بطرف مبدا کے رجوع کرتی ہے اس لئے کہ جو روح تحلل سے باقی اندر رہ گئی ہے اسے اس قدر انبساط کی گنجائش نہیں ہے اور اس کی زیادتی مقدار اس قدر کم ہو گئی ہے کہ بقدر کفایت باقی نہیں ہے کہ سب جگہ پہنچ سکے جس طرح تحلل روح کا حرکت کی وجہ سے ہوتا ہے کہ بعد تحلل کے بوجہ کمی روح اندرونی کے روح بیرونی اندر کی طرف رجوع کرتی ہے خواہ بروقت ریاضت قوی کے جو تعب پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ روح نفسانی کا بافراط استفراغ ہو جاتا ہے بایں نظر طبیعت میں حرص پیدا ہوتی ہے کہ باقی ماندہ روح کو روک لیتی ہے تا ایکہ غذا سے کسی قدر مدد پہنچے اس غیر طبعی نیند میں اور پہلی قسم کی نیند میں فرق یہ ہے کہ جس طرح بدن صحیح طالب غذا کا واسطے قائم ہونے بدل ماتحلیل طبعی کے ہوتا ہے اور جو بدن بوجہ اسہال اور نکلنے اخلاط کے بدن سے طالب غذا کا بوجہ کمی اخلاط کے ہوتا ہے اسی طرح پہلی قسم کی نیند جو طبعی ہے وہ بدلہ تحلل بیداری کا چاہتی ہے اور یہ دوسری قسم کی نیند غیر طبعی بدلہ تحلیل تعب اور ماندگی کا طلب کرتی ہے اور یہ خواہش غیر طبعی ہے کبھی سبات غیر طبعی بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی برسبیل اطلاق کے عارض ہوتا ہے اس کے عروض کی یہ کیفیت ہے کہ رجوع روح نفسانی کا آلات حس و حرکت سے بسبب کسی

ایسے امر کے ہو جو مبرد ہے یعنی برودت پیدا کرتا ہے اور جوہر روح کی ضد ہے خواہ وہ سبب خارج بدن سے عارض ہو خواہ کوئی دوائے مبرد کا استعمال ہو کہ اس کا اثر داخل جسم سے تبرید پیدا کرے اور اس سبب کے جہت سے آلات کو برودت حاصل ہو کہ مانع نفوذ روح حیوانی بطرف آلات کے ہو یعنی جو روح حیوانی آلات میں موجود ہوا سے بطور لائق نفوذ ہونے سے روکے خواہ اسی روح موجود کے گرنے کو آلات میں سست کر دے اور جس مزاج کی جہت سے قبول قوت نفسانی کا مبدا سے ہوتا ہے اسے فاسد کر دے پس جو روح باقی ہے وہ اندر جانے سے باز رہے بوجہ ضد مزاج کے اور اس کا انبساط بھی متبلد اور کند ہو جائے اور خدر یعنی سن کا پیدا ہونا اسی طرح ہوتا ہے اور کبھی بوجہ پیدا ہونے کسی امر مرطب کے جو آلات میں ترطیب پیدا کر کے جوہر روح کو مکدر کر دے اور مسالک کو بند کر دے اور جوہر عصب میں ارخا پیدا کرے اور عضل میں بھی ارخا پیدا کرے یعنی ایسا ارخا پیدا ہو جائے کہ اس کے بعد سدہ پیدا ہو جائے اور چسپیدگی ایک دوسرے میں ایسی پیدا ہو کہ نفوذ روح کو مانع ہو اس لئے کہ جوہر روح کا غلیظ اور مکدر ہو گیا ہے اور آلات میں بوجہ رطوبت کے فساد پیدا ہوا ہے اور جمیع آلات ڈھیلے اور مسترخی ہو گئے ہیں اور یہ وہی نیند ہے جو بروقت سکر اور مستی کے پیدا ہوتی ہے اور اسی نیند کے قریب وہ بھی نیند ہے جو بسبب تخمہ کے اور بوجہ زیادہ ٹھہرنے طعام کے معدہ میں عارض ہوتی ہے اور ان لوگوں کا سبات بذریعہ قے کے دفع ہو جاتا ہے اور یہی دونوں سبب اکثر سبات کے عارض ہونے کے ہوتے ہیں بشرطیکہ ان دونوں کے وجود میں استحکام ہو جائے اور کبھی برودت اور رطوبت دونوں مل کر ساتھ ہی سبب نوم کے ہوتے ہیں مگر ان دونوں میں مقدم سبب برودت ہوتی ہے اور رطوبت اس کی معین ہو جاتی ہے جس طرح اجتماع حرارت اور یبوست کا سہر میں ہوتا ہے اور سبب حقیقی اس جگہ سہر میں وہی حرارت ہے اور یبوست اس کی معین ہے سبات کے اور بھی اسباب ہیں از انجملہ اشتداد نوائب حمی کا اور متوجہ ہونا کل طبیعت کا اور اصلاح مرض

کی اور طبیعت نیچے مادہ کے تنگی اور کشمکش میں ہوتی ہے پھر اس وقت ورح نفسانی بھی طبیعت کے پیچھے اسی جگہ جا پہنچتی ہے جیسا بعض اطبا نے کہا ہے خصوصاً اگر مادہ تپ کا بلغمی ہو اور باردہ ہو اور سخونت اس میں فقط بوجہ عفونت کے پیدا ہوئی ہو اور کبھی بوجہ روائت اخلاط اور بخارات کے جو بطرف دماغ کے صعود کریں نیند پیدا ہوتی ہے جبکہ معدہ کے بخارات مقدم دماغ کی طرف صعود کریں خواہ ریہ کے بخارات امراض ریہ میں بطرف دماغ کے چڑھیں اور اسی طرح سار اعضا کے بخارات کا یہی حال ہے کبھی بوجہ کثرت تولد دیدان اور حب القرع کے بھی سبات پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ تنگی میں پڑ جانے دماغ کے نیچے استخوان قحف کے خواہ صفحہ قحف کے خواہ بشر اور پوست کے نیچے دماغ تنگ ہو جانے سے نیند پیدا ہوتی ہے اور یہ تنگی اس وقت ہے جب کہ سر میں کسی طرح چوٹ لگے اور جو بطن زیادہ سبات بروقت قطع کے پیدا کرتا ہے وہی ہے جو بروقت تنگی کے زیادہ سبات پیدا کرے کبھی نیند اور سبات بجہت درد شدید کے اس پربت سے جو عضلات صدغ کو پہنچے پیدا ہوتی ہے خواہ بوجہ مشارکت اذیت فم معدہ خواہ رحم کے پیدا ہو اس لئے کہ ایسے اوقات میں دماغ منقبض ہو جاتا ہے اور مسالک روح حساس کے بند ہو جاتے ہیں اور اس طرح کا انسداد ہوتا ہے کہ اس میں حرکت روح کی دشوار ہوتی ہے بطرف ظاہر کے اور کبھی بوجہ ضعف روح اور تحلل روح کے بھی سبات پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ انبساط روح کا متعسر ہوتا ہے اور پھر چونکہ جو حواس روقت سبات خواہ نیند کے معطل ہوتے ہیں ایک تو بصارت ہے اور دوسرے ساعت لہذا واجب ہے جو آفت مقدم دماغ میں پہنچے جہاں انہر دونوں حس کا مبدا ہے اسی آفت سے نوم خواہ سبات پیدا ہوں اور اس کی شرکت سے فساد تخیل بھی ہوتا ہے اس لئے کہ اگر مقدم دماغ صحیح اور سالم رہے اور آفت فقط موخر دماغ میں پہنچے ساعت اور بصارت میں آفت کا پہنچنا ضرور نہ ہوگا اور نہ یہ دونوں حس بیکار اور معطل ہوں گے اور نہ وجود نوم کا ہوگا بلکہ بطلان حرکت خواہ بطلان لمس کا البتہ پیدا ہوگا اور حواس بحال خود

ثابت رہیں گے جس طرح کہ امراض جمود اور شخوص میں بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور ضرر سبات کا حس میں بہ نسبت حرکت کے زیادہ ہوتا ہے حس بالکل باطل ہو جاتی ہے اور حرکت بالکل باطل نہیں ہوتی کہ حرکت تنفس میں سالم رہتی ہے یہ بھی واجب ہے کہ جو سدہ مرض سبات میں پڑے سدہ تامہ نہ ہو اور نہ زیادہ کثیف ہو ورنہ تنفس میں ضرر پہنچے گا اور ہر ایک سبات ایک مزاج خاص سے متعلق ہوتا ہے برودت سے اس کا تعلق پہلے ہوتا ہے اور رطوبت سے دوبارہ کبھی بطرف سبات کے اور امراض مثل ذات الجب اور ذات الریہ وغیرہ کے منتقل ہو جاتے ہیں بعض آدمیوں کے اخلاط میں جبس ہوتا ہے اور ان کی تیزی میں شکستگی ہوتی ہے کہ زیادہ ایذا انہیں پہنچاتی پس ایسے شخص پر نعاس یعنی آرامی نیند کا غلبہ ہوتا ہے ادھر یہ لیٹا مقصد سونے کے اور حرارت غریزی اندر جسم کے چلی جاتی ہے اور اندرون جسم کے پھیل کر انجرہ دماغ کو ہیجان میں لاتی ہے اسی جہت سے اس کو نیند نہیں آتی خصوصاً جس کا مزاج خشک ہو اور جب نیند کے آنے میں کمی اکثر ہونے لگے کسی مرض کے پیدا ہونے کی خبر دیتی ہے آب انار ایسی چیز ہے کہ دیر تک معدہ میں ٹھہرتا ہے اور بخارات معدے کو دماغ کی طرف چڑھنے سے منع کرتا ہے اور سہر یعنی بیداری سے رستگاری دیتا ہے ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ غذا کے استعمال کے بعد کس ہیئت میں لیٹنا چاہیے اور اب پھر کہتے ہیں کہ بکثرت چت لیٹنا پشت میں سستی پیدا کرتا ہے اور پشت کے جوڑ بند ڈھیلے کر دیتا ہے پھر اس کے علاج میں بمکثرت استعمال انتصاب یعنی سیدھے کھڑے رہنے کی ضرورت ہوتی ہے اور دھوپ میں سونا سر کے واسطے برا ہے اور چاندنی میں سونا خون کے خالص پیدا ہونے کو مضر ہے اس جہت سے کہ جمیع اخلاط میں حرکت پیدا کرتا ہے اور خرخرہ بھی پیدا کرتا ہے سبب خرخرہ کا یہ ہے کہ فم معدہ چسپیدہ ہو جاتا ہے پس آواز بدن ہمراہی رطوبت کے نہیں نکلتی اور رطوبت کے ساتھ جب نکلتی ہے تو خرخرہ پیدا ہوتا ہے علامات اگر سبات بجہت برد ساذج یعنی بلا مادہ کے پیدا ہو اور برودت خارجی ہو اس کی علامت یہ ہے

کہ پیچھے اس برودت شدید کے عارض ہوتا ہے جو سر میں خارج سے پہنچا ہو یا بجہت برودت اندرونی بدن اور دماغ کے سبات عارض ہو اور چہرہ اور پلکوں میں تہیج نہیں ہوتا اور رنگ مائل بسبزی اور نبض متمدد مائل بصلابت جس میں تفاوت شدید ہو پیدا ہوتی ہے اگر سبات کسی مشروب دوا کی برودت سے جو مخدر بھی ہو پیدا ہو جیسے افیون اور بنج اور بیخ یبروج تخم لفاح جوز ماثل اور فطر اور دودھ جو معدہ میں پھٹ جائے یا کشنیز تر یا اسبغول بمقدار کثیر ایسے سبات پر استدلال بذریعہ ان علامات کے کیا جاتا ہے جن کا بیان باب سوم میں ہم کریں گے اور یہ بھی علامت ایسے وقت میں پائی جاتی ہے کہ ایسے سبات کے ہمراہ چند اعراض اور بھی ہوتے ہیں جیسے اختناق یا سبزی اور سردی اطراف میں پیدا ہوتی ہے زبان میں ورم ہونا بوئے دہن کا متغیر ہو جانا نبض کا ساقط ہو جانا کہ نملی ضعیف ہو جائے متفاوت نہ ہو بلکہ متواتر نہ ہو جیسے دودی متواتر ہوتی ہے اور نملی اگر متفاوت ہو اس کے تفاوت میں نظام اور ثبات نہ ہو بلکہ کبھی تفاوت چھوڑ کر تواتر پیدا ہو اور کبھی تواتر سے پھر تفاوت کی طرف پہنچے اس وقت معلوم ہو جاتا ہے کہ انہیں ادویہ باردہ میں سے کوئی چیز کھالی ہے یا پی گیا ہو اور اس کا علاج اسی طور پر کیا جاتا ہے جو باب سموم میں مذکور ہو گا بعض آدمیوں کا یہ قول ہے کہ جو سبات برودت ساذج سے پیدا ہوتا ہے وہ بہت خفیف ہوتا ہے بہ نسبت اس سبات کے جو مادہ رطب سے پیدا ہو یہ قول بخوبی صحیح نہیں ہے بلکہ اکثر وہی سبات جو برودت ساذج سے پیدا ہوتا ہے زیادہ قوی ہوتا ہے تمامی اقسام اس سبات کے جو برودت جوہر دماغ سے پیدا ہوں خواہ کسی دوائے مشروب کی برودت سے عارض ہوں ان اقسام کے تابع فساد ذکر بھی ہوتا ہے اور فساد جگر بھی لاحق ہوتا ہے اگر سبات کی پیدائش رطوبت ساذجہ بلا مادہ سے ہو اس کی علامت یہ ہے کہ علامات غلبہ خون خواہ ثقل یا غلبہ بلغم کے نہ پائے جائیں اور بلغم کی وجہ سے جو سبات پیدا ہو اس کی شناخت تقدم امتلا اور پہلے سے تخمہ پیدا ہونا خواہ کثرت استعمال مشروبات کا اور نبض کی نرمی اور موجی ہونا اور نبض میں

عرض پیدا ہونا اور ایضا سبات کا مستغرق جمیع اوقات میں ہونا یعنی گہری نیند ہر وقت
بنی رہے اور گرانی بھی ہو اور چہرہ کا رنگ سفید اسی طرح آنکھ اور زبان میں بھی سپیدی
پیدا ہو اور سر میں بوجھ پیدا ہو اور پلکوں میں تہج پیدا ہو اور ملمس سر کا سرور ہے اور قبل
حدوث اس مرض کے جو تدبیر غذائی وغیرہ ہو اس سے بلغم پیدا ہونے کی امید ہو اور سن
بھی ایسا ہو خواہ بلد اور شہر ایسا ہو کہ اس میں بلغم پیدا ہو اور سوائے ان علامات کے اور
علامات جو بلغمی ہیں وہ بھی ذریعہ شناخت ہو سکتے ہیں جو سبات خلط خون سے پیدا ہوتا
ہے اس کے علامات یہ ہیں کہ اوداج یعنی رگوں میں انتفاخ پیدا ہو کہ پھولی ہوئی نظر
آئیں اور آنکھیں اور خسارے اور گال سرخ رہیں اور سر وغیرہ میں گرمی محسوس ہو جیسے
اور امراض دموی میں بیان ہو چکا ہے اور اگر بلغم اور خون ساتھ ہی مجتمع ہو جیسے گلابی
رنگ میں سرخی اور سپیدی کا اجتماع ہو جاتا ہے اس وقت علامات قرانیطس اور لیثرغس
اور سبات سہری کے ساتھ ہی مجتمع ہوں گے اور اگر سبات سہری میں بخارات بدن کے
اٹھ کر سر میں یکجا ہوتے ہیں جیسے حمیات میں اور خصوصا بروقت درد ریہ خواہ جب ریہ
میں اورام پیدا ہو خواہ معدہ سے بخارات اٹھ کر دماغ میں مجتمع ہوتے ہوں ہر ایک قسم
بخارات کو اس کی خاص علامت سے پہچان لینا چاہیے مثلا اگر معدے سے بخارات
آتے ہیں ان کے پیشتر سدر اور دوار اور دوی اور طنین اور خیالات پیدا ہوں گے اور
بروقت گرسنگی کے ان کے صعود میں خفت ظاہر ہوگی اور امتلائے طعام کے وقت زیادتی
پیدا ہوگی اور اگر اطراف ریہ سے آمد بخارات کی ہے خواہ سینہ سے اس سے پہلے وجع
ثقیل اور درد اطراف صدر میں اور ضیق نفس اور سرفہ وغیرہ عارض ہوں گے خواہ اور
اعراض ذات الجنب اور ذات الریہ کے ظاہر ہوں گے اسی طرح اگر جگر سے یہ
بخارات آتے ہوں ان کے پیشتر دلائل امراض جگر کے اور اگر رحم سے بخارات صعود
کریں امراض رحم کے دلائل موجود ہوں گے اور اسی قسم کا امتلا جو رحم وغیرہ میں ہوتا
ہے پیدا ہوگا اور جو سبات ضربہ اور سر میں صدمہ چوٹ کے پہنچنے سے خواہ کنپٹی کے

صدمہ سے عارض ہو اس کی شناخت اپنے خاص سے ہوتی ہے سبات اور سکتہ میں فرق یہ ہے کہ سبات کا مریض بات بھی سمجھتا ہے اور بیدار بھی ہوتا ہے اور حرکات اس کے بآسانی نسبت احساس کے ہوتے ہیں اور سکتہ کا مریض اس کے حس اور حرکت دونوں باطل ہوتے ہیں اور مجملی فرق درمیان مریض سبات اور غشی کے مریض میں جو بوجہ ضعف قلب کے ہو یہ ہے کہ مسبوت کی نبض قوی اور مشابہ نبض صحیح لوگوں کے ہوتی ہے اور نبض غشی کی بہت ضعیف اور باصلابت ہوتی ہے اور دوسرا فرق یہ ہے کہ غشی تھوڑی تھوڑی پیدا ہوتی ہے اور اس میں تغیر لون کا بطرف زردی کے ہوتا ہے اور مشابہ لون موتی یعنی مردوں کے رنگ کے اور برد اطراف بھی ظاہر ہوتا ہے اور اس بات میں تغیر لون کا جو ہوتا ہے اس میں حس زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور چہرہ اور ناک میں یکبارگی خفت ظاہر نہیں ہوتی اور اس کا سخنہ سوتے ہوئے آدمی کے سحنہ سے زیادہ مخالف نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ تھوڑا سا تہیج اور انتفاخ یعنی پھول جانا چہرہ کا البتہ زیادہ بہ نسبت نائم کے ہوتا ہے مسبوت اور اس مریض میں جسے اختناق رحم عارض ہو یہ فرق ہے کہ مسبوت کو فہم کلام کی قوت ہوتی ہے اور یہ تکلف کلام بھی کرسکتا ہے اور مرض اختناق رحم کی عورت بہت دشواری سے بات کو سمجھتی ہے اور کلام کی قدرت ہرگز نہیں ہوتی اور مسبوت پر بالتخصیص حرکت گردن اور سر کی اور حرکت پاؤں کی آسان ہوتی ہے اور حس بھی ان مقاموں میں ہوتی ہے اور پلکوں کے کھلنے میں بھی آسانی بہ نسبت اختناق رحم کے ہوتی ہے اور اختناق رحم ایسے سبب سے ہوتا ہے جو دفعتہً پیدا ہو اور اس کا غلبہ بڑھتا جاتا ہے تا کہ منقضی ہو جائے یا قتل کرے اور سبات کبھی ممتد ہوتا ہے اور اس کا گہرا اور مستغرق ہونا رفتہ رفتہ ہوتا ہے اور نیند سے پہلے شروع ہوتا ہے مگر نوم ثقیل ہوتی ہے ہاں اگر سبب سبات کا برودت ہو کہ اس وقت سبات بھی دفعتہً پیدا ہوتا ہے اور جھٹ پٹ واقع ہوتا ہے تا کہ کوئی دوا کا استعمال ہوا ہو کہ اس کے حدوث میں بھی جلدی ہوتی ہے اور اس کا علم بھی یقیناً ہو جاتا ہے اور مخفی نہیں رہتا علاج سبات اور

گہری نیند کا جو حمیات میں پیدا ہو جو سبات کسی عضو کے مرض کا عرض ہے اس کے علاج کا طریقہ یہ ہے کہ اسی عضو کی فصد کریں تدبیر مناسب سے تا کہ اس عضو کا تنقیہ ہو جائے اور جو سوء مزاج اس عضو کو عارض ہے وہ زائل ہو جائے اور دماغ کی تقویت کی ایسی صورت تجویز کریں ہ اس مادہ کو قبول نہ کرے مثلا روغن گل اور سرکہ بکثرت استعمال کریں تا کہ تنہا روغن کی وجہ سے جو نیند پیدا ہوتی ہے اسے سرکہ منع کرے اور فواکہ قوی کے عصارات کا استعمال کریں اور اس کے بعد نطولات محلل اگر دماغ میں کوئی شے محتبس ہوئی ہو اور یہ سب چیزیں قانون عام میں مذکور ہو چکی ہیں اور جو سبات حمیات اور تپ کے دورے میں پیدا ہوتا ہے اس میں بہت جلد اطراف کی بندش کرکے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر ہمیشہ کرنی چاہیے اور سرکہ کا بخار بھی سونگھایا جائے اور سر کا پسینہ کسی طرح نکالیں مثلا روغن گل اور سرکہ بافراط ملا کر خواہ آب انگور اور آب انار یا اور قسم کے قابضات کا استعمال کریں اور جو سبات کسی دوائے مخدر کے استعمال سے پیدا ہو اس کا علاج خاص وہی کرنا چاہیے جو کہ اس مخدر کا علاج ہے اور اسی مخدر کا تریاق جو کچھ مقرر ہوا ہے اسی کو استعمال کرنا چاہیے جیسے کتاب پنجم میں ہم بیان کریں گے جو سبات برودت خارجی کے پہنچنے سے عارض ہو اس کا علاج تریاق کبیر او مثر دو یطوس اور دواء المسک کا استعمال کرنا اور سر پر نطول اس پانی کا جس میں سداب اور جند بیدستر اور عنصل جوش دیا ہو اور اسی طرح عاقر قرحا بھی شریک کریں اور سر میں تمریخ یعنی مالش روغن بان اور روغن ناردین کی جند بیدستر ملا کر اور روغن مشک اور روغن قسط بھی داخل کرنا چاہیے ہمراہ جند بیدستر کے اسی طرح ضماد جو مرکب جند بیدستر اور عنصل اور مشک سے ہو کہ جند بیدستر دو جزء اور عنصل ایک جزء اور تھوڑی سی مشک ڈال کر لیپ کریں اور مشک ہمیشہ ہر وقت سونگھاتے رہیں اور جتنی چیزیں تسخین دماغ کی اوپر جا بجا مذکور ہو چکی ہیں ان میں سے جو جو قوی التاثیر چیزیں ہیں ان کا استعمال کریں اور نرم خواہ ضعیف الاثر کا استعمال اس وقت نہ کریں جو سبات

بوجہ غلبہ خون کے پیدا ہو اس کے علاج میں بہت جلد فصد قیفال کی اور حجامت ساق کی کرنی چاہیے اور حقنہ معتدل کا بھی استعمال ضرور ہے اور تلطیف غذا کی بھی کی جائے اور آب نخود کا بھی استعمال مفید ہے اور جو سبات غلبہ رطوبت سے پیدا ہو مگر رطوبت ساذج یعنی بے مادہ کے ہو اس کے علاج میں ورہ ضماد جن کی ترکیب جند بیدستر اور نقاح اذخر اور قسط اور جوز السرو اور ابہل اور فربیون اور عاقر قرحا سے ہو استعمال کرنے چاہئیں اور سبک غذا کھلائیں اور اوہان اور نطولات سے اجتناب کریں مگر بعد احتیاط تام کے اس لئے کہ جو ترطیب روغن کی ہے قوت ادویہ کو فنا کر دیتی ہے ہاں اگر قوت دوا کی ایسی ہی قوی ہو اس وقت مضائقہ نہیں ہے یہ بھی واجب ہے کہ سر کی مالش کریں اور اس قدر مالش ہو کہ سرخ ہو جائے اور مشک کا سونگھانا بھی مستعمل رہے اور جو سبات بوجہ رطوبت مادہ بلغم کے پیدا ہو اس وقت پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ حقنہ قوی کے کرکے ایسی تدبیر کریں کہ قے کرائیں اور چونکہ یہ سبات بوجہ اجتماع بلغم کے معدہ میں اکثر پیدا ہوتا ہے اس لئے واجب ہے کہ تنقیہ معدہ کا بلغم سے اس طرح کریں کہ قطع مادہ ہو جائے جیسا ہم باب امراض معدہ میں ذکر کریں گے اور نطول منضجہ جو قوی ہوں اور قسطوط اور عطوس اور غرغرہ جو سب کے سب اوپر کے مقام میں مفصل بیان ہو چکے ہیں قانون عام کی فصل میں اسی طرح وہ تدابیر جیسے آواز کرخت مریض کو سنائیں خواہ ایسی شے اسے دکھلائیں جس کے دیکھنے سے مغموم ہو ضرور کرنی چاہیے اس لئے کہ غم کا پیدا کرنا ایسے امراض میں جو فکر کو ضعیف کر دیتے ہیں اور قوت فکریہ میں جمود اور بستگی پیدا کرتے ہیں تحریک نفس پیدا کرتا ہے اور بوجہ عروض غم کے صلاح از سر نو حاصل ہو جاتی ہے منجملہ ان ادویہ کے جو بیداری پیدا کریں یہ ہے کہ نتھنے میں سبز چھکری طلا کریں اور چہرہ پر سرکہ ملیں اور نیچے کے اعضا کو مضبوط اور درشت باندھیں اور چھینک لانے والی چیزیں استعمال کریں فصل دوسری بیداری اور سہر کے بیان میں یقظہ یعنی بیداری خواہ جاگتے رہنا وہ حالت ہے جو ہر حیوان اور ذی روح کو بروقت قائم ہونے

روح نفسانی کے عارض ہوتی ہے جب کہ قیام اس روح کا بطرف آلات حس اور حرکت کے ہو اور ان آلات کو ان کے خاص افعال میں استعمال بھی کرے اور سہر کے معنے یہ ہیں کہ بیداری میں افراط پیدا ہو اور منشا افراط بیداری کا یا رطوبت بورقی یعنی وہ رطوبت شور جو دماغ میں متمکن ہو جیسے بڈھوں میں یہی منشا بیداری مفرط کا ہوتا ہے خواہ بوجہ درد کے بیداری پیدا ہو خواہ بوجہ فکر زائد کے پیدا ہو اور بعض اقسام سہر بوجہ روشنی اور نور کے اور مکان کی چمک اور مستیز ہونے سے پیدا ہوتے ہیں جو لوگ مستعد سہر کے ہوں ایسے مکان میں رہیں اور بعض اقسام سہر کے بوجہ بدہضمی کے پیدا ہوتے ہیں اور کثرت امتلا اس کی باعث ہوتی ہے اور ایک قسم بیداری کی اس چیز کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے جو نفخ پیدا کرے اور تشویش اخلاط اور پریشانی خواب کی اس سے پیدا ہو اور بروقت خواب یعنی بحالت نوم فزع اور خوف اس کے استعمال سے عارض ہو جیسے باقلا وغیرہ بعض قسم سہر کی بوجہ صعود بخارات یابسہ کے جن سے لذع دماغ میں پیدا ہو اور درد عارض ہو بھی عارض ہوتی ہے اور جو بیداری مفرط مشائخ کو عارض ہوتی ہے اس کا سبب ان کے اخلاط کی بورقیت اور اخلاط کا نمکین ہو جانا اور ان کے جوہر دماغ کی یبوست ہوتی ہے بعض اقسام سہر کے بوجہ ورم سوداوی خواہ ورم سرطانی جو اطراف دماغ میں پیدا ہو عارض ہوتے ہیں یہ بھی اطبا کہتے ہیں کہ جس کو سہر عارض ہو اور بعد ازاں کھانسی پیدا ہو وہ مر جائے گا ہم نے فصل اول میں اسی مقالہ کے خواہ فن کلیات میں جہاں ذکر نوم کا کیا ہے علامات ضروری کا بھی ذکر وہاں کر دیا ہے علامات اس سہر کے جو یبس ساذج یعنی خشکی بلا مادہ سے عارض ہو اور حرارت اس یبوست کے ہمراہ نہ ہو یہ ہیں کہ حواس اور سر میں خشکی ہوتی ہے اور آنکھیں اور زبان اور نتھنے بھی خشک ہو جاتے ہیں اور سر میں گرمی خواہ سردی کی حس باقی رہتی ہے اور جو بیداری حرارت اور یبوست سے مل کر پیدا ہوتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ خشکی کے ہمراہ التہاب اور سوزش بھی پائی جائے اور کبھی پیاس کا غلبہ اور احتراق آنکھوں کی جڑ میں ہو

اور جو بیداری بوجہ بورقیت اخلاط کے ہو اس کی علامت یہ ہے کہ نتھنوں میں تری بنی رہے اور آنکھ سے کیچڑ نکلے اور تھوڑی سی گرانی اور ثقل بھی سر میں پیدا ہو اور نیند سے بہت جلد بیدار ہو جائے اور بروقت بیداری کے بستر خواب سے اچھل پڑے خواہ کود کر فرش خواب سے الگ ہو جائے اس بیداری پر تدبیر سابق غذائی خواہ اور طرح کی تدبیر جو مولد ایسے اخلاط کی ہو دلیل ہوتی ہے اور سن شیخوخت مثلاً کہ یہ بھی دلیل اسی بیداری پر ہے اور جو مکان کی روشنی سے بیخوابی پیدا ہوتی ہے خواہ کسی غذا سے عارض ہو اس کی شناخت اسی کے سبب خاص سے ہوتی ہے اور جو بیداری بوجہ ورم سوداوی کے پیدا ہو اس کی علامت مکرر بیان ہو چکی جہاں جہاں ذکر ورم کا آتا ہے اور جو بیداری افکار اور تردوات سے عارض ہو خواہ حمیات حادہ کی وجہ سے بیداری پیدا ہو اس کی علامت وہی سبب خاص ہے جو ہمراہ مرض کے موجود ہوتا ہے۔ معالجات جس بیداری کا سبب یبوست ہے اس کے علاج میں مریض کو چاہیے کہ غذائے مرطب کا استعمال کرے اور استعمال استحمام معتدل بالخصوص کرے اگر حمام سے بھی نیند پیدا نہ ہو واضع ہوگا کہ اس شخص کا مزاج بدنی معتدل نہیں ہے اور نہ اس کا مزاج جید اور درست ہے بلکہ اس پر یبوست کا غلبہ زیادہ ہو گیا ہے خواہ اخلاط فاسد اس کے بدن میں اس قدر موجود ہیں کہ ان کو حمام سے ثوران اور جوش پیدا ہوتا ہے ایسے مریض کو فکر اور جماع کا ترک قطعاً کر دینا چاہیے اور تعب کو ترک کر کے سکون اور راحت کا استعمال کرنا چاہیے اور ہمیشہ وہی روغن جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں ان میں سر کو ڈبونا چاہیے یعنی اس قدر روغن کا استعمال کریں کہ تمام سر ڈوبا رہے اور دودھ بھی سر پر دوہا کریں اور وہی نطولات مرطبہ کا استعمال کرتا رہے اور استنشاق و شعوط بھی اور انہیں روغن کی کانوں میں تقطیر کرتا رہے خصوصاً روغن نیلوفر اور بالتخصیص اس کا سعوط اور اسفل قدم میں مالش اور جو بیداری بوجہ یبوست کے مع حرارت کے ہو اس کی تدبیر اس سے زیادہ بارد رطب ادویہ سے کرنی چاہیے جیسے تراشہ کدو اور خرفہ اور لعاب اسبغول اور عصی الراعی حی العالم وغیرہ

منجملہ منوم کے غنائے لذیذ اور دقیق ہے ایسی جس میں نہ ازعاج ہو اور تال اس کا کھلا ہو جیسے ہزج نامے سرود کا ترانہ ہوتا ہے اور تال برابر ہو کہ سانس اور سکتہ نہ دے اسی وجہ سے پانی گرنے کی آواز جو بلندی سے نشیب میں گرتا ہے خواہ درخت کے پتوں کی کھڑکھڑاہٹ بروقت چلنے ہوا کے منوم نہیں ہے یعنی ان دونوں صورتوں میں چونکہ فروخت اور دل تنگی برابر پیدا ہوتی ہے لہذا منوم نہیں ہیں اور بیداری بوجہ درد کے پیدا ہو اس کی تدبیر یہی ہے کہ وجع میں تسکین پیدا کریں اور جو علاج مخصوص اس درد کا ہے اس کے باب میں مذکور ہے اور جو بیداری حمیات میں پیدا ہو اس کی تدبیر بھی وہیں مذکور ہوگی اکثر دیاقوزہ سادہ بھی نیند پیدا کرتا ہے اور منہ کا دھونا اور نطول چہرہ پر کرنا اور کنپٹی او پیشانی پر روغن خشخاش بافراط لگانا خواہ روغن کاہو اس سے بھی نیند پیدا ہوتی ہے خربزہ میں تخم خشخاش سفید کا استعمال بھی مفید ہے اور بیشتر وہ ادویہ مخدرہ جن کا ذکر قرابادین میں آتا ہے بھی مستعمل ہوتی ہیں اور قرص زعفران جو صداع حار کی فصل میں مذکور ہو چکا اگر اس قرص کو عصارہ خشخاش خواہ ایسے گلاب میں کہ جس میں خشخاش یا کاہو جوش دیا ہو بھگو کر پیشانی پر طلا کریں بہتر ہوگا منجملہ مجربات کے یہ دوا ہے سلیخہ اور ابیون اور زعفران کو روغن گل میں تر کر کے ناک میں یہ روغن لگائیں اسی طرح جو طلا پوست خشخاش اور بیخ یبروج سے بنا کر دونوں کنپٹیوں پر لگائیں وہ بھی مجرب ہے اور اس دوا کے سونگھنے سے بھی نفع بین ہوتا ہے ان بیماروں میں جو شخص مقدار ایک حبہ کرسنہ یعنی مٹر کا استعمال کرے فوراً سو جائے گا اگر خلط غلیظ کے صعود سب طرف دماغ کے سہر پیدا ہوا ہو پیشانی پر بابانہ اور میفختج کا ضماد کرنا چاہیے محموم وغیرہ اور بیماروں کی نیند پیدا کرنے کے واسطے یہ بھی ایک تدبیر جید ہے کہ اطراف کو زور سے باندھیں جو تکلیف دہ ہو اور درد پیدا کرے اور اس کے سامنے چراغ روشن کر کے حاضرین اور موجودین کو حکم دیا جائے کہ خوب زور زور سے باتیں کریں اور تھوڑی دیر کے بعد ہاتھ پاؤں کی بندش کھول دی جائے اور یکبار سب کے سب خاموش ہو جائیں پس مریض

نقشہ جات امراض اعضاء اس کے جداگانہ لکھے ہوئے ہیں ان سے التقاط کرنا چاہیے اور کتاب دوم ادویہ مفردہ میں بہت سے بیان ہو چکے ہیں جو ان امراض کے جملہ اقسام کو مفید ہیں وہاں سے سوچ سمجھ کر نکالنا چاہیے اور جو غذا ئیں ان کو مضر ہیں وہ بھی مذکور ہو چکی ہیں ان سے پرہیز کرنا چاہیے فصل چوتھی اختلاط ذہن اور ہذیان کا بیان اختلاط ذہن اور ہذیان منجملہ ان امراض دماغی کے ہے جو بوجہ دماغ کی آفت کے پیدا ہو اس کا سبب مرہ سوداہوتا ہے یا خون گرم جو ملتہب ہو خواہ صفرا خواہ صفرا ہائے دموی یعنی مرہ احمر خواہ حرارت سادجہ بلا مادہ خواہ گرم سبب اختلاط کا ہو مگر اس قسم کے اختلاط میں ایذ اکمتر ہوتی ہے یا خشکی یا یبوست جو بوجہ مقدمہ ہونے سہر اور بیداری خواہ فکر وغیرہ کے عارض ہو الغرض ایسی چیز کہ خشکی پیدا کرے اور دماغ سے وہ رطوبت غریزی جس کے ذریعہ سے طریقہ عقل کی حفاظت ممکن ہے فنا ہو جائے اور اگر اختلاط بوجہ مشارکت کسی دوسرے عضو کے پیدا ہو خواہ تمام بدن کی شرکت سے ہو عضو مشارک جیسے معدہ خواہ فم معدہ اور مراق خواہ رحم اور تمام بدن کی شرکت کی مثال جیسے حمیات میں اختلاط عارض ہوتا ہے اور یہ سب اسپام شرکی خواہ بوجہ کسی کیفیت سادج کے ہوں جو عضو مشارک سے دماغ تک پہنچے جیسے پاؤں کی انگلی سے اٹھ کر سر تک پہنچے خواہ ہاتھ میں سے بوجہ ورھم کے کوئی کیفیت سر تک جائے خواہ اور اعضاء سے جو مزاج فاسد رکھتے ہوں اور ان میں ورم بھی ہو یا اختلاط بخار گرم صفرا سے ماور بلغم سے جو متعفن ہو گیا ہے اور حدت اس میں پیدا ہو گئی ہے عارض ہو بہت اسلم اور بے خطر اختلاط عقل کی وہ قسم ہے جس کے ہمراہ ضحک اور سکون ہو اور نہایت بد وہ ہے جس میں اضطراب اور دل تنگی اور اقدام یعنی درآنا مہالک میں ہو علاماتؔ واضع ہو کہ جس شخص کے بدن میں کسی قسم کا درد ہو اور پھر وہ شکایت درد کی نہ کرے اور نہ اس شخص کو درد محسوس ہو ضرور اختلاط عقل میں گرفتار ہے بول دہنی حمیات میں اکثر دلیل اختلاط عقل پر ہوتا ہے جو اختلاط عقل خلط سوداوی سے عارض ہوتا ہے اس کے ہمراہ غم اور ظنون فاسد خواہ اور

علامات مالیخولیا بھی ہوتے ہیں جو باب مالیخولیا میں ہم لکھیں پھر اگر سودائے صفراوی سے پیدا ہوا اخلاق سبعی یعنی درندوں کے سے عادات اور اطوار پیدا ہوتے ہیں اور حمیات خواہ بیدھڑک ہر ایک کام میں در آنا اس کا شیوہ ہوتا ہے اور اگر سودا دموی طرب اور ضحک کے ہمراہ رگوں کا پر ہونا خون سے ہوتا ہے صرف خلط صفراوی سے اگر پیدا ہوا التہاب اور حرارت ملمس اور دل تنگی اور بدخلقی اور اضطراب شدید اور خیالات آتشیں اور شراروں کا آنکھ کے سامنے نمودار ہونا اور آنکھوں کے کویوں میں سوزش اور جلن اور رنگ میں زردی سر میں التہاب پیشانی کی جلد میں تمدد اور کچھاؤ آنکھوں کا اندر کی طرف گھس جانا پیدا ہوتا ہے اور ہر وقت جیسے مقاتلہ کے واسطے اچھلتا اور کودتا ہے جو اختلاط عقل خلط حمرا سے یعنی صفرائے دموی سے عارض ہوتا ہے اس میں یہ اعراض زیادہ شدید اور بہت سخت ہوتے ہیں اسی طرح وہ عقل جو حمیات میں عارض ہوتا ہے اس کے اعراض بھی ایسے ہی شدید ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ حمیات وبائی کا اختلاط عقل شدید ہے جو اختلاط حرارت اور یبوست بلا مادہ سے پیدا ہو اس میں ثقل اور علامات مواد مذکورہ بالا نہیں ہوتے اور نہ وہ علامات ظاہر ہوتے ہیں جو ابواب سابق میں ہر ایک مادہ کے بیان ہو چکے بلغم باعفونت اور تیز سے جو اختلاط عارض ہو اس میں مریض کو رزانت اور آہستگی ہوتی ہے اور اپنے حوائج ضروری خود ہی کرتے رہتے ہیں اور ہر وقت کام میں مشغول رہتے ہیں مگر ان کے سر بھاری ہو جاتے ہیں اور سبات میں مبتلا ہوتے ہیں بوجہ مادہ بلغمی کے جس طرح بالعرض حرارت بلغم سے بوجہ عفونت کے اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ اصل مادہ بلغم کا فعل حرارت نہیں ہے اسی وجہ سے بنظر خواص اصلی کے سبات پیدا ہوتا ہے اور بنظر حرارت عارضی کے اختلاط عقل یہ لوگ جس چیز کو گرفت کرتے ہیں اس سے خود ہی الگ ہو جاتے ہیں خواہ الگ کر دیتے ہیں اور کبھی ان پر ایک حالت عجیب طاری ہوتی ہے کہ اپنے کو دواب یعنی چوپایہ خواہ پرند تجویز کرتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ اگر اختلاط عقل بوجہ حرارت اور

یبوست کے عارض ہو اس کو دلالت سہر اور بیداری پر ہوتی ہے اور اگر حرارت اور رطوبت سے خون کے خواہ حرارت عارضی بلغم سے عارض ہو اس پر سبات اور نیند دلالت کرتی ہے جو اختلاط عقل کہ اس کا سبب صعود بخار کا کسی عضو خاص سے بطرف دماغ کے ہو اس کا حال اسی عضو متالم سے خواہ اگر تمام بدن کے بخارات سے پیدا ہو تمام بدن کے حالات سے دریافت ہوتا ہے جس طرح حمیات میں یہی صورت ہوتی ہے اور اسی عضو خواہ بدن کے اعراض سے بھی یہ پہچانا جاتا ہے کہ یہ مرض مادی ہے یا ساذج خواہ مادہ بخاری ہے اور جمیع اقسام مشارکت کے علامات باب صداع میں بیان ہو چکے وہاں سے دیکھو معالجات مالیخولیا کے ہمراہ جو اختلاط عقل پیدا ہو اس کا علاج باب مالیخولیا میں مذکور ہوگا مادہ دموی سے جو اختلاط پیدا ہو فصد بہت جلد لینی چاہیے اسی طرح تمامی وہ امور جن سے تعدیل اور تبرید خون میں پیدا ہوتی ہے جھٹ پٹ استعمال کرنے چاہئیں اور خون کا قوام درست کیا جائے اور جو اختلاط بوجہ خلط صفراوی کے پیدا ہو خواہ حمرا سے اس کے علاج میں بہت جلد استفراغ کرنا لازم ہے اور تبدیل مزاج خواہ تمام بدن یا فقط سر کی واجب ہے اور جو تبریدات اور مرطبات قانون عام میں بیان ہو چکے ہیں ان کا استعمال کرنا چاہیے اور ضمادہائے سر جیسے اوپر مذکور ہو چکے بعد سر مونڈانے کے استعمال کریں پھر اگر روز بروز بعد تدبیرات کے شدت اور قوت بڑھتی جائے جو تدبیر مانیا کے علاج میں بیان ہوئی وہی یہاں بھی بیان کرنی چاہیے اختلاط حار کی اصلاح میں تیز ولی اور روغن گل اور سرکہ یا فوخ پر لگانا بہت نافع ہے خواہ روغن بنفشہ اور دودھ بشرطیکہ تپ نہ ملا جائے یا روغن گل اور روغن خشخاش بعد اطمینان اس امر کے کہ جو بخارات اس دوا کے استعمال سے پلٹ جائیں گے ضعیف اور کمزور ہوں گے اور اگر کسی عضو رئیس خواہ شریف کی طرف پھر جائیں گے کچھ ایسے مضر نہ ہوں گے ہمراہ اختلاط کے سہر بھی ہو اس وقت کوئی ضماد نافع نہ ہوگا کبھی حقنہ ہائے حادہ اور تیز سے اختلاط پیدا ہوتا ہے اور زیادہ ہو جاتا ہے ایسے وقت زیادہ جذب مادہ کا بذریعہ

حقنہ کے جائز نہیں ہے بلکہ ان تیز حقنوں کے بعد حقنہ نرم کا استعمال کرنا چاہیے جو اختلاط شرکت سے کسی عضو کے پیدا ہو اس میں استعمال تقولیس سر کا اور اس کی تبرید اور جذب مادہ کا بطرف مخالف سر کے چاہیے اور یہ سب قاعدے کلی اور جزئی کلیات سے لے کر یہاں مکرر سہ کرر معلوم ہو چکے ہیں اگر ہمراہ اختلاط کے ضعف قوت نہ ہو چاہیے کہ مریض کو طمانچہ ماریں اور زور سے طمانچہ منہ پر لگائیں اور بیشتر طمانچہ کا مارنا واجب اور ضرور ہو جاتا ہے اس غرض سے کہ اس کی عقل پھر پلٹ آئے اور کبھی سر کا داغ دینا بھی واجب ہو جاتا ہے اگر یہ تدبیرات مفید نہ ہوں مگر داغ بشکل صلیب ہوتا ہے یعنی اس شکل پر ۔۔ اگر جوشاندہ کلہ و پارچہ حیوانات سر پر ڈالیں اور فاشرا یعنی ہزار فشان کو بجنسہ خواہ اور پھلوں کے ہمراہ استعمال کرنا اس مرض سے نجات دیتا ہے اگر چند روز پیہم استعمال کیا جائے شیری خلوے کی اس کے ہمراہ خاص ہے اور جو اس میں عیب ہے اسے پوشیدہ کر دیتی ہے فصل پانچویں رعونت اور حمق کا بیان اختلاط ذہن اور رعونت اور حمق میں اگرچہ دونوں آفت عقل سے پیدا ہوتے ہیں اور دونوں کا سبب بھی کبھی درمیان بطن اوسط دماغ کے ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ اختلاط ذہن سے جو آفت افعال فکریہ میں پیدا ہوتی ہے وہ آفت تغیر افعال کی ہے اور رعونت اور حمق میں نقصان افعال خواہ بطلان پیدا ہوتا ہے اور ایک حالت مشابہ خرفیت کے یعنی ایسی عادت پیدا ہوتی ہے جو خرق عادت پر دلیل ہوتی ہے جیسے خرافت یعنی وہ بے عقلی جو پیرانہ سالی میں پیدا ہوتی ہے خواہ بچوں کی عقل اور انہیں کے ایسے افعال اور حرکات کرتا ہے یہ بات تو ابھی اختلاط عقل کی عنوان کے فصل میں بیان ہو چکی ہے کہ اصناف آفات نعال دماغ کے تین ہیں لیکن رعونت اور حمق کا سبب فاعلی برودت ساذج بلا مادہ کے ہوتا ہے خواہ برودت کے ہمراہ یبس بھی ہوتا ہے کہ زمانہ دراز میں یہ مزاج بارد خواہ بارد یابس جوہر بطن اوسط دماغ کے غالب ہو جاتا ہے یا برودت بلغمی یعنی برودت اور رطوبت تجاویف اوعیہ دماغی میں بھرتی ہے اس مرض کا سبب منحصر برودت میں جو ہوا

اور حرارت کی جہت سے یہ مرض عارض نہیں ہوتا اس کی دلیل یہ ہے کہ اس مرض میں نقصان اور بطلان افعال پیدا ہوتا ہے جو مشابہ سکون کے ہے اور حرارت فکر کے افعال سے متعلق ہے کہ مشابہ حرکت کے ہے یعنی حرارت میں بطلان افعال نہیں ہو سکتا کسی قدر حرکت خواہ وجود افعال گو بطور تغیر کے ہو ضرور ہونا چاہیے کہ اسی وقت کسی قدر حرکت روح دماغی کو ایسی ہو گی جو مقدم دماغ کو موخر دماغ تک متحرک کر دے گی یا موخر کو مقدم تک حرکت دے گی اس لئے کہ حرارت ہمراہ حرکت کے ہوتی ہے اور حرکت کی معین ہے اور جمود خواہ بطلان افعال حرکت بلکہ حرارت کو مانع ہے اور اس کی مناقض ہے اور اسی وجہ سے مزاج دماغ کے اس حصہ کا یعنی بطن اوسط کا مائل بحرارت رکھا گیا اور درمیان موضع حرارت اور موضع برودت کے وسط قرار دیا گیا تا کہ اس کو رجوع تخیل سے بطرف تذکر کے ہوتا رہے تخیل اور تذکر کا بیان فن کلیات میں ہو چکا ہے اور جس طرح یہ افعال بطون دماغ سے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی بتفصیل مذکور ہو چکے علاج رعونت اور حمق کا یہی ہے کہ دماغ کی تسخین کی جائے اگر برودت سازج سے پیدا ہو اور تسخین اور ترطیب دونوں کریں گے جبکہ ہمراہ برودت کے یبوست بھی ہو خواہ تحلیل رطوبات موجودہ دماغ کی ادویہ کبار سے جن کے نسخے قرابادین میں مذکور ہیں از قسم ایارج اوشیارات کے سکنجبین عنصلی سے خواہ تخم ترب سے قے کرائیں اگر کسی طرح کا مادہ بھی خواہ شرکت معدہ کی مگر قلب کی تنبیہ اور تقویت کی رعایت بھی ضرور ہمراہ اس تدبیر کے کریں گے مثل دواء المسک وغیرہ سے خواہ مثرو دیطوس اور مفرح وغیرہ کے اب زیادہ تطویل اس کے معالجہ میں نہ کریں گے اس لئے کہ اوپر کے ابحاث میں قواعد کلیہ اور جزئیہ بخوبی ایسے بیان ہو چکے ہیں جو لائق اس مرض کے ہیں ہاں اس مریض کا مسکن اور بود و باش کا مقام روشن تجویز کرنا چاہیے تاریک اور اندھیرا گھر اس کے لائق نہیں خلاصہ تدبیرات یہ ہے کہ لیفضہ اور سہر اور غذائے لطیف اور قلیل اور گرم غذا نہ اس قدر کہ جوش اور غلیان پیدا کرے خواہ تبخیر زیادہ بڑھائے بلکہ گرم لطیف اور بے ضرر

تزکیہ اور صفائی ذہن کی پیدا کرتی ہے اور ذہن کا دشمن اس سے زیادہ کوئی چیز نہیں ہے کہ غذائے لذیذ اور رطوبات ناملائم سے امتلا رہے یبوست سے ذہن کو فقط یہی ضرر ہوتا ہے کہ بافراط سرعت حرکت اور انتقال ذہن پیدا ہوتا ہے اور چونکہ قلت روح کی زیادہ ہوتی ہے اس وجہ سے انحلال روح کا تھوڑی سی حرکت سے پیدا ہو جاتا ہے فصل چھٹی فساد ذکر کے بیان میں یہ مرض نظیر اس عقل کے ہے جو رعونت اور حمق میں ہوتا ہے مگر فساد ذکر موخر دماغ سے پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ فساد ذکر میں خواہ کسی فعل کے افعال موخر دماغ میں نقصان پیدا ہوتا ہے خواہ بطلان جمیع کا ہو جاتا ہے اس مرض کا سبب اول جالینوس کے نزدیک برودت بلا مادہ خواہ برودت ساذج اور یبوست مل کر ہوتا ہے کہ اس وقت مثل اشیائے محسوسہ کے منطبع یعنی منقش نہیں ہوتے یا رطوبت خواہ برودت مل کر ہوتا ہے کہ اس وقت اگرچہ انطباع صور محسوسات تو ہوتا ہے مگر یہ انطباع چونکہ سریع الزوال ہے اسی جہت سے وہ صورتیں یاد نہ رہیں گی پھر اگر برودت کے ہمراہ یبوست ہو اس پر سہر اور بیداری دلیل ہے اور یہ بھی دلیل ہوگی کہ امور ماضیہ تو یاد ہیں مگر جو امور حالیہ ہیں ان کے یاد کرنے پر قادر نہ ہوگا اگر یہ مرض بوجہ رطوبت کے ہو سبات اس پر دلیل ہوگا اور گذشتہ امور ہرگز یاد نہ ہوں گے اور شاید سوانح حالیہ اور واقعی یاد کر سکے اور بہ نسبت امور ماضی کے یہ امور زیادہ کرلے گا اگر اس میں برودت ساذج ہو خدر اور سدر بھی پیدا ہوگا اور کبھی بوجہ یبوست مع حرارت کے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے اس وقت اختلاط ذہن بھی اس کے ہمراہ ہوتا ہے اور یہ حرارت اور یبس یا دماغ کے کسی جز میں ہوتا ہے یا اس کے کسی بطن میں بطون سہ گانہ سے خواہ کسی ظرف میں اوعیہ دماغی سے ہوتا ہے اور کبھی یہ مرض بوجہ اخلاط خواہ اور سوء مزاج کے ہوتا ہے جو صدغین یعنی دونوں کنپٹیوں میں پیدا ہوا اور وہاں سے دماغ تک ان اخلاط خواہ سوء مزاج کا اثر پہنچے یہ صورت بعض متقدمین اطبا نے ذکر کی ہے اور بروقت تحریر اور امتحان کے صحیح اور درست ٹھہری اور مشاہدہ میں آچکی ہے اب کسی طرح کا اشتباہ وقوع میں اس قسم کے

فساد ذکر کے ہم کو نہیں ہے اور اکثر نسیان بھی عارض ہو جاتا ہے یعنی جو امور یاد ہوں وہ بھی فراموش کر دیتا ہے تنہا فساد ذکر بلا اختلاط اور نسیان کے بدون برودت اور رطوبت کے پیدا نہ ہوگا اور کبھی اورام دماغ سے خصوصاً اورام باردہ سے فساد ذکر عارض ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نسیان اور فساد ذکر اگر بحالت صحت عارض ہو منذر امراض قوی کا ہوتا ہے جیسے صرع اور سکتہ اور لثیر غس علامات جو قواعد اوپر بیان ہوئے ہیں انہیں یاد کر کے اس کے علامات پیدا کرنے چاہئیں کچھ تکرار اور اعادہ کی ضرورت نہیں ہے کہ ہر ایک مرض میں وہی علامات بار بار لکھے جائیں معالجات جو فساد ذکر حرارت اور یبوست کے ہمراہ ہو اس کا علاج بہت آسان ہے اور اس کا علاج وہی تبرید اور ترطیب ہے جو مکرر بیان ہو چکی اور جو یبوست سے پیدا ہو اس میں غذا بیار کو مرطب اور معتدل حرارت اور برودت میں دی جائے اور ریاضت اطراف سر کی مالش اور دابنے سے کرنی چاہیے اور ایک کپڑے کھڑے اور باخشونت سے مالش کریں اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں ہلائیں حاصل یہ ہے کہ جو ریاضت زیادہ سخت ہو بلکہ تھوڑی مقدار کی اور جس قدر غذائیں زیادتی ہو اسی قدر ریاضت بھی بڑھتی جائے اور آسائش اور نوم اور حمام بھی بقدر لائق روز بروز کمی و بیشی سے کرانا چاہیے اور تسخین سر کی بذریعہ اضمدہ مسخنہ جو معروف ہیں کی جائے ان کے ذکر کو مکرر ہم کیوں کریں اور سینگیاں خالی لگانی چاہئیں اور جن دواؤں سے سرخی سر کی جلد میں پیدا ہو ان کو ملیں اور بیشتر دو جگہ داغ دینے کی بھی ضرورت ہوتی ہے پس گردن اور آب زن ایسے جن میں بابونہ اکلیل الملک پا یہ گوسفند جوش دیا جائے مفید ہیں روغن سوسن اور نرگس اور شب بو کا استعمال کریں جو رعونت اور حمق مادہ بارد رطب سے پیدا ہو پہلے نضج مادہ کا کرے استفراغ کرنا چاہیے ان ادویہ سے جو اوپر معلوم ہو چکی ہیں اور جس گھر میں روشنی زیادہ ہو اس میں مریض کی سکونت تجویز کی جائے اور ابتدا ایسے استفراغ سے لازم ہے جو خفیف ہوں جیسے ایارج اور شحم حنظل اور جند بیدستر بعد ازاں رفتہ رفتہ ایارجات کبار کا استعمال کرنا

چاہیے پھر اگر سوءِ مزاج حار کی طرف سے اطمینان بہم پہنچے معجون بلادر کا استعمال کریں کہ یہ معجون تقویت ذہن میں بدرجہ قوی ہے اور حافظہ کو بہت فائدہ بخشتی ہے ایضاً تمام مسخنات جو کہ محمر ہوں یا غرغرے اور شمومات جو معلوم ہو چکے ہیں استعمال میں رہیں تجفیف رطوبت میں زیادہ مبالغہ نہ کریں اور اس کا لحاظ رہے کہ تجفیف اس حد تک نہ پہنچے جس سے فناء رطوبات اصلی دماغ کے ہو جائے کہ اس کے بعد برودت مزاج عارضی پیدا ہو اس لئے کہ اس جہت سے نسیان میں زیادتی ہو جائے گی اور مسکرات سے خواہ ایسے مقامات سے جہاں گزر ہوا کا زیادہ ہو اور زیادہ امتلا اور پرخوری سے مریض کو بچانا ضرور ہے اور پانی کے نہانے سے کمال اجتناب درکار ہے گرم پانی تو اس وجہ سے مضر ہے کہ ارخا اور سستی پیدا کرے گا اور سرد پانی خدر اور رسن پیدا کرتا ہے اور روح حساس دماغی کی اس میں مضرت ہے اگر ایسے بیماروں کے بدن میں امتلا پیدا ہو تلطیف تدبیر بذریعہ تقلیل غذا کے خواہ اور طریق سے بعد ظہور امتلا کے کرنی چاہیے اور جو غذا معدہ میں چمٹ جاتی ہے خواہ ثقیل غذا اور مخدر خواہ غذائے منجر سے بھی ہر وقت احتیاط واجب ہے اور شراب سے امتلا بہت مضر ہے ہاں تھوڑی سی شراب نفس میں نشاط پیدا کرتی ہے اور روح کو تقویت دے کر تزکیہ روح پیدا کرتی ہے اور زیادہ پانی پینے کی حاجت بعد شراب پینے کے باقی نہیں رہتی بہت پانی پینا بھی ان مرضائے حب میں نہایت درجہ مضر ہے اور قیلولہ کثیر یعنی دوپہر کو زیادہ سونا بھی خصوصاً امتلائے معدہ پر مضر ہے اور زیادہ بیداری سے روح میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور تحلیل ارواح ہو جاتی ہے اور باوجود ان مضار کے دماغ میں بخارات بھر جاتے ہیں ان بیماروں کے علاج میں وج تر کی مربے یعنی پرورده خواہ مربے دار فلفل بوزن ایک درم مجرب ہے اور یہ بھی تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ دونوں مربیات حفظ کی قوت بھی زیادہ کرتے ہیں اور تنبیہ اس قوت کا بڑھاتے ہیں یہ دوا بھی مجرب ہو چکی ہے گندر سعد فلفل ابیض زعفران مرمکی ہم وزن لے کر شہد میں معجون بنائیں اور ہر روز بقدر ایک درم کے

استعمال کریں ایضاً مجرب ہے فلفل دو جز و زیرہ دو جز و شکر طبرزد تین جز و لے کر استعمال کریں ایضا ہر روز نہار منہ یہ دوا استعمال کریں کندر ۳ ماشہ فلفل ۷ ماشہ مجموع ساڑھے چار ماشہ ہوئے ایضا زیرہ پانچ حصہ فلفل ایک حصہ وج ترکی دو حصہ سعد کوفی دو حصہ ہلیلہ سیاہ دو حصہ عسل بلادر ایک حصہ اور دو چند مجموع ادویہ کے شہد لے کر معجون تیار کریں ادویہ مفردہ کے باب میں ملاحظہ کرنے سے جہاں پر نقشہ جات لکھے ہوئے ہیں اور امراض سر کی خاص دوائیں مذکور ہوئی ہیں وہاں سے ادویہ مجربہ اس مرض کے مل سکتے ہیں مکان اور نشستگاہ اس مریض کی ایسی چاہیے جہاں روشنی ہو جو رعونت اور حمق بوجہ امراض دماغ کے عارض ہو اس کا علاج وہی ہے جو قرانیطس اور لیثر غس اور سبات سہر کا علاج ہے فصل ساتویں فساد تخیل کا بیان یہ مرض بھی انہیں اسباب اور علامات مذکورہ سے پیدا ہوتا ہے جو ابواب مقدم میں بیان ہو چکے لیکن آفت کا مقام اس مرض میں مقدم حصہ دماغ کا ہے اور فساد کی صورت کبھی یہ ہوتی ہے کہ جو شے دیکھی خواہ سنی نہ جائے اسے خیال کرے اور یہ کیفیت بروقت غلبہ صفرا کے مقدم دماغ پر ہوتی ہے خواہ سوء مزاج حار بلا مادہ غالب ہو خواہ یہ صورت فساد تخیل کی ہو کہ تخیل میں نقصان پیدا ہو جائے یا امور تخیلی کے تخیل سے ضعیف ہو جائے اور خواب اچھے اور برے کسی قسم کے نہ دیکھے خواہ بہت ہی کم خواب دیکھے اور جو دیکھے خواب میں بھول جائے خواہ صور محسوسات ہر قسم کی فراموش کرے اور ان کا تخیل نہ کرے اس کا سبب بعینہ وہی امور ہیں جو نقصان ذکر کے مذکور ہو چکے اور جس طرح نقصان ذکر اکثر برودت اور رطوبت سے ہوتا ہے اور کمتر یبوست سے اس کے برعکس فساد تخیل اکثر یبوست سے پیدا ہوتا ہے اور کمتر رطوبت سے اس لئے کہ یہ بطن یعنی بطن مقدم لیں اور نرم پیدا کیا گیا تاکہ بسرعت انطباع اور انتقاش صور خیالیہ کا ہوا کرے اور وہ بطن یعنی بطن موخر بہ نسبت اس کے سخت ہے اس واسطے کہ جو چیزیں منطبع ہو جائیں اس لئے زوال اور محو کو دشواری ہو پس دونوں بطن کے حالات اور انفعالات میں عکس واقع ہے

فسادو ذکر کا معانی محسوسہ میں ہوتا ہے اور نسبت ترکیب میں ان معنی کے اور فساد تخیل کا محسوسات اور اشباح محسوسات میں پڑتا ہے اسبات کا مفصل بیان اور صناعت میں کیا جاتا ہے یعنی صناعت اخلاق میں سب سے پہلے اور نہایت کامل دلیل اسبات پر کہ مرض رطوبت سے ہے خواہ یبوست سے نیند کا حال ہے اور بیداری اور آنکھ اور ناک کی خشکی خواہ رطوبت اور حال زبان کی خشکی اور رطوبت کا اگر مرض فساد تخیل کا ہو نہ اینکہ تخیل میں نقصان ہو گیا ہے تو اس وقت اس کی شناخت کہ مادہ سوداوی ہے یا صفراوی کچھ دشوار نہیں اور یہ بھی آسان ہے کہ مادی ہے یا ساذج یہ سب امور اوپر کے مباحث کے ملاحظہ سے بخوبی معلوم ہو سکتے ہیں اور معالجات بھی وہی ہیں جو اوپر کے ابواب میں بیان ہوئے لیکن اس کا علاج قریب جانب مبداء حس کے کرنا چاہیے اور اگر حاجت دلک اور مالش خواہ سینگی لگانے کی مقدم دماغ میں بحسب قواعد مندرجہ صدر کرنا چاہیے کہ وہی تدبیر ہے فصل آٹھویں مانیا اور داء الکلب کا بیان مانیا کا ترجمہ زبان عربی میں جنون سبعی سے کیا گیا اور داء الکلب مانیا کی ایک قسم خاص ہے کہ اس میں غضب کے ہمراہ لعب اور عبث یعنی کھیلنا اور بے فائدہ حرکات کرنا بھی ہوتا ہے اسی طرح ایذادہی کے ہمراہ مہربانی بھی ہوتی ہے جیسے کتوں کی بھی یہی عادت ہوتی ہے کہ بھونکتے بھی ہیں اور کھیلتے بھی ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مادہ فاعلی جنون سبعی کا وہی مادہ ہوتا ہے جو سبب مالیخولیا کا ہے اس لئے کہ یہ دونوں مرض سوداوی ہیں فرق یہ ہے کہ اکثر جنون سبعی کا مادہ وہ سودائے محترق ہے جو صفرا سے جل کر پیدا ہوا ہو اور یہ نہایت ردی ہوتا ہے اور مالیخولیا کا مادہ اکثر سودائے طبعی ہوتا ہے خواہ سودائے احتراقی مگر بلغم یا خون شیریں سے جل کر پیدا ہو اور کمتر یہ بات ہے کہ بلغم محترق سے جنون سبعی پیدا ہو اگرچہ مالیخولیا اس سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر حدوث مالیخولیا کا بوجہ حصول مادہ سوداوی کے اوعیہ دماغ میں ہوتا ہے اور مانیا کا حصول بوجہ وجود مادہ کے مقدم دماغ اور جوہر دماغی میں ہوتا ہے اس لئے کہ وصول اس مادہ کا دماغ تک مثل وصول مادہ

قرانیطس کے ہوتا ہے مالیخولیا کے ہمراہ بدگمانی اور فکر فاسد اور خوف اور سکون ہوتا ہے
اور اضطراب شدید نہیں ہوتا اور مانیا میں یہ سب امور بھی ہوتے ہیں اور زیادہ بر ان
اوچھل پھاند اور حرکات بیجا اور عبث اور درندوں کے خصال اور نگاہ ایسی جو مشابہ
آدمیوں کی نگاہ کے نہ ہو بلکہ ان کی نگاہ اور نظر بہت مشابہ درندوں کی نظر سے ہوتی ہے
اور باوجودیکہ جنون میں مانیا اور قرانیطس یکساں ہیں پھر بھی فرق یہ ہے کہ مانیا میں حمی
نہیں ہوتی اور قرانیطس بدون تپ کے نہیں ہوسکتا اور داءالکلب ایک قسم مانیا کی ہے
کہ اس قسم میں معاشرت اور اختلاط ہم جنس کا اور کشتی اور جسمانی زور اور طاقت کرنا
آپس میں اور مساعدت اور زور بازو اور مددگار ہو جاتا اور موافقت کرنا اشخاص سے
پیدا ہوتا ہے اور اس مرض میں اعتقاد فاسد اور ربد نہیں ہوتا ہے جیسا کہ مانیا میں ہوتا ہے
شاید یہ مرض دموی ہے کہ اکثر یہ خواص خون کے مادہ کے ہیں اور اکثر یہ مرض فصل
خریف میں پیدا ہوتا ہے بوجہ ردائت اخلاط کے اور کبھی ربیع اور صیف میں بھی عارض
ہوتا ہے اور جب ہوا اور تر ہری چلے اس مرض میں ہیجان بوجہ پیدا ہونے خشکی کے جو باد
شمالی سے پیدا ہوتی ہے زیادہ ہوتا ہے اکثر یہ مرض بواسیر اور دوالی کے پیدا ہونے سے
جاتا رہتا ہے اور اگر بعد اس مرض کے استسقا پیدا ہو یہ مرض جاتا رہے گا بوجہ پیدا
ہونے رطوبت کے خصوصاً اگر سبب اس مرض کا جگر کی حرارت ہو خواہ یبوست سے جگر
کے یہ مرض پیدا ہوا ہو اکثر یہ مرض معدہ کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے اور قے کے عارض
ہونے سے شفا ہو جاتی ہے علامات مانیا کی بالاجمال اور مانیا کے اصناف اور اقسام کے
علامات تفصیلی کا بیان مجملی علامات مانیا کے یہ ہیں کہ افعال باطنی میں تغیر پیدا ہو جائے
اور افعال حرکت میں بھی تغیر واقع ہو اور تغیر اسی طرح کا ہو جو اوپر مذکور ہو چکا جو
علامات منذر اور مخبر وقوع مانیا کے ہیں وہ یہ ہیں کہ مثلاً کابوس کے ساتھ حرارت دماغ
کی پیدا ہو خواہ دونوں قدم خون سے بھر جائیں اور سرخ ہو جائیں خواہ خون عورت کے
پستان میں بستہ ہو جائے کہ یہ دونوں باتیں ایسے حرکات پر دلالت کرتی ہیں جن سے

خون میں فساد پیدا ہوتا ہے اور قدمین کا امتلا خون سے کبھی اس پر دلیل ہوتا ہے کہ قریب ہوتا ہے کہ فساد خون کا کسی ایسے عضو میں واقع ہو جس میں حرارت غریزی قوی نہیں ہے جو خون کے اصلاح کی تدبیر جید کر سکے بلکہ اس عضو ضعیف میں خون کا ایک ایسا فساد ہونے والا ہے جس سے دماغ کو کسی قسم کی ایذا پہنچے گی اگر پہلے علامت آخر مانیا میں پائی جائے اس کے زوال کی امید اس طرح کرنی چاہیئے جیسے عروض دوالی سے کرتے ہیں اکثر مانیا امراض حادہ میں دلیل بحران پر ہوتا ہے پھر اگر اور دلائل جید ایسے پائے جائیں جن کی دلالت جودل بحران پر ہو خود مانیا کے بحران پر وہی دلائل دلیل جید ہوں گے کبھی شدت مانیا کی خود اپنے بحران پر دلیل ہوتی ہے جو مانیا سودائے محترقہ سے پیدا ہو اس میں جنون اور سبعیت کے ساتھ فکر اور سکون بھی ہوتا ہے اور یہ سکون دیر تک ٹھہرتا ہے پھر اگر حرکت کرے اور کچھ بات کرے شروع میں عاقلانہ اور متفکر ہو کر بات کرتا ہے پھر جب مکرر سہ کرر کلام کر چکا چپ نہ ہوگا اور نہ سکوت اس کا ممکن ہوگا اور نحافت بدن کی اس قسم میں زیادہ ہتوی ہے اور رنگ سیاہی مائل اور خواب برے برے اور کبھی کٹھی تے بھی ہوتی ہے کہ زمین میں جوش آجائے جو مانیا سودائے صفراوی سے ہوتا ہے اس میں انتقالات بطرف شر اور برائی کے جھٹ پٹ ہوتی ہیں اور اس شر سے ٹھہرا دینا بھی بہت جلد ہو سکتا ہے اور شر اور کینہ کی بات اس کو اس قدر یاد نہیں رہتی جیسے اس مریض کو یاد رہتی ہے جسے سودائے محترقہ سے یہ مرض لاحق ہو اور سکون اسے کم ہوتا ہو اور حرکت زیادہ اور دل تنگی اور اضطراب بھی زیادہ ہوتا ہے معالجات اگر امتلائے اخلاط معلوم ہو فصد فوراً لینی چاہیے اور اگر غلبہ صفرا کا معلوم ہو تمام بدن میں بذریعہ رنگ وغیرہ کے اس وقت طبیخ افتیمون کی خواہ طبیخ ہلیلہ اگر صفرائے سوداوی ہو اور اگر سودائے خالص طبعی ہو پس اکثر حاجت استفراغ کی بذریعہ افتیمون ساذج بوزن آٹھ درہم ہمراہ سکنجبین کے اور حجر لاجورد کے ہوتی ہے اس کے بعد بطرف تنقیہ خاص سر کے توجہ کریں اگر سر میں امتلائے خون ہو یا سودا کا ہو اس رگ کی

فصد کریں جو زیر زبان ہے اور ہمیشہ تنقیہ سر کا اس حب سے کرنا چاہیے ایارج افتیمون اسطوخودوس لکد (لکد منفف ہے من کل واحد کا جس کے معنے ہر ایک کے ہیں یعنی ایارج افتیمون اور اسطوخودوس ہر ایک ایک جزو) ایک جزء سقمونیا نصف جزء ہلیلہ ایک جزء مجموع ادویہ سے ایک بڑی گولی بنا کر بعد استفراغ کلی یعنی فصد او استفراغ عام کے جو فصد سے پہلے مذکور ہو چکا متفرق شبوں میں بوزن دو درم کے دینا چاہیے یعنی کبھی کھلائیں اور پھر ناغہ کریں اور پھر کھلائیں اور دورہ اور تعین نہ کریں ایک یہ حب بھی بہت نافع ہے افتیمون بسفائج ہر اپنچ درم حجر ارمنی ایک درم نمک ہندی شحم حنظل ۴ درم ہلیلہ آملہ حاشا خربق سیاہ ہر ایک تین درم تربد بیس درم سکنجبین عسلی ہلیلہ کابلی ایک درم اسطوخودوس دس درم معجون بنا کر استعمال کریں غرغرہ میں جو ادویہ استعمال کریں سکنجبین اور سقمونیا ملا کر غرغرہ کریں حب شبیار کی افراط استعمال ہی نہ کریں بلکہ اس کا استعمال اسی وقت تک کرنا درست ہے جب تک خفت ظاہر نہ ہو پھر اگر کسی طرح سوء مزاج گرم اس دوا کے استعمال سے پیدا ہو جائے ترک کر دینا چاہیے اور بعد استفراغ کے توجہ تبرید اور ترطیب پر بذریعہ نطولات وغیرہ کرنا چاہیے اور کبھی حاجت ایسی ہوتی ہے کہ ایک دن میں پانچ مرتبہ نطول کرنا پڑتا ہے اور سر پر طبیخ کلے پائے کا طلا کرنا چاہیے اور دودھ دوہنا بھی ضرور ہے اور مسکہ بھی سر پر رکھنا مفید ہے مگر ترطیب میں اہتمام بہ نسبت تبرید کے زیادہ کرنا چاہیے پھر اگر ایسی دوا میں جس میں ترطیب شدید ہو سوائے ادویہ باردہ کے اور مزاج کی دستیاب نہ ہو لاچار انہیں ادویہ میں بابونہ شریک کر کے استعمال کریں گے اور کبھی مریض پر نوم پیدا کرنے کی غرض سے دیاقوزہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے اس کی یبوست کے دفع کے غرض سے آب انار شیریں بغرض ترطیب پلانا چاہیے خواہ آب آلوے بخارا الغرض تلیین طبیعت کے بدرقہ کریں خواہ آب جو پلائیں اور نطول خشخاش کو جوش کر کے واسطے تنویم کے تجویز کریں لیکن بہتر یہ ہے کہ تھوڑا سا بابونہ بھی داخل کر دیں اور سر پر دودھ دوہیں اور روغن بھی اس باب میں زیادہ

نافع ہیں اور جب استعمال نطولات اور سعوطات مرطبہ کا ہو چکے پھر ایسی تدبیر کریں کہ نیند پیدا ہو جائے اور وہ تدبیر ایسے روغن کے ساتھ پیدا کرتے ہیں خواہ ایسے نطولات سے جو نیند پیدا کریں خصوصاً روغن کا ہو کہ اسبات کو پیدا کرتا ہے اشربہ یعنی پلانے کی چیزیں ایسی ہوں جن سے فائدہ ترطیب حاصل ہو جیسے آب شعیر وغیرہ اور جو چیز قائم مقام سکنجبین کے ہے خواہ اس میں تلطیف اور تجفیف اور تقطیع ہے ان کا پلانا مضر ہے اور جب طبیعت میں قبض معلوم ہو فوراً حقنہ کرنا لازم ہے تاکہ بخارات موذی سر تک نہ چڑھ جائیں بوجہ گرانی شکم کے پانی جوان لوگوں کو پلایا جائے اس میں بیخ رازیانہ دشتی اور تخم رازیانہ اور بیخ کرمتہ البیضا جسے فاشرا بھی کہتے ہیں جوش کرنا چاہیے کہ یہ بہت نافع ہے اور مقدار شربت اس پانی کی ۴ ماشہ ہے اگر بنظر بدبو خواہ بدذائقگی یا اور کسی وجہ سے نہ پئیں ان کے کھانے میں یہ جوشاندہ یا خفا ڈال دینا چاہیے مریض کے پاس اور اس کی صحبت میں وہ لوگ بیٹھیں جن سے شرم اور حیا مریض پر پیدا ہو اور جن کی ہیبت مریض پر بخوبی اثر کرے اور دونوں ران اور پنڈلیاں ہر وقت بندھی رہیں تاکہ بخارات بجانب اسفل جذب ہوا کریں اگر خوف اس بات کا ہو کہ اپنے اوپر کوئی صدمہ زخم وغیرہ کا پہنچائے گا زیادہ استواری سے بندش کی جائے اور کسی قفس خواہ کٹہرے وغیرہ میں بند کر کے اونچی جگہ لٹکا دینا چاہیے جیسے ہنڈولا خواہ جھولا ہوتا ہے اور غذا ان کی مرطب بالفعل ہر حال میں تجویز کی جائے مگر مزاج بھی اس کا مرطوب ہونا ضرور ہے باایں ہمہ یہ بھی ضرور ہے کہ وہ غذا ایسی نہ ہو جس سے سدہ پڑ جائے جیسے نشاستہ اس واسطے کہ ایسی غذا ان کو بہت مضر ہے اور جس چیز سے ادرار بول بکثرت ہو وہ بھی انہیں نہ دی جائے کہ ضرر پہنچے گا اور تمام تدبیرات علاج اور پرہیز کے جو مالیخولیا میں کرنے چاہئیں انہیں درکار ہیں اور مالیخولیا کے باب میں ان کی تفصیل بخوبی مذکور ہو گی اور جب مرض کا زمانہ انحطاط پہنچے پھر اس وقت اگر تھوڑی سی شراب جس میں بہت سا پانی ملا ہو دی جائے کچھ مضر نہیں ہے کہ اس سے ترطیب اور نوم پیدا ہو گی جتنی چیزیں

گرم اور مسخن ہیں ان سے احتیاط ہر وقت واجب ہے فصل نویں مالیخولیا کے بیان میں
مالیخولیا اس مرض کو کہتے ہیں جس میں گمان اور فکر صحیح اور طبعی باقی نہ رہے اور فساد وظن
اور فساد فکر اور خوف اور زبوں حالی پیدا ہو اور منشا اس ابتری اور خرابی کا ایک مزاج یا خلط
سوداوی جس سے روح دماغی میں توحش پیدا ہو کہ اندر دماغ کے یہ خلط پہنچ کر خوف
پیدا کرے جس طرح ظلمت خارجی سے دم گھٹتا ہے اور خوف پیدا ہوتا ہے اور پھر چونکہ
مزاج خلط سوداوی کا بارد یابس مخالف مزاج روح کے ہے جو حار رطب ہے باین لحاظ
روح میں بوجہ تضاد مزاج کے ضعف بھی پیدا ہوتا ہے جیسے شراب خواہ اور کسی شے کا
مزاج گرم اور تر مناسب مزاج روح کے ہے اس سے روحکو تقویت حاصل ہوتی ہے
پھر اگر مالیخولیا میں دل تنگی اور اوچھل پھاند بھی ہو اور شرارت اور ایذا دہی بھی پیدا ہو
اسے مانیا کہتے ہیں مالیخولیا اسی مرض کو کہتے ہیں جس کا حدوث سودائے غیر محترقہ سے
ہو پھر سبب مالیخولیا کا یا خاص جوہر دماغ میں ہے یا دماغ سے خارج ہے اگر دماغ میں
ہو وہ بھی یا برودت اور یبوست ساذج بلا مادہ ہو کہ یہ مزاج جوہر دماغ خواہ روح دماغی
جو روشن ہے اس میں نفوذ کر کے تاریکی اور گرانباری پیدا کرے خواہ مادہ بارد یابس
دماغ میں پیدا ہوا ہو پھر یہ مادہ یا دماغ کے عروق میں اور مقامات سے آتا ہو اور جب
ان رگوں میں پہنچے متستحیل بسوداویت ہو جائے بوجہ احتراق کے ان رگوں میں خواہ تعکر
اور ورد بن جانے کے چنانچہ اکثر ایسا ہی واقع ہوتا ہے خواہ مادہ جرم دماغ میں سما گیا
ہے خواہ یہ مادہ اپنی کیفیت مخالف کی وجہ سے دماغ کو ایذا دیتا ہو اور براہ جوہر مادہ بھی
دماغ کو ایذا پہنچتی ہو کہ اس کا انصباب یعنی ریزش بطون دماغ میں ہوتی ہو اور یہ بات
اکثر بوجہ انتقال صرع کے پیدا ہوتی ہے پھر جو مالیخولیا کہ اس کا سبب خارج دماغ سے
ہے اور بشرکت کسی اور عضو کے وہ سبب دماغ کی طرف مرتفع ہوتا ہے خلط ہو خواہ بخار
مظلم بہر حال یا تمام بدن پر چونکہ غلبہ مزاج سوداوی کا ہوا ہے اسی جہت سے دماغ کی
طرف بھی نکایت پہنچتی ہے خواہ طحال میں احتباس سودا کا ہوا ہے اور طحال اس کے تنقیہ

اوراخراج سے عاجز ہے یعنی خون سے اس کا جذب بخوبی نہیں کرسکتی یا اینکہ طحال میں ورم پیدا ہوا ہے خواہ ورم نہیں ہے مگر کوئی اور آفت پیدا پیدا ہوئی ہے یا بسبب شدت حرارت جگر کے یہ آفت پیدا ہوئی ہو خواہ یہ عضو جس کے بخارات خواہ موادموذی دماغ کے ہوں پردہ مراق ہو کہ اس کے فضول غذائے متراکم اورتو بتو ہوکر جو اخلاط اس غذا سے پیدا ہوں سوختہ ہو جائیں اور بطرف خلط سوداوی کے مستحیل ہو جاتے ہیں اور اسی وجہ سے مراق میں ورم پیدا ہو جائے خواہ ورم پیدا نہ ہو مگر بخار مظلم اور تیرہ مراق سے اٹھ کر دماغ تک پہنچتا ہو اور اس قسم کو نفخہ مراقیہ اور مالیخولیائے نافخ اور مالیخولیائے مراقی کہتے ہیں اور یہ قسم اکثر بوجہ ورم ابواب کبد کے پیدا ہوتی ہے کہ اس وقت خون مراق کا سوختہ ہو جاتا ہے اور مستحیل بوداویت ہو جاتا ہے اور اسی کو جالینوس مالیخولیائے مراقی کا سبب قرار دیتا ہے اور روفس حکیم اس قسم کا سبب شدت حرارت جگر اور شدت حرارت امعاء کی تجویز کرتا ہے اور ایک قوم سبب اس مالیخولیا کا وہ سدہ قرار دیتے ہیں جو ماساریقا نام کی رگوں میں پڑتے ہیں اس جہت سے غذا ان لوگوں کے عروق میں نفوذ نہیں کرتی پس غذا میں فساد مذکور پیدا ہوا ہے جس شخص کا یہ مذہب ہے کہ یہ قسم بوجہ ورم کے پیدا ہوتی ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ طعام اس کے امعا میں دیر تک ٹھہرا رہتا ہے اور خام ہوتا ہے اور اکثر کسی طرح کا تغیر طعام میں پیدا نہیں ہوتا ہے پس یہ ورم گرم نہ ہوگا کیونکہ پیاس اور تپ اور قے صفراوی اور جو لوازم اورام حارہ احشا کے ہیں اس ورم کے ہمراہ نہیں ہوتے کبھی سبب تولد اس مرض کا خارج دماغ میں اور مبدا تولد اس مرض کے اندر دماغ کے ہوتا ہے جیسے اگر معدہ میں ورم گرم ہو اس کے بخارات رطوبات دماغی کو جلا دیتے ہیں اسی طرح ورم رحم اور اورام دیگر اعضا کے جو مشارک دماغ کے ہیں کہ ان سے بھی بعینہ یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو مالیخولیا برودت اور یبوست ساذج بلا مادہ سے پیدا ہو اس کا سبب سوءمزاج سودائے قلب کا ہوتا ہے مادی ہو خواہ بلا مادہ کہ اس سوءمزاج قلب کی دماغ بھی شرکت کرتا ہے باین وجہ کہ روح

نفسانی متصل روح حیوانی کے ہے اور روح نفسانی کے جوہر سے اس کا جوہر پیدا ہوتا ہے اور چونکہ بوجہ سوءمزاج قلب کے روح نفسانی فاسد ہو جاتی ہے پس روح حیوانی میں بھی فساد پیدا ہوتا ہے اور اس روح کا مزاج فاسد سوداوی دماغ کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے اور مائل بسوداویت مزاج دماغ کا بھی ہو جاتا ہے کبھی اور اسباب جو برودت اور یبوست پیدا کرتے ہیں اور وہ فقط قلب میں پیدا نہیں ہوتے بلکہ اور مقامات میں پیدا ہوتے ہیں مگر قلب کی شرکت ضرور ہوتی ہے بلکہ شاید زیادتی ان اسباب کی قلب ہی میں ہوتی ہے الغرض ایسے اسباب سے بھی مالیخولیا پیدا ہوتا ہے اور چونکہ شرکت قلب کی ضرور ہوتی ہے اسی واسطے علاج میں اس مرض کے ہمراہ علاج دماغ کے علاج قلب کا ضرور کرنا چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قلب کا خون اگر صیقل یعنی چمکتا ہوا پتلا اور صاف اور مفرح یعنی خوشنما ہو دماغ کے فساد کا مقابلہ کر کے اصلاح اس کی کر دیتا ہے کچھ اس کا بھی عجب نہیں کہ مبدا اس فساد کا قلب اگر چہ استحکام اس مرض کا دماغ میں ہوتا ہے اس لئے کہ یہ بھی دور از قیاس نہیں ہے کہ پہلے مزاج قلب کا فاسد ہو جاتا ہے اس کے بعد بہ تبعیت قلب کے مزاج دماغ میں بھی فساد عارض ہوتا ہو یا یہ کہ دماغ کے فساد سے مزاج روح کا فاسد ہو جائے اور اسی وجہ سے قلب میں وحشت پیدا ہو کر جو چیز قلب سے بطرف دماغ کے جا کر نفوذ کرتی ہے اسے فاسد کر دے اور دماغ کی اعانت کرے اس کے فاسد ہونے پر کبھی آخر میں امراض مادی کے خصوصاً وہ امراض مادی جو حادہ ہیں مالیخولیا پیدا ہو جاتا ہے اس وقت اس مرض کا پیدا ہونا علامات موت سے ہے اور ایسا مریض بعد عروض مالیخولیا کے اکثر موت کو اور مرے ہوئے آدمیوں کو بہت یاد کرتا ہے خلاصہ بیان یہ ہے کہ خلط سوداوی کی پیدائش بکثرت کبھی بسبب اس عضو کے فساد کی ہوتی ہے جو غذا میں فاعل ہے یعنی جگر میں کہ جس وقت خون کو جلا دے خواہ دفع فضول سوداوی سے عاجز ہو اور یہ صورت تولد سودا کی بہت کم واقع ہوتی ہے اور کبھی خلط سودا کا تولد بکثرت بسبب اس عضو کے

ہے مگر اقسام جو نہایت ردی ہے اقسام سودا ہے اس سے مانیا پیدا ہوتا ہے بہت سالم مالیخولیا کی دو قسم کی ہے جو درد سے خون کے پیدا ہو اور جس کے ہمراہ فرحت بھی ہو اور اکثر مالیخولیا کا زوال بواسیر جاری ہونے سے اور دوالی کے پیدا ہونے سے ہو جاتا ہے اور مالیخولیا کا عروض سفید رنگ اور فربہ آدمیوں میں کم ہوتا اور گندم گون کثیر الشعر لاغر اندام میں زیادہ پیدا ہوتا ہے اور جس کا قلب زیادہ گرم ہو اور دماغ میں رطوبت ہو اسے بھی یہ مرض زیادہ عارض ہوتا ہے اس لئے کہ حرارت زائدہ قلب کی مولد سودا کی قلب میں ہوتی ہے اور دماغ بوجہ زیادتی رطوبت کے قابل تاثیر سودا کا بخوبی ہوگا جن لوگوں کی زبان سے حرف راء مہملہ لام ہو کر ادا ہو خواہ سین کو ثاء منقوطہ یا کاف کو جیم بولیں اور انہیں کو لثع بھی کہتے ہیں ایسے لوگ بھی مالیخولیا پر مستعد اور بالطبع اس مرض کے قابل ہوتے ہیں اور جن کی زبان اکثر خشک رہے خواہ آنکھ میں شدت حمرت بوجہ سرخی چہرہ کے ہو اور گندم گوں لوگ جن کے بالوں کی کثرت ہو خصوصاً جن کے بال سینہ پر زیادہ ہوں اور جن کے بالوں میں سیاہی بوجہ گندہ ہونے کے زیادہ ہو اور جن کی رگیں چوڑی ہوں اور ہونٹ موٹے ہوں اس لئے کہ بعض ان میں سے ایسے ہیں جن کے قلب میں حرارت بڑھی ہوئی ہے اور بعض ایسے ہیں کہ ان کے دماغ میں رطوبت زیادہ ہے جیسا کہ جلد اول فن کلیات میں بیان ہوا اور اکثر ظاہر میں یہ لوگ بلغمی معلوم ہوتے ہیں مالیخولیا کا مرض مردوں میں اکثر ہوتا ہے اور عوران میں افحش اور بدتر اور رسن کہولت اور شیخوخت میں اس کی کثرت ہوتی ہے او جاڑوں میں کمی اور گرمی اور صیف میں زیادتی اور ربیع میں بھی ہیجان اس کا زیادہ ہوتا ہے اس لئے کہ ربیع میں ثوران خواہ جوش پیدا ہوتا ہے جو شخص مستعد مالیخولیا کا ہو اس پر کیفیت اس مرض کی ہر وقت غم یا خوف خواہ بیداری مفرط کی فوراً طاری ہو جاتی ہے خواہ اگر سیلان اور روانی خون معتادمیں احتباس پیدا ہو یا قے سوداوی جس کا خوگر ہو رک جائے خواہ اور امور از یں قبیل عادت کے برخلاف پیدا ہوں جب بھی اس مرض کے آثار اس پر ظاہر ہو

جاتے ہیں علامات ابتدائے مالیخولیا میں گمان ردی اور خوف بلا سبب پیدا ہوتا ہے اور غصہ بہت جلد آجاتا ہے اور تنہا خلوت میں بیٹھنے کی رغبت پیدا ہوتی ہے اور اختلاج اور دوار اور دوی اور طنین کا پیدا ہونا خصوصاً مالیخولیائے مراقی میں پھر جب مرض مستحکم ہو گیا ڈرنا اور بدگمانی اور غم اور وحشت اور کرب اور ہذیان بیہودہ گوئی اور آرزو کثرت جماع کی بوجہ کثرت ریح کے اور طرح طرح کے خوف ہونے والی چیز سے خواہ ناشدنی سے مگر اکثر خوف ایسے امور کا ہوتا ہے کہ عادت انسان کی ان سے ڈرنے پر جاری نہ ہو اور یہ اقسام خوف کے معین نہیں ہیں دل جنون انہیں معنوں پر کہا گیا ہے بعض کو خوف ہوتا ہی ایسا نہ ہو مجھ پر آسمان ٹوٹ پڑے اور بعض ایسا خیال کرتے ہیں کہ مجھے زمین نہ نگل جائے بعضوں کو خوف کسی بادشاہ کا ہوتا ہے اور بعض کو خوف کسی جن کا ہوتا ہے بعض مبتلائے مالیخولیا کو چوروں کا خوف غالب ہوتا ہے اور بعض ایسا خیال کرتے ڈرتے ہیں ایسا نہ ہو کوئی درندہ ان پر جھپٹے اور اذیت دے کبھی گذشتہ امور کو اس خوف کے پیدا کرنے میں تاثیر ہوتی ہے پھر کبھی ایسے امور کا خیال کرتے ہیں کہ ظاہر میں وہ موجود نہیں اور ان کے سامنے موجود ہیں کبھی اپنے کو بادشاہ تصور کرتے ہیں اور کبھی شیر خواہ بھیڑیا خواہ کوئی اور درندہ خیال کرتے ہیں خواہ بھتنا یا شیطان بن جاتے ہیں خواہ طیور کے اقسام میں اپنے کو داخل سمجھتے ہیں خواہ کوئی مصنوعی برتن خواہ بنائی ہوئی کل اپنے کو جانتے ہیں پھر انہیں میں سے بعض کو ہنسی زیادہ آتی ہے خصوصاً جسے مالیخولیائے دموی عارض ہو اس لئے کہ اس کے خیال میں اکثر وہی امور جاگزیں ہوتے ہیں جن سے لذت حاصل ہو اور سرور پیدا ہوتا ہے اور بعض مرضا رویا کرتے ہیں خصوصاً جن کا مادہ محض سوداوی ہے اور بعض مرضا کو موت کی محبت زیادہ بڑھ جاتی ہے او بعض کو موت کی دشمنی پیدا ہو جاتی ہے جو مالیخولیا خاص اس کا سبب دماغ میں ہو اس کی علامت افراط فکر اور دوام وسواس اور ہمیشہ ایک ہی شے کی طرف دیکھنا خواہ ہر وقت زمین کی طرف نظر جمانا اور چہرہ کا رنگ و نیز آنکھ اور سر کا رنگ بھی اس پر دلالت

کرتا ہے اور سر کے بالوں کا سیاہ اور کثیف ہونا اور پہلے اس مرض کے بیداری مفرط اور فکر کا پیدا ہونا اور دھوپ سے بھاگنا خواہ اور امراض دماغی کا پہلے عارض ہونا اور جو علامات مالیخولیائے شرکی کے آئندہ ہم لکھیں گے پس ان میں کسی علامت کا موجود نہ ہونا اور اگر علاج کریں اور تنقیہ بھی کیا جائے فائدہ کا ظاہر نہ ہونا اور اعراض کا عظیم اور شدید ہونا یہ سب امور دلیل ہیں کہ مادہ خاص دماغ میں ہے اگر تمام بدن کی شرکت سے مالیخولیا پیدا ہو اس کی علامت یہ ہے کہ تمام بدن کا رنگ سیاہ ہوگا اور بے رونق ایسا جیسے مرض سل میں بے آب وتاب ہوتا ہے اور جو فضول معدہ اور طحال سے نکلتے ہیں ان کا احتباس ہو خواہ بذریعہ ادرار اور براز اور رحم کے دفع ہوتے ہوں وہ بھی رک جائیں اور کثرت احتباس حیض کی اور بدن پر بالوں کا زیادہ ہونا اور بہت سیاہی بالوں کی اور پہلے اس مرض سے استعمال بری غذاؤں کا جن سے تولد سودا ہوتا ہے جن کا بیان کتاب دوم میں ہو چکا جن امراض عام کے بعد مالیخولیا پیدا ہوتا ہے جیسے حمیات مزمنہ خواہ حمیات مختلطہ کا پہلے بدن میں ہونا یہ سب علامات اس کے ہیں کہ مالیخولیا تمام بدن کی شرکت سے ہے طحال کی شرکت سے اگر مالیخولیا پیدا ہو اس کی علامت یہ ہے کہ اشتہا بڑھ جائے گی اس لئے کہ سودا کا انصباب اور گرنا معدہ پر زیادہ ہوگا اور ہضم میں کمی بوجہ برودت مزاج کے اور ریاحیں طرف قراقر زیادہ ہوگا اور جرم طحال پھول جائے گا اور یہ بات ان میں ضروروتی ہے اور شبق شدید پیدا ہوتا ہے بوجہ تخمہ اطحال کے اور کبھی ایسے مالیخولیا کے ہمراہ حمی ربع بھی ہوتی ہے اور کبھی طبیعت نرم ہوتی ہے اور کبھی بوجہ لذع سودا کے الم پیدا ہوتا ہے اگر معدہ کی شرکت سے مالیخولیا پیدا ہو اس کی علامات وہی ہیں جو ورم معدہ کے علامات باب معدہ میں مذکور ہوں گے اور اس قسم کی زیادتی بروقت تخمہ اور بدہضمی اور امتلائے معدہ کے ہوتی ہے اور بروقت ہضم کے بھی مرض میں زیادتی ہوتی ہے اور اکثر ہیجان مرض کا کھانا کھانے کے بعد سے تاوقت ہضم کے رہتا ہے خواہ بھوک جب تک نہ پیدا ہو سوزش باقی رہے گی اور بعد ہضم جید کے

سکون ہو جاتا ہے اگر ورم گرم ہوا لتہاب اور سوزش مراق کی اس پر دلیل ہو گی اور قے صفراوی اور پیاس بھی پیدا ہو گی اکثر مریض مالیخولیا کا تلی کے مرض میں ضرور مبتلا ہوتا ہے اور مالیخولیائے مراقی کی شناخت یہ ہے کہ مراق میں گرانی پیدا ہو اور پردہ مراق اوپر کی طرف کھچا کرے اور ابکائی آیا کرے اور خبث نفس اور فساد ہضم اور کھٹی ڈکار تھوک منہ سے تر نکلا کرے اور کبھی قے ایسی کھٹی ہو جس سے دانت کھٹے ہو جائیں اور قرقرہ اور خروج ریح کا اور تلہب یعنی تنور بدن خواہ سینہ بھڑ کا کرے معدہ میں خواہ درمیان دونوں شانوں کے درد پیدا ہو خصوصاً بعد طعام کے اور قبل ہضم کامل کے کبھی قے میں بلغم ترش صفراوی بھی بر آمد ہوتا ہے اور کبھی ترش ایسا جس سے دانت کھٹے ہو جائیں اور مریض کو یہ اعراض بعد کھانے کے بلکہ کھانے سے چند گھنٹہ کے بعد عارض ہوتے ہیں اور اس کا براز بلغمی ہوتا ہے اور جس قدر قوت ہضم اس کی درست رہے مرض میں خفت رہتی ہے اور جتنا فساد ہضم پیدا ہو شدت مرض کی ہو جاتی ہے کبھی مراقی مالیخولیا سے پہلے ورم مراق کا پیدا ہوتا ہے اور کبھی ہمراہ مرض کے بھی ورم مراق کا ہوتا ہے اور مراق میں اختلاج بھی ہوتا ہے مگر بعض اوقات اور تخمہ اور عسر ہضم سے یہ مرض بڑھتا ہے ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ جس سودا کی وجہ سے مالیخولیا عارض ہوا ہو وہ سودا اگر دموی ہے فرح اور ضحک ہوگا اور اس پر غم شدید طاری نہ ہوگا اور اگر سودائے بلغمی ہو کسل اور قلت حرکت اور سکون لازم ہوگا اور اگر صفراوی سودا ہو اضطراب اور تھوڑا سا جنون مثل مانیا کے ہوگا اور اگر سودائے صرف ہو اس میں فکر زیادہ ہو گی اور عداوت کم ہو گی مگر جس وقت حرکت کرے اس وقت دل تنگی اور کینہ کشی مثل حالت ہوشیاری کے ہو گی۔ معالجات اس مرض کے علاج میں بہت جلد متوجہ ہونا چاہیے اور اس قدر اہتمام کرنا چاہیے کہ مرض مستحکم نہ ہو جائے اس واسطے کہ ابتدا میں اس کا علاج آسان ہوتا ہے اور بعد استحکام کے پھر صعوبت اور دشواری زیادہ ہو جاتی ہے اور بہر حال جس وقت اتفاق علاج کا ہو مریض کی فرحت اور سرور خواہ طرب اور عیش کی تدبیر لازم ہے

اور غذا عمدہ جس کا کیموس جید ہے اور معتدل حرارت اور برودت میں اور مرطب زیادہ ہوں اور بدن کے فربہ کرنے کی تدبیر غذا ہائے مناسب سے چلی جائے اور حمام بھی ایسا کہ جس سے فربہی پیدا ہو قبل غذا کے کرانا چاہیے اور مکان مریض کے ہوا کی ترطیب کریں اور بچھونے پھولوں کے بچھائیں خلاصہ یہ ہے کہ خوشبو سونگھانے کا وقت التزام کریں پھولوں کی خواہ خوشبو روغن اور سر پر مریض کے آب نیم گرم جس میں حرارت زیادہ نہ ہو دور سے گرائیں اور جب حمام سے برآمد ہو اور پیاس کی شکایت کرے اس وقت تھوڑا پانی پلانا کچھ برا نہیں ہے اور مالش ایسی جس سے بدن فربہ ہو بھی کرتے ہیں اس طریقہ سے جو فن کلیات میں بیان ہا ہے اور ترطیب مزاج پیدا کرنے کی طرف بہ نسبت تسخین کے توجہ خاطر زیادہ رہے اور جماع سے خواہ زیادہ پسینہ نکلنے سے اجتناب کرانا چاہیے غذا میں اس کے باقلا اور گوشت بریان اور مسور اور کرم کلہ اور شراب غلیظ کا ہرگز لگاؤ نہ ہونے پائے اور شراب تازہ بھی ممنوع ہے اور جو چیز نمکین خواہ نمک شور اور تیز تند ہو اور جو شے زیادہ کھٹی ہو بلکہ چکنی اور میٹھی چیزوں کا استعمال کرنا چاہیے جب ان کے سلانے کا ارادہ ہو سر پر نطول آب خشخاش اور بابونہ اور اقحوان کا کریں اس لئے کہ نیند سے بہتر ان کا کوئی علاج نہیں اور جو فساد استعمال خشخاش سے یبوست کا پیدا ہوتا ہے اس کی تلافی نیند سے ہو جاتی ہے اگر مالیخولیا سوء مزاج سازج سے پیدا ہوا ہو اور وہ سوء مزاج برودت او یبوست کا ہو چاہیے کہ قلب کی تسخین کی تدبیر کریں خواہ مفرحات سے خواہ دواء المسک اور تریاق اور مثرودیطوس وغیرہ سے اور سر کا علاج اسی تدبیر سے کریں جو فصل رعونت میں اسی مقالہ کے مذکور ہوا ہے قوی قسم مالیخولیا کی وہ ہے جو بعد کسی مرض حار کے عارض ہو اس کا علاج ایسا آسان ہوتا ہے کہ فقط بذریعہ نطولات کے دفع ہو جاتا ہے لیکن اگر مالیخولیا ایسے مادہ سوداوی سے عارض ہو جو دماغ میں جا گرفتہ ہے اس کے علاج میں مدار کار تین باتوں پر ہے اول استفراغ مادہ کا اور کبھی حقنہ کے ذریعہ سے خواہ بذریعہ قے کے استفراغ کراتے

ہیں البتہ جس کا معدہ ضعیف ہو اسے قے کرانی جائز نہیں ہے خصوصاً اس مرض میں قطعاً ناجائز ہے بلکہ مالیخولیائے مراقی میں بھی بشرط ضعف معدہ قے کرانی درست نہیں ہے دوسرے ہمراہ استفراغ کے ترطیب بھی ہمیشہ چلی جائے نطولات خواہ ادہان وغیرہ سے جو گرم ہوں اور ان میں بابونہ اور شبت اور اکلیل الملک اور افصل سوسن آسمان گونی شریک کریں تاکہ خلط میں غلاظت پیدا نہ ہو جائے کہ محض تحلیل ساذج سے جس میں تلئین نہ ہو تغلیظ پیدا ہوتی ہے اور ایسی تغلیظ بوجہ ایسی ترطیب کے نہ کریں جس میں تحلیل نہ ہو بلکہ جس طرح ترطیب پیدا کرتی ہے تحلیل بھی پیدا ہو جائے اگر سودا میں حرارت نہ ہو شیخ ارمنی اور ورق غار اور فودنج بھی شریک کر سکتے ہیں بارعایت ترطیب اور کچھ پروا نہیں ہے اور نہ کچھ خطرہ ہے اور غذا ایسی جو کیموس محمود پیدا کرے جیسے مک رضراضی اور سبک سریع الہضم گوشت جو کتاب دوم میں مذکور ہو چکے اور بعض اوقات شراب سفید جس میں پانی کی آمیزش زیادہ ہو نہ اینکہ شراب کہنہ قوی کا استعمال کریں تیسری تدبیر تقویت قلب کی اگر مزاج میں قلب کے برودت محسوس ہو مفرحات حارہ کا استعمال لازم ہے اور اگر اند کے مائل بحرارت مزاج قلب کا ہ مفرحات معتدل اور اگر حرارت قلب کی شدید ہو مفرحات باردہ جن کی برودت بافراط نہ ہو اور ان امور کی یعنی کیفیت حرارت اور برودت قلب کی شناخت نبض کے ذریعہ سے کرنی چاہیے اب ہم تفصیل ان تدبیرات کی جدا جدا بیان کرتے ہیں استفراغ کی نسبت یہ مناسب ہے کہ اگر رگوں میں امتلا کسی قسم کا محسوس ہو اور سودا دموی ہو اکحل کی فصد کھولنی چاہیے بلکہ ابتدا فصد سے ہر حال میں ماسب ہے ہاں اگر فصد سے خوف ضعف شدید کا ہو اس وقت ترک کرنا ممکن ہے خواہ یہ دریافت ہو کہ مواد کم ہے اور فقط دماغ میں مادہ ہے اور خشکی مزاج پر غالب ہے پھر جب فصد کھلے اور خون رقیق برآمد فقط اسی وجہ سے فصد کو بند نہ کریں اس لئے کہ اکثر پہلے خون رقیق ہی نکلتا ہے اس کے بعد خون غلیظ برآمد ہوتا ہے اور اسی واسطے چوڑی فصد کھولنی مناسب

ہے تاکہ رقیق ٹپک کر بشرط باریک ہونے فصد کے خون غلیظ بند ہو جائے گا اور شر او فساد بڑھ جائے گا یہ بھی نظر کریں کہ سر کے کونسی طرف زیادہ گرانی ہے جدھر بوجھ زیادہ معلوم ہو اسی طرف کی باسلیق کھول دینی چاہیے اور کبھی حاجت دونوں باسلیق کے کھولنے کی ہوتی ہے اگر باسلیق کی فصد کھولنے کا موقع ہوتا ہے کہتے ہیں کہ پیشانی کی رگوں کی فصد سے تحریک زیادہ ہوتی ہے اگر علامات تمام بدن میں عام ہوں اور باینہمہ خلط درحقیقت سوداوی ہو اور مائل بطرف برودت کے اس کا استفراغ ان حبوب سے جو افتیمون اور صبر اور خربق سے تیار ہوں کرنا چاہیے اور ابتدا میں انضاج خلط کا کرکے شروع استفراغ ادویہ خفیفہ سے جس میں افتیمون اور شحم حنظل اور تھوڑی سی سقمونیا پڑی ہو کرنا چاہیے اس کے بعد افتیمون اور غاریقون پھر جب اس استفراغ سے بھی برآمد کار نہ ہو ایارجات کبار پھر اس کے بعد بھی اگر حاجت باقی رہے خربق کا استعمال کریں مگر خوف اور احتیاط سے اور حجر لاجورد اور حجر ارمنی اور ان دونوں سے گولی بنا کر بے خوف استعمال کر سکتے ہیں اکثر استعمال ان ادویہ کا ماء الجبن میں برسبیل مداومت مفید ہوتا ہے بشرطیکہ مقدار دواء مستعمل کی کم ہو پھر جب ان تدابیر سے بھی فائدہ مترتب نہ ہو از سر نو استفراغ تبرتیب مذکور شروع کریں اور ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ استفراغ واقع کرنا چاہیے کہ ایک مرتبہ لطیف حبوب جو عمل اسہال میں درمیانی قوت پر ہوں اور درمیان ان تدابیر کے اطریفل افتیمونی کا بھی استعمال چلا جائے اطریفل ہمراہ افتیمون کے بالطور خاص طور خاص ان بیماروں کے علاج میں مجرب نسخہ اطریفل ۳ درم افتیمون ایک درم ایارج نصف درم اور ہر مہینے میں ایک مرتبہ ایارجات کبار اور حبوب کبار سے استفراغ کرنا چاہیے تاآینکہ مرض کا زوال ہو جائے قے کا بھی استعمال خصوصاً اگر معدہ میں کوئی شے ایسی معلوم ہو جس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہو اور معدہ بشدت ضعیف نہ ہو واجب ہے کہ قے اسے پانی پلا کر کرائی جائے جن میں فودنج اور کنکرزہ جو ایک قسم کی مٹی ہوتی ہو اور تخم ترب جوش دیا ہو عصارہ ترب

جس میں خربق ڈال دیا ہو اور چند روز اس میں پڑا رہے تا کہ قوت خربق کی اس میں آ جائے ہمراہ سکنجبین کے پلا کر قے کرائیں خواہ وہی مولی جس میں خربق چھوڑ کر رکھی ہو بعد احراق خربق کے سکنجبین میں بھگو کے کھلائیں اور قے کرائیں اور چاہیے کہ مقدار عصارہ کی ایک استار یعنی بوزن ۴ ماشہ ہو اور سکنجبین تین استار یعنی ۱۳ ماشہ ہو اور اس وزن سے کمی اور بیشی بقدر قوت اور طاقت موکول ہے تجویز پر طبیب کے لیکن اگر خوف ضعف قوت کا ہو خربق کا استعمال جائز نہیں ہے جب قے سے خواہ تنقیہ سے فراغ ہو جائے اصلاح قلب کی جو تدبیرات اوپر مذکور ہو چکے ہیں انہیں کا استعمال کریں یہ اطریفل افتیمونی جو مذکور ہوا ہے اس مرض کے علاج میں مجرب ہے جب مرض پرانا ہو جائے بذریعہ خربق کے قے کرانی چاہیے اور چبانے والی چیزیں اور غرغرے جو معروف اور مشہور ہیں اور قرابادین میں مذکور بھی ہوں گے انہیں استعمال کریں اور شمومات خوشبو اور مشک اور عنبر اور گرم دوائیں خوشبو اور عود کا سونگھانا لازم ہے پھر اگر مادہ مائل بصفرا ہو طبیخ افتیمون او حب اسطخیقون معتدل استعمال کریں اور کبھی استفراغ صفرائے محترقہ کا ایسی دوا سے کیا جاتا ہے جو اس کے استفراغ خاص میں بیان کیا گیا ہے تر طیب میں زیادتی کرنی چاہیے او تسخین میں کمی علاوہ یہ ہے کہ اگر استعمال نطولات کا کیا ہو بابونہ خواہ جو دوا قوت میں بابونہ کے ہے اس کی آمیزش نطولات میں جائز نہیں ہے اور فقط مبردات کا استعمال سر پر بھی درست نہیں ہے بعض قدماء اطبا نے ایسے مقام پر اس دوا کی ثنا زیادہ کی ہے کہ ہر شب کو پرانا سرکہ خصوصاً خل عنصل پلایا کریں مگر مجھے اس مرض میں سرکہ کے ضرر کا خوف زیادہ ہے ہاں اگر اس بات کا اطمینان ہو کہ مرض صفرائے محترقہ سے پیدا ہوا ہے اور صفرائے حار سے عارض ہوا ہے کہ اس وقت سرکہ سے بہتر اس مرض کے واسطے کوئی شے نہیں ہے خصوصاً خل عنصل خواہ سکنجبین جو خل عنصل سے بنائی گئی ہو اور اسی طرح بعض قدمائے اطبا نے ایسے مقام پر تعریف اس دوا کی کی ہے کہ ہر روز صبر تھوڑا سا استعمال کرے خواہ جس پانی میں

تین اوقیہ افسنتین یعنی بوزن ۸ ماشہ ۵ ماشہ سرخ اور دس قیراط عصارہ افسنتین جوش دیا ہوا اس میں سے تھوڑا سا ہر روز پی لیا کرے جس سرکہ میں جعدہ یعنی پرسیادشان اور زراوند داخل ہو وہ بھی اس مرض میں بشرطیکہ صفراوی ہو مفید ہے اور اگر مرض بشرکت طحال کے ہو اور مادہ بھی طحال میں ہو جب بھی سرکہ فائدہ مند ہے واجب ہے کہ اس کے مشام کو خوشبو کرنے کی ترکیب ایسی چیزوں سے کریں جس میں کافور اور مشک اور تمام روائح باردہ مع روغن بنفشہ کے پڑیں اور جن کی بو پر یبوست کافور اور مشک کی غالب نہ ہو بلکہ رطوبت بنفشہ وغیرہ کی غالب ہو خواہ اور خوشبودار چیزیں مثل نیلوفر وغیرہ کے جو سرد ہیں ان کی بو غالب ہو خلاصہ یہ ہے کہ خشک چیز کی خشکی خلط سود کے منافی ہے اس کا خیال رہے کہ خوشبودار چیزوں میں ایسی چیز کی خوشبو غالب رہے جو مرطوب ہے اگر سبب مالیخولیا کا ورم مقعد ہو خواہ اورام اندرونی یا کوئی اور مزاج حار جو احشا میں پیدا ہو خواہ کوئی اور مزاج محترق احشا کا موجب مالیخولیا کا ہو اس کا تدارک کریں گے اور سر کی تبرید اور ترطیب میں مبالغہ کر کے سر کی تقویت زیادہ کریں گے تا کہ جو اثر موذی اس مقام سے سر میں آتا ہے بوجہ زیادتی رداوئت کے قبل نہ کرے پھر اگر سبب مالیخولیا کا مراق میں ہو اور ریاح اور قراقر پیدا ہو اور ورم مراض کا حار ہو پہلے علاج اس کے ورم کا کریں گے اور ورم کی تحلیل جس طرح واجب ہے کریں گے ج طرح باب امراض اورام میں مذکور ہوگا اور سر کی تقویت بخوبی کرتے رہیں گے اور تیل میں سر کو خوب تر کریں گے کہ ہروقت سر تیل میں ڈوبا رہے اور مرطبات قوی کا استعمال واسطے تقویت سر کے کریں گے اور محجمہ باشرط بغرض استفراغ خون کے لگائیں اور جگر کی تسخین ایسے حالات میں کبھی نہ کریں بلکہ جہاں تک ہو سکے تبرید میں جگر کی اہتمام اور مبالغہ کریں اور خوب تدبیر اس کی تبرید کی کرتے رہیں اگر معلوم ہو کہ جگر میں گرمی ہے اور خون کو جلا دیتا ہے بوجہ اپنی حرارت کے اور طحال کے بھی تقویت کرنی چاہیے اور مراق پر محاجم اور دواء خرول وغیرہ رکھیں تا کہ طحال سے مادہ بطرف

دماغ کے نہ پہنچے پھر اگر مراق کا مزاج بارد ہو اور نفخ بھی بنا رہے اور ورم ہو خواہ شعلہ سا مراق سے اٹھتا ہو جوشاندہ افسنتین خواہ عصارہ افسنتی جیسا بیان ہو چکا استعمال کریں اور معدہ پر نطولات گرم جو مکرر بیان ہو چکے ہیں استعمال کرنا چاہیے اور انہیں ضمادات سے لیپ بھی کرنا چاہیے اور ضمادات میں تخم جھنکشت اور تخم سداب اصل سوسن آسمانی گونی اور شجرہ مریم تجویز کریں اور دیر تک ضماد لگا رہے اور جب لیپ چھوڑ لیں اسی مقام پر روئی خواہ پشم دھنا ہوا خواہ ٹکڑا اسفنج کا آب گرم میں ڈبو کر رکھیں رائی کے ضماد کا استعمال مراق اور مابین دونوں شانوں کے نافع ہے اور ضمادہائے حکیم دوردینوس بھی اسی طرح نافع ہیں جیسے قرابادین میں مذکور ہوں گے اگر معدہ پر محاجم بلاشرط لگائیں یہ بھی مفید تدبیر ہے بشرطیکہ ورم خواہ درد معدہ کا مانع استعمال محاجم کا نہ ہو اکثر صاحبات مالیخولیائے مراقی ایسی سرد چیزوں سے جو ترطیب بھی پیدا کرتی ہوں نفع پاتے ہیں اس لئے کہ ترطیب کو خلط سوداوی سے ضد ہے اور ایسی دوا کا فائدہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ تولد ریح اور بخار کو چیزیں مانع ہوتی ہیں اور جو اذیت بوجہ صعود بخارات کے دماغ کو پہنچتی ہے بعد استعمال ان ادویہ کے مفقود ہو جاتی ہے اگر چہ بوجہ برودت ادویہ کے حقیقت میں ان کا نافع ہونا خلاف قیاس ہے اور قاطع مرض سوداوی نہیں ہے کیونکہ برودت ادویہ خلط سوداوی سے مماثلت رکھتی ہے مگر اتنی منفعت ان ادویہ کو ضرور ہے کہ جو شے بارد رطب ہوتی ہے اس سے خلط بارد یابس یعنی سودا پیدا نہیں ہو سکتا اور یبوست سودائے موجودہ کی گھٹ جاتی ہے اور رطوبت پیدا ہو جاتی ہے اور بعد تولید رطوبت کے چونکہ سہل القبول ہو جاتا ہے حرارت غریزی اور طبیعت کا اثر اس پر بخوبی ہو کر اصلاح کیفیت برودت کر لیتا ہے پس زوال مرض بھی ہو جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس تدبیر سے تغلیظ مادہ اور تولید بلغم کی ہو پیشتر ایسی ہی تدبیر سے تولید سودا کی ہو جاتی ہے اور یہ تدبیر بمنزلہ اسی تدبیر کے ہوتی ہے جو سودا پیدا کرنے کی تدبیر ہے اور تدبیر لطیف بھی چونکہ احتراق پیدا کرتی ہے یعنی کم غذا دینے سے چونکہ رطوبات

بدنی متحلل ہو ہو کر سوختہ ہوتے ہیں بایں نظر کبھی ایسی لطیف تدبیر بھی معین تولید سوداپر ہوتی ہے اگر کسی شخص کے قے خواہ براز میں خلط بلغمی کا اخراج ہواور نفع کرے طبیب کو فریفتہ ہونا نہ چاہئے اور مخرجات بلغم تائید میں طبیعت کی استعمال کرنا مفید نہ ہوگا اس لئے کہ استفراغ بلغم کا نافع نہیں ہوتا بلکہ اس مریض کے بدن میں چونکہ اخلاط بکثرت بھرے گئے تھے اور گنجائش میں اخلاط کے انضعاط خواہ تنگی پیدا ہوتی تھی اس واسطے سہل الدفع خلط کا اخراج ہو جانے میں کسی قدر خفت کا نفع حاصل ہوا نافع بالذات اس مرض میں یہی ہے کہ خلط سوداوی کا اخراج ہو خواہ براہ طبیعت خواہ براہ صناعت اور تدبیر کے قانون علاج مالیخولیا کا یہ ہے کہ ترطیب میں زیادہ توجہ کریں اور مبالغہ ملوظ رہے اور اخراج میں خلط سودا کے کسی طرح کی کمی نہ ہونے پائے اور جس وقت شکم میں اصحاب مالیخولیا کے طعام فاسد ہو فوراً قے کرا کرا سے نکال ڈالنا چاہیے خصوصاً جس وقت منہ میں ترشی کا ذائقہ پیدا ہو کہ ایسے وقت پر ضرور ہے کہ انہیں قے کرانے پر آمادہ کریں اور جس طرح ہو سکے قے کرادیں اور جب تک طعام فاسد بذریعہ قے کے دفع نہ ہو جائے طعام جدید ان پر حرام ہے اور جوارشات مقوی فم معدہ کی کھلانا چاہیے اور ہمیشہ طعام فاسد پر غذا سے ان کو بچانا ضرور ہے واجب ہے کہ مریض مالیخولیا کا ہر وقت کسی شغل میں مصروف رہے اس کی صحبت میں ایسے لوگ جن کا دباؤ اور لحاظ کسی قدر مریض پر ہو موجود رہیں خواہ جن لوگوں کی صحت سے اس کی طبیعت خوش ہو وہ لوگ یار بے تکلف اور رفیق اس کے رہیں اور شراب سفید جس میں تھوڑا سا پانی ملا ہو بقدر معتدل پلائی جائے اور خوش آواز گانا بھی سنایا جائے اور کسی وقت تخلیہ اور فراغ نہ کرنے پائیں اس لئے کہ تنہائی سے زیادہ مضران کو کوئی چیز نہیں ہے اکثر یہ لوگ غمناک ہو جاتے ہیں اور ایسی چیزوں سے رنجیدہ ہوتے ہیں جو انہیں از قسم عوارض اور سوانح درپیش ہوتے ہیں اور کسی بات کا خوف انہیں پیدا ہوتا ہے اسی طرح مشغول ہو کر فکر اور توحش سے جدا ہو جاتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو شفا حاصل ہو جاتی ہے اس لئے کہ فقط فکر اور سوچ

یبوست کا عارض ہونا زیادہ اولی ہے بہ نسبت اور بیماروں کے جو مبتلائے تشنج بعد استفراغ کے نہ ہوں ایسے لوگ جنہیں تشنج پیدا ہوتا ہے نیم گرم پانی میں بٹھائے جائیں اور روٹی جلاب میں بھگو کر انہیں کھلانی چاہیے کہ اس جلاب میں تھوڑی شراب بھی ملی ہو خواہ شراب میں پانی ملا کر بعد اس روٹی کے پلانی چاہیے بعد اس کے نیند ان پر طاری کی جائے اور جب سو چکیں حمام کرا کے فوراً غذا دینی چاہیے **فصل** دسوں قطرب کے بیان میں قطرب بھی مالیخولیا کی ایک قسم ہے اور اکثر یہ مرض ماہ شباط میں جو خریف کا مہینہ ہے پیدا ہوتا ہے اور آدمی کا حال اس مرض میں یہ بہم پہنچتا ہے کہ زندہ آدمیوں کی صورت دیکھ کر بھاگتا پھرتا ہے اور مردہ آدمی کو خواہ قبروں کو دوست رکھتا ہے اور جس شخص کو یکبارگی چھپٹ کر گرفت کر لیتا ہے اس سے برے طور سے پیش آنے کا قصد کرتا ہے اور رات کو باہر نکلتا ہے اور دن کو چھپا ہوا تنہا کبھی بیٹھا رہا ہے اور یہ سب حرکات اس کے اسی غرض سے ہوتے ہیں کہ تنہائی پسند ہوتی ہے اور آدمیوں سے اور ان کی صحبت سے دوری مرغوب ہے اور باوجودیکہ رات کو نکلتا ہے پھر بھی ایک ساعت خاص مقام پر نہیں ٹھہرتا ہے بلکہ ہر وقت ٹہلتا ہوا اور چلتا پھرتا رہتا ہے اور چلتا بھی ایک طرز خاص یا کسی طرف نہیں کبھی اِدھر کبھی اُدھر اور اسے خبر نہیں ہوتی کہ میں کدھر جاتا ہوں اور منشا اس مشی اور تردد کا آدمیوں سے خوف کرنا ہوتا ہے اور کبھی بعض مریض ایسے غافل اور بے خبر ہوتے ہیں کہ آدمیوں سے خوف کرنے کی بھی ان کو خبر نہیں ہوتی اور اس قدر شعور ان میں باقی نہیں ہوتا کہ جو کچھ مشاہدہ کریں اور دیکھیں اسے پہچان لیں خواہ معلوم کر لیں باوجود اس غفلت اور بیحواسی کے نہایت ترش رو اور خشک مزاج کارہ ملاقات سے زندہ آدمیوں کی اور بہت ہی متاسف اور محزون اور زرد رنگ خشکیدہ زبان تشنہ کام ہوتا ہے اور پنڈلیوں پر ان بیماروں کے ایسے زخم پیدا ہو جاتے ہیں جو مندمل نہیں ہوتے اور مندمل ہونے کا سبب وہی مادہ فاسد ان کے ہوتے ہیں اور چونکہ زیادہ چلتا پھرتا رہتا ہے اس وجہ سے جو زخم پڑتے ہیں مندمل نہیں ہونے پاتے اور مواد

سوداوی ہروقت بطرف پاؤں کے اترا کرتے ہیں خصوصاً چونکہ وہ بے خبر چلتا ہے ہر وقت ٹھوکر کھا کر گرتا ہے اور اس کے قدم کولغزش ہوا کرتی ہے اس صدمہ سے اور بھی زخم پڑ جاتے ہیں خواہ اس کی یہ دیوانی صورت دیکھ کر کتے بھونکتے ہیں اور کاٹ کاٹ کھاتے ہیں اس سے زخم بکثرت ہوجاتے ہیں اور انصباب مادہ کا بطرف ساقین کے اس وجہ سے اور بھی زیادہ ہوتا ہے اور دوا از قسم مرہم وغیرہ چونکہ استعمال نہیں کی جاتی ہے یہ بھی زیادہ باقی رہنے قروح کا سبب قوی ہے آنکھیں اس مریض کی خشک رہتی ہیں کہ ان میں آنسو نام کو نہیں ہوتے اور باوصف خشکی کے ضعف بصر بھی لازم ہوتا ہے اور اندر کی طرف آنکھیں بیٹھی ہوئی اور یہ حال آنکھوں کا اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ یبوست مزاج پر آنکھ کے غالب ہوتی ہے اس مرض کا نام قطرب اس واسطے رکھا گیا ہے کہ یہ مریض گریز اس طرح کرتا ہے کہ اس کا کچھ انتظام درست نہیں ہوتا ہے اور مختلف طور پر چلتا پھرتا ہے اور جس طرف جاتا ہے اسے شناخت نہیں کرتا ہے اور جس شخص کے خوف سے کسی طرف گریز کا قصد کرتا ہے چونکہ اس کے حواس باطل ہوتے ہیں اور حافظہ کم اور رائے صائب مفقود ہوتی ہے اسی وجہ سے ایک سمت خاص میں چلتا ہے ناگاہ اور دوسرا شخص ملتا ہے اس سے پھر بھاگتا ہے اور ازسرنو گریز شروع کرتا ہے اور قطرب ایک چھوٹا کیڑا ہے پانی کے اوپر دوڑتا پھرتا ہے ہندی میں اس کو پتیر کوا کہتے ہیں اس کا یہی حال ہے کہ پانی پر کسی جگہ خاص میں نہیں ٹھہرتا ہے اور دوڑتا پھرتا ہے اور بے نظم حرکات اس کے ایسے تیز اور چست ہوتے ہیں اور کبھی ڈوب جاتا ہے اور پورا ڈوبا نہیں کہ پھر ابھرتا ہے اور دوڑتا ہے اور پھر بھاگتا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ قطرب ایک اور جانور چھوٹا سا ہے کہ وہ استراحت نہیں کرتا ہے اور بعض کا مقولہ یہ ہے کہ قطرب غول بیابانی کے نر کو کہتے ہیں اور بعض کا قول ہے قطرب اس بھیڑیے کو کہتے ہیں جس کے بال جھڑ گئے ہوں خواہ اس کی داڑھی گر گئی ہو ہماری غرض کے مناسب ان چار معنوں سے پہلے دو معنے ہیں سبب مرض قطرب کا سودا اور صفرائے سوختہ ہوتا ہے

علاج اس مرض کا علاج بعینہ وہی ہے جو علاج مالیخولیا کا مذکور ہا اگر سودا اور صفرا کا احتراق سبب مرض ہو تو فصد میں اس کے زیادہ مبالغہ کرنا لازم ہے تاکہ خون بکثرت نکل جائے اور نوبت غشی کی پہنچے اور غذاہائے محمودہ سے تدبیر کرنی چاہیے اور حمام بھی خوشگوار مستعمل رہیں اور تین دن ماءالجبن پلا کر اس کے بعد ایارج ارکاغانیس حکیم کے ذریعہ سے استفراغ کریں اور پھر اس کے سولانے کی تدبیر کریں اس کے بعد تقویت قلب کرنی چاہیے بعد ازانکہ استفراغ ہو چکے اور تقویت قلب کی تریاق وغیرہ سے کریں اور باایں ہمہ زیادہ خیال ترطیب کا رہے اور نطولات ایسے جن سے نیند پیدا ہو برابر کرتے رہیں تاکہ ان ادویہ سے تسخین پیدا نہ ہو یعنی وہ بوجہ استفراغ مادہ کے باوجود حرکات اور ریاضات چونکہ ضرور پیدا ہو گی لہذا اس کی حفاظت کی بھی تدبیر ملحوظ رہے بلکہ اس کے قلب کی تسخین ایسی دواؤں سے کریں جو تقویت قلب اور ترطیب بدنی بھی پیدا کرے اور نیند بھی اسی دوا سے پیدا ہوا کرے تاکہ اس کا مزاج معتدل ہو جائے اور پورا علاج اس شخص کا یہی ہے کہ نیند آ جائے اور گہری نیند پیدا ہو جائے اور کبھی کبھی افتیمون کا بھی استعمال کیا جائے تاکہ طبیعت اس کی ٹھہر جائے اور فکر منقطع ہو اور جب کوئی علاج نافع نہ ہو براہ تادیب اسے مارنا چاہیے اور ادب دینا چاہیے کہ بدن میں درد پیدا ہو اور سر پر چوٹ زیادہ لگے کہ اس کے صدمہ سے کسی قدر فکر لاطائل کو چھوڑ دے گا اور یافوخ پر داغ دیا جائے کہ اس تدبیر سے افاقہ ہو گا پھر اگر بعد افاقہ کے مرض عود کرے پھر داغ دیں گے۔

فصل گیارھویں عشق کے بیان میں

عشق وسواسی مرض ہے مشابہ مالیخولیا کے اس مرض میں آدمی اپنے نفس کو مشتاق کر لیتا ہے اور فکر کو ایک صورت محبوب واقعی خواہ محبوب فرضی پسند کرنے پر اور اس پر فریفتہ اور والہ اور شیدا ہونے پر ہر وقت متوجہ کرتا ہے اور یہ فکر اس کی اس کے حواس کو مغلوب کر دیتی ہے اور کبھی اس فکر پر معین اس کی شہوت بھی ہوتی ہے اور کبھی فقط صورت پرستی ہوتی

دریافت ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا مکان اور شہر کونسا ہے خواہ اس کا پیشہ کیا ہے اور صناعت کونسی ہے اور نسب اس کا کیا ہے اور اس نام اور نسب اور پیشہ اور حرفہ کے چند لوگ ہوں اس وقت یہ سب قیود اس نام پر جدا جدا اضافہ کر کے امتحان کریں اور دیکھیں کہ جب تمام عوارض مخصوصہ سے مل کر یہ نام عاشق کے سامنے لیا جائے گا اس وقت ان کی کیا صورت ہوتی ہے اور نبض کا حال کیسا ہوتا ہے اور دل پر کیا گزرتی ہے ٹھنڈی سانس کا ضبط کیوں کر ہوتا ہے یقین تو یہی ہے کہ ہرگز طبیب کو بعد رعایت ان شروط کے غلط واقع نہ ہو اور پہچان لیا اور پھر جب خاص شکل اور شمائل اس محبوب کی جس کی تھوڑی سی شناخت ہو چکی اور اس کا شعار بیوفائی اور غداری خواہ وفا اور حیا جو کچھ خاص اس کے صفات ہوں اور جس ناز اور ادا سے وہ متصف ہو خواہ جس خاص عضو یا فعل جسمانی خواہ اخلاق کا یہ مریض کشتہ اور فریفتہ ہو الغرض جب یہ امور بھی اس کے نام اور نسب اور شہر اور بلد اور شکل او شمائل پر اضافہ کر کے سامنے عاشق کے مذکور ہوں گے پھر کسی طرح کا شبہہ تعین معشوق نہ رہے گا ہم نے اس طریقہ خاص سے شناخت کی ہے اور مکرر تجربہ اس کا کیا ہے اور ایسی ایسی جگہ اس تجربہ نے کام دیا ہے جہاں فائدہ اس شناخت کا زیادہ تھا پھر اگر سودائے وصل او جمعیت عاشق اور معشوق کے سوا اور کوئی چارہ کار نظر نہ آئے اور کسی طرح کی حرمت شرعی مثل زنائے محصنہ خواہ اغلام وغیرہ مانع وصال نہ ہو بہتر یہی ہے کہ تدبیر وصل کی بہ نہج شرعی اور مرسوم ملت مریض کی کر دی جائے کہ اس تدبیر سے ہم نے اس قدر سلامت حال اور صحت بدنی کا عود فوراً ہوتے دیکھا کہ قوت دفعتہً فوراً عود کرتی ہے اور گوشت اور خون بدستور بڑھ جاتا ہے بلکہ بقدر حالت صحت کے ہو جاتا ہے حالانکہ مرتبہ ذبول کو لاغری پہنچی ہو اور بہت سے امراض صعب اور مزمن کا گزند اس کے جسم پر پہنچ گیا اور ایسے حمیات طویل میں مبتلا ہو چکا ہو بسبب ضعف قوت کے جو شدت ضعیف عشق کی جہت سے عارض ہوئی ہو پھر ادھر وصال معشوق نصیب ہوا اور تھوڑے سے زمانہ میں ایسا تناور اور قوی ہو جاتا

ہے کہ دیکھنے والوں کو تعجب عظیم پیدا ہوتا ہے اور حکیم دانشمند جس کو تصرفات نفسانی اور اطاعت کا حال واسطے نفس کے معلوم ہے اس کا استدلال اس مسئلہ خاص پر زیادہ ہوتا ہے اور کچھ تعجب نہیں کرتا ہے مترجم کہتا ہے اس مقام پر شیخ کو فقط اتنا ہی کہہ دینا باقی ہے کہ نفسانی قواعد سے علاج کرنا بہ نسبت قواعد ظاہری کس قدر عجیب ہے میں نے جس قدر تجربہ کیا ہے اس سے بہ نسبت امراض دماغی کے بالخصوص جو فوائد مشاہدہ میں آئے ان کا بیان مبالغہ سے خالی نہیں ہے متن یہ شفائے عاجل بعد وصال کے جو ہوتی ہے اس سے ہم اس بات پر استدلال کرتے ہیں کہ طبیعت ہماری اوہام نفسانیہ کی زیادہ مطیع ہے جب تو اس قدر تصرف کامل بلکہ ایجاد فانی جواہر کا مثل لحم اور دم وغیرہ کے بلا مدد خارجی کردیتی ہے اور جتنی غذا اور تغذیہ کے بعد اس قدر تسمین اور خوشحالی ہونی چاہیے اس سے بہت کم مقدار اور زمانہ میں اس کا پیدا ہونا کیسا امر عجیب ہے علاج عشق کا علاج خاص یہ ہے کہ تامل کیا جائے اور دیکھا جائے اگر عاشق کی حالت کسی خلط کے احتراق تک پہنچی ہے پس اس خلط کی شناخت بذریعہ علامات عامہ معلومہ کرنے کے بعد اس کا استفراغ کرنا چاہیے بعد ازاں مریض کی ترطیب اور تنویم کی طرف مشغول ہونا چاہیے تغذیہ ان کا غذاہائے محمودہ اور جیدہ سے کیا جائے اور انہیں حمام بھی کرایا جائے مگر وہی حمام جو مرطب ہو اور جس کے طریقے معلوم ہو چکے ایک یہ بھی تدبیر ان کے معالجہ کی ہے کہ عاشق انواع خصومات اور منازعات اور دیگر اشغال میں مشغول رکھا جائے اور جملہ قسم کے مشغلوں میں مبتلا رکھا جائے تا کہ وہ اپنے خیالات اور افکار خاص کی طرف متوجہ نہ ہونے پائے بسا اوقات اس حیلہ سے وہ اپنی اس فکر خاص کو بھول جاتے ہیں جس نے ان کو بیمار کر رکھا ہے یا ان کے علاج میں یہ حیلہ کیا جائے کہ وہ معشوق موجود کے علاوہ کسی دوسرے پر عاشق کرائے جائیں جب تک وصل اور دسترس بحسب شریعت حلال و مباح ہو پھر قبل ازینکہ یہ دوسرا عشق مستحکم اور پائدار ہو جائے اور بعد ازنکہ معشوق اول سے قطع تعلق اور ذہول ہو جائے اس

وہ ان کے ساتھ بکثرت جماع کرتا رہے اور ان کا گانا اور سرود ترانہ سنا کرے اور بھی
ان کے ساتھ خوش طبعی اور مزاح وطرب کیا کرے گروہ عشاق سے بعضے ایسے ہوتے
ہیں کہ ان کو طرب اور سماع یعنی گانے کا سنا مرض عشق میں تسلی اور تسکین دہ ہوتا ہے اور
بعضوں کا مرض اور بیماری اس سے اور زیادہ ہوتی ہے پس چاہیے کہ طبیب بخوبی حال
مریض دریافت کرکے اس کی اجازت دے اسی طرح صید وشکار اور دیگر اقسام لعب
کے اور بادشاہوں کی طرف سے پے در پے عطا اور انعامات کا ہونا اسی طرح تمام قسم
کے غم ورنج جو عظیم ہوں کہ ان سب تدبیروں سے مریض عشق کو تسلی حاصل ہوتی ہے
اکثر حاجت اس کی ہوتی ہے کہ ان لوگوں کی تدبیر وہی کی جائے جو صاحبان مالیخولیا
اور مانیا اور قطرب کے لئے مقرر رہے اور اس کی بھی احتیاج ہوتی ہے کہ ایارجات کبار
سے ان کا استفراغ کیا جائے اور اقسام مرطبات جن کا ذکر ہو چکا ان سے ان کی
ترطیب کی جائے اور یہ تدابیر اس وقت کرنی چاہئیں جب ان کی شکل او شمائل اور ان کی
سحنہ بیماران مالیخولیا وغیرہ کے مشابہ ہو جائیں واجب ہے کہ معالج ہمیشہ ان کے ابدان
کی ترطیب کرتا رہے پانچواں مقالہ ایسے امراض دماغی کے بیان میں جن کی آفت
افعال حرکت ارادی میں ہوتی ہے اور اس میں چند فصلیں ہیں فصل پہلی دوار کے بیا
ن میں دواء کو ہندی میں گھمنی کہتے ہیں اور صورت اس کی یہ ہوتی ہے کہ مریض خیال
کرتا ہے کہ سب چیزیں اس کے سامنے جس قدر ہیں گھوم رہی ہیں اور چکر میں ہیں
اور اس کا دماغ اور بدن بھی گردش کر رہا ہے یہی خیال کرتے کرتے اس کی کیفیت یہ
ہو جاتی ہے کہ اپنے جسم کو سنبھال نہیں سکتا اور گر پڑتا ہے اور اکثر بولنا اور بات کرنی بھی
اسے ناگوار ہوتی ہے خواہ اور کسی کا بولنا ناگوار ہوتا ہے اور خود بخود اس پر یہ کیفیت طاری
ہو جاتی ہے کہ اپنے جسم کو سنبھال نہیں سکتا اور گر پڑتا ہے اور اکثر بولنا اور بات کرنی بھی
اسے ناگوار ہوتی ہے خواہ اور کسی کا بولنا ناگوار ہوتا ہے اور خود بخود اس پر یہ کیفیت طاری
ہوتی ہے جیسے کوئی چکر کھاتے کھاتے گر پڑے اور اپنے سنبھالنے پر قادر نہ ہو کہ نہ کھڑا

رہ سکے اور نہ سیدھا بیٹھ سکے خواہ آنکھ کھول سکے سبب اس کا یہ ہے کہ روح بطن دماغ اور دماغ کے اور وہ شرائین میں ہے اس پر وہ کیفیت خود بخود طاری ہوتی ہے جو کیفیت بروقت گھوم جانے صحیح آدمی کی اس روح پر طاری ہو اور جس وقت کوئی صحیح آدمی متصل چکر لگائے اور گھومتے گھومتے جو حال اس کے دماغ کا ہوتا ہے وہی حال امریض کا بدون گردش کے ہوتا ہے صرع اور دوار میں فرق اتنا ہے کہ دوار دیر تک ٹھہرتا ہے اور مرگی دفعتہً عارض ہوتی ہے اور مریض گر پڑتا ہے گو ٹھہرا ہو اور ساکن ہو اور بعد گرنے کے پھر افاقہ بھی ہوتا ہے اور سدر اس مریض کو کہتے ہیں کہ جب آدمی کھڑا ہو آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آ جائے اور گرنے پر آمادہ ہو جائے جب اس مرض میں شدت ہوتی ہے مشابہ صرع کے ہو جاتا ہے مگر اس کے ہمراہ تشنج نہیں ہوتا جیسے صرع میں تشنج ہوتا ہے یہ دواء کی بیماری کبھی کسی شخص کو اس جہت سے عارض ہوتی ہے کہ بہت گھومے اور چکر لگاتا رہے کہ اس کی وجہ سے بخارات اور ارواح بدنی میں بھی چکر پیدا ہوتا ہے جیسے کسی طشت میں پانی بھر کے پھرائیں اور دیر تک پھراتے رہیں پھر جب ٹھہرالیں تو پانی وغیرہ جو اس میں بھرا ہے دیر تک پھرتا رہے گا جب روح میں گردش پیدا ہوتی ہے اس کے خیال میں ایسا گزرتا ہے کہ سب چیزیں جو اس کے سامنے ہیں وہ بھی گردش کر رہی ہیں اس لئے کہ وہ چیزوں میں سے ایک کی گردش سے حرکت دوری کا تخیل کیسان ہوتا ہے یعنی اگر ہمارا بدن خواہ ہمارے بدن کی ارواح کو حرکت دوری ہو جب بھی اور اگر اشیاء عالم کی گردش کریں تب بھی ہم کو ایک ہی سی نسبت ادراک حرکت دوری میں ہوگی حرکت دوری کا محسوس ہونا اسی طرح پر ہوتا ہے کہ شے مقابل کے اجزا کی نسبت دیکھنے والے کے حساب سے بدل جائے اور تبدیل نسبت شے مرئی کی بروقت حرکت ارواح کے ویسی ہی ہوتی ہے جیسے روقت گردش اشیاء کے ہوتی ہے آسمان کی گردش اور زمین کا سکون خواہ زمین کی گردش اور آسمان کا سکون بھی اسی طرح یکساں نتائج احکام ہیئت میں تجویز کیا گیا ہے بہ نسبت ناظر کے اور چونکہ مقابلہ حاس اور ندرک کا

بروقت حرکت اشیاء کے بھی ویسا ہی بدلتا ہے جس طرح اگر اجزا حاس کے متحرک ہوں لہذا فقط گردش سے ارواح کی دوار پیدا ہوتا ہے دوار کا پیدا ہونا کبھی پھرتی اور گھومتی ہوئی چیزوں کی طرف دیکھنے سے بھی ہوتا ہے جیسے بعض لوگوں پر ہنڈولا دیکھنے سے خواہ کوئی اور پھرتی ہوئی کل کے ملاحظہ سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پھرنے والی شے کی صورت نفط میں بطور رسوخ کے مرتسم ہو جاتی ہے اور اسی وجہ سے طبیعات میں بیان کیا ہے کہ جتنے افعال حسی ہیں سب کا تعلق آلات جسمانی سے ہے اور ان سب آلات میں اول اور اولی تر روح حساس یعنی روح حیوانی ہے کہ اس سے تعلق ان افعال کا اول اور اولی ہے اور اسی روح میں ہر ایک ہیئت فعل جسمانی خواہ صورت حرکت باقی رہ جاتی ہے بعد اس کے کہ شے متحرک خواہ فاعل سے وہ حرکت اور فعل جدا جدا ہو جائے بشرطیکہ وہ محسوس قوی ہو یعنی وہ فعل اس سے بقوت صادر ہوا ہو اس لئے کہ ہر ایک محسوس کا اثر ہمارے آلات حس میں بس یہی ہوتا ہے کہ اس کی ہیئت مثالی ہمارے آلہ حس تک پہنچتی ہے اور اس ہیئت کا ثبات اور برقرار رہنا خواہ ہمارے حس سے زائل اور معدوم ہونا بمقدار قبول آلہ حس اور قوت محسوس کے بنظر اسی ہیئت کے ہوتا ہے چنانچہ ہیئت روشن چیز کے بعد اس کے کہ ہماری نظر سے غائب ہو جائے تھوڑی دیر تک اس کی روشنی ہمارے خیال میں قائم رہے گی خواہ سریع الحرکت اور از یں قسم بہت سے امور بدیہی اس کی مثال ہو سکتے ہیں مگر اس کی شرح اور بیان شافی کا مقام فن طبیعات ہے طبیب کو مسلم ماننا اس حکم کا کافی ہے پھر جب یہ بات مسلم ہو چکی کہ اثر آلہ حس کا محسوسات سے بنظر ہیئت مثالی کے بقدر قبول اور انفعال آلہ حس کے ہوتا ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ جس قدر بدن ضعیف زیادہ ہوتا ہے اسی قدر اس کو انفعال اور قبول آثار خارجیہ سے ہوتا ہے اور اس حکم کا تجربہ اور مشاہدہ ضعیف بیماروں میں نہیں کرنا چاہیے کہ بعض بیماروں کا ضعف میں یہ حال ہو جاتا ہے کہ تھوڑی سی حرکت خفیف سے ان پر دوار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور زیادہ تکلف شدید کی ان

کے حرکت دینے میں حاجت ہوتی ہے تا کہ ان کی روح کو اذیت اور انفعال اور جنبش عارض ہو جائے نتیجہ یہ ہوا کہ بعد مقاسات امراض اور ضعف بدن کے پیدا ہونا دوار کا اندک سبب سے ہوتا ہے کبھی مرض دوار کا اسباب بدنی سے بھی پیدا ہوتا ہے اور وہ اسباب خواہ بالفعل موجود ہیں اسی طرح کہ جو ہر دماغ میں از قسم بخارات پیدا ہو کر رگوں میں دماغ کی اترتے ہوں خواہ دماغ کے اعصاب میں ٹھہرے ہوں خواہ اخلاط کچھ ایسے ہوں جو دماغ میں تحقن ہوں اور ہر جنس سے ہوں کہ تھوڑی سی حرکت سے خواہ اندک حرارت سے ان بخارات وغیرہ میں تہیجر پیدا ہو جائے پھر جس وقت ان بخارات میں حرکت پیدا ہوا پنی حرکت سے بخارات اس روح نفسانی کو بھی متحرک کرتے ہیں جو ان رگوں میں قائم ہے اور انہیں رگوں میں نضج پاتی ہے اور بعد نضج کے اس مقام سے جو ہر دماغ میں جاتی ہے اور وہاں پہنچ کر عصب کے ذریعہ سے تمام بدن میں متفرق ہوتی ہے ایضاً کبھی چونکہ دماغ میں بخارات بکثرت تحقن ہوتے ہیں اور مختلف مقامات کے بخارات دماغ تک چڑھ کر پہنچتے ہیں اور دماغ میں مستقر ہو جاتے ہیں اور اس میں باقی رہ جاتے ہیں اور یہ بخارات کبھی مرض حار متقدم سے اور کبھی مرض بارد سے جو پہلے ادوار سے پیدا ہوا تھا اس کی جہت سے دماغ میں ٹھہر جاتے ہیں پھر چند ریاح خام ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ ان کو قوت منضجہ حرکت دیتی ہے خواہ قوت محللہ ان ریاح کو متحرک کرتی ہے اور اس جہت سے بخارات مذکورہ میں بھی حرکت پیدا ہو کر دوار پیدا ہوتا ہے اور کبھی تحریک دوار کی بخارات دماغی سے نہیں ہوتی بلکہ ایک قسم کا سوء مزاج مختلف ایسا دفعتہً پیدا ہوتا ہے کہ اس سے ہیجان حرکت مضطربہ کا روح میں پیدا ہوتا ہے اور یہ اضطراب حرکت کسی متحرک جسمانی کی وجہ سے نہیں ہوتا کہ اس محرک سے کوئی شے از قسم بخار وغیرہ مختلط ہو اور مل جائے جیسے پانی میں بروقت جوش اور ابلنے کے بوجہ اختلاط آگ اور پانی کے یہ حرکت مضطربہ پیدا ہوتی ہے اور کبھی دوار بوجہ ایک محرک خارجی کے جو روح کو متحرک کرے بھی پیدا ہوتا ہے مثلاً سر پر کوئی چوٹ کا صدمہ

پہنچے خواہ کھوپڑی ٹوٹ جائے تا اینکہ دماغ میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور روح ساکن بھی گھٹ کر بہ تجیعت اس انضغاط کے حرکات مختلفہ دائرہ یعنی گھومنے والی حاصل کرتی ہے اور بطور موج اور لہروں کے روح میں یہ حرکت پیدا ہوتی ہے جیسے پانی میں کوئی ڈھیلا وغیرہ پھینکیں اور لہریں پیدا ہوتی ہیں خواہ کسی لاٹھی وغیرہ سے پانی میں تھپیڑ لگے کہ اس وقت موج پانی کی متدیر اور گول اٹھتی ہے اور جب پانی میں ایسے صدمہ سے تموج پیدا ہوتا ہے پھر جسم لطیف ہوائی یعنی روح میں اس تموج کا پیدا ہونا بمثل ایسے ہی حرکات اور صدمات کے زیادہ اولی اور انسب ہے لیکن چونکہ خود ہوا کا جسم بوجہ شدت لطافت کے محسوس لحس بصر نہیں ہوتا اس لئے کہ اس کے امواج خواہ تموج جو اعراض جسمانی ہیں وہ بھی محسوس نہیں ہوتے اور جیسے غیر محسوس ہونا ہوا کا بحس بصر مقتضی اس کی غیر موجودگی کا نہیں ہے اسی طرح اس کے تموج کا بھی حال ہے کبھی دوار کی پیدائش ایسے بخارات سے ہوتی ہے جو دماغ کی طرف صعود کرتے ہیں اور بروقت ان کے چڑھنے کے دوار پیدا ہوتا ہے اور اگرچہ بخارات جوہر دماغ میں پیدا نہ ہوں اور نہ جوہر دماغ میں پہلے سے متحقق ہوں لیکن جس وقت صعود ان بخارات کا ہوتا ہے روح دماغ کو حرکت دیتے ہیں اور ان بخارات کا صعود خواہ پہلے سے منافذ عصب کی راہ سے ہوتا ہے اس وقت معدہ سے اور مرارہ سے بتوسط معدہ کے اور مثانہ اور رحم اور حجاب کے ہوتا ہے جس وقت ان اعضا میں کچھ امراض پیدا ہوں خواہ ان اعضا کے اخلاط میں حرکت پیدا ہو اور اکثر صعود ایسے بخارات کا معدہ سے ہوتا ہے اور بعد اس کے اکثر رحم سے ایسے بخارات اٹھتے ہیں اس واسطے کہ رحم کو قابلیت وصول کی زیادہ ہے خواہ اوردہ اور شرائین سے خواہ وہ رگیں غائر اور پوشیدہ ہوں خواہ بھری ہوئی اور ظاہر ہوں ان سے بخارات صعود کرتے ہیں مادہ ان بخارات کا کبھی صفرا ہوتا ہے اور کبھی بلغم دوار بلغمی صرع سے بہت مشابہ ہوتا ہے اکثر سدر اور دوار کی کیفیت مسدرہ اور مدیرہ میں یعنی اس کیفیت میں جس سے اندھیرا آنکھوں کے آگے پیدا ہو خواہ آنکھوں کے سامنے

چیزیں پھرنے لگیں الغرض یہ کیفیت مشارکت بوجہ مادہ کے نہیں ہوتی بلکہ ایک قسم خاص کی اذیت دماغ تک ایسی پہنچتی ہے کہ اس کی کیفیت سے سدر اور دوار ساتھ ہی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً حالت گرسنگی اور بھوک میں بعض آدمیوں کو ایسی ہی اذیت پہنچتی ہے اور بعض آدمی بھوک کی برداشت نہیں کر سکتے اس لئے کہ ان کا فم معدہ متاذی ہوتا ہے اور اس کی شرکت سے دماغ کو بھی ایذا پہنچ جاتی ہے لہذا وہ بے طاقت ہو جاتے ہیں کبھی دوار اور بدر بطریق بحران کے بھی عارض ہوتا ہے جو دوار متواتر ہو اور خصوصاً مشائخ میں منذر بسکتہ ہوتا ہے اسی طرح جو دوار کسی عضو میں خدر لازم ہونے کے بعد پیدا ہو وہ بھی منذر بسکتہ ہے کبھی دردسر کے پیدا ہونے سے دوار زائل ہو جاتا ہے اور کبھی دوار کے عروض سے دردسر زائل ہوتا ہے علامات جو دوار آدمی کو حرکت دوری کرنے سے اور چکر لگانے سے پیدا ہو خواہ چکر کرنے والی چیزوں کے دیکھنے خواہ کھڑی اور سیدھی چیزوں کے ملاحظہ سے پیدا ہو اس کی علامت موجودہ ہی موجود اور ظاہر ہوتی ہے اسی طرح جو دوار کسی چوٹ وغیرہ کی جہت سے عارض ہو وہ بھی سبب محسوس سے پیدا ہوتا ہے جو دوار بسبب بخارات کہنہ اور قدیمہ کے خواہ جدید بخارات نفس دماغ میں پیدا ہو کر عارض ہو اس وقت مرض دوار کا دائی اور مستقل ہو گا کسی اور مرض کے تابع نہ ہو گا اور کسی اور عضو کے مرض سے دورہ گھومنے کا نہ ہوتا ہو گا اور نہ اس کیبہ کیفیت ہو گی کہ بروقت امتلا کے ہیجان مرض کا ہو اور بروقت خلو معدہ کے سکون ہو اور اس دوار میں بھی یہ ہو گا کہ اس سے پہلے او جاع سر او ردوی اور طنین اور گرانی سر بھی پیدا ہو گی اور آنکھوں میں تاریکی ثابت رہے گی اور حواس میں کمی حتی کہ ذوق اور شم میں بھی نقصان ہو گا اور شریانات مذکورہ بالا میں ضربان شدید پیدا ہو گا اور ثقل شامہ بھی عارض ہو گا پھر جو خلط دماغ میں خواہ سوائے خلط دماغی کے اور کسی جگہ جہاں سے بخارات دماغ میں آتے ہیں وہ دونوں بلغم ہوں اس وقت ثقل اور جبن اور کثرت نوم اور دشواری حرکت اور دیگر علامات بلغمی بھی موجود ہوں گے جن کا ذکر تفصیلی قانون عام

میں ہو چکا ہے اگر وہ خلط خواہ ریاح وغیرہ صفراوی ہوں بیداری مفرط اور التہاب اور سوزش محسوس ہوگی بدون ثقل زائد کے اور خیالات زرد پیدا ہوں گے جن کا رنگ سونے کا ایسا ہوگا اور اگر وہ خلط خون کا ہوگا رگیں پھولی ہوئی اور چہرہ اور سر اور آنکھیں سرخ اور گرم اور گرانی اور ماندگی اور نیند اور پر بان یعنی دھمک پیدا ہوگی اور اگر سوداوی ہو ثقل باندازہ زائد اور بیداری اور بالوں کا اور سیاہ پڑیاں اور دخان کا فکر فاسد اور تمام علامات سودا کے جو اسی فصل میں بیان ہو چکے ہیں پیدا ہوں گے جس دوار کا سبب معدہ سے پیدا ہوا ہو اس میں بطلان اشتہا اور آفت معدہ سے پیدا ہوا ہو اس میں بطلان اشتہا اور آفت معدہ میں اور فساد ہضم اور خفقان اور فتور نفس یعنی سانس میں سستی اور معدہ کا الٹ پلٹ کرنا اور اذیت سر کا میلان مقدم سر اور وسط سر کی طرف ہوگا اور کچھ بعید نہیں کہ یہ اذیت مؤخر دماغ تک بھی پہنچے اور درد کی کیفیت میں اختلاف اس طرح پر ہوگا کہ کبھی زیادہ ہوگا جب معدہ ممتلی ہو اور کبھی ٹھہر جائے کہ جس وقت معدہ خالی ہو اور تخمہ اس سے پہلے عارض ہوا ہوگا اور معدہ میں درد اور نفخ بھی ہوگا بعض اوقات میں اور بطریق شرکت عصب کے پیدا ہوگا اور قبل اس کے خواہ آخر میں جب شدت مرض کی ہو یا فوخ کے پیچھے جہاں منبت روح سادس کا ہے پٹھوں سے درد پیدا ہوگا اور اسی طرح اطراف قفا میں درد ہوگا اگر دوار بوجہ رحم کے پیدا ہو اس سے پہلے اختناق رحم اور احتباس منی اور حیض اور نیز ورم رحم پیدا ہوگا اسی طرح اگر مثانہ سے دوار پیدا ہوا ہو اور اگر مبدا مرض دوار کا جملہ اعضا ہوں وہ عضو جو سرچشمہ اور معدہ غذا ہے وہ مبداء دوار واقع ہو جیسے جگر خواہ مبداء مرض معدن روح مثل قلب کے ہو اس وقت نفوذ مادہ فاعلہ دوار کا انہیں عروق کی طرف سے ہوگا جو قلب خواہ جگر سے دماغ میں پہنچتے ہیں خواہ وہ رگ جو پس گوش ہے خواہ وہ رگ جو قفا میں ہے الغرض علامت ایسے وقت یہی ہوتی ہے کہ ضربانی شدید اس رگ میں پیدا ہوگا اور وہ رگ کھنچ کر تن جائے گی جو گردن میں واقع ہے اور ایسا درد جو معتد بہ ہو رقبہ میں نہ ہوگا اور عصب رقبہ خواہ اعصاب میں

بھی درد شدید نہ ہوگا جس وقت شرائین بیرونی جونزدیک قفا کے ہیں متمدد ہوں اور اگر نبض کو بذریعہ ہاتھ کے خواہ بذریعہ رباط عجمی کے ملنے سے منع کریں خواہ اسرب کے ذریعہ سے حرکت کو منع کریں خواہ اس پر قوابض کو طلا کریں جو مذکور ہو چکے ہیں اور اس تدبیر سے کچھ درد بین پیدا ہو پس صاف ظاہر ہوگا کہ مادہ مرض انہیں کی راہ سے آتا ہے ورنہ ان شرائین کی طرف سے مادہ کا آنا نہیں ہے بلکہ اور طراق سے مادہ کی آمد و شد ہے اسی طرح دوسری رگ وغیرہ میں بھی تجربہ کرنا چاہیے پھر دوسری رگ کے امتحان سے بھی درد میں خفت نہ پائی جائے تو وہ مادہ غائرہ یعنی اندرونی رگوں میں ہوگا جو دوار بوجہ سوء مزاج مختلف کے ہو اس کی شناخت خفت دماغ اور مقدم ہونے ان اسباب کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہوتی ہے اور اسی طرح برودت خواہ حرارت جو دفعۃً خارج سے پیدا ہو خواہ کھانے پینے کی اشیائے گرم یا سرد کا استعمال ہوا ہو اس کے بعد بھی دوار پیدا ہوتا ہے جس شخص کو مرض بدر کا ہو شراب سے کچھا سے نفع نہیں ہوتا جس قدر اس کو نفع پانی پینے سے ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سدر اور دوار کا زمانہ جب طولانی ہو جائے ضرور یہ مرض بارد ہے جو دوار بروز بحران کسی مرض کے واقع ہو اس کی علامت بھی ظاہر ہوتی ہے معالجات جو دوار بوجہ گردش اور دوران انسان کے پیدا ہو خواہ گھومنے والی چیزوں کی طرف دیکھنے سے خواہ بلند مقام سے نیچے کی چیزوں کے نظر کرنے سے پیدا ہو اس کا علاج سکون اور قرار اور نوم سے پہلے کرنا چاہیے اگر اس سے سکون مرض میں پیدا نہ ہو ترش چیزیں جو قابض ہوں ان کا استعمال کریں اور ایسی ترش چیزوں میں لقمہ توڑ توڑ کر ڈالیں اور تناول کریں اور جو دوار کہ خون کے مادہ سے پیدا ہو خواہ اخلاط تختفنہ دنی سے اس کی تولید ہوئی ہو اس کا علاج ۔۔ کی فصد سے شروع کریں اور بعد اس فصد کے جو رگ ساکن پس گوش ہے اس کی فصد کریں کہ یہ فصد افضل علاج ہے واسطے جمیع اقسام دوار کے جو مادی ہو اور کبھی اس رگ پر داغ بھی لگا دیتے ہیں خصوصاً جس دوار کا سبب صعود ابخرہ ہے کسی طرف سے بدن کے اور حجامت بھی

مفید ہوتی ہے اگر فقرہ پر گردن کے پیچھے استعمال کریں اور سر پر بھی حجامت کرنا مفید ہے اور اگر ہمراہ خون کے اور قسم کے اخلاط بھی آمیختہ ہوں خواہ اور قسم کے اخلاط سوائے خون کے سبب عروض دوار کے ہوں چاہیے کہ فوراً استفراغ مادہ کا بذریعہ حب ایارج اور خیساندہ صبر کے کریں اگر اخلاط حادہ ہوں خواہ جوشاندہ ہلیلہ یا جوشاندہ افتیمون اور حب اسطمخیقون سے استفراغ کریں اگر اخلاط مختلف ہوں اور بعد استفراغ کے حقنہ کا استعمال کریں اس طرح پر کہ قنطوریوں اور حنظل کو پانی میں جوش دے کر حقنہ کریں اس کے بعد سر اور فقرہ پر حجامت کریں اس کے بعد استعمال غرغروں کا کریں اور عطوس کا بھی استعمال مفید ہے اور شموم جن میں مشک اور جندبیدستر اور مرزنجوش اور کلونجی داخل ہو بھی اسے مفید ہے جس وقت نوبت میں ہیجان ہو بذریعہ مالش اسافل کے استعانت کرنی چاہیے اگر سبب دوار کا معدہ اور اخلاط معدہ کے ہوں اس وقت قے کا استعمال کرنا چاہیے ایسے پانی سے جس میں شبت اور مولی داخل ہو اور اس میں شہد اور نمک اور تمامی مقیات معتدل شریک ہوں پھر اس کے بعد استفراغ حب قوقایا سے کرنا چاہیے اگر قوت قوی ہو خواہ حب ایارج اور خیساندہ صبر کا استعمال کریں اگر قوت میں کمی ہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ اخلاط تلخ اور ساذج ہیں اس وقت طبیخ ہلیلہ ہمراہ شاہترہ کے دینا چاہیے اور ان اخلاط کی شناخت دلائل مذکورہ جو اس قسم کے ہیں ان سے ہوتی ہے خواہ جو امراض معدہ میں مذکور ہیں ان سے معلوم کرنا چاہیے اور اگر کسی اور عضو سے یہ مرض پیدا ہو اسی عضو کا علاج جیسا اس کے امراض میں مذکور ہوا ہے اور جو علاج اس عضو کا واجب ہو اس کا استعمال کرنا لازم ہے اور ابتدا میں دوار کے تقویت سر کی روغن گل سے جس میں تھوڑا روغن بابونہ شریک ہو کرنی چاہیے اور بعد استحکام کے تنہا روغن بابونہ سے تقویت سر کی کرنی چاہیے اور اگر دریافت ہو کہ مادہ مرض کا فقط سر میں ہے سر پر حجامت کریں اور نیز حجامت فقرہ مذکورہ کی بھی کرنی ضرور ہے خواہ اور مقامات کی حجامت جو مثل انہیں مقامات کے ہوں مفید ہوگی اور جدھر مواد کا استقراء اور میلان

ہوضرور امتلاءبدن پر اخلاط سے دلالت کرے گی اور اس وقت استفراغ خلط دموی او صفراوی کا ضرر کرنا چاہیے اور سرد پانی کا بھی پلانا اکثر ایسی حالت میں تسکین دیتا ہے اس لئے کہ جوش اخلاط کو فورا فرو کر دیتا ہے اور روح تر کی بالخاصہ اس مرض کے دور کرنے میں مفید ہے چبا کر استعمال کریں خواہ بطور سفوف کے فائدہ اس کا اس وجہ سے ہو کہ ریح مغلی یعنی جس ریح میں جوش خروش اور زیادتی ہو اس کو وج تر کی تحلیل کر دیتی ہے اسی طرح کشنیز خشک ہمراہ شکر کے استعمال کرنے سے بھی فائدہ عظیم ہوتا ہے حمامی یعنی جو لوگ حمام میں نہلانے وغیرہ کا پیشہ کرتے ہیں انہیں اس مرض کے ازالہ کی ایک تدبیر خاص معلوم ہے وہ تدبیر یہ ہے کہ مریض کے ہاتھ کو رگ سباتی پر زور سے باندھ دیتے ہیں اور اس بندش سے ایسی اذیت پہنچتی ہے کہ قریب غشی کے مریض پہنچ جاتا ہے اور شفا حاصل ہوتی ہے شاید اس تدبیر کے منتج ہونے کا سبب یہ ہے کہ جو روح دماغ تک چڑھتی ہے اس میں ازعاج اور ناگواری پیدا کرکے اسے تحلل شدید اور درشت مواد پر استیلاء اور غلبہ پیدا کرتی ہے کہ اس غلبہ کی وجہ سے تحلیل ریاح خواہ مواد کی ہو جاتی ہے مگر اس تدبیر میں اندیشہ بھی ہے اور خلاف احتیاط کے ہے واجب ہے کہ اس پر ہاتھ اس سے زیادہ نہ ٹھہرانا چاہیے کہ اس کی برداشت مریض سے دشوار ہو اور اپنے تئیں سنبھال نہ سکے فصل تیسری کابوس کا بیان (اور اسے خانق بھی کہتے ہیں اور کبھی عربی میں اس کا نام جاثوم اور مہنہ لان بھی رکھا جاتا ہے)۔ کابوس وہ بیماری ہے کہ آدمی کو سونے کے ساتھ ہی خلالات گرانی اور بوجھ کے پیدا ہوتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے سینہ پر کوئی چڑھا ہوا ہے اور جیسے کوئی اس کو فشار میں گرفتار کر رہا ہے اس وقت سانس رک جاتی ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے اور حرکت بھی نہیں کر سکتا ہے اور قریب اس کے پہنچتا ہے کہ اختناق اور گلو فشردہ ہو جائے اس لئے کہ مسامات بند ہو جاتے ہیں اور جب دورہ اس کیفیت کا تمام ہو جاتا ہے دفعتہً بیدار او متنبہ ہوتا ہے کابوس مقدمہ تین بیماریوں کا ہے یعنی اس کی موجودگی آئندہ زمانے میں

تین بیماریں سے کسی ایک مرض کے وقوع کی خبر دیتی ہے صرع خواہ سکتہ خواہ مانیا مگر مانیا کے ہونے کا مقدمہ کابوس اس وقت وقت ہوتا ہے جب یہ مرض بسبب مواد مزوحم یعنی یکجا اور فراہم شدہ کے ہوا وغیر مادی اسباب سے نہ ہو مگر کابوس کا عروض اکثر اوقات بخارات مواد غلیظہ دموی خواہ بلغمی یا سوداوی سے ہوتا ہے کہ یہ بخارات بطرف دماغ کے صعود کرتے ہیں اور ان کا صعود دفعتہً ہوتا ہے اس وقت جبکہ حرکت بیداری جو محلل بخارات ہے اس میں سکون پیدا ہوا اور ہر ایک خلط کا بخار اپنے خاص رنگ سے متخیل ہوتا ہے سرخ خواہ سفید خواہ سیاہ جیسا مادہ ہوگا وہی رنگ نظر آئے گا اور ہر ایک خلط کی علامت قواعد مذکورہ سے واضح ہو سکتی ہے کبھی بروقت نوم کے یہ مرض برودت شدید سے جو دماغ کو پہنچے پیدا ہوتا ہے کہ یہ برودت دماغ کو یشردہ کرتی ہے اور اس کے مسامات میں تکثیف پیدا کرتی ہے اور قبض خواہ کھچاؤ دماغ میں پیدا ہوتا ہے اور وہی خیالات بعینہ جو اوپر بیان ہوئے متخیل ہوتے ہیں مگر یہ صورت بدون ضعف دماغ کے پیدا نہیں ہوتی ایضا کبھی بوجہ حرارت خواہ سوء مزاج دماغ کے بھی یہ مرض پیدا ہوتا ہے معالجات فصد اور اسہال جو خاصہ ہر خلط کا ہے کریں اور اگر اخلاط میں غلاظت زیادہ ہو یہ مسہل خاص نافع ہے نسخہ خربق ایک درم سقمونیا دو درم شحم حنظل چوتھائی درم اور دو دانگ انیسون اگر قوت قوی ہو ان دواؤں سے علاج کریں ورنہ حب لاجور خواہ حب اصطمخیقون کا استعمال مناسب ہوگا ایارج کبار ایارج قثاء الحمار خواہ ایارج روفس خاص کر مفید ہے اس کے بعد تقویت سر کی جسطرح قانون عام میں مذکور ہوئی ہے کرنی چاہیے منجملہ ادویہ کے اگر حب فاوانیا پیہم استعمال کریں بہت نافع ہے اگر کابوس بوجہ برودت کے جو دفعتہً دماغ کو پہنچے پیدا ہوا اور ایسے خیال کو پیدا کرے چاہیے اس کے علاج میں روغنہائے گرم جو قابض ہوں خواہ ضمادات محمرہ کا استعمال کریں اور ازیں قبیل اور چیزیں جو خارج سے لگائی جاتی ہیں انہیں کا استعمال کافی ہے اور ان کا ہر جگہ بیان مکرر کرنا کچھ ضرور نہیں ہے کہ بخوبی مذکور ہو چکے ہیں فصل چوتھی صرع کا بیان

صرع مرگی کو کہتے ہیں اور مرگی وہ بیماری ہے جس کا مادہ اعضا نفسانیہ کو افعال حس و حرکت سے مانع ہوتا ہے اور انتصاب یعنی سیدھے کھڑے ہونے کو بھی منع کرتا ہے مگر پورے طور پر منع نہیں کرتا یعنی ایسا نہیں ہوتا کہ بالکل یہ افعال باطل ہو جائیں بلکہ کسی قدر باقی بھی رہتے ہیں اور یہ خرابی ان افعال میں بوجہ ایک سدہ کے واقع ہوتی ہے اور اکثر سبب موقوع سدہ کا ایک تشنج عام سے ہوتا ہے جو بوجہ ماؤف ہونے بطن مقدم دماغ کے عارض ہوتا ہے اور اسی جہت سے یہ سدہ پیدا ہو جاتا ہے مگر پورا سدہ نہیں پڑتا ہے ایسا کہ نفوذ قوت حس اور حرکت کو اسی بطن میں خواہ اور اعضا میں بالکل منع کرے اور روکے اور متصل بلا انقطاع حرکت وحس کو معدوم کر دے اور کھڑے ہونے سے بھی باز رکھے اور آدمی کو قدرت اس کی باقی نہ رہے کہ تا بقائے سدہ مذکورہ سیدھا کھڑا نہ ہو سکے اور اپنے بدن کو درست اور راست کر سکے پھر چونکہ تشنج کے جمیع اقسام جیسا ہم بیان کریں گے خواہ بوجہ امتلا کے پیدا ہوتے ہیں خواہ بوجہ یبوست کے خواہ بوجہ ایک تقبض یعنی کھچاؤ کے جو اعصاب وغیرہ میں پیدا ہو کر ایذا دہی کرے پیدا ہتے ہیں اسی طرح صرع کے بھی اقسام انہیں اسباب تشنج سے پیدا ہوں گے لیکن صرع کی پیدائش اش تشنج سے جو بوجہ یبوست کے عارض ہو نہیں ہوتی اس لئے کہ صرع کا عروض دفعتہً ہو جاتا ہے اور تشنج یبس رفتہ رفتہ بتدریج پیدا ہوتا ہے ایک یہ بھی دلیل ہے تشنج یبسی کے علت نہ ہونے پر واسطے صرع کے کہ دماغ میں اس قدر یبس پیدا نہیں ہو سکتا ہے کہ تشنج پیدا ہو اور بدن بحال خود صحیح باقی رہے اور حیات بدنی کا ازالہ نہ ہو جائے بلکہ ایسی یبوست جس سے دماغ میں تشنج پیدا ہو سکے ہنوز پیدا نہ ہوگی کہ نوبت ہلاکت بدن کی ہو جائے گی اب فقط وہی دو قسمیں تشنج کی جن سے صرع کی پیدائش ممکن ہے باقی رہیں یعنی امتلا اور تقبض تقبض دماغ میں کسی شے موذی کے دفع کرنے کے واسطے پیدا ہوتا ہے مثلاً کوئی بخار موذی خواہ کوئی کیفیت لازع یعنی سوزش پیدا کرنے والی خواہ کوئی رطوبت ردی الجوہر کے ہٹانے کے واسطے دماغ میں کھچاؤ پیدا ہو خواہ کوئی خلط تھوڑی

وہی ہوگی پھر یہی کیفیت طاری ہوگی صرع میں جو تشنج اور اعضا کی طرف نال ہوتا ہے اس کا بھی سبب یہی ہے کہ جو مادہ دماغ میں بھر جاتا ہے خواہ جو اذیت داغ کو امور مذکورہ بالا سے پہنچتی ہے اس کی تبعیت سے پٹھوں کو بھی وہی ایذا لاحق ہوتی ہے اور اسی وجہ سے جو اعضائے عصباتی اس ایذا میں دماغ کے شریک ہوتے ہیں اور جو حال دماغ کے تشنج اور تقبض وغیرہ میں ہوتا ہے وہی حال ان اعضا کا تین وجہوں سے ہوتا ہے اولاتو یہ اعضا جوہر دماغ کے تابع ہیں اور دوسرے دماغ کی ایذا سے انہیں بھی ایذا پہنچتی ہے اور تیسرے ان اعضا میں بھی امتلاء اسی خلط سے ہو جاتی ہے جو دماغ سے دفع ہو کر اعضائے مذکورہ تک پہنچتی ہے اس لئے کہ ان کے مبادی کا عرض بڑھ جاتا ہے اور طول میں ان مبادی کے تقلص یعنی سمٹنا پیدا ہوتا ہے صرع میں ایسے وقت تشنج پیدا ہو کر اس اذیت کا دفع حاصل ہوا اور استرخا کے ذریعہ سے انبساط پیدا ہو کر اور دراز ہو کر کیوں اندفاع اس اذیت کا نہ ہو اس کی دلیل یہ ہے کہ ایسے وقت دماغ کو خواہش بھی ہوتی ہے کہ خاص اپنے مقام سے کسی شے موذی کو دفع کر دے اور جو چیز موجب ایذا ہے اسے الگ ہٹادے اور دفع کر دینا کسی چیز کا بدون انقباض اور انعصار یعنی بدون تنگی پیدا کرنے اور نچوڑنے کے نہیں ہوتا ہے جو تشنج مادی ہو اس کو حمی پیدا ہونے سے نفع ہوتا ہے اور صرع بھی تشنج مادی ہے پس بحکم ضرب ثالث شکل اول خواہ رابع کے نتیجہ یہ ہوگا کہ صرع کو بھی حمی سے نفع ہوگا اور ام اگر مرض صرع میں پیدا ہوں اس مرض کو دفع کر دیں گے اور صرع کے مادہ کو کم کر دیتے ہیں اکثر انتقال صرع کا بطرف مالیخولیا کے بھی ہوتا ہے اور مالیخولیا کا انتقال بطرف انتقال صرع کے ہوتا ہے بعض لوگوں نے ایسا خیال کیا ہے کہ صرع کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو مادہ سے پیدا نہیں ہوتی ہے اگر اس کی یہ مراد ہے کہ فقط بخارات خواہ کوئی اور کیفیت موذی دماغ تک پہنچ کر مرض صرع کا پیدا کرتی ہے اور کسی قسم کا مادہ دماغ میں پیدا نہیں ہوتا البتہ اس قول کے معنے صحیح ہیں اور کچھ اصلیت ہو سکتی ہے اور اگر اس کی مراد یہ ہے کہ فقط

نفس مزاج ساذج یعنی فقط یہی سوء مزاج دماغ میں پیدا ہو کر مرض صرع کو پیدا کرتا ہے یہ بات محض بے وجہ اور بے اصل ہے اس لئے کہ یہ کیفیت اگر ایسی ہے کہ دماغ اس سے متکیف ہو گیا اور اپنی کیفیت کی طرف دماغ کو اس سوء مزاج نے پھیر لیا ہے اس وقت لازم یہ ہوگا کہ صرع کو لزوم اور دوام مشروط پیدا ہو اور فوراً زوال کیفیت مصروع کا نہ ہو سکے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مصروع فوراً سنبھل جاتا ہے اور کیفیت ردی کا زوال دفعتۃً ہو جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو سبب بھی دفعی ہے لازم نہیں ہے اور وہ سوء مزاج جس کا یہ قائل مدعی ہے صرع کا سبب نہیں ہوسکتا اگر یہ مزاج ساذج ایسا غالب ہو کہ اس کے راسخ شدت نکایت سے نوبت قتل اور ہلاکت مریض کی پہنچے ایسی کیفیت نفس دماغ میں حاصل نہیں ہوسکتی بلکہ کوئی مادہ خواہ کیفیت کسی مادہ کی اور جگر سے دماغ تک پہنچتی ہے جب یہ ہلاکت پیدا ہوتی ہے خواہ جوہر متحمل تولد ایسے مضر مزاج کا نہیں ہے زبد یعنی کف منہ سے مصروع کے بروقت دورے کے جو برآمد ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حرکت نفس میں اضطراب پیدا ہوتا ہے نہ اینکہ اختناق اور گھٹنا پیدا ہو اور یہ اضطراب وہی ہے جو حرکت اضطرابی تشنج سے پیدا ہوتا ہے اور سکتہ میں بوجہ اختناق کے پیدا ہوتا ہے اور بوجہ استکراہ نفس کے اب خلاصہ یہ معلوم ہوا کہ صرع اس تشنج کو کہتے ہیں جو خاص دماغ میں پیدا ہو اور تشنج وہ صرع ہے جو خاص کر کسی ایک عضو معین میں پائی جائے او گویا کہ عطاس یعنی چھینک میں حرکت صرع ضعیف کی ہوتی ہے اور گویا کہ صرع بڑی چھینک خواہ عطاس کبیر کو کہتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ عطاس کا دفع اکثر مقدم دماغ میں بوجہ قوی ہونے قوت کے ہوتا ہے اور مادہ عطاس کا بھی ضعیف ہتا ہے اور صرع میں دفع مادہ خواہ شے موذی کا جس طرح ممکن اور سہل ہو اسی طرح اور اسی طرف ہوتا ہے اوپر کے بیانات سے یہ بھی اچھی طرح دریافت ہوتا ہے کہ صرع اگر خاص جو ہر دماغ میں ہو اس کا سبب ضرور ایک مادہ ایسا ہوگا جس سے پیدائش ایک ریح کی ہوتی ہو جو مجاری حسن اور حرکت میں تحبس ہو جائے خواہ دونوں

بطن مقدم کو کسی قدر یہ ریح بھر دے پھر یہ مادہ یا خون ہے جو غالب اور کثیر ہو خواہ بلغم ہے یا سودا خواہ صفرا ہے مگر صفرا ہونا اس مادہ کا بہت کم ہوتا ہے اس کی قلت کے بعد کم خون محض کا ہونا ہاں وہ خون جس کا مزاج مائل بسوداویت ہو خواہ بلغم ان دونوں کا سبب ہونا واسطے مصروع کے زیادہ متصور ہوتا ہے لیکن سبب اکثری فقط رطوبت ہوتی ہے خواہ رطوبت مائل بسوداویت اس لئے کہ غالبا عروض صرع کا مادہ بلغمی سے ہوتا ہے بقراط کہتا ہے کہ جو بھیڑ کہ اکثر مصروع ہو جس وقت اس کا دماغ چاک کر کے دیکھا جائے ضرور دماغ میں ایک رطوبت پائی جاتی ہے اور وہ رطوبت ردی اور بدبو ہوتی ہے صرع کا جو سبب دماغی ہے اس کی نسبت بطرف ضعف ہضم کے ہوتی ہے یعنی دماغ کا ضعف ہضم پھر یہ ضعف ہضم دو حال سے خالی نہیں ہے یا جوہر دماغ اور دماغ کے بیچے میں ہو اور یہ قسم نہایت درجہ ردی اور فاسد ہے خواہ یہ ضعف ہضم دماغ کی جھلیوں میں ہو اور یہ قسم خفیف اور سبک ہوتی ہے صرع سوداوی جو قوی ہو زیادہ ردی ہوتی ہے اگر چہ اکثر پیدائش مرض صرف کی مادہ بلغمی سے ہوتی ہے اس لئے کہ سوداوی مادہ روح کی آمد و شد کا مانع بقوت ہوتا ہے اور بوجہ یبس کے سدہ بھی سخت اور قوی ہو گا جو صرع بعض اطبا کی اصطلاع میڈ ام الصبیان کہلاتی ہے زیادہ قاتل ہوتی ہے اسی طرح اگر دورے صرع کے پیہم آنے شروع ہوں وہ بھی پاتل ہے جس صرع کا سبب کسی اور عضو میں ہو اس کی صورت یا تو اس طرح ہو گی کہ اس عضو سے بخارات موذی اٹھ کر دماغ تک پہنچیں خواہ ریاح موذی اٹھیں اور ایذا دہی ان بخارات اور ریاح میں بجہت مقدار کی قلت اور کثرت کے نہ ہو بلکہ ان کی کیفیت ایسی ردی ہو کہ اس سے جو کیفیت دماغ میں پہنچے موذی ہو یا بوجہ کہ صعود کرتے کرتے تکاثف اس کا بعد اجتماع کے ایسا ہو کہ اس سے ایک مادہ پیدا ہو جائے او اپنے قوام سے خواہ جو ریح اس مادہ سے اٹھے اس سے ایذا دہی کرے خواہ دماغ کی طرف ایک بخار یا ریح موذی کی کیفیت پہنچے اور اس کی مقدار دماغ تک نہ جائے اور اس کیفیت سے انجماد خواہ بستگی جوہر دماغ میں

پیدا ہو خواہ احتراق رطوبت میں دماغ کے پہنچے بوجہ اسی کیفیت صاعدہ کے خواہ اس کیفیت کی سمین اور ردائت جوہر کی ایسی ہو جو موذی دماغ کی ہو خواہ ایک محض کیفیت سادہ بطرف دماغ کے پہنچے خواہ ایسی چیز دماغ کی طرف صعود کرے جو بنظر کیفیت اور کمیت دونوں طرح موذی ہو پھر جس عضو کے بخارات دماغ میں پہنچ کر مورث مرض صرع کے ہوتے ہیں بوجہ کثرت کے یا جمیع بدن کے بخارات ہوں فقط معدہ یا فقط طحال کے یا مراق کے بلکہ تمامی اعضائے بدنی میں یہ بات فرداً فرداً بھی پیدا ہوسکتی ہے اسی طرح جو بخارات ردی الجوہر موذی دماغ کا ہو وہ بھی تمام بدن کے ہر عضو سے اٹھ سکتا ہے حتی کہ پاؤں خواہ ہاتھ کی انگلی سے بھی ممکن ہے اور سبب اس صعود بخارات کا کبھی احتباس خون خواہ کسی خلط کا کسی ایسے منفذ اور راہ میں ہوتا ہے کہ بوجہ سدہ بڑھ جانے کے وہ راہ اس قدر تنگ ہو جاتی ہے کہ بخوبی نفوذ خون اس خلط کی گنجائش نہیں ہوتی اور اسی وجہ سے حرارت غریزی کا پہنچنا اس وقت تک موقوف ہوتا ہے اور موت اس عضو پر واقع ہوتی ہے اور اس کا استحالہ ایک کیفیت ردی کی طرف ہوتا ہے اسی وجہ سے بطور دور کے اس عضو متعفن اور بدبو سے ایک کیفیت سمی خواہ بخاری اٹھتا ہے اور دماغ کو ایذا دیتا ہے یا اس عضو تک کوئی سم اور زہر پہنچ کر ایسا اثر کرتا ہے کہ اس کے پٹھے کو اذیت پہنچاتا ہے مثلاً بچھو کا ڈنک کسی عضو کے پٹھے میں سمیت ایسی پیدا کرے اور بواسطہ پٹھے کے وہ سمیت دماغ تک پہنچ کر ایذا دہی کرے۔

بایں نظر دماغ میں تشنج اور انقباض پیدا ہو اور حرکات دماغ سے اختلاف شدید پیدا ہو جائے جیسے معدہ میں یہ کیفیت بروقت تناول کسی شے حاد اور لادع کے پیدا ہوتی ہے اکثر یہ استعمال زمانہ خلوے معدہ میں واقع ہو اور فوراً ہچکی آنے لگتی ہے خواہ اگر فم معدہ کی حس قوی ہو فواق ایک قسم کا تشنج جو معدہ میں پیدا ہوتا ہے اور دماغ میں اگر ایسا انقباض خواہ تشنج مثل فواق کے اسی طرح کے سبب سے پیدا ہو اس وقت بہ تبعیت دماغ کے جمیع اعصاب میں انقباض اور تشنج پیدا ہو گا جالینوس نے حکایت کی ہے کہ خاص

کے ریزش اس کی معلوم ہوتی ہے لیکن اکثر صرع کا حدث بدون تشنج محسوس کے بھی ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس مادہ سے صرع پیدا ہوتی ہے وہ رقیق ہوتا ہے لیکن اس میں کثرت اتنی ہوتی ہے کہ بوجہ کثرت امتلا کے اذیت رسانی دماغ کی پیدا ہوتی ہے کوئی غلظت خواہ رداوئت مادہ میں ایسی ہوتی ہے جو اس قدر ایذا دہی کرے کہ اس سے تشنج اور انقباض دماغی پیدا ہو لڑکوں کو صرع بوجہ رطوبت زائد کے جو ان کے دماغ میں ہے اکثر عارض ہوتی ہے کبھی تو اول ولادت خواہ ایام رضاع میں یہ مرض لڑکوں کو عارض ہوتا ہے اور کبھی جب سن ترعرع کو پہنچیں اس وقت مصروع ہوتے ہیں اگر تدبیر صائب ان کے معالجہ میں ہو اکثر یہی ہے کہ مرض بالکل زائل ہو جاتا ہے ورنہ سن شباب تک باقی رہتا ہے مگر واجب ہے کہ ان کی نسبت تدبیر کا لحاظ کیا جائے کہ قبل انبات یعنی پختہ دانتوں کے نکلنے کے خواہ قبل از برآمد ہونے ریش اور بروت کے یہ مرض ان کا زائل ہو جائے جو لڑکے ایسے ہیں کہ ان کے اطراف سر میں قروح اور اورام پیدا ہوتے ہیں خواہ نتھنے ان کے ہمیشہ بہا کریں ان سے یہ مرض دور ہے یعنی کمتر انہیں اس مرض کا ضرر پہنچے گا کیونکہ رطوبات ان کے دفع ہو جاتے ہیں دماغ کی اصل خلقت میں ایسی رطوبت ہے کہ اس کے حق میں یہی درکار ہے کسی نہ کسی طرف سے اس کا تنقیہ ہوتا رہے کبھی رحم مادر میں اس کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور کبھی بعد ولادت کے اخراج اس کا ہوتا ہے اور کبھی بعد ولادت بھی تنقیہ اس رطوبت کا نہیں ہوتا ہے پھر اس وقت ضرور صرع عارض ہوتی ہے اکثر جو صرع لڑکوں کو عارض ہوتی ہے اس کا علاج آسان ہوتا ہے اور کبھی بعد بلوغ کے خود بخود زائل ہو جاتی ہے بشرطیکہ کوئی سوء تدبیری ایسی نہ ہو جو مادہ صرع کی معین ہو یعنی جو رطوبت مادہ مرض ہے اس کی زیادتی اس تدبیر سے پیدا ہو خواہ علاج متروک رہے کہ لامحالہ مرض اپنی شدت پر باقی رہے گا شبان اور جوانوں کو بھی اکثر صرع عارض ہوتی ہے اگر جوانوں کی صرع میں کثرت دورات کی بعد پچیس برس کے سن کے ہو اور مرض دماغی ہو یعنی بشرکت اعضائے دیگر نہ ہو بلکہ خاص جوہر دماغ

سے پیدا ہوا ہو یہ صرع لازم ہوتی ہے اور اس کا زوال تا بمرگ نہ ہوگا اور نہایت درجہ
اثر دوا کا خواہ غایت معالجہ کی ان کی نسبت یہی ہے کہ مرض کی اذیت کسی قدر کم رہے
خواہ نوبت صرع میں بطوء اور درنگ پیدا ہو بقراط نے حکم قطعی دیا ہے کہ تا مرگ یہ صرع
زائل نہ ہوگی مشائخ کو صرع بوجہ سدہ کے کمتر عارض ہوتی ہے کبھی صرع کے اسباب
مذکورہ بالا کی اعانت کچھ اور قسم کے اسباب خارجی بھی کرتے ہیں مثلاً زیادہ خوری طعام
اور شراب کی خواہ بحالت تخمہ کے خورش کا واقع ہونا خواہ دھوپ میں زیادہ چلنا پھرنا کہ
اس کی جہت سے جذب مواد کا بطرف سر کے ہوتا ہے بانیوجہ کہ یہ فعل انتشار مواد کو
دونوں جانب اور تحت بدن سے منع کر کے اوپر کی طرف حرکت دیتا ہے اور جماع کثیر
بھی انہیں اسباب معین میں داخل ہے اور سکون اور خوش عیش اور آرام طلبی اور ریاضت
میں کمی بھی اس میں داخل ہے از انجملہ امتلاء بدن خواہ معدہ پر ریاضت کا استعمال کرنا
کہ اس جہت سے اخلاط میں تحرک بطرف متحلل ہونے کے پیدا ہوتا ہے مگر یہ تحلل پورا
اور تمام نہیں ہوتا ہے اور تجویفات بدنی کو رطوبات سے بھر دیتا ہے منجملہ اسباب مذکور
کے وہ امور ہیں جو قلب کو ضعیف کر دیں جیسے خوف خواہ دھمکی خواہ کوئی شخص زور سے
چیخے اور یکبارگی چلائے خواہ پانی کی آواز دریا سے مہیب سنائی دے منجملہ اسباب
مذکورہ کے صوم اور فاقہ کشی اس شخص کو جس کا معدہ ضعیف ہو مگر یہ جتنے اسباب مذکور ہو
رہے ہیں یہ اسباب بعید ہیں کہ ان سے اسباب قریب کی پیدائش ہوتی ہے اور یہ
اسباب قریبہ مورث مرض صرع کے ہوتے ہیں ہم ایسے اسباب کے ذکر کے واسطے
جداگانہ ایک باب مقرر کرتے ہیں کہ وہاں پر ان کی تفصیل بخوبی کریں گے بعض لوگ
کہتے ہیں کہ مصروع اگر بھیڑ کی کھال جو بعد ذبح کے فوراً نکالی گئی ہو اور ہنوز گرمی اس
کی باقی ہو پہن لے اور پہن کر پانی میں اترے فوراً دورہ صرع کا واقع ہوگا اسی طرح
اگر شاخ گوسپند اور مر اور حاشا کی دھونی مصروع کے قریب دی جائے اور ان چیزوں کا
دھواں اس کے دماغ تک پہنچے فوراً دورہ واقع ہوگا اکثر زوال صرع کا ایسے حمیات سے

بدل جاتا ہے جس کی اذیت اور تکلیف مریض زیادہ اٹھا رہا ہو خصوصاً وہ حمیات جو زمانہ دراز سے لاحق ہوں اور بالتخصیص حمی ربع چونکہ طولانی ہوتی ہے اور مادہ سوداوی کا انضاج کر دیتی ہے اور لرزہ قوئے بھی صرع کو دور کرتا ہے اس لئے کہ لرزہ سے جو چیز دماغ میں چسپیدہ ہوتی ہے اکھڑ جاتی ہے اور دفع ہو جاتی ہے اور جو فضول دماغی چسپاں ہوتے ہیں انہیں پریشان کر دیتا ہے اور جو پسینا بعد لرزہ کے برآمد ہوتا ہے وہ ان رطوبات کو پریشان کر دیتا ہے اور جس طرح سکتہ سے اکثر فالج پیدا ہوتا ہے اسی طرح صرع کا بھی انجام اکثر فالج کی طرف ہو جاتا ہے بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ صرع بلغمی کے ہمراہ فقط ارتعاش اور اضطراب اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ مادہ بلغمی اس درجہ کثیف نہیں ہو سکتا ہے کہ مجاری میں سدہ ڈال کر بالکل بند کر دے اور سوداوی مادہ البتہ چونکہ اس میں کثافت زیادہ ہوتی ہے سدہ پورا ڈال دیتا ہے اور بخوبی مجاری کو بند کرتا ہے اسی وجہ سے اس مادہ میں اضطراب پیدا نہیں ہوتا ہے خواہ کم پیدا ہوتا ہے بعض کی رائے برعکس اس رائے کے ہے وہ کہتے ہیں جس مادہ سے اضطراب زیادہ پیدا ہو مناسب یہی ہے کہ اس کی مقدار قلیل ہو جیسے خلط سوداوی قلیل المقدار ہوتی ہے اور مجاری میں نفوذ بھی اس کا کم ہو سکے ہمارے نزدیک دونوں قول ایسے نہیں ہیں کہ ان میں سے کسی ایک پر بھی یقین کریں روفس حکیم نے یہ کہا ہے اگر برص ابیض گردسر مصروع کے پیدا ہو دریافت ہوگا کہ مادہ صرع کا متحلل ہو کر دفع ہو گیا اور مریض کو شفا حاصل ہو گئی اور اکثر صرع کی تحلیل خواہ انتقال اس مادہ کا بطرف فالج خواہ مالیخولیا کے ہوتا ہے مستعد اور آمادہ صرع پر کون لوگ ہوتے ہیں جن لوگوں کے سن میں رطوبت ہے جیسے لڑکے خواہ جن کی تدبیر مرطوب ہو رہی ہو جیسے وہ لوگ جو تخمہ میں گرفتار ہوں اور جو لوگ ایسے بلاد میں رہتے ہیں جہاں جنوبی ہوا بکثرت چلتی ہو کہ یہ ہوا رطوبت کو سر میں بھر دیتی ہے اور نسواں اور لڑکوں میں صرع پیدا کرتی ہے اسی طرح جس کے بدن میں خون کم ہو اور رگیں اس کی تنگ ہوں وہ بھی آمادہ اس مرض کے ہوتے ہیں

علامات کہتے ہیں کہ مشترک علامت مصروع کی یہ ہے کہ زبان ان کی زرد ہو اور رگیں سبز ہوں یعنی جو رگیں زبان کے نیچے ہیں وہ سبز ہوں اور اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ قبل عروض اس مرض کے کوئی تغیر بدنی اس شخص کو عارض ہوتا ہے جو تغیر اس کے مزاج سے پیدا ہو یعنی وہ تغیر کسی امر خارجی کی طرف منسوب نہیں ہوتا ہے خصوصاً جب اس شخص پر غضب طاری ہو اور اس کے شکم میں نفخ پیدا ہو اور نیز قبل مرض صرع کے ضعف حرکت زبان میں پیدا ہوتا ہے اور خوابہائے ردی خواہ بدخوابی اور نسیان اور فزع اور خوف اور جبن اور خبث نفس اور تنگی سینہ میں اور غضب اور حدت ہر ایک قسم اس مرض کی علاج پذیر نہیں ہے صرع موذی وہی ہے جس سے پہلے سہر شدید اور اضطراب کثیر اور قوی عارض ہو اور اس کے بعد سکون شدید دیرپا کی جس میں زیادتی شدید ہو اور ضرر نفس میں بھی عارض ہو کہ یہ امور کثرت مادہ اور ضعف قوت پر دلالت کریں گے اگر امتحان اس امر کا مرکوز ہو کہ خاص سر میں مادہ مرض ہے خواہ اور اعضا کی شرکت سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اس وقت بخوبی تامل کرنا چاہیے کہ سر میں گرانی ہر وقت یکساں موجود رہتی ہے اور دوار اور ظلمت آنکھ میں اور گرانی حواس میں اور ثقل زبان اور اضطراب حرکات اور زردی چہرہ بھی یکساں اور ہمیشہ رہتی ہے اگر یہ علامات موجود ہوں اور ان کے ساتھ اختلاط عقل اور نسیان دائمی اور بلادت اور رعونت بھی ہو اور کسی عروض میں اعراض مذکورہ سے کمی اور قلت بروقت خلاء معدہ کے نہ ہوتی ہو خواہ بعد نرم ہونے طبیعت کے خواہ کسی استفراغ کے بعد جو غیر استفراغ دماغی ہو یہ کمی پیدا نہ ہو پس یقیناً مادہ مرض خاص دماغ ہے پھر اگر اعضائے عصبانی میں خواہ طحال یا جگر میں اور نہ کسی اطراف اور مفاصل میں کوئی آفت معلوم ہو اور نہ بیمار کو کوئی شے بطرف سر کے کسی عضو سے چڑھتی ہوئی محسوس ہو اس وقت اس گمان کی زیادہ صحت پیدا ہوگی کہ خاص دماغ میں مادہ مرض پیدا ہوا ہے علامت اس صرع کی جو سہل الدفع اور آسان ہے یہ ہے کہ اس کے اعراض اسلم اور بے خطر ہوں اور مریض کی عقل بعد فراغ کے

دورہ سے بہت جلد صحیح ہو جاتی ہو اور ادھر افاقہ ہوا اور خجالت اور ندامت مریض کو ان حرکات بے اختیاری کو یاد کر کے بہت پیدا ہو جو حالت دورہ میں اس سے سرزد ہوئے تھے اور اگر چھینک لانے والی چیزیں خواہ مشمومات اسے سونگھائے جائیں افاقہ بہت جلد پیدا ہو خواہ جن چیزوں سے قے پیدا ہوتی ہے اگر اسے دی جائیں اس طرح پر کہ اس کے حلق میں داخل کی جائیں خواہ اسے قے عارض ہو خواہ نہ ہو مگر ظہور افاقہ کا بخوبی ہو جائے وہ بھی صرع سخت میں مبتلا نہ ہوگا جو صرع صعب اور دشواری سے علاج پذیر ہوتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ عسر نفس اور اضطراب طویل اور اس کے بعد جمود اور سکون بھی طولانی سونگھانے کی چیزوں سے خواہ چھینک لانے والی دوا سے افاقہ کم پیدا ہو اور اس قسم سے کمتر دشواری میں وہ صرع ہے جس میں اضطراب گو طولانی ہو مگر جمود طبع طولانی نہ ہو خواہ جمود طولانی ہو مگر اضطراب میں طول کم ہو جس صرع کی علت ریح غلیظ ایسی ہو جو دماغ میں پیدا ہوتی ہے اس کی شناخت یہ ہے کہ عین وقت نوبت میں خواہ قریب دورہ کے گرانی سر میں پیدا نہ ہو بلکہ ایک قسم کی دوری یعنی گونجنا اور تمدد پیدا نہ ہو اور تشنج اس میں شدت نہیں ہوتا جس صرع کا سبب بلغم ہے اس میں لعاب دہن زیادہ گرم اور کف دار اور غلیظ ہوتا ہے اور بول میں ایک شے مثل آبگینہ کے دکھائی دیتی ہے جیسے پگھلا ہوا شیشہ اور جبن اور فزع ایسی مرگی میں مریض پر زیادہ غالب ہوتا ہے اور ترسناکی اور کسل او ثقل اور نسیان بھی غالب ہوتا ہے اور قے بلغمی سے خواہ کف کے رنگ سے بھی شناخت اس قسم کی ممکن ہے اور خون کے رنگ سے بھی شناخت کر سکتے ہیں کبھی براہ سن اور بلد کے بھی استدلال مادہ بلغمی پر ہوتا ہے اور جو اسباب سابق میں تولید بلغم کے از قسم غذا وغیرہ خواہ اور تدبیرات ہو چکے ہوں وہ بھی اس پر دلیل ہوتے ہیں اور زیادہ سکون اور آرام سے زیادتی بلغم پر استدلال ہو سکتا ہے اور چہرہ کا رنگ خواہ آنکھوں کا بھی اس پر دلیل ہو سکتا ہے اسی طرح اور سب علامات جو قانون عام میں مذکور ہو چکے ان سے شناخت صرع کے بلغمی ہونے پر کر سکتے ہیں پھر اگر بلغم

خام اور بارد ہو اور اس میں کسی قدر آمیزش خلط بارکی خواہ کسی قسم کی حرارت نہ ہو نسیان اور بلادت اور گرانی سر اور نیز تمام بدن کی گرانی ہمراہ صرع کے ہوگی اور سبات اکثر اوقات پیدا ہوگا اور صرع میں خواہ مریض کے گر پڑنے میں ارخاء اور اعصاب کا ڈھیلا ہونا اور ضعیف ہو جانا زیادہ نظر آئے گا یہ قسم صرع کی نہایت ردی اور بد ہے جس کا مادہ بلغم شور اور محترق ہوتا ہے اس میں سبات بہت کم اور برودت دماغ میں خفت اور حرکات میں سلامت زیادہ ہوتی ہے سوداوی صرع کی علامت بحسب اختلاف مواد سوداوی کے مختلف ہے اگر سودا ایسا ہے کہ مثل خون سیاہ کے خواہ تیز اور سوختہ ہے خواہ ترش ایسا ہے کہ اگر ایک قطرہ اس کا زمین پر گرے زمین میں جوش پیدا ہو بہر حال جس مریض کو صرع سوداوی ان اقسام کا ہو اس کی طبیعت اختلاط ذہن سے خالی نہیں ہوتی اور میلان اس کی طبیعت کا بطرف مالیخولیا کے ہوتا ہے گویا ایک قسم کا مالیخولیا اسے عارض ہے اور بعد افاقہ کے بھی اس کا ذہن صاف اور عقل صحیح اور درست نہیں ہوتی ہے سوداوی خلط کا استدلال چہرہ اور آنکھ کے رنگ سے بھی کیا جاتا ہے اور نتھنے کی خشکی اور زبان کی یبوست اور پہلے سے ایسی تدبیر کا واقع ہونا جو خلط سوداوی پیدا کرتی ہے یہ علامات بھی موجود ہوتے ہیں پھر اگر سودا خون طبعی کا درد اور عکر ہو اور اسی وجہ سے صرع پیدا ہوئی ہو اس وقت ہمراہ صرع کے استرخاء اور قلت کلام اور کسی قدر سکون اضطراب انفعال میں بھی پایا جائے گا اور مریض کے افکار میں سکون اور نرمی ہوگی یعنی زیادہ توحش افکار میں نہ ہوگا اور اگر صفرائے محترق سے سودا پیدا ہو کر سبب صرع کا ہوا ہے اور اسی کو سودائے حریف کہتے ہیں ایسے مریض کے اختلاط عقل میں کیفیت جنون کی پیدا ہوگی اور کلام بکثرت کرتا رہے گا اور چلانا اور چیخنا زیادہ عارض ہوگا اور بروقت دورے کے گرنے میں اضطراب پیدا ہوگا اور خفت دورے میں ہوگی اور زوال اس حالت کا بہت آسانی سے ہو جائے گا یعنی دورے کا زوال آسان ہوگا اور کبھی اس کے ہمراہ تپ بھی ہوتی ہے خصوصاً اگر سودا رقیق ہو زیادہ غلاظت اس میں نہ ہو اور اگر

سودائے دموی ہو یعنی خون سے پیدا ہو کر سبب صرع کا ہوا ہے اس مریض پر اکثر احوال میں خشک پیدا ہو گا اور ہنستا رہے گا ہر ایک شخص کو شناخت جوہر مادہ سوداوی کی اس طرح پر کہ اس کے اصناف اور انواع مخصوصہ کو جدا جدا پہچان لے ممکن ہے اس طرح پر کہ خون کے ثفل کو ملاحظہ کرے اگر دردنہ نشین ہوتا ہے وہ سودائے طبعی ہے اور اگر شبیہ ثفل نبیذ کے ہو وہ سودائے محترق اور سوختہ ہے خواہ اس میں خشونت ہو وہ بکھا ہوتا ہے اور حلق میں خشونت پیدا کرتا ہے اور چھیل ڈالتا ہے اور یہ کیفیت اس کی نہایت برودت اور یبوست پر دلیل ہوتی ہے خواہ ترش اور رقیق ہو کسی قدر کف خواہ پھین بھی اس میں ہو یہی سودا زمین پر گرنے سے جوش پیدا کرتا ہے خواہ غلیظ ہوتا ہے او اس میں رغوہ یعنی پھین نہیں ہوتا ہے علامت اس صرع کی جس کا سبب مادہ خون کا ہے اس کی نسبت ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر جوش خون سے حس صرع کا پیدا ہو اور جوش حرکت سے فقط یہ کیفیت طاری ہو کچھ زیادتی مقدار خون اس کا باعث نہ ہو اس وقت رنگ بدن اور چہرہ کا چنداں متغیر نہ ہو گا اور نہ اوداج اور رگیں اس قدر پھولیں گی جو کثرت خون میں پھولتی ہیں اور کیفیت اختناق کی ایسی قلیل دورے کے خواہ قبل اوقات عروض صرع کے کیفیت اختناق کی پیدا ہو گی مگر ثقل اور بلادت اور استرخاء اور تھوک کا زیادہ نکلنا اور مخاط یعنی حلق سے بلغم برآمد ہونا جیسا بلغمی میں ظاہر ہوتا ہے پیدا ہو گا لیکن اس میں کسی قدر گرمی بھی ہو گی اور آنکھوں میں سرخی اور سر پر بخار دموی چڑھیں اگر بوجہ کثرت مقدار خون کے صرع پیدا ہو علامات دموی مذکورہ بالا کے ساتھ پری رگوں کی خون سے خصوصاً اوداج کا پر ہونا اور قبل اس مرض کے ایک حالت مثل اختناق کے پیدا ہونی یہ بھی ہو گی اور جو صرع مادہ صفراوی سے پیدا ہو اگرچہ اس قسم کا وجود کم ہوتا ہے اور جب ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ ایذا اور کرب میں شدت ہوتی ہے اور تشنج کم ہوتا ہے اور مدت دورے کی تھوڑی مگر حرکات میں اضطراب زیادہ ہوتا ہے صفراوی تے اور التہاب اور شدت اختلاط عقل اور زردی آنکھوں کی بھی اس پر دلیل ہوتی ہے جس

صرع کا وجود معدہ کے سبب سے ہوتا ہے اس کی علامت اختلاج فم معدہ خصوصاً اگر غذا میں تاخیر ہو اور لرزنا اور رعشہ بدنی اور ہلنا زیادہ بروقت دورے کے اور چلانا اور چیخنا خصوصاً ابتدا میں جس وقت دورہ کی آمد ہو اور روانی شکم اور رادرار بول اور مذی اور منی کا زیادہ برآمد ہونا اور خفقان اور دردسر .شدت اور دورہ صرع کا خفت ہوتا ہے خواہ بآسانی زوال اس کا ہو جاتا ہے اور دورہ سے نجات آسانی سے ہو جاتی ہے جس وقت استعمال قے کا کریں ونیز دیگر حالات جو فساد معدہ پر دلیل ہیں وہ بھی پیدا ہوتے ہیں اور صرع کی زیادتی اور کمی بموجب آلودگی اور صفائی معدہ کی ہوتی ہے کبھی یہ صرع معدی بوجہ کثرت ادوار اور پے درپے واقع ہونے دوائت کے ہلاکت مریض کی پیدا کرنی ہے کبھی یہ صرع بوجہ زیادتی اس مادہ کے پیدا ہوتی ہے جو معدہ میں بھرا ہوا ہے خواہ اس کے بخارات زیادہ اٹھ کر سر تک پہنچتے ہیں اور یہ مادہ بلغمی ہوتا ہے اکثر اوقات بلغم صرف ہوتا ہے اور بیشتر اس میں اور کسی خلط کی بھی آمیزش ہو جاتی ہے بہر حال اگر بسبب کثرت خلط معدہ کے صرع پیدا ہو اس کے علامات یہ ہیں کہ اوقات امتلا میں خواہ اوقات تخمہ میں عارض ہو اور بوقت خلوے معدہ اور گرسنگی کے خواہ بروقت روانی شکم جو کسی غذا کی وجہ سے لاحق ہو صرع میں خفت پیدا ہو اور تخمہ کے بعد اکثر پیدا ہو پھر اگر یہ مادہ بلغمی مادہ صفراوی سے آمیختہ ہو پیاس اور لہیب یعنی سوزش خواہ بھڑک اور لذع اور احتراق بھی عارض ہو گا اور اگر بلغم میں آمیزش خلط سوداوی کی ہو گی کثرت اشتہا اکثر اوقات پیدا ہو گی اور مزہ منہ کا ترش رہے گا اور فکر اور وسواس بھی پیدا ہو گا تاہم علامات بلغم کے ہر حال میں غالب ہوں گے ایک قسم کی صرع معدی کی وہ ہے کہ ردائت سے اس خلط کے جو معدہ میں بھری ہوئی ہے صرع پیدا ہو بوجہ کثرت مقدار کے اس کے علامات یہ ہیں کہ دورہ صرع کا اوقات خلوے معدہ میں پیدا ہو اور جس وقت مادہ فم معدہ کو خالی پائے اس وقت دورے کی شدت ظاہر کرے اور جب غذا کا استعمال ہو دورہ موقوف ہو جائے بشرطیکہ اچھی غذا موافق طبیعت کے کھلائی جائے پھر

اگر یہ خلط ردی صفرائے خالص ہو اس کی شناخت انہیں دلائل سے کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہو چکے اور بارہا ان کا ذکر ہوا ہے اگر صرع بشرکت مراق کے پیدا ہو اس کی علامت کھٹی ڈکار اور نفخ اور قراقر جو درد پیدا کرے اور دیگر تک ٹھہرے اور اس میں سکون دیر میں پیدا ہو اور مراق میں التہاب بھی عارض ہوگا اور کبھی اس کے ہمراہ درمیان دونوں شانوں کے درد بھی اٹھا کرتا ہے مگر یہ درد کھانے سے تھوڑی دیر کے بعد پیدا ہوتا ہے اور بدون ہضم طعام کے موقوف نہیں ہوتا اور پھر جب کھانا کھایا جائے عود کرتا ہے اور اگر کبھی بروقت خلا معدہ کے یہ درد عارض ہو اکثر بروقت قبض اور صلابت طبع کے عارض ہوگا اور جب طبیعت میں نرمی پیدا ہوگی باطل اور زائل ہو جائے گا ان بیماروں کو اکثر تے غیر منہضم طعام کی ہوتی ہے اس لئے کہ ہم نے بیان کر دیا ہے کہ ان کی غذا بوجہ فساد کے اور نیز بند ہونے راہوں کے بجنسہ واپس آتی ہے اسی مراق کی شرکت میں کبھی جو بخار مراق سے اٹھ کر صرع پیدا کرتا ہے صفراوی ہوتا ہے اور اس کی شناخت بوجہ اس التہاب کے ہوتی ہے جو ایسے بخار کے اٹھنے سے پیدا ہوتا ہے اور رنگ کی زردی اور اختلاط عقل جو مائل بطرف دل تنگی کے ہو خواہ بطرف عنت یعنی وہ ماندگی یا عبث بیکار افعال اور حرکات کے طرف میلان بھی ہوگا اور بعض اقسام صرع مراقی کے بوجہ بخار سوداوی کے پیدا ہوتے ہیں اس کے ہمراہ ایک شعبہ مالیخولیا کا بھی نمایاں ہوگا اور جبن اور خبث نفس اور خوف سوجہ ظلمت اور تیرگی مادہ کے بھی عارض ہوگا جس صرع کا سبب اور مادہ جگر میں ہوتا ہے خواہ تمام بدن میں ہو اس پر لون اور شعر یعنی بال اور جلد کی خشکی اور سوختگی خواہ ڈھیلا پن اور فربہی یا لاغری اور بکثرت تمدد کا ہونا بوجہ بخار خون کے دلیل ہوگا اور نبض اور بول اور حالات غذا کے جو پہلے استعمال میں آ چکی اور کیفیت تدبیرات سابقہ بھی دلالت کرے گی اور جو شے مستفرغ ہوا کرتی تھی اس کا محتبس ہونا اور معدہ خواہ رحم میں رک جانا خواہ پسینا نہ برآمد ہونا اور ازیں قبیل اور بھی امور اس صرع پر دلیل ہوتے ہیں پھر اگر یہ شے محتبس مادہ دموی مائل باحتراق ہو رنگ

میں سرخی اور موجب عرق کی پیدا ہوگی اور بروقت گرنے کے دورہ میں ہنستا ہوا گرے گا اور اگر یہ مادہ صفراوی خواہ بلغمی ہو اس کی علامات مذکورہ بالا سے شناخت ہوسکتی ہے جس صرع کا سبب مشارکت رحم کی ہو ضرور ہے کہ احتباس خون حیض خواہ احتبا منی ہوگا خواہ کچھ رطوبات بطرف رحم کے گرتے ہوں گے مگر اس مرگی میں پہلے دورہ سے درد پیڑو کا خواہ اور درد دونوں کش ران جنہیں گلاری کہتے ہیں اور اطراف پشت کا درد اور رحم میں گرانی پیدا ہوگی اور صرع جو مشارکت سے طحال کے خواہ بوجہ صلابت طحال کے عارض ہو اس کے ہمراہ قراقر بطرف طحال کے عارض ہو اس کے ہمراہ قراقر بطرف طحال کے اور نفخہ طحال بھی ہوگا اور مشارکت تمام بدن کی اس کے ساتھ ہوگی اکثر اوقات میں جو صرع بوجہ کسی مادہ سمی کے پیدا ہو اور بواسطہ عصب بعض اعضا کے وہ اثر سمی دماغ تک پہنچتا ہو اگر مبدا اس سم کا خارج بدن سے ہو اس کی علامت ظاہر ہوگی مثلاً بچھو وغیرہ نے کاٹا ہو خواہ رتیلا خواہ شہد کی مکھی نے اگر ایسے جانور زہرناک کے ڈنک کا اثر پٹھے پر پہنچتا ہے صرع پیدا ہوتی ہے اور اگر یہ مادہ سمی باطن جسم میں ہو اس کے بخارات اٹھ کر دماغ تک پہنچیں اور صرع پیدا کرتے ہیں اس طرح کہ اس کی آنکھوں کے سامنے تاریکی سی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے گر پڑتا ہے اور یہ عضو جہاں سے مادہ کے بخارات اٹھتے ہوں ہاتھ خواہ پشت خواہ عانہ ہو خواہ او جھ میں سے کوئی عضو ہو جیسے معدہ اور رحم جو صرع و بدن یعنی کیڑوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس میں سیلان لعاب اور دیدان کا گرنا خواہ حب القرع یعنی کدو دانہ کا اخراج ہوگا بیان ایسے اسباب کا جو صرع پر محرک ہیں منجملہ ان اسباب کے یہ بھی ایک سبب ہے کہ ایسی ہوا میں منتقل ہو جو صرع کے پیدا ہونے پر معین ہے جس طرح صرع کے دور ہونے اور زوال کے اسباب میں وہ سبب ہے کہ ایسی ہوا میں چلا جائے جو صرع کے دور کرنے پر معین ہو جو گرمی بافراط ہو دھوپ کی خواہ آگ کی اسی طرح جو برودت بحد افراط ہو اور جماع بافراط کرنا یہ بھی صرع پر معین ہوتا ہے کبھی بکثرت بارش باران اور ہوائے شمالی اور

جنوبی کا ساتھ ہی چلنا بھی صرع کے دورے پر معین ہوتا ہے باد شمالی اور بلاد شمالی اس جہت سے معین ہوتے ہیں کہ اس ہوا سے خواہ شمالی بلاد میں احتقان مواد ہوتا ہے اور تحلیل مواد کو یہ ہوا مانع ہے اور باد جنوب خواہ بلاد جنوبی چونکہ تحریک اخلاط کرتے ہیں اور دماغ کو اخلاط سے پر کر دیتے ہیں اور اخلاط میں رقت پیدا کر کے انہیں پراگندہ کرتے ہیں اس وجہ سے صرع کے حدوث پر معین ہیں جاڑوں کی فصل میں ہیجان صرع کا اکثر ہوتا ہے جیسے باد شمالی سے بھی صرع ہیجان میں آتی ہے اور خریف میں چونکہ اخلاط فاسد ہوتے ہیں اس وجہ سے صرع کا ہیجان ہوتا ہے بلاد شمالی میں اگرچہ حدوث مرض صرع کا کم ہوتا ہے مگر جب ہوتا ہے تو اکثر قاتل اور مہلک ہوتا ہے اس لئے کہ ان بلاد میں بدون پیدا ہونے سبب قوی کے صرع عارض نہیں ہوتی ہے خوشبو رائحہ بھی اکثر اس مرض کی تحریک کرتے ہیں اور بسرعت حرکت کرنے والی چیزوں کی طرف خواہ حرکت دوری کرنے والی اشیا کا ملاحظہ مثل لٹو اور چاک کمھار وغیرہ کے بھی حدوث مرض صرع پر معین ہے اور اونچی جگہ سے نیچے کو دیکھنا بھی اسی قسم میں داخل ہے اور زیادہ دیر تک حمام میں قبل ہضم غذا کے ٹھہرنا اور گرم پانی کا سر پر ڈالنا خواہ ایسی چیزوں کا استعمال جن سے خون بخاری اور وردی پیدا ہو جیسے شراب کہنہ جس میں درد زیادہ ہو بھی اس مرض کے واسطے مضر ہے اور شراب تازہ جو ابھی بخوبی صاف نہ ہوئی ہو اور کسی تدبیر سے ٹپکا کر خوب صاف نہ ہوئی ہو اور شراب خالص جو کہنہ ہو اور دماغ کو زیادہ گزند اس کا پہنچے اور کرفس میں بالخاصیت یہ امر ہے اسی طرح مسور میں بھی چونکہ خون سوداوی پیدا کرتی ہے یہی اثر ہے کہ مصروع کو مضر ہے ہاں اگر کشک جو میں اس کو ملا کر استعمال کریں اس وقت بوجہ ترطیب کے یہ ضرر برطرف ہو جاتا ہے باقلا اور ثوم یعنی لہسن چونکہ سر میں بخارات بھر دیتا ہے اور علے ہذا پیاس کی بھی یہی کیفیت ہے کہ اس کی رطوبت سے جو ہر ردی دماغ میں پیدا ہو کر بھر جاتا ہے اور دودھ کا بھی اشسا ہی ضرر ہے اور اقسام حلاوی یعنی مٹھائی خواہ حلوے کے اقسام سب کے سب

ہے خواہ شیر فاسد یا غلیظ پیدا کرتی ہے اس سے پرہیز کرے اور اس کا خیال رہے کہ مرضعہ سے کوئی ہم بستر نہ ہونے پائے اور نہ وہ حاملہ ہونے پائے یہ تدبیرات وہ ہیں جو متعلق مرضعہ سے تھیں اور طفل مصروع کو ایسے مقامات میں نہ لے جائیں جہاں دل تنگی اور دل گرفتگی پیدا اور ناگواری خاطر کا باعث ہو جیسے وہ مقام جہاں آوازیں ہولناک ہوں یا محسوسات مذکورہ بالا کا سامنا ہو مثلاً آواز طبل اور چمک بجلی کی اور جھنکار جھانجھ کی خواہ مجمع ایسے آدمیوں کا جو چلا رہے ہوں اور چیختے ہوں اور شور و غوغا پیدا ہو جیسے بازار وغیرہ نیز اس طفل کو بیداری مفرط اور غضب اور خوف اور سردی خواہ گرمی زائد سے بھی بچانا واجب ہے اور بدہضمی میں اس کا مبتلا ہونا مضر ہے اور قبل کھانا کھلانے کے کسی قدر ریاضت بحسب حال برفق ونرمی کرائی جائے اور بعد طعام حرکت کسی قسم کی کیوں نہ ہو اسے نہ کرنی چاہیے پھر اگر اس کے قوی متحمل استفراغ دوائی کے ہوں جن ادویہ سے بلغم رقیق کا استفراغ ہو جاتا ہے ان کا استعمال کرنا چاہیے گاہ بیگاہ اگر ماء العسل ایسے لڑکوں کو پلائیں بہت نفع کرتا ہے اور گلقند جس کی ساخت شکر خواہ شہد سے ہو ان کے استعمال میں رہے اور سداب خواہ اور اقسام کے ملطفات کا سونگھانا بھی مفید ہے اس لئے کہ سونگھانا ان چیزوں کا جو آئندہ سطور میں لکھی جاتی ہیں کبھی اسی سے فقط کارروائی ہو جاتی ہے اور کسی طرح کی تدبیر کی حاجت باقی نہیں رہتی جمیع اصناف کے مصروع کی عام تدبیر یہ ہے کہ غذائے محمود جن میں ترطیب بدرجہ مناسب ہو استعمال کریں اور جو چیزیں بافراط ترطیب پیدا کرتی ہیں ان سے پرہیز کریں اور سوء ہضمی سے ہمیشہ بچتے رہیں تدبیر حفظ کی یہ ہے کہ سیر ہونے سے پیشتر کہ ابھی کسی قدر اشتہا باقی ہو کھانے سے ہاتھ کھینچ لیں جس شخص کی عادت ایک وقت کھانے کی نہ ہو بلکہ آٹھ پہر میں دو خواہ تین وقت کھاتا ہو اس کی غذا دینے کا طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ دن کو اور تین مرتبہ شب کو اسے غذا دی جائے مگر مجموع مقدار غذا کی اوقات مذکورہ میں اس حساب سے تقسیم کی جائے کہ اس کی پوری بھوک سے کم ہو مثلاً

اگر ماءغذا کھانا بیمار کو چھ وقت پر تقسیم کریں خواہ اس سے کم وبیش اور شب کو ریاضت
لطیف کرا کے غذا دینی چاہیے اور شراب بکثرت پلانی بہت مضر ہے کہ اس سے دماغ کا
امتلا زیادہ بڑھتا ہے پھر اگر وہ ایسا خوگر شراب کا ہے کہ بدون استعمال کے چارہ نہیں
ہے بنا چاری تھوڑی سی شراب کہنہ جو مروق ہو اور مائل بعفوصت جائز ہے اور نہایت
درجہ مضر ان کو شراب بعد استحمام کے ہے اسی طرح بعد ایسی سردی کے جو یکا یک پہنچی ہو
اس کے بعد بھی شراب نہایت مضر ہے ان پر واجب ہے کہ اپنے سر کو ہمیشہ حرارت
مفرط اور برودت زائد سے بچاتے رہیں اور زیادہ دیر تک حمام میں نہ ٹھہریں مصروع
پر یہ بھی واجب ہے کہ لحوم غلیظ سے کلیتہ احتراز کرے خواہ جو لحوم تغذیہ بقوت کرتے
ہیں اور جمیع اقسام کی مچھلی سے پرہیز کرے بلکہ جتنے جانور چوپائے ہیں اور قد ان کے
بڑے ہیں ان سب کے لحوم سے پرہیز کرے اور چوزہ ہائے مرغ اور کبک اور تیہو اور
کنجشک خانگی خواہ کوہی سے غذا مقرر کریں اور چکاوک اور بگلہ اور بز غالہ اور آہو
خرگوش کے لحوم سے غذا اختیار کریں بعض اطبا نے یہ بھی کہا ہے کہ خنزیر صحرائی کا گوشت
بہت نافع ہے مصروع کے واسطے اور گوشت گوسپند کی بھی مدح ان کے واسطے کرتے
ہیں کہ اس میں تجفیف زیادہ ہے اور ترطیب کم ہے اور حلوے اور چکنی چکنی چیزیں ان
کے حق میں مضر ہیں مصروع کو جمیع بقول اور سرد تر کاریاں قطعا چھوڑ دینی چاہئیں
خصوصاً کرفس کا ترک پر ضرور ہے کہ اس میں خاصیت ایسی ہے کہ صرع پیدا کرتی ہے
پھر اگر ایسا موقع ہو کہ بدون استعمال بقول کے چارہ نہ ہو چاہیے کہ شاہترہ سبز اور کاسنی
کا استعمال کرے بعض اطبا کاہوئے سبز کا استعمال بھی بوقت ضرورت اور اضطرار جائز
جانتے ہیں مگر مجھے کچھ خوب پسند نہیں ہے اسی طرح کشنیز سبز کا استعمال بھی اچھا تجویز
کیا گیا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ صعود بخارات کو بطرف سر کے مانع ہے مگر میں ان کو
ناپسند کرتا ہوں اور اس کی کثرت استعمال کو ان کے حق میں برا جانتا ہوں ہاں اگر صرع
دموی خواہ صفراوی ہو کچھ مضائقہ نہیں ہے چقندر پانی میں اوبالا ہوا جس کی اصلاح

روغن زیت اور مری وغیرہ سے کی جائے اور قبل غذا کے واسطے تلئین طبیعت کے استعمال کیا جائے البتہ جائز ہے سداب ازقسم بقول ایسی چیز ہے کہ بنظر اپنے رائحہ اور بو کے مصروع کو نافع ہے خصوصاً اگر شبت اور سداب ان کے کھانے میں شریک ہو بہت نافع ہوگا جتنے فواکہ رطب ہیں اور اسی طرح جو فواکہ غلیظ ہیں ان سے بھی احتراز واجب ہے ہاں بعض فواکہ جن میں قوت قبض کی زیادہ ہے اگر قبل غذا کے باین غرض کھلائے جائیں کہ فم معدہ کو مضبوط کردیں تاکہ غذا کا انحدار بخوبی ہوجائے اور طبیعت میں بالعرض نرمی پیدا ہو اور بخارات کا صعود بطرف دماغ کے بوجہ استواری فم معدہ برطرف ہوجائے البتہ ایسے فواکہ اگر بمقدار قلیل اور خفیف الوزن مستعمل ہوں بہتر ہے جتنی غذائیں ثقیل اور دیر ہضم از قبیل شلغم اور مولی کرم کلہ گاجر وغیرہ کے ہیں ان کا ترک بھی ضرور ہے اسی طرح جو چیز حریف اور منجر ہو خردل یعنی رائی کی تبخیر بھی مصروع کو ایذا دیتی ہے اور فضول ردی بطرف دماغ کے ایسے اٹھاتی ہے جن سے دماغ کو گزند پہنچتا ہے اور ان کی بو میں ایسی حرقت اور سوزش ہوتی ہے کہ جس سے ایذا پہنچتی ہے مصروع کو سکر اور مدہوشی سے بھی اجتناب ضرور ہے اور جن مقامات میں ہوائیں تند چلتی ہوں وہاں ٹھہرنا مضر ہے اور امتلا یعنی معدہ کا پر کرنا بھی مضر ہے اور پانی سے غسل کرنا بھی نہ چاہیے اور بکثرت نہانا بھی مضر ہے آب گرم سے نہانا اس لئے مضر ہے کہ اس سے ارخا بدن میں پیدا ہوتا ہے اور سرد پانی چونکہ مخدر ہے لہذا روح حساس کو ضرر پہنچتا ہے اگر مصروع کے معدہ میں امتلا طعام سے پیدا ہو فوراً قے کر ڈالے اور اس کے بعد تر طیب لطیف غذائی استعمال کرے یہ بھی واجب ہے کہ جو غذا یبوست پیدا کرتی ہے اور ثقل اور گرانی زیادہ کرتی ہے خواہ اس سے تخدیر کا اثر ہوتا ہے خواہ زیادہ منجر ہے اس سے بھی پرہیز کرے شراب سے امتلاء معدہ بہت ہی مضر ہے ہاں مقدار قلیل سے انبساط نفس اور تقویت روح کی حاصل ہوتی ہے اور تزکیہ نفس کا بھی فائدہ ہوتا ہے اور استکثار شراب سے مراد یہ ہے کہ پانی بکثرت نہ پلایا جائے اس

لئے کہ بکثرت پانی کا پینا بہت ہی مضر ہے اور قیلولہ کثیر یعنی دن کو سونا بھی مضر ہے حاصل یہ ہے کہ جب زیادہ سوئے گا ضرر ہو گا رات ہو یا دن خصوصاً اگر امتلاء معدے کے وقت سو رہے اور بافراط بیداری سے روح ضعیف ہو جاتی ہے اور تحلل روح کا بھی بیداری مفرط سے زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے دماغ میں بخارات بھر جاتے ہیں سب سے پہلے تدبیر معالجہ صرع کی یہی ہے کہ جو جو چیزیں محرک صرع کی ہیں ان سے احتراز کرے اور ان کا بیان اوپر ہم کر چکے ہیں اور سکون اور آرام مصروع کے حق میں زیادہ مناسب اور اولی ہے پھر اگر احیاناً حاجت ریاضت کی ہو بعد ازانکہ استفراغ اور تنقیہ بدن کا بموجب بیان سابق ہو چکا ہو واجب ہے کہ استعمال ریاضت کا بوقت امتلاء معدہ اس قدر ہو کہ تھکنے اور ماندگی کی نوبت نہ پہنچے اور بعد ریاضت کے کسی قدر ستا لے اور آرام لے لے اور یہ بھی ضرور ہے کہ ریاضت اسی قسم کی جو کھڑے کھڑے اور بدن کے راست ہونے کی حالت میں ہو سکتی ہے اور جہاں تک نرمی ریاضت میں ہو سکتے اس کا لحاظ ضرور ہے اور اس میں زیادہ حرکت بھی نہ کرنی پڑے کہ اس سے جذب مواد بطرف سر کے پیدا ہو گا اور بروقت حرکت دینے اعضائے اعالی کے اگر ممکن ہو اسافل کو حرکت دے جو چیز جذب مادہ اعلی سے بطرف اسفل کے گرتی ہے ازانجملہ ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ پاؤں کو اوپر سے نیچے کی طرف ملتے ہوئے چلے آئیں اور شروع مالش کا صدغین سے ہو خواہ کنپٹی کے قریب سے کہ موٹے اور کھرے کپڑے سے اس قدر مالش کریں کہ جلد میں سرخی پیدا ہو جائے اور بتدریج صدغین سے اترتے اترتے پنڈلیوں تک اتریں اور جب کپڑا جلد پر رگڑیں بہ نسبت اول کے دوبارہ زیادہ زور سے مالش کریں اور تا زمانہ اختتام اس مالش کے سر مصروع کا سیدھا کھڑا رہے کسی طرح کج اور خمیدہ نہ ہو اور بعد اس مالش کے مصروع سے کہیں کہ مشی کرے مگر یہ بھی واجب ہے کہ تا زمانہ ریاضت اکثر اسے سانس لینے اور آرام کرنے کی مہلت دیں تا کہ نفس اس کا درست ہو جائے اور اضطراب میں سکون پیدا ہو

اور بعد ازاں اسی مقام سے پھر ریاضت شروع کریں جہاں سے چھوڑی تھی جب سارا مادہ بطرف اسفل کے جذب ہو جائے اور کسی طرح سے اس کی شناخت بھی ہو جائے پھر اس کے سر کی مالش کی اجازت دے سکتے ہیں تاکہ بذریعہ دلک کے تسخین سر میں پیدا ہو اور مزاج سر کا بدل جائے محجمہ سر پر لگانا اور داغ کا استعمال بھی سر کے گرم کرنے کے واسطے بہت مفید ہے اور بعد از تنقیہ اور اسہال کے جب چند روز راحت اور آرام کے ان پر گزر جائیں پھر حمام میں داخل کرنا کچھ مضائقہ نہیں ہے اور پچھنے ان کے شراسیف کے نیچے لگائے جائیں اور سر کی تسخین کی وہی تدبیر مذکورہ بالا کریں کبھی بروقت نوبت مصروع منہ میں ایک چیز گول مثل گرہ کے رکھ دیتے ہیں جو اوپر اور نیچے کے دانتوں کے بیچ میں ٹھہر جاتی ہے تاکہ دانت سے دانت لڑ نہ جائیں اور زبان کے کٹ جانے کی بھی اس تدبیر سے حفاظت بخوبی ہوتی ہے اگر کوئی گیند بالوں کا تیار کیا جائے وہ پر تکلیف ہوگا اور بہت کار برآری اس سے نہ ہوگی علاج استفراغ بموجب مادہ کے شروع کریں اور جس قدر قلت اور کثرت وغیرہ مادہ کی مظنون ہو اسی طرح کا استفراغ بھی کریں اور بعد تنقیہ عام کے خاص تنقیہ سر کا ایسے غرغرہ سے کریں جو مادہ کو جذب کر سکے بشرطیکہ صرع دوری ہو اور بوقت کثرت اخلاط کے عارض ہوتی ہو اور فصل ربیع میں احتیاطاً بھی استفراغ مادہ کا کرنا ضرور ہے اور جو خلط غالب صرع کی مورث ہو اسی کے اخراج کا قصد زیادہ کریں اور اگر کوئی مانع قصد کا نہ ہو ضرور فصد بھی کرنی چاہیے اس لئے کہ فصد مصروع کی ربیع میں خصوصاً پاؤں کی فصد بہت نافع ہوتی ہے جس وقت تدبیر دماغ کی بدرجہ غایت نہ پہنچے چنانچہ ہم آگے بیان کریں گے اور اگر وقت نوبت اور دورے کا پہنچ گیا ہو اور قے کرانی مریض کو ممکن ہو اس طرح کہ ایک پر کو روغن سوسن میں ڈبو کر منہ میں داخل کرے بہت اچھا ہے خصوصاً اگر معدہ کی شرکت سے صرع لاحق ہوتی ہو فی الحال قے کرنے کا فائدہ ظاہر ہوگا اگرچہ قے کی افراط صرع دماغی کو مضر ہے بروقت دورہ کے اور غیر وقت میں بھی وجو یعنی قطرہ قطرہ

ٹپکانا جندبیدستر اور حلتیت کا سکنجبین علی میں نافع ہے اور نفوخات صرع کے شحم حنظل اور قثاء الحمار اور عصارہ قثاء الحمار کا اور نوشادر کلونجی کندش خربق سفید اور فلفل زنجبیل مرفربیون جندبیدستر اسطوخودوس ہر ایک تنہا بھی اور مرکب کرکے کسی نلکی کے ذریعہ سے ناک میں پھونکا جاتا ہے اور حلتیت اور زفت اور قطران بھی ازیں قبیل ہے اور بخورات یعنی دھونی کی ادویہ میں فادانیا مفید ہے اور مشمومات میں سے سداب ایسی دوا ہے کہ عین دورہ کے وقت او بوقت راحت اس کے سونگھنے سے فائدہ ہوتا ہے اور حنین نے لاقیا کے آرو جو اور سرکہ شراب میں گوندھ کر نفاخات بنانا پسند کیا ہے اور ہمیشہ ان کا سونگھنا تجویز کرتا ہے مشروبات میں سکنجبین عنصلی خاص کر ہر روز پلانی چاہیے اور اسی طرح شربت افسنتین اور طبیخ زوفا اور جو کا خواہ سکنجبین یہ اجزا شریک کریں اور سکنجبین عنصلی آب گرم کے ہمراہ جاڑوں میں اور آب سرد کے ہمراہ گرمیوں میں پلانی چاہیے مروخات جیدہ میں بعض لوگ تجویز کرتے ہیں مخ ساق بچہ گاؤ کو روغن گل میں ملا کر مالش کریں کنپٹی اور درزوں پر جو سر میں ہیں اور سینہ پر فادانیا کی تعلیق یعنی کسی ڈورے وغیرہ میں باندھ کر لٹکانا اوائل اطبا نے تجربہ کیا ہے کہ صرع کے دورے کو روکتی ہے مجھے ایسا خیال ہے کہ فادانیائے رومی جوتر ہو اس میں یہ خاصیت زیادہ ہوگی جو دوا ہمیشہ بطور مشروب کے مستعمل ہونی چاہیے وہ یہ ہے کہ غاریقون اور بیخ زراوند مدحرج اور سیالیوس اور سقوردیون اور فادنیا کو جب استعمال بطور مشروب کریں چاہیے کہ شام کے وقت کریں پختہ تجربہ ہوا ہے کہ فقط فادانیا کا بوقت مذکور استعمال کرنا اور نیا دریطوس اس کے صبح کو دو مرتبہ اور پھر سوتے وقت استعمال کرنا صرع سے نجات دیتا ہے بعض اطبا نے پسند کیا ہے کہ ہر روز دو مرتبہ زبد البحر کو پلایا کریں اور جعدہ یعنی پرسیادشان بھی پلائیں کہ جعدہ بالخاصیت اس مرض کو مفید ہے اور خنثی یعنی برگ سریش پلانا بھی مفید ہے اور منجملہ ادویہ کے جو مصروع کو نافع ہیں دواء اسقیل ہے بہمین صفت استعمال کریں اور اس کا نسخہ یہ ہے کہ اسقیل جسے ہندی میں

کانڈہ اور کندری کہتے ہیں اور اسی برتن میں جس میں پہلے سے رکھی تھی رکھ کر اس کا منہ
باستواری بند کریں اور چالیس روز تک اسی میں پڑی رہنے دیں اور ابتدا اس تدبیر کی
طلوع شعری عبور سے بیس روز پہلے جو مطابق ماہ ہندی چند روز ماہ ساون کے باقی
رہیں وہ وقت ابتدائے عمل ٹھہرتا ہے کرنی چاہیے اور وہ برتن دکھن طرف ترچھا کھڑا کرنا
چاہیے اور تھوڑی دیر اس برتن کو الٹ پلٹ دینا چاہیے جیسا طریقہ تعلین اور حل
کا ارباب اکسیر کے نزدیک مقرر ہے کہ چوتھے روز خواہ ساتویں روز برتن کو ہلا دیتے
ہیں تا کہ اجزاء دوا کو حرارت یکساں پہنچے ورنہ نیچے پیندے کی طرف خواہ پہلو کے اجزاء
اور وسط ثخن کے اجزا میں وصول حرارت کا اختلاف ہو گا اور دوا میں خامی اور نقصان
پیدا ہو گا جب ایک چلہ پورے چالیس دن کا گزر جائے اور شاید ماہ کنوار پنچمی اور چھٹھ
تک ختم ہو گا تب برتن کو نکالیں اور جوڑا اس کا کھولیں یقین ہے کہ بشرط درستی تدبیر
مذکورہ بالا اسقیل پختہ اور مہرا ہو جائے گی اور یہ ادنی درجہ ہے ورنہ شاید محلول ہو کر مثل
پانی کے ہو جائے بہر حال اسقیل کو نچوڑیں اور اس کا عصارہ شہد میں آمیختہ کر کے بقدر
ایک چمچہ کے استعمال کریں اگر جلد اس دوا کا بنانا مرکوز ہو پانی میں بذریعہ طنج کے تحلیل
کریں مترجم کہتا ہے میں نے اکثر تجربہ کیا ہے کہ چھ گھنٹہ میں خواہ نو گھنٹہ میں شے
مطلوب کا حل پانی کے جوش کے ذریعہ سے ہو جاتا ہے اور جو فائدہ چالیس دن کی
تحلیل کا ہے وہی اس میں حاصل ہوتا ہے طریقہ اس حل کا معروف ہے اور شیخ الرئیس
اپنے رسالہ میں جو علم صناعت میں تصنیف کیا ہے خاص اس طریقہ کو لکھتا ہے کہ مثانہ
ثور میں دوا کو بھر کے پانی کی دیگ میں ڈال دیں اور جوش دیا کریں کہ محلول ہو جائے
اور مترجم نے بھی حب الغار تین مثقال زراوند مدحرج دو مثقال بیخ فادانیا دو مثقال جند
بیدستر اقراص اسقیل ہر واحد ایک مثقال ان ادویہ کو شہد کا کف نکال کر ملائیں اور معجون
تیار کریں اور ہر روز ہمراہ سکنجبین کے استعمال کریں ایضاً مصروع کو انتقال یعنی تبدیل
آب و ہوا خواہ تبدیل سن اور فصل کی بھی مفید ہے جیسے سن عصبی سے سن شباب میں داخل

ہونے سے اکثر یہ مرض خود بخود زائل ہو جاتا ہے اور اسی طرح تبدیل آب وہوا سے
اگر کسی ایسی جگہ لے جائیں جہاں کی ہوا ملطف اور مجفف ہو ضرور نفع پہنچے گا اگر
مصروع کے کسی عضو میں کجی خواہ تشنج عارض ہو بذریعہ مالش کے اسے برابر کریں گے
اس طرح پر کہ آب گرم اور روغن کی مالش کریں اور بہت زور سے دبائیں اور اگر صرع
دماغی ہو بہتر یہ ہے کہ استفراغ مادہ کا خربق سے کریں خواہ جو دواقوت میں مثل خربق
کے ہو اور شحم حنظل اور سقمونیا اور ایارج کا استعمال کرنا چاہیے اور طبیخ غاریقون بھی
مستعمل رہے اور سال بھر میں مسہل پر مسہل پرابر چلے جائیں تب زوال مرض کی
امید ہوگی اور اگر فصد کرنی بنظر کسی خلط کے واجب ہو اس وقت ایک ہی رگ کی فصد
پر اکتفا نہ کریں بلکہ قیفالین کی فصد معا کھول کر ان رگوں کی فصد کھولیں جو زبان کے
نیچے واقع ہیں اور کبھی حجامت قفا کی واسطے جذب دماغی مادہ کے ہر ہفتہ میں کی جاتی
ہے اگر بنظر مزاج دماغ خواہ ضعف دماغ کے مانع حجامت سے نہ ہو اور کبھی کثرت
فصد کی حاجت ہوتی ہے اگر ایسا منظور ہو پہلے فصد کھول کر مریض کو ایک ہفتہ راحت
دیں اور اس کے بعد اسہال ادویہ مشروب سے اور حقنہ سے کریں اور حقنہ ہائے قوی کا
استعمال کرنا چاہیے جن میں قنطوریوں اور شحم حنظل اور خروع یعنی بید انجیر شریک ہو
بعد ازاں پھر راحت اور آرام مریض کو دے کر حجامت کاہل پر کریں اور نیز حجامت سر
اور مغا کچہ قفا اور ساق کی کریں پھر ایک ہفتہ راحت دے کر مسہل دیں اور اسی طرح
ہموارہ راحت اور آرام دے دے کر تنقیہ اور حجامت کا استعمال کرتے ہیں تا اینکہ
تنقیہ کامل ہو جائے اور بعد تنقیہ کامل کے استعمال غرغروں اور عطوسات کا اور ایسی
چیزوں کا استعمال جن سے خاص سر کا تنقیہ ہوتا ہے چنانچہ اوپر کے مباحث میں مفصلا
بیان ہو چکا اگر مصروع کو ناس شلیثا اور اس کے بعد شایا نک جو مشابہ قیسوم کے ہوتی
ہے اور آب مرزنجوش جسے دونا مروا کہتے ہیں دیا جائے نافع ہوگا یہ بھی پر ضرور ہے کہ
اگر دورہ کا وقت اور دن معلوم ہو بروقت دورے کے معدہ غذا سے خالی ہو اور اگر

مصروع سے ہو سکے اور زیادہ ناگوار نہ ہو کہ قبل از طعام نمکین مچھلی وغیرہ سے قے کر ڈالے پس مناسب ہے اور بعد تدبیرات متقدم الذکر کر کے پھر مزاج دماغ کی تبدیل مسخنات قوی سے جن کا ضماد مستعمل ہوتا ہے جیسے رائی وغیرہ کرنی چاہیے اور سداب سونگھانا چاہیے مگر تبدیل مزاج کے واسطے دفعتہً مسخنات قویہ کے استعمال پر جسارت نہ کرنی چاہیے بلکہ بتدریج تسکین بڑھانی لازم ہے اگر ان ادویہ کے استعمال سے کسی قسم کا ضرر انفعال دماغ میں پیدا ہو مریض کو راحت و آرام دینے کے بعد چندے ان کا استعمال ترک کر دیا جائے جس صرع کا مادہ بلغمی ہو عمدہ استفراغ اس کا یہی ہے کہ ایارج خظل اور ایارج ہرمس سے استفراغ کرائیں اور اگر ایارج ہرمس کا استعمال ہر روز نصف درہم صبح کو اور اسی قدر شام کو کریں فائدہ عظیم ہوگا اور اگر ہمراہ مادہ بلغمی کے امتلائے کلی یعنی عام اخلاط کا تمام دن میں ہو پھر فصد کا استعمال بموجب بیان بالا کرانا واجب ہے اور نافع ہے اسی طرح ایسے وقت استعمال تربد اور غاریقون اور اسطودوس اور بسفائج اور ہلیلہ کا مناسب ہے اور مروخات میں سے منفر ساق گاؤ روغن گل کے ہمراہ فقرات اور اضلاع صدر پر استعمال کرنا چاہیے اگر صرع کا مادہ صفراوی ہو تبرید اور ترطیب کی طرف توجہ کرنی چاہیے خصوصاً بذریعہ حقنہ کے اور اگر صفرائے محترق ہو اس کا حکم صرع سوداوی کا ہے خواہ درمیان سوداوی اور صفراوی جو درمیانی تدابیر ہیں ان کے استعمال پر توجہ ملحوظ رہے جس صرع کو ام الصبیان کہتے ہیں شاید وہ از قسم صرع صفراوی ہوتی ہے اور بعض اطبا کی رائے یہی ہے کہ وہ صفراوی جو درمیانی تدابیر ہیں ان کے استعمال پر توجہ کرنی چاہیے خصوصاً بذریعہ حقنہ کے اور اگر صفرائے محترق ہو اس کا حکم صرع سوداوی کا ہے خواہ درمیان سوداوی اور صفراوی جو درمیانی تدابیر ہیں ان کے استعمال پر توجہ ملحوظ رہے جس صرع کو ام الصبیان کہتے ہیں شاید وہ از قسم صرع صفراوی ہوتی ہے اور بعض اطبا کی رائے یہی ہے کہ وہ صفراوی ہوتی ہے اسی وجہ سے اس کے علاج میں آبزن کی تجویز ہوتی ہے اور سفوطات باردہ جو رطب بھی ہوں اور

اسی طرح دودھ کا سر پر گرانا اور تمام بدن کی ترطیب کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور اگر مسی کو مرض ام عبیان کا ہوتا ہے اس کے مرضعہ کے دودھ کی تدبیر کی جاتی ہے او مرضعہ کے سکونت کا مکان نہایت سرد جیسے سرداب یعنی تہ خانہ وغیرہ تجویز کیا جاتا ہے مگر یہ تجویز بعض اطبا کی بہ نسبت ام صبیان کے شاید اس وجہ سے ہو کہ اسے صرع صبا راخواہ مانیا پچویز کرتا ہے مگر محققین اطبا کے نزدیک اس نام سے ام صبیان مشہور نہیں ہے اور اگر بعض اعضا میں التوا اور خم خواہ تشنج پیدا ہو اس وقت روغن اور آب نیم گرم سے مالش مفید ہوتی ہے اور خوب اچھی طرح عضو مذکور کو دبا کر سیدھا کرنا چاہیے اگر صرع معدی ہو اس وقت استفراغ عمدہ یہی ہے کہ شحم حنظل اور اسطوخودوس سے تنقیہ کرائیں اور سال کے اندر چند بار مسہل کا استعمال کریں اور یہ غذا بھی جس طو سے ہم امراض معدہ میں بیان کریں گے استعمال کیں اور جودت ہضم کے پیدا ہونے کی ہر طرح فکر کریں اور اکثر معدہ کو غذا سے خالی دیر تک رہنے دیا کریں اور جو قسم صرع کی بروقت گرسنگی کی دورہ کرتی ہو اس کا علاج اسی طور پر کریں جو باب صرع وغیرہ میں اوپر مذکور ہو چکا ہے جو صرع بوجہ صعود کسی شے بخاری وغیرہ کے ایک عضو معین سے بطرف سر کے پیدا ہوتی ہے اس کی تدبیر یہ ہے کہ اس عضو سے اوپر چاک استرہ وغیرہ سے کردیں جس وقت نوبت کا زمانہ قریب ہو اور جو خلط خاص اس عضو میں ہے اس کا استفراغ خاص جس طور سے ممکن ہو کریں اگر قوت ادویہ کی اس عضو تک پہنچ سکے ورنہ قرحہ اور زخم ڈال کر ریم وغیرہ کی طرف سے اس مادے کو بہادیں مگر یہ تدبیر بروقت سکون اور فرد ہونے دورہ کے کرنی چاہیے خواہ احتراق مادہ کا طلاء ادویہ محرقہ سے جیسے ثافیا او رفربیون وغیرہ کے کریں اسی ادویہ کو ناظر کتاب نقشہ حصہ دوم میں تلاش کرسکتا ہے کبھی اس عضو کے قرحہ کے ڈالنے میں اس قدر زیادہ اہتمام درکار ہوتا ہے کہ بہت تیز اور سخت ادویہ جیسے ذراریح اور لبلاب جسے لٹومری کہتے ہیں اور فضلہ بلادر کا استعمال ضرور ہوتا ہے جو صرع تمام بدن کی صعود بخارات کی وجہ سے پیدا ہو اس کے علاج میں بعض اطبا کا قول یہ

ہے کہ اگر شریان سباقی کے قطع میں خوف نہ ہوتا اور بعد قطع خون کا بند کرنا آسانی ممکن ہوتا اور تبرید دماغ اور انقطاع روح کا نہ ہوتا کہ جس کے بعد سکتہ پیدا ہو جاتا ہے تو اس تدبیر سے بہتر ایسی صرع کے ازالہ تام کی کوئی تدبیر نہ تھی اور میرا قول یہ ہے کہ اگر رگ سباقی کا قطع مستلزم اتنے مضار کا ہے اور اس وجہ سے ممکن نہیں کہ اس پر جسارت کی جائے جو شرائین دماغ کی طرف چڑھتے ہیں ان کے قطع میں یہ خطرہ نہیں ہے پس شاید اس تدبیر کا بھی نفع عظیم ہو جمیع قواعد مذکورہ بالا کو بخوبی معلوم کر کے علاج اس صرع کے دست اندازی کرنی چاہئے فصل پانچویں سکتہ کے بیان میں سکتہ کے یہ معنی ہیں کہ اعضا حس وحرکت سے معطل اور بیکار ہو جائیں اور وجہ تعطل کی یہ ہوتی ہے کہ مجاری روح میں سدہ وغیرہ پڑ کے روح حساس کی آمد وشد کی راہ بند کر دے پھر اگر روح حساس کے ہمراہ آلات حرکت اور آلات تنفس بھی معطل ہو جائیں خواہ ضعیف ہو جائیں اور بہ آسانی تنفس نہ ہو سکے بلکہ بروقت تنفس کے کف اور پھین بھی برآمد ہو اور پھین اور رک رک کر سانس برآمد ہو اور آواز ایسی نکلے جیسے گلو فشردہ خواہ ذبیحہ کی ہوتی ہے یہ سکتہ بہت سخت اور اس سے جان بری دشوار ہوتی ہے اور اس سے دلالت ہوتی ہے کہ قوت محرکہ اعضائے نفس کی ضعیف ہو چکی ہے اس سے بہت سخت اور دشوار سکتہ کی وہ قسم ہے کہ نہ سانس برآمد ہو اور نہ کف پیدا ہو اور نہ غطیط یعنی آواز کا خرخرہ پیدا ہو اور اگر آفت سدہ کی تنفس کو نہ پہنچے اور حلق کی راہ ایسی صاف ہو کہ جو دوا ٹپکائی جائے وہ اتر سکے اور ناک کی طرف باہر نکل نہ آئے یہ قسم اگرچہ بہ نسبت قسم سابق کے امید نجات کی زیادہ رکھتی ہے تاہم خطرہ عظیم سے خالی نہیں ہے بقراط کا قول ہے کہ اگر سکتہ قوی ہو اس سے نجات محال ہے او اگر ضعیف ہو جب بھی نجات مریض کی آسان نہیں یہ انسداد مجاری جو اس مریض میں ہوتا ہے اس کا وجود دو صورت سے خالی نہیں ہے یا انطباق کے طور سے یا امتلا کی طرح سے انطباق یعنی چسپیدہ ہو جانا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ دماغ تک کوئی ایسی سے ایذا دہندہ پہنچے کہ اس کی وجہ سے حرکت انقباضی دماغ

میں پیدا ہو خواہ جو کیفیت دماغ تک پہنچے اس کی وجہ سے قبض اور تکثیف پیدا ہو بوجہ اس کے کہ اس شے کی خواہ اس کیفیت کی طبیعت میں برودت شدید موجود ہو او امتلا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مورم یعنی ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی ورم پیدا نہیں کرتا ہے امتلائے مورم ایسا ہوتا ہے کہ اس مقام خاص میں ایک مادہ ایسا حاصل ہوتا ہے کہ بوجہ پری اسی کے سدہ پڑ جاتا ہے اور مجاری کی تسدید بوجہ تمدید کے ہو جاتی ہے ایسے امتلا سے جو قسم سکتہ کی پیدا ہوتی ہے صعب اور دشوار ہوتی ہے یہ مادہ حار ہو خواہ بارد اور جو امتلا بلا ورم ہو اور اکثر یہی امتلا موجود ہوتا ہے اس کی بھی یہ صورت ہے کہ یا نفس دماغ میں خواہ قریب اس کے مجاری روح دماغی میں ہوتا ہے اور یہ خلط کبھی خون ہوتا ہے کہ بطرف بطون دماغ کے گرتا ہے یا خلط بلغمی ہے اور یہ خلط غالبا اور اکثر اوقات سبب انسداد اور سکتہ کی ہوتی ہے اور جو مادہ مجاری روح سے دماغ تک پہنچتا ہے اس کا حدوث اس وقت ہوتا ہے جس وقت بوجہ کثرت امتلا کے شرائین اور عروق بوجہ کثرت امتلا کے اور کثرت خون کے بند ہو جاتے ہیں پھر اس وقت روح کو راہ نفوذ کی نہیں ملتی اور بید رنگ تخنق ہو جاتی ہے اور وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو کیفیت دونوں رگ سباتی کے باندھنے سے پیدا ہوتی ہے کہ سقوط حس اور حرکت پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ ایسے انسداد کا وجود اگر کسی بدنی مادہ کی وجہ سے ہو وہ بھی یہی کیفیت پیدا کرے یہ سب اقسام سکتہ کے اور اس کے اسباب کی تفصیل ہے کبھی اطبا لفظ سکتہ سے فالج مراد لیتے ہیں یعنی وہ فالج عام جو دونوں جانب میں بدن کے عارض ہو اگرچہ اعضا بدن کے سب درست ہوں اور کبھی سکتہ سے استرخا ہر ایک شق اور جانب کی مراد لیتے ہیں جو اس شق خاص میں واقع ہو اور کلام بقراط میں بھی ان معنوں کا استعمال وارد ہوا ہے اور کبھی ایسا سکتہ پیدا ہوتا ہے کہ مردے میں اور مسکوت میں کسی طرح کا تفرقہ باقی نہیں رہتا ہے نہ اس کی سانس چلتی ہے اور نہ اس کی نبض میں حرکت ہوتی ہے اور نہ کسی ذریعہ سے شناخت ہو سکتی ہے کہ یہ شخص زندہ ہے یا مر گیا ہم نے خلق کثیر کو مبتلا اسی قسم میں سکتہ کے دیکھا

ہے یہ لوگ ایسے تھے کہ ان کی سانس رک گئی تھی اور نبض میں سقوط بتمامہ پیدا ہو گیا تھا شاید ایسے لوگ جو زندہ رہتے ہیں ان کی حیات کا سبب یہی ہے کہ حار غریزی ان کا زیادہ محتاج ترویح کا نہیں ہوتا اور نہ بخار دخانی کے دور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ازطرف حار غریزی کے کہ اس کی جہت سے زیادہ سانس کی درآمد برآمد ہو اور یہ عدم احتیاج اس وجہ سے عارض ہوتی ہے کہ برودت حار غریزی کو عارض ہوتی ہے نہ اس قدر کہ حرارت غریزی کو بالکل فنا کر دے اور نہ اتنی کم کہ حاجت ترویج اور نفض بخارات کے باقی رہے اسی واسطے شارع علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایسے مردے جن کی موت مشکوک ہو اور سکتہ سے مشتبہ ہو ان کے دفن میں تاخیر مستحب ہے جب تک کہ ان کا حال حیات اور موت بخوبی منکشف نہ ہو جائے کم سے کم دو دن اور زیادہ مدت یہ ہے ستر گھنٹہ تک انتظار کریں سکتہ کا انجام اور انحلال بطرف فالج کے ہوتا ہے اس واسطے کہ جب طبیعت دفع مادہ کا دونوں طرف نہ کر سکے گی پھر جو بدن کی شق زیادہ قابلیت قبول مادہ کی رکھتی ہے اسی طرف اس مادہ کو گرائے گی خواہ جو شق زیادہ ضعیف ہو گی ادھر گرائے گی اور مجاری کے شگافوں سے مادہ کو دفع کر کے دماغ اور بطون دماغ سے دور ہٹا دے گی کبھی شناخت اس بات کی کہ سدہ جو موجب سکتہ کا ہے بطون دماغ کو شامل ہے اس طرح ہوتی ہے کہ اگر فقط موخر دماغ میں سدہ ہوتا جو حس متعلق مقدم دماغ سے ہے اس کا بطلان نہ ہوتا خواہ چہرہ سے متعلق حس کا بطلان ایسے سدہ سے جو عام جمیع کو نہیں ہے نہیں ہو سکتا تھا بقراط نے کہا ہے جس صحیح آدمی کو دفعتہً دردسر عارض ہو کر سکتہ عارض ہو جائے وہ شخص قبل دو ہفتم کے مر جائے گا مگر اینکہ اس مابین میں اسے تپ لاحق ہو کہ اس کی حیات کی امید کر سکتے ہیں یعنی تپ کی وجہ سے امید ہے کہ تحلیل سدہ کی ہو جائے اور سکتہ زائل ہو جائے یہ بھی جاننا ضرور ہے اکثر سکتہ انہیں لوگوں کو عارض ہوتا ہے جن کے دانت نکل چکیں اور سن زیادہ ہو خواہ وہ لوگ جن کے بدن رطوبت زائدہ ہو خواہ کوئی تدبیر مرطوب کرتے ہوں خصوصاً اگر او جود رطوبت کے

برودت بھی ہو پھر اگر کسی حار مزاج یا خشک مزاج کو سکتہ عارض ہو نہایت درجہ کی دشواری واقع ہو گی اس لئے کہ مضرت اس مرض کی ایسے مزاج کو بدون سبب عظیم کے نہیں پہنچتی ہے اور سبب عظیم کا دفع بھی صعب اور دشوار ہوتا ہے اور ایسے سبب کے عروض سے یہ مزاج بعد بعید رکھتا ہے اور متحمل بھی نہیں ہوتا ہے کمتر عروض سکتہ کا بوجہ حرارت کے ہوتا ہے فالج کا مادہ جب بدن کے دونوں جانب میں منتشر ہوتا ہے سکتہ پیدا ہوتا ہے جیسے سکتہ کا مادہ جب کم ہو جائے کسی شق میں بدن کے فالج پیدا کرتا ہے اکثر سبب مورث سکتہ دونوں بطن موخر دماغ میں ہوتا ہے اگر ہمراہ سکتہ کے تپ تھی غالبا ورم بھی ضرور ہو گا جن لوگوں کے خون میں غلبہ سوداویت کا ہو اور احتیاج فصد کی انہیں زیادہ ہوی ہے اور کثرت فصد سے انہیں نفع بین حاصل ہتا ہے کبھی جب فصد کسی مقام عصبی کی کھولی جائے اور نشتر براہ غلط عصب تک پہنچ جاتا ہے فورا سکتہ انہیں عارض ہوتا ہے اسی طرح استعداد سکتہ دوری کے بوجہ استعمال ادویہ حارہ حادہ کے ہوتی ہے اور بعجلت عروض سکتہ کا بدورہ ایسی دواؤں کے استعمال سے اس لئے ہوتا ہے کہ اخلاط جو پورے بھرے ہوئے ہیں ان میں قابلیت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی تفصیل کسی قدر کلیات اور کتاب دوم میں جہاں ذکر ادویہ حارہ حادہ کا ہے ہم کر چکے ہیں انہیں مقامات میں دیکھنا چاہیے علامات فرق درمیان سکتہ اور سبات کے یہ ہے کہ مسکوت کی آواز میں غطیط پیدا ہوتی ہے اور سانس میں اس کے آفت رفتہ رفتہ پیدا ہوی ہے اور مسبوت یعنی جس کو سبات بوجہ برودت کے عارض ہو اس کو یہ بات دفعتہً عارض ہوتی ہے سکتہ میں اکثر اوقات صداع اور انتفاخ اوداج یعنی پھولنا دواجین کا اور دوار اور سدر اور تاریکی بصر اور اختلاج تمام بدن میں عارض ہوتا ہے اور سوتے وقت دانت پیستا ہے اور کسل اور بدن زیادہ بھاری رہتا ہے اور بول مرض سکتہ میں زنگاری خواہ سیاہ برآمد ہوتا ہے اور اس میں رسوب مثل نشارہ یعنی برادہ کے خواہ نخالی یعنی مثل سبوس کے ہوتے ہیں جو سکتہ بوجہ اذیت کسی ضربہ خواہ سقطہ کے اور بمشارکت ماؤف ہونے کسی

عضو کے پیدا ہو اس کی شناخت انہیں قواعد سے جو بار بار امراض کی شرکی میں مذکور ہو چکے ہیں اور جو سکتہ بوجہ ورم کے پیدا ہو کسی قدر تپ سے خالی نہیں ہوتا ہے اور جو علامات اورام کے ہیں وہ بھی مقدم سکتہ پر ہوتے ہیں اور جو سکتہ بوجہ غلبہ خون کے ہو اس پر غلبہ خون کے علامات جو مکرر مذکور ہو چکے دلالت کریں گے اور چہرہ میں سرخی اور دونوں آنکھیں زیادہ سرخ ہوں گی اور اوداج اور رگہائے گردن میں تمدد اور کشش ایسی ہوگی کہ تنی ہوئی رہیں گی اور فصد زمانہ دراز سے نہ کھلی ہوگی اور جو چیزیں مولد سودا ہوں ان کا استعمال مرض سے پہلے ہو چکا ہوگا اور بلغم سے جو سکتہ پیدا ہو اس پر سحنہ اور آنکھوں کا رنگ او نتھنوں کی تری وغیرہ دلیل ہوگی جیسے اوپر جا بجا مذکور ہو چکا اگر ہمراہ تشنج کے دوار لازم پیدا ہوا و بتکرار عارض ہوتا ہو منذر ہسکتہ ہے معالجات جو سکتہ کسی اذیت خارجی کی وجہ سے عارض ہو اس کا علاج یہی ہے کہ امر بادی اور خارجی کی تدبیر ایسی کریں کہ برطرف ہو جائے اور جو سکتہ بشرکت کسی عضو کے پیدا ہو اسی عضو کی تدبیر مناسب کرنی چاہیے کہ جس کی شرکت سے پیدا ہوا ہے جس طرح قانون عام میں بیان ہو چکا ہے اور دیگر مقامات میں امراض شرکی میں بھی مذکور ہو چکا اور کثرت خون سے جو سکتہ پیدا ہو اس کی تدبیر یہ ہے کہ فصد فوراً کھول دی جائے اور خون بمقدار کثیر نکالا جائے کہ فی الحال افاقہ ہو جائے گا اور بعد فصد حقنہ ان اجزاء سے جو اوپر مذکور ہو چکے کرنا چاہیے کہ مادہ مرض سر سے نیچے اتر آئے اور غذا میں تدبیر لطیف کرنی چاہیے کہ فقط جلاب او ماء الشعیر کی جو قسم رقیق ہے وہی مستعمل ہو اور ماء الجبن کا بھی استعمال کریں اور جن چیزوں سے تقویت دماغ کی پیدا ہو انہیں سونگھائیں او تسخین کسی قسم کی پیدا نہ کریں جیسے بخوبی ان تدابیر کا بیان ہو چکا ہے جو سکتہ مادہ بلغم سے پیدا ہو اگر باایں ہمہ علامات خون کے بھی موجود ہوں جب بھی فصد کرنی چاہیے اور بعد فصد کے حقنہ کا استعمال کریں مگر حقنہ قوی ہوں اور قوی شیاف کا حمول کرایا جائے جس میں صموغ اور تلخہ گاؤ اس کے بعد جرعہ جرعہ ایسی چیز ملائیں جس کا نگل جانا آسان ہو جو

حبوب کہ معتمد اور بے خطر ان کے استعمال کے لائق ہیں ان میں سے حب فرفیون ہے
اور ان تدبیرات کے بعد ان کے سر اور اعضاء اعالی کی تکمید کمادات مسخنہ سے کریں اور
وہ نطولات استعمال کریں جن کے اجزا حشائش مسخنہ ہوں مثل شبت اور شیح اور
مرزنجوش اور برگ اترج اور فوتنج اور حاشا زوفا اکلیل الملک صعتر قیسوم اوا یسے روغن
جن میں قوت اور اثر انہیں حشائش کا اور روغن سداب میں عاقرقرحا اور جندبیدستر اور
جاؤشیر کوٹ کر ملا کر استعمال کریں اور تمام بدن میں روغن زیت کو جس میں گندھک
بھی پڑی ہو ملیں اور اگر کمادات قرنفل اور ہال یعنی خیز لوا اور بسباسہ اور جوز بوا اور دج
سے کریں بہت صائب تدبیر ہے اور پاؤں کی مالش روغن حار سے جو بالفعل بھی گرم ہو
اور آب گرم اور نمک سے کریں اور تمریخ مہرہ گردن کی میعہ اور زنبق سے کریں اور
اصل نخاع یعنی سر کے چاند پر خرول اوشیح اور جندبیدستر اور فرفیون کی مالش کریں
اوہاں جیدہ میں مسکوت کو یہ روغن مفید ہے کہ قثاء الحمار کا روغن تیار کریں خواہ روغن
سداب یا روغن اسقیل تازہ جو زیت کہنہ میں چالیس دن بھگو کر تیار کیا ہو خواہ زیت میں
پکا کر اسقیل کا اثر نکال لیا ہو اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ روغن زیت کا کسی قسط خواہ مقدار
معین سے لے کر دو اوقیہ اسقیل ڈال کر اس قدر جوش دیں کہ قابل ملنے کے ہو جائے
اور مل کر اس کا اثر نکال لیں اسی طرح روغن عاقرقرحا بھی دونوں طرح سے تیار کریں
یعنی خواہ چالیس روز بھگو کر یا جوش دے کر بنائیں مگر جو روغن کہ اس کا استعمال کرنا
منظور ہو اس میں تھوڑا موم ضرور شریک کریں تا کہ بدن میں کسی قدر ٹھہرے اور بوجہ
چکنائی کے پھسل نہ جائے اور مروخات کی ابتدا دوائے ضعیف العمل سے کرنی چاہیے
اگر ضعیف القوت دوا سے برآمد کار ہو جائے بہتر ہے ورنہ قوت ادویہ کی زیادہ کرنی
چاہیے اور انتقال ضعیف سے بطرف قوی کے بطور مناسب کریں گے اور جب
استفراغ مسکوت کے مادہ کا بذریعہ حقنہ وغیرہ کے ہو چکے پھر کچھ مضائقہ نہیں کہ اس کی
ناک کے قریب ایسی چیزیں لے جائیں جن سے عطسہ پیدا ہوتا ہے خصوصاً کندش

جسے چھکنی کہتے ہیں خواہ اور سعوطات قوی یا قوی روغن اسی قسم کے اور لوہا گرم کر کے ان کے سر پر خود کی طرح رکھنا چاہیے اور سر پر ضمادات محللہ جو اوپر جا بجا مذکور ہو چکے ہیں لگانے چاہئیں اور اگر ممکن ہو ایک پر روغن سوسن اور زیت میں ڈبو کر قے کرائیں خصوصاً اگر اس کے معدہ میں کسی قدر امتلا محسوس ہو خواہ سکتہ سے پیشتر تخمہ ہو چکا ہو کہ ایسے وقت انتفاع قے کا زیادہ ہوگا قے کرانے میں ایک اور قسم کا فائدہ ہے کہ ابکائی اور بہ تکلف قے پر آمادہ ہونے سے سر کے مزاج میں گرمی پیدا ہوتی ہے پس اگر سکتہ برودت اور رطوبت سے عارض ہوا ہے ضرور نفع ہوگا ریاح جو ان کے بدن میں ہوں ان کے اخراج کی تدبیر بھی ضرور ہے کہ ان کے اخراج سے خفت پیدا ہوتی ہے کبھی بہت جلد ان کے منہ میں گول شے داخل کر دی جاتی ہے جیسے مصروع کے واسطے اس کی صفت ہم بیان کر چکے تاکہ حالت سکتہ میں ان کے دانتوں کو ضرر نہ پہنچے جب کسی قدر کیفیت سکتہ کی طاری ہونے لگے اور گمان افاقہ کا ہو واجب ہے کہ تھوڑا سا روغن بید انجیر جو آب سداب میں پختہ کیا ہو بمقدار دو درم کے ہمراہ ماء الاصول کے دیا جائے اور رفتہ رفتہ مقدار میں زیادتی کی جائے تاکہ پانچ درم تک نوبت پہنچے اور اگر استفراغ ممکن ہو بمقدار ایک بندق تریاق خواہ مثرو دیطوس خواہ شلیثا اور انقرویا اور سنجرینا ان کے حلق میں ٹپکایا جائے اور ادویہ مفردہ سے جندبیدستر ایک مثقال ہمراہ ماء العسل خواہ سکنجبین کے اگر پینے کی طاقت ہو بقدر ایک باقلا کے پینے کی چیز مناسب اس کے واسطے تنہا ماء العسل یا اس میں افادیہ بقدر حاجت کے شریک کر کے مناسب ہے پھر جب اور کسی قدر خفت پیدا ہو غرغرے اور عطوسات کا استعمال کیا جائے اور پچھنے پس گردن اور فقرہ پر بھرے ہوئے یا بلا شرط یعنی خالی لگائے جائیں جیسا مادہ ہو اور گہوارہ میں بٹھا کر انہیں بآسانی جھلانا چاہیے اور بعد تین ہفتہ کے حمام کرانا چاہیے اور بروز حمام تمریخ وہاں گرم سے کرنی چاہیے بعد تنقیہ کلی کے ان کے واسطے غرغرہ مفید ہے کہ طبیخ حاشا اور زوفا اور راتنج اور صعتر وغیرہ سرکہ میں جوش دے کر تھوڑا سا شہد ملا کر غرغرہ کرائیں خواہ

آب چقندر میں عاقر قرحا اور مویزج اور حاشا اور سماق جوش دیں اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ فلفل دار فلفل زنجبیل مویزج بورہ ارمنی گل سرخ کو کوفتہ کر کے مُنَقّٰی میں آمیختہ کر کے شیاف تیار کریں اور ان کا استعمال خواہ بطور مضغ اور چبانے کے ہو یا بطور غرغرے کے طبیخ زوفا اور مصطگی میں ملائیں قریب اسی کے فائدہ میں اگر استعمال ہو سکے یہ بھی دوا ہے کہ فلفل اور دار فلفل اور خردل اور فوتنج کا استعمال منجملہ مضوغات کے یہ ہے کہ فوتنج اور مویزج اور فلفل اور مرزنجوش اور خردل کو جدا جدا کر کے خواہ یکجا کر کے چبائیں اور ان میں گل سرخ بھی ملالیں اور سماق کا استعمال پر ضرور ہے اور روح ترکی تنہا اس مرض کو زائل کر دیتی ہے اور اس کی تاثیر بھی قوی ہے اگر ادہان حارہ سے جو قوی التاثیر ہیں تدہین کریں کہ ان سے تقویت روح کی ہوتی ہے یعنی جو روح اعصاب میں ہے ان کو یہ روغن قوی کریں اور جو فضول بہت پرانے نہ ہوں خواہ ان کی تحلیل میں کسی طرح کی درشتی نہ ہونے پائے ان کو تحلیل کریں اس کا فائدہ بھی بہت ہی جیسے روغن سوسن اور اس کے بعد روغن مرزنجوش اور روغن بابونہ اور روغن شبت اور اذخر خصوصاً ایسے روغن کا سر پر ملنا کہ اس تدبیر پر تمام امراض راس میں اعتماد ہے خصوصاً جب ان ادہان میں کسی قدر راتژ اور قوت زوفا اور حاشا اور صعتر وغیرہ کی بھی ہو سکتہ کے مریضوں کی غذا بہ نسبت ارباب صرع کے زیادہ لطیف ہونی چاہیے رائے صائب یہ ہے کہ ان کو ان کی غذا میں فقط روٹی ہو اور انجیر خشک کے ساتھ روٹی کا استعمال بہت اچھا ہے اور بعد کھانے کے کسی مشروب کا استعمال ان کے حق میں نہایت درجہ مضر ہے اور جب رات کو کچھ کھانے کا قصد کریں اس سے پہلے کسی قدر ریاضت خفیف کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور جو اعضا مسترخی ہو گئے ہیں ان کو کسی قدر حرکت دیں اور جب غذا کھا چکیں اس کے بعد بہت جلد سونے کا ارادہ نہ کریں بلکہ اتنا ٹھہریں کہ معدہ سے اتر جائے اور ہضم شروع ہو اس لئے کہ حالت نوم میں بخارات غیر منہضم ایسے اٹھیں گے کہ غذا ہضم سے باز رہے گی اور ہضم غذا صعود کو ایسے بخارات کے منع کرتا

ہے بعض اطبا ایسے مرضا کے حق میں صعتر ہمراہ عدس کے پسند کرتے ہیں اور زبیب اور بادام اور انجیر زداور ازیں قسم اور فوا کا جن کا تنقل ان کے مناسب حال ہے بھی تجویز کرتے ہیں اور شراب جدید ان کو ناموافق ہے کہ اس میں فضول زیادہ ہوتے ہیں اور شراب کہنہ چونکہ سریع النفوذ ہے اور دماغ تک اس کا اثر جلد پہنچ جاتا ہے اور دماغ میں نرمی پیدا ہوتی ہے بلکہ ان کے واسطے ایسی شراب جو نہ جدید ہو اور نہ عتیق بلکہ بین بین ہو درار ہے مسکوت کو جب تپ عارض اس کی تدبیر میں توقف کرنا چاہیے تاکہ حقیقت حال کا انکشاف ہو جائے اور بہتر گھنٹہ یعنی تین شبانہ روز کا انتظار کرنا چاہیے کبھی یہ تپ بطور بحران کے ہوتی ہے اگر اتنی دیر تک توقف کے بعد حال بخوبی معلوم ہو جائے کہ یہ تپ بحرانی نہیں ہے بلکہ کسی ورم خواہ کسی مادہ کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے پس یہ حمی مہلک ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سکتہ اور فالج میں چونکہ مجاری اور منافذ تنگ ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے ادویہ مستفرغ مسہلہ وغیرہ سے خاص مادہ مرض کا استفراغ دشوار ہوتا ہے لہذا ضرر استفراغ کا زیادہ اور فائدہ کم ہوتا ہے یہ سب قواعد اچھی طرح معلوم کرنے چاہئیں۔

فن دوسرا امراض عصب کے بیان میں

اس فن میں ایک ہی مقالہ ہے مقالہ پہلا عصب یعنی پٹھے کا محل نشو اور جگہ پیدائش اور اس کی تقسیم اور شکل اور طبیعت او تشریح یہ سب امور فن کلیات کے فصول اور ابواب مناسب میں مذکور ہو چکے اب ہم امراض عصب کا بیان یہاں پر کرتے ہیں امراض عصب تین قسم کے ہوتے ہیں امراض مزاجی امراض آلیہ اور انحلال فرد جو تفرق اتصال کی قسم خاص ہے بہ نسبت عصب کے پٹھوں کے افعال طبعی اور افعال حس اور افعال حرکت تینوں میں آفت پیدا ہوتی ہے جو محرک سخت اور تند ہیں انہیں احداث امراض عصب میں اتنا زیادہ دخل ہے کہ اور اعضا کے امراض پیدا کرنے میں اتنا دخل ان کو نہیں ہے اس لئے کہ اعصاب خود آلہ حرکات ہیں محرک ضیف کی مثال یہ ہے کہ

مثلاً کسی رسی کو پکڑ کے زور سے کھینچنا خواہ کسی گرانبار شے کو اٹھانا اور اسی طرح جس
حرکت میں تمدید قوی خواہ عصر اور تقبض پیدا ہو وہی مثال محرک قوی اور ضعیف کی ہے
ایسے محرک کے ضرر پر استدلال کی ابتدا پٹھے کے افعال حس اور حرکت سے و نیز اس کی
نرمی اور سختی سے کرتے ہیں اور دماغ کی مشارکت اور فقروں کی شرکت جو عصب سے
ہے اور جو اوجاع عصب میں پیدا ہوتے ہیں و نیز جو مواد کہ عصب سے مخصوص ہیں ان
سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اکثر اور بیشتر وہ علامات جن کے ذریعہ سے احوال دماغ
کی شناخت ہوتی ہے وہی ہیں جو ضرر افعال اور تغیر ملمس سے تعلق رکھتے ہیں اور جب
عصب کے مرض میں اشتباہ ہو کہ رطب ہے یا خشک ہے اس کی شناخت کیفیت عروض
سے کرتے ہیں کہ اگر دفعتۃً عارض ہوا ہے بیشک رطب ہے اور عضو ماؤف کی کیفیت
جذب رطوبات میں بھی ملاحظہ کرتے ہیں خصوصاً روغن کو اگر جذب کرے بلاشک
مرض یابس ہے بشرطیکہ وہ عضو کسی گرمی خارجی سے گرم نہ کیا گیا ہو اور بعد تنقیہ کے
ریاضت کرنی تبدیل مزاج کا افضل طریقہ ہے بشرطیکہ وہ ریاضت مناسب اور خاص
اسی عضو کے ہو جیسے کلیات میں بیان ہو چکا اعصاب کے تنقیہ میں جو حاجت بنظر
تبدیل مزاج کی ہوتی ہے پس اکثر کل مادہ کے استفراغ کی ضرورت اسی وقت ہوتی
ہیا گر مادہ بارد ہو اور ایسے مادہ کے ادویہ مستفرغ قوی دوائیں ہیں جیسے شحم حنظل اور خربق
وغیرہ خصوصاً خربق سفید کے ذریعہ سے جب قے کرائی جائے اور فربیوں اور راتیج اور
سکبینج اور تمام صموغ قویہ اور ایارجات کبار جو قوی ہیں اور استفراغ لطیف واسطے بلغم
کے حمام یابس سے اور ریاضت معتدل سے ہوتا ہے جو دوا یہ عصب کے مزاج کو بدل
دیں ان کا ذکر دماغ کی بحث امراض میں ہو چکا خصوصاً جو چیز کہ اس میں دہنیت ہے
خواہ وہ خود دہن کے اقسام سے ہیں اور اگر چربی کا استعمال کیا جائے سباع اور درندہ
جانوروں کی چربی مفید ہوگی اور روغن ہائے گرم کا عکر یعنی درد جسے ہندی میں تل چھٹ
کہتے ہیں جیسے عکر زیت خواہ عکر روغن بان کہ یہ سب امراض باردہ عصب کے مناسب

ہیں اور اس کی صلابت کو نرم کر دیں گے روغن قسط اور روغن خند قوقی جس کو سکچرا کہتے

ہیں امراض باردہ عصبانیہ کے واسطے خصوصیت رکھتا ہے بعد ان ادویہ کے نطول اور

عصارات بحسب مزاج کے مفید ہیں مگر ان کے قوی ہونے کی زیادہ ضرورت ہے اور

مبالغہ اور اہتمام زائد ان امراض کی تدبیر میں بھی کرنا چاہیے یعنی نفوذ دوا کا زیادہ ہو

خواہ بذریعہ تحلیل کے خواہ تفتیح مسامات کے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر امراض عصب

میں بقصد علاج کے موخر دماغ جو منبث اعصاب ہے اسی کا قصد کیا جاتا ہے سوائے

اس مرض کے جو چہرہ میں ہو اس کے بعد جو عصب عضو مریض کی حرکت پوری کرتا ہے

اس کا قصد کیا جاتا ہے عصب کو بہت سی چیزیں مضر ہیں اور بہت سی چیزیں مفید بھی ہیں

اور اکثر ایسی اشیا کا بیان نقشہ جات ادویہ مفردہ میں ہم کر چکے ہیں اور اس کا اعتبار اس

کے خاص احوال اور امراض میں کیا جاتا ہے جو عصب سے متعلق ہوں جو چیزیں مقوی

اعصاب ہیں مشروبات میں ان کی مثال جیسے دج مربی اور جندبی شراب حب الصنوبر

دماغ خرگوش صحرائی بریان اسطوخودوس خاص کر مقدار شربت ان اجزا کی خواہ فقط

اسطوخودوس کی ایک درہم گولی بنا کر تنہا خواہ ہمراہ شراب عسل کے استعمال کریں اور

ریاضت بدرجہ اعتدال بھی اعصاب کو مفید ہوتی ہے اور ادہان حارہ کی مالش بھی مفید

ہے عصب کو ہے مضرات جیسے جماع بحد افراط اور کثرت کے اور امتلا معدہ پر سونا اور

بہت سرد پانی خواہ برف کا پانی اور بکثرت پانی کا استعمال کرنا اور سکر اور شراب کثیر اس

لئے کہ بوجہ شدت لذع کے مضر ہوتی ہے اور چونکہ استحالہ اس کا طبیعت خل اور سرکہ کی

طرف ہوتا ہے برودت پیدا کر کے مزاج عصب کی منافی ہوتی ہے اسی طرح جو شے

ترش اور نفاخ ہو اور بقوت مبردہ ہو وہ بھی مضر ہے اور کثرت فصد کی بھی ضرر کرتی ہے

ہمارا ارادہ یہ ہے کہ اس مقالہ میں وہ امراض عصب کے بیان کریں جو مزاجی اور سدی

ہوں اور جو اورام اور قروح عصاب میں پیدا ہوتے ہیں ان کا بیان کتاب چہارم میں کیا

جائے گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ آب سرد عصب کو باین وجہ مضر ہے کہ اس کو ہضم

رطوبات سے عاجز کر دیتا ہے اور جب ہضم رطوبات نہ ہو ویسی ہی خام بلانضج باقی رہتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ غاریقون مقوی عصب ہے اور اس میں تسخین پیدا کرتی ہے اور تنقیہ فضول عصب بھی کرتی ہے فصل پہلی فالج اور استرخا کا بیان لفظ فالج کا اطلاق کبھی بلا قید اور بدون تخصیص کے ہوتا ہے اور کبھی تخصیص بطور محقق ہوتا ہے مطلق فالج سے مراد استرخاء کسی عضو کا ہوتا ہے کسی جانب میں ہو خواہ طرفین میں اور مخصوص فالج وہی ہے کہ ایک جانب میں بدن کے سر سے پاؤں تک جتنے اعضا طولا واقع ہیں سب میں استرخا واقع ہو اور اسی خاص قسم سے فالج کے ایک قسم وہ بھی ہے کہ اس کی ابتدا گردن سے ہو اور چہرہ اور سر میں کچھ آفت نہ پہنچے اور دونوں صحیح ہوں اور ایک وہ قسم ہے از سرتا پا کوئی آفت سے محفوظ نہ ہو اور زبان عرب اور ان کے محاورہ میں لفظ فالج کے یہی معنی ہیں جو پچھلے ہیں اس لئے کہ لفظ فالج کی مشتق فلج سے ہے اور اس کے معنے دو حصہ برابر کرنا خواہ تنصیف کرنے کے ہیں جب فالج کے معنے مطلق استرخا کے مراد ہوں کبھی اس سے وہ بھی قسم مراد ہوتی ہے کہ دونوں شق میں بدن کے عام ہو سوائے ان اعضائے سر کے کہ اگر ان میں آفت ہوتی ہے پھر سکتہ میں اور اس میں کچھ فرق نہ باقی رہتا ہے اسی طرح مطلق فالج کی ایک وہ بھی قسم ہے کہ ایک ہی انگلی میں ہو جائے یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ حس اور حرکت کا بطلان اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ روح حساس اور محرک کا نفوذ اور پہنچنا بطرف اعضا کے بند ہو جائے خواہ پہنچنا روح کا بند نہ ہو مگر اس عضو میں ایسا فساد ہو کہ اثر اس روح کا قبول نہ کر سکے اور فساد مزاج عضو کا کبھی بوجہ حرارت کے ہوتا ہے اور کبھی بوجہ برودت کے بھی ہو جاتا ہے خواہ رطوبت کا غلبہ یا خشکی کی زیادتی سے فساد عضو میں پیدا ہوتا ہے لیکن افراط حرارت اگر کسی عضو میں ہو شاید مانع حس اور تاثیر روح کو بدرجہ غایت نہ ہو گی جیسے ارباب ذبول او موقوقین کی کیفیت مشاہدہ میں آتی ہے کہ باوجودیکہ حرارت ان کے اعضائے اصلی میں بدرجہ غایت ہوتی ہے تاہم ان کی حس اور حرکت باطل نہیں ہوتی اور یہی صورت

غلبہ یبوست کی بھی ہے کہ مانع حس اور حرکت اور قبول تاثیر روح کی نہیں ہوتی ہاں غلبہ برودت اور رطوبت البتہ اگر مزاج میں کسی عضو کے ہو اکثر مانع حس وحرکت ہوگا اور یہ بات از روئے دلیل کے بھی چنداں بعید نہیں ہے اس لئے کہ برودت مزاج روح کی ضد ہے اور روح میں تخذیر پیدا کرتی ہے اور رطوبت چونکہ عضو مرطوب الزاج کو آمادہ بلادت اور کندی پر کرتی ہے بایں وجہ مانع حس وحرکت ہوگی اگرچہ ضد مزاج روح کی نہیں ہے اب یہ امر محقق ہوگیا کہ بعض اسباب بطلان حس اور حرکت سے غلبہ برودت اور رطوبت ساذجہ کا ہے جو بلا مادہ ہو مگر ایسی برودت اور رطوبت کے ضرر کی تلافی میں فقط تسخین کافی ہوتی ہے اور شاید برودت اور رطوبت ساذج تمام بدن میں عام نہیں ہوتی خواہ شق واحد میں ہو اور دوسری جانب میں نہ ہو بلکہ اگر ایسی برودت اور رطوبت پیدا ہوگی فقط ایک ہی عضو میں پیدا ہوگی گمان غالب یہ ہے کہ جو فالج اور استرخا اکثر پیدا ہوتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ احتباس روح کا ہو جائے اور احتباس روح بسبب انسداد اور احتراق مسام کے اور بند ہو جانے ان معامات کے ہوتا ہے جن کی راہ سے روح بطرف اعضا کے پہنچتی ہے او منشاء اس انسداد کا قطع یا کٹ جانا ہتا ہے پھر انسداد کبھی بطریق انقباض مسام کے ہوتا ہے اور کبھی اس طرح پر کہ خلط آ کر مسامات میں راہ کو روک کر مانع نفوذ ہوتی ہے اور کبھی دونوں باتیں جمع ہو جاتی ہیں اور یہ اجتماع ورم میں پیدا ہوتا ہے پس سبب استرخا اور فالج کا جو انقطاع آمد وشد روح کا اعضا سے کرتا ہے یہی ہے انقباض مسام میں پیدا ہو اور امتلا مادہ مسامات میں ہو جائے خواہ ورم اور انحلال فرد عارض ہو اور اگر انسداد آمدہ شد روح کی بوجہ بندش سخت کے جو بدن کے اوپر کی جانب ہو پیدا ہو اس جہت سے جو استرخا اور بطلان حس وحرکت عارض ہوتا ہے وہ ایک امر عارضی ہے اور فقط بندش کے کھل جانے سے اس کا زوال ہو جاتا ہے اور زیادہ تدبیر خواہ علاج کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اور کبھی استرخا خواہ انقطاع مذکورہ بوجہ انضغاط شدید کے عارض ہوتا ہے جیسے بروقت ضربہ اور سقطہ کے تنگی مسامات

میں پیدا ہو خواہ اگر فقرات بدن کے کسی طرف جھک جائیں اور مائل ہو جائیں یا کسی ایک جانب کے فقرات ٹوٹ جائیں داہنی طرف کے خواہ بائیں جانب کے پس اسی وجہ سے اس عصب میں انضغاط اور تنگی پیدا ہو جو ان فقرات سے نکلا ہے مگر یہ انضغاط بطور تمدید کے پیدا ہو گا نہ یہ کہ ضغطہ پیدا ہو اس لئے کہ فقروں کے ملنے کی صورت یہ ہے کہ دونوں طرف پیش اور پس مخارج عصب پر نہیں ہیں کیونکہ مخارج عصب جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے جہت پیش اور پس سے نہیں ہیں کبھی انقباض مسام بوجہ غلیظ ہو جانے جو ہر عضو کے پیدا ہوتا ہے جو امتلائے خادیعنی مانع نفوذ روح ہے اس کا وجود بوجہ ایسے مواد رطب اور سیال کے ہوتا ہے جس سے عضو معلوم بھیگ جاتا ہے اور اس کے بھیگنے اور تر ہونے کے بعد یہ مادہ شگافوں میں عصب کے جاری ہوتا ہے خواہ مبادی اعصاب میں اور اعصاب کے شعبوں میں پہنچ کر ٹھہر جاتا ہے اور جس راہ سے روح کی آمد و رفت ہے اسے بند کر دیتا ہے ورم کا حال بھی ایسا ہی ہے کہ جب کبھی منابت اعصاب یعنی مقام روئیدگی میں پٹھوں کے عارض ہو خواہ جو شعبہ اعصاب کے ہیں ان میں پیدا ہو اس جہت سے منافذ بند ہو جائیں پٹھے کے کٹ جانے کی یہ کیفیت ہے جو پٹھا طول میں قطع ہو جائے اس سے کسی طرح کا ضرر حس اور حرکت کو نہیں پہنچتا او اگر عرض میں عصب مقطوع ہو حس و حرکت کو مانع ہو گا انہیں اعضا کی جو کسی شق میں جسم کے واقع ہیں اور ان اعضا کی جو مجاری متصل درمیان عضو مذکور اور لیف مقطوع کے ہیں انہیں مجاری کے ماؤف ہونے سے حس و حرکت باطل ہو گی اب اس جگہ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نخاع کا حال دو حصوں میں منقسم ہونے کا مثل دماغ کے ہے اگر چہ حس کو تمیز اس انقسام کی نہیں ہے اور کیونکر تقسیم نخاع کی دو حصوں میں نہ ہو حالانکہ نخاع بھی دماغ کی دونوں قسم سے اگتا ہے اور شے واحد کے دو منبت نہیں ہو سکتے اور جب نخاع کے دو حصہ ثابت ہوئے پھر کیا بعید ہے کہ ایک حصہ کی بوجہ قوت اور کمی استعداد قبول مادہ مرض کے طبیعت حفاظت صحت پر کرے اور دوسرا شعبہ خواہ حصہ نخاع کا جو

ضعیف ہو خواہ اس میں قبول مواد کی لیاقت زیادہ ہو اسی طرف مادہ کو گرائے اور اسی طرح یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ صدمہ ضربہ اور سقطہ کا ایک شعبہ میں نخاع کے پہنچے خواہ جو شعبہ اس حصہ سے دماغ کے متصل اور قریب ہو جدھر فضلہ دماغی مجتمع ہے اور بوجہ اس قریب کے اسی شعبہ کی طرف طبیعت دفع فضول دماغی کرے عاقل کو سزاوار نہیں ہے کہ فالج کے مادہ کا اختصاص ایک ہی شق بدن میں خیال کر کے تعجب کرے اور اس لئے کہ طبیعت کو باذن اپنے خالق تعالی شانہ کے ایسی قدرت ہے کہ اس سے باریک تر امور میں تمیز اور امتیاز کر لیتی ہے اور جس شخص کو وہ قواعد اور احکام جو فن کلیات میں از قسم تصرفات طبعیہ ہم نے بیان کئے ہیں خصوصاً ادویہ مختلف التاثیر میں جو فعل طبیعت کا مذکور ہوا ہے بخوبی یاد ہوں وہ کبھی اس مادہ کی ریزش سے ایک جانب میں سوائے دوسری جانب کے متعجب نہ ہو گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر مادہ رطب بطرف اطراف کے بوجہ غلبہ حرارت کے انہیں اطراف پر گرتا ہے خواہ بوجہ کسی حرکت ناگہانی کے از قسم خوف یا بیتابی اور غضب اور حزن اور غم کے یہ مادہ دفع ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر آفت خواہ مادہ جو مورث فالج ہو کسی پوری شق میں بطون دماغ کے پورا ممتلی ہو اس سے جس شق میں بدن کے یہ مرض پیدا ہو گا تمام شق اور جانب کو ماؤف کرے گا اور چہرہ کی شق بھی ماؤف ہو جائے گی اسی طرح اگر مجاری شق واحد میں دماغ کے یہ مادہ موجود ہو جب بھی یہی صورت ہو گی اسی طرح دونوں جانب میں بطون دماغ کے خواہ دونوں شق کے مجاری میں یہ مادہ ہو سکتہ پیدا ہو گا پھر اگر یہ مادہ نزدیک منبت نخاع کے ہو تمام بدن مفلوج ہو گا اور اعضائے وجہ مفلوج نہ ہوں گے اور بیشتر باوجود مفلوج ہونے کے جلد میں سر کے خدر بھی پیدا ہوتا ہے بشرطیکہ نفوذ حس ممتنع ہو اس واسطے کہ سر کی جلد میں عصب حساس عنق سے آتا ہے جیسا کتاب اول کے فن تشریح میں بیان ہو چکا اور منبت نخاع کی کسی شق میں یہ مادہ ہو اس شق میں بدن کے تمام و کمال مرض پیدا ہو گا سوائے چہرہ کے اور اگر منبت عصب سے اتر کے یہ مادہ ہو اور

مستغرق ہو یعنی بخوبی ہو خواہ ایک ہی شق میں اس مقام کے ہو اور مستغرق نہ ہو اس وقت استرخایا فالج اس عصب میں اس شق کے ہو گا جو متصل اس ملام کے ہے اور اگر منبت عصب میں نہ ہو بلکہ یہ مادہ کسی عصب میں ہو فقط وہی عضو مفلوج یا مسترخی ہو گا جو اس عصب سے خاص ہے بشرطیکہ تمام عصب میں مادہ ہو اور اگر یہ مادہ نصف میں عصب کے خواہ کسی حصہ میں مجموع عصب کے ہو استرخا اور فالج اسی قدر حصہ میں مجموع عصت کے ہو استرخا اور فالجاسی قدر حصہ میں عضو کے ہو گا جس سے قوت حرکت کی اس عضو کو ماؤف میں آئی تھی اور اب بوجہ مادہ خواہ انحلال فردیا ورم اس حرکت میں نقصان پڑ گیا ہے بعض قسم فالج کی بطور بحران مرض قولنج کے ہوتی ہے اور اکثر ایسے فالج میں حس باقی رہتا ہے اس لئے کہ یہ مادہ اعصاب حرکت میں ہوتا ہے اور اعصاب حس میں نہیں ہوتا بعض اوائل اطبا نے ذکر کیا ہے کہ جب قولنج بعض شق میں شتیں جسم سے عام ہوا کثر قاتل ہوتا ہے اور اگر کسی کو نجات ایسے پولنج سے ملتی ہے فقط اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ فالج سے بحران ہو اوطبیعت اس مادہ قولنج کو جس کی روائت امعا تک آتی تھی بطرف خارج کے دفع کرے اور چونکہ غلظ اس مادہ میں زیادہ ہوتا ہے اور بذریعہ عرق اور پسینہ کے باہر نہیں نکل سکتا لہذا اعصاب میں پوشیدہ ہو کر فالج پیدا کرتا ہے اور اکثر ایسے فالج میں حس بحال خود ثابت رہتا ہے ایک فالج کی قسم وہ بھی ہے جس سے بحران امراض حادہ کا ہوتا ہے کہ مادہ کا انتقال بطرف اعصاب کے ہوتا ہے اور یہ بحران اس وقت ہوتا ہے کہ طبعیت بوجہ ضعف کے جو بنظر بیس مریض خواہ ضعف مرض کے قادر استفراغ تام پر نہ ہو اس وقت دفع ناقص کر کے فالج وغیرہ پیدا کر دیتی ہے اکثر فالج کے عروض کا زمانہ بروقت شدت برودت کے فصل زمستان میں ہوتا ہے اور کبھی فصل ربیع میں بھی فالج عارض ہوتا ہے بجہت کثرت نوازل کے جوان کے سروں سے دفع ہوتے ہیں اور نوازل کی کثرت کا سبب یہ ہے کہ مزاج جنوبی رطوبات سے سروں کو پر کر دیتا ہے نبض مفلوج کی ضعیف بطی متفاوت

ہوتی ہے اور جب قوت کو مرض گھٹا دے اس وقت ضعف اور تواتر بھی پیدا ہوتا ہے اور معہذا نبض میں فترات غیر منتظم پیدا ہوتے ہیں بول مفلوج کا اکثر اوقات ابیض اور زیادہ سرخ ہو جاتا ہے جب کبد میں اس قدر ضعف پیدا ہوتا ہو کہ تمیز خون کی مائیت نہ کر سکے خواہ رگوں میں بوجہ ضعف کے جذب خون کی قوت باقی نہ رہے یا کوئی درد ہمراہ فالج کے پیدا ہو یا کوئی اور مرض اس کے ہمراہ لاحق ہو کبھی مفلوج کی جانب صحیح ایسی گرم ہوتی ہے جیسے آگ بھڑک رہی ہے اور شق مفلوج اتنی سرد ہوتی ہے گویا کہ برف ہو رہی ہے اور شق بارد کی نبض ساقط معلوم ہو گی جیسا کہ قاعدہ برودت یہی ہے کہ مانع حرکت ہوتی ہے اور بیشتر یہ برودت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ اس طرف کی آنکھ چھوٹی پڑ جاتی ہے اگر اعضائے مفلوج کی رنگت مثل صحیح اعضا کے ہو اور زردی اعضا میں پیدا ہو جائے اور نہ زیادہ ضمور اور لاغری عارض ہو اس کی صحت کی امید زیادہ ہے بہ نسبت اس کے کہ اگر رنگ زرد ہو جائے خواہ عضو مفلوج لاغر ہو جائے کبھی انتقال بطرف فالج کے سکتہ اور صرع اور قولنج اور اختناق رحم اور تپ حمیات اورام سے بھی بطور بحران کے ہوتا ہے اور جو فالج فقیرون کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے عارض ہو اکثر مہلک اور قاتل ہوتا ہے اور جو فالج ایسے صدمہ سے عارض ہو جس میں عصب زیادہ کوفتہ نہ ہو جائے وہ بھی کبھی زائل ہو جاتا ہے اور اگر زیادہ کوفتہ ہو جائے امید صحت کی نہیں ہوتی اور جس قسم میں امید صحت کی ہو ابتدا میں اس کا علاج کرنا چاہیے اور انبساط مادہ فالج کا طرف سکتہ کے اور مادہ سکتہ کو بطرف فالج کے سکتہ کی فصل میں ہم بیان کر چکے علامات جو فالج بوجہ التوائے عصب خواہ سقطہ اور پر بہ یا قطع عصب کے ہو اس پر دلالت سبب کی یہی ہے کہ دفعتہً عارض ہوتا ہے اور کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی اور جو قبول اثر علاج کرے یقین کرنا چاہیے کہ قطع عصب سے پیدا نہیں ہوا ہے بلکہ ورم وغیرہ سے عارض ہوا ہے اور اگر بسبب ورم گرم کے فالج عارض ہو اس کی علامت یہ ہے کہ تمدد اور وجع اور تپ بھی ہو گی اور اگر ورم صلب سوداوی سے ہو لامسہ سے دریافت ہو گیا اور عصب میں ایک

بستگی بخوبی محسوس ہوگی اور اگر درد قبل از عروض فالج کے ہوا ہو پس اکثر یہ بعد ضربہ اور سقطہ اور السوا اور ورم حار کے ہوتا ہے اور اگر ورم رخو اور نرم سے عارض ہوا ہے اس پر استدلال شاق اور دشوار ہے لیکن جمیع احوال میں خفیف درد اور خدر اور تپ نرم سے خالی نہیں ہوتا اور جب زیادہ حرکات خواہ اغذیہ منافی کا استعمال ہوتا ہے کمی بیشی درد میں پیدا ہوتی ہے اور دفعتہً ایسا فالج عارض نہیں ہوتا ہے اور ان سب امور کے بعد ایک شناخت یہ بھی ہے کہ بیمار کو بروقت ارادہ حرکت کے اسی مقام متورم میں ایک مانع حرکت کا دفعتہً محسوس ہوتا ہے جو فالج بوجہ کسی رطوبت فاش اور کھلی ہوئی کے پیدا ہو مریض کو احساس سبب کا بخوبی عضو مفلوج میں ہتا ہے اور جو فالج بوجہ غلاظت عصب کے پیدا ہو اس پر دلیل یہ ہے کہ اگر بہ تکلف خود بیمار اس عضو میں قبض پیدا کرے یا کوئی اور قبض پیدا کرے پھر اس عضو کا پلٹنا اور بطرف انبساط اور استرخا کے رد کرنا بہت دشوار ہوتا ہے اور اعضا بدن کے اس قدر رم نہیں ہوتے جیسے فالج مطلق میں نرم ہوتے ہیں اور اگر مادہ فالج میں خون بھی داخل ہے اوداج کی پری اور عروق اور چشم کی کیفیت اس پر دلیل ہوگی اور نبض میں بھی امتلا زائد پایا جائے گا اور سب دلائل کثرت خون کے جو مکرر مذکور ہو چکے موجود ہوں گے اگر مادہ رطوبت سے تنہا فالج پیدا ہو سپیدی رنگ کی اور ترہل اس پر دلیل ہوگا اور اگر قولنج کے بعد خواہ حمیات حادہ کے فالج عارض ہو اس پر خود یہی امراض دلیل ہوں گے اور اگر سبب فالج کا سوء مزاج ساذج بلا مادہ ہے بارد ہو خواہ رطب وہ بھی دفعتہً عارض نہ ہوگا ورنہ اور علامات مادی اس وقت پائے جائیں گے اور بذریعہ لمس کے اس پر حکم قطعی کریں گے خواہ اور اسباب موثر جو عضو خاص میں موجود ہوں گے ان سے استدلال کیا جائے گا بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر لڑکا کا پیشاب برنگ سبز کرے یہ رنگ منذر فالج یا تشنج کا ہوتا ہے معالجا تو اجب ہے کہ پانچوں امراض عصب یعنی خدر اور تشنج اور رعشہ اور فالج اور اختلاج میں قصد اصلاح موخر دماغ کا رہے اور بعجلت استعمال ادویہ قوی کا اوائل مرض میں نہ کرنا

چاہیے یعنی چہارم اور ہفتم تک قوی دوا کے استعمال میں تاخیر مناسب ہے اور اگر مرض قوی دو روز چہاردہم تک بھی تاخیر مناسب ہے اور اس زمانہ میں اقتصار ادویہ ملطفہ پر کہ جن سے تلئین حاصل ہو اور اسہال بذریعہ حقنہ کے اس زمانہ میں بے خطر ہے اور بعد اس زمانہ کے استفراغ مادہ کا بذریعہ مستفر غات قوی کے کریں غذائی تدبیر یہ ہے کہ اول ظہور میں اس مرض کے مفلوج کو ماء الشعیر اور ماء العسل دو دن خواہ تین دن دینا چاہیے اور اگر قوت متحمل ہو روز چہاردہم تک اسی پر اکتفا کریں اور اگر تحمل دشوار ہو سبک اور خفف گوشت طائروں کا کھلائیں اور بھوکا رہنا مریض کا زیادہ ملحوظ خاطر رہے اور خشک غذا پر زیادہ خوگر کریں اور بعد غذا کے پیاسا دیر تک رکھیں اور لب صنوبر کبار سے تنقل کرنا بالخاصیت ان کو مفید ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ پانی ان کے حق میں شراب سے زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ شراب کا نفوذ اعصاب میں زیادہ ہوتا ہے اور زیادہ مقدار شراب کی بیشتر ترش ہو کر مزاج سرکہ کا پیدا کرتی ہے اور سرکہ اعصاب کو سب چیزوں سے زیادہ مضر ہے جو فالج بوجہ التواء اور انضغاط کے عارض ہو اس کا علاج جیسا ہم باب التوا میں آ   ئندہ اوراق میں لکھتے ہیں کرنا چاہیے اور اگر بوجہ ضربہ اور سقطہ کے فالج پیدا ہو اس کا علاج دشوار ہے اور بہر حال بروقت معالجہ کے اس کا خیال کرنا چاہیئے کہ اس چوٹ سے التوا حادث ہوا یا ورم خواہ جذب مادہ کسی مقام خاص میں ہو گیا ہے اور جو ضررثابت ہو اسی کا علاج کرنا چاہیے جیسا اس کا علاج واجب ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسے فالج میں دوا کو مقام ضربہ اور خاص چوٹ کی جگہ پر رکھیں اور جہاں سے اس پٹھے کا مبدا ہے جو اس عضو مفلوج تک آیا ہے اسی مبدا پر دوا لگائیں اور خاص عضو مفلوج پر لگانا دوا کا کچھ اتنا نافع نہیں ہوتا کہ اس کا نفع بقدر معتد بہ ظاہر ہو البتہ منابت اعصاب یعنی جہاں سے یہ پٹھے اگے ہیں ان مقامات پر دوا لگانا مفید ہے کیسی ہی دوا کیوں نہ ہو خواہ مقصود اس سے ورم کو منع کرنا ہو خواہ ارخا اور ڈھیلا کرنا خواہ تسخین اور تبدیل مزاج اس سے مطلوب ہو اور بیشتر قریب عضو ضرب

رسیدہ خواہ عضو مفلوج اور متورم کے جب تحلیل شروع ہو پچھنے لگانے کی ضرورت ہوتی ہے کہ خون کو دوسری طرف جذب کرلیں خواہ ظاہر بدن کی طرف خون نکل آئے اگر سبب فالج کا استرخا عصب ہو اور فالج حقیقی یہی ہے اس کا علاج بعد تدبیر مشترک کے جو اوپر بیان ہو چکا یہ ہے کہ استفراغ مادہ بموجب طرق مذکورہ بالا جو مواد رقیق کے استفراغ کے بارہ میں گزر چکے ہیں کریں اور کچھ زیادتی اور کمی اس میں جائز نہیں ہے سب سے زیادہ نافع ان کے مادہ کے استفراغ کے واسطے حب فربیون اور حب بیمار ستانی اور حب شیطرج اور حب منتن اور ایارج ترمس ہے اور خربق سفید کا جرم خواہ عصارہ مولی اس کا اثر بھگونے کے ذریعہ سے شریک کریں اسی طرح تمام مقیات مفلوج کو نافع ہیں اور کبھی اس کے علاج میں تدریج کرتے ہیں کہ رفتہ رفتہ ایک دانگ تریاق سے شروع کر کے تھوڑا تھوڑا روز بڑھاتے ہیں مگر ایک درہم سے زیادہ مقدار نہ دینی چاہیے اور کبھی کندر مقشر اور شکر بھی تریاق میں شریک کرتے ہیں اور کبھی سکنجبین اور جاؤشیر مسلم شراب العسل میں بمقدار ایک باقلا کے دیتے ہیں اور یہ دوا ان کو زیادہ نافع ہے اور واجب ہے کہ حقنہ ہائے قوی سے ان کا تنقیہ کیا جائے اور شیافات قوی کا حمول کریں اور ان کے مواد کا امالہ بطرف اسفل جس طرح ممکن ہو کیا جائے اور فقرات پر تمریخ اوہان قویہ کی بھی ضرور ہے اور مروخات حارہ از قسم اوہان اور ضمادات کے خواہ ایسے ضمادات کہ ملتے ملتے سرخی جلد میں پیدا ہو اور ان کا ذکر مکرر ہو چکا ہے خصوصاً یہ مالش اس وقت پر ضرور ہے جب حس میں بطلان واقع ہوا ہو اور ربیخ سوسن نہایت عمدہ دوا ہے اور سرخی اس طرح جلد میں پیدا کرنی چاہیے کہ دوا کے ملنے سے جلد سرخ ہو جائے اگر عضلہ کے سرے پر خالی پچھنے لگائے جائیں اور بلا شرط ہوں یہ بھی تدبیر نافع ہے لیکن اس تدبیر کا وقت استفراغ مادہ ہے تاکہ عقل میں تسخین پیدا ہو جائے اور کبھی محجمہ یا شرط کی بھی ضرورت ہوتی ہے لیکن پچھنے ایسے چاہئیں کہ منہ ان کے تنگ ہوں اور بہت سی آگ میں گرم کیے جائیں اور زیادہ زور سے چوسنا چاہیے اور بعد چوسنے کے

جھٹ پٹ چھڑا لینا چاہیے اور استعمال محجمہ کا ہو چاہیے کہ مختلف مقامات میں وضع محاجم کیا جائے اگر استرخا مقامات کثیرہ میں ہو اور متفرق مقامات جسم کے مسترخی ہوں اور اگر زیادہ مقامات میں استرخا ہو پھر ایک مقام پر وضع محاجم کافی ہوگا اور بعد پچھنے اکھاڑنے کے زفت رومی اور صمغ صنوبر کا استعمال کرنا چاہیے اور ضمادات حار جن سے تحمیر جلد کی ہوتی ہے جیسے آروشیلم جسے ہندی میں من منا کہتے ہیں خواہ آروبخ سوسن شہد ملا کر خواہ ضماد خردل کا بھی نافع ہے اور جو ضماد مستعمل ہو جب اس کی قوت ضعیف ہو جائے پھر از سر نو بدل کر دوسرا استعمال کریں تا ایکہ عضو مفلوج سرخ ہو جائے اور آبلہ سے نمودار ہوں اور ضماد شیطرج کا بھی نفع عظیم پہنچاتا ہے اور یہ ضماد نزدیک اکثر اطبا کے ثافیسا اور خردل کے ضماد سے بے پروا کرتا ہے اور ضماد زفت کا بھی نافع ہے خصوصاً اگر نطرون اور کبریت شریک ہو مالش روغن زیت اور نطرون اور میاہ کبیرتی اور آب دریا کے بھی مفید ہے اور نطول ایسے جو ملطف ہوں اور اگر جس میں ضعف ہو اکثر ضماد قوی مضر ہوتا ہے گو عضو ماؤف کو حس اس ضرر کا نہ ہو اور اس کا ضرر اس قدر آفت برپا کرتا ہے کہ قرحہ شدیدہ پیدا ہوتا ہے با ین لحاظ ضرور ہے کہ اس سے احتراز کریں اور اثر ضماد کی کیفیت میں تامل کرتے رہیں جب سرخی پیدا کر دے اور جلد پھول جائے ایسی سرخی کے ساتھ کہ جلد سے تجاوز کر کے وہ سرخی اندر جلد کے نہ پہنچے اور اگر بہ نرمی دبائیں وہ سرخی متفرق ہو جائے اور اس جگہ سپیدی آجائے خواہ سرخی جلد سے زیادہ بطرف داخل کے نہ پہنچے کہ دبانے سے سرخی الگ نہ ہو اور اپنی جگہ باقی رہے اور گرمی بھی اس مقام کی بخوبی ظاہر ہو اس وقت ٹھہر جانا چاہیے اور مالش سے ہاتھ روک لینا مناسب ہے اس کی شناخت کا طریقہ یہ ہے کہ تبدیل ضماد کی ہر وقت کرتے رہیں اور حالت جلد کا امتحان کیا کریں اگر مشاہدہ کیفیت سے ٹھہر جانا مناسب معلوم ہو مالش ترک کریں اور اگر ضرورت اعادہ کی ہو دوبارہ ضماد کریں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نکچھکنی پیس کر ان کی ناک میں پھونکنا بہت نافع ہے اسی طرح جو دوا ایسی ہو کہ

اس سے چھینک پیدا ہو کہ اس کے ذریعہ سے تنقیہ دماغ کا ہوتا ہے اور جو مادہ مورث مرض ہے اس کی توجہ بطرف جہت مفلوج کے رک جاتی ہے اور پرانی شراب بمقدار قلیل بہت نافع ہے جملہ امراض عصب کو اور مقدار کثیر نہایت درجہ مضر ہے اور استعمال وج ترکی کا جو مربی ہو بھی نافع ہے اسی طرح رفتہ رفتہ ایارج کا استعمال جس میں جند بیدستر ہم وزن کی بھی شرکت ہوتا اینکہ نوبت پانچ درہم مجموع ایارج اور جند بیدستر کے ہمراہ دس درہم ماء العسل کے پہنچے اسی طرح استعمال روغن بید انجیر کا ہمراہ ماء الاصول کے زیادہ نافع ہے بعض اطبا نے علاج فالج کا اسی طرح کیا کہ ہر روز ایک مثقال ایارج کو ایک مثقال فلفل کے ساتھ کھلایا اور شفا حاصل ہوئی یہ بھی واجب ہے کہ جب اس قسم کی ادویہ کا استعمال کریں پھر اس کے بعد پانی ہرگز نہ پلائیں تا کہ دوا معدہ میں تا دیر باقی رہے اور کبھی بوجہ ترک آب کے پوری ایک دن ایک دوا باقی رہتی ہے اور بعد از مانہ کے اس کا اثر ظاہر ہوا ہے اور کبھی شب کو ایک مثقال فلفل ہمراہ ایک مثقال جند بیدستر کے بھی استعمال کراتے ہیں مگر اس مرض کے واسطے تریاق اور مثرودیطوس اور شلیثا اور خصوصاً انقروبا سے بڑھ کر کوئی دوا مفید نہیں ہے اور حلتیت بھی زیادہ نفع کرتی ہے خواہ بطور مشروب کے مستعمل ہو یا ضماد کریں خصوصاً ایک دن دو مرتبہ استعمال کریں اور رتہ یعنی بندق ہندی بھی عجیب النفع ہے اور جب دوا کی وجہ سے عضو میں قابلیت حس وغیرہ کی پیدا ہو جائے خواہ دوا کا حس کرنے لگے اس وقت ریاضت عضو کی بھی ضرور ہے اور اسے سمیٹنا اور پھیلانا بھی چاہیے تا کہ پوری عافیت عود کرے اور کبھی گرمی پہنچانے خواہ تپ آ جانے سے بھی ان کو نفع پہنچتا ہے اور چلا کر کچھ پڑھنا اور زور سے ادائے حروف اپنے مخارج سے کرنا یہ بھی مفید ہوتا ہے اور بعد استفراغ کے بشرطیکہ اس سے فائدہ بھی ظاہر ہو حمام یابس کا استعمال زمانہ طولانی تک کرتے ہیں یعنی دیر تک اس میں ٹھہرتے ہیں خواہ میاہ حمات میں سکون اختیار کرتے ہیں اور آخر کار بعد استفراغات مفیدہ کے جب تحلیل بقایائے مواد کی ضرورت ہو

چاہیے کہ فقط محللات ملینہ سے تدبیر نہ کی جائے بلکہ کچھ ایسے بھی اجزا ہوں جن میں کسی قدر قبض بھی ہو اسی واسطے چاہیے کہ تحلیل آب انیسون اور میعہ اور اذخر اور جند بیدستر وغیرہ اجزائے حارہ قابضہ سے کریں اور جو فالج بعد قولنج کے پیدا ہو اس میں وہ دوا جو بشرکت جوزردی بنائی جاتی ہے نافع ہے اور اس کا نسخہ قرابا دین میں لکھا ہے اور جوادہان زیادہ قوی نہ ہوں اور بہت سے اجزا سے ان کی ترکیب نہ ہو وہ نافع ہیں جیسے روغن سوسن اور روغن ناردین اور روغن بید انجیر اور روغن نرگس اور روغن زنبق اور روغن جوز رومی کا اس مرض میں مجرب ہو چکا ہے اور اسی طرح روغن نرجس جو صمغ بلادر نسخہ سے مرکب ہو کہ یہ بھی نافع ہوا ہے بالخاصہ اور ایک جماعت کثیرہ کو نفع ہوا ہے ایسی تدبیر سے جو مقوی اور مبرد ہو اور ریزش مادہ کو منع کرے اور اگر اس مرض کا علاج اجزائے حارہ سے کریں ضرور زیادتی مرض میں ہو جاتی ہے وجہ اس کی یہی ہے کہ مادہ رقیق میں بوجہ اجزاء حارہ کے انبساط ہوتا ہے اور اگر اجزائے باردہ سے تدبیر کریں قوت عضو کی بوجہ برودت کے زیادہ ہو کر حجم مادہ کا صغیر ہو جاتا ہے اور چھوٹا ہوتے ہوتے تلاشی او فنا کی نوبت پہنچتی ہے تسخین زائد میں بہ نسبت ان بیماروں کے مبالغہ مناسب نہیں ہاں اس کی احتیاج ہے کہ ان دواؤں میں کسی قدر قوت اور اثر مثل بابونہ اور اکلیل الملک مرزنجوش نعناع اور فوتنج کا ہو اور دیگر ادویہ خفیف الحرارت مثل انہیں ادویہ کے بمقدار قلیل شریک رہیں اور جن ادویہ میں تھوڑی سی تبرید ہے مثلاً رب السوس تخم کاسنی وغیرہ وہ بھی مستعمل رہیں ایسی چیزیں اگر مستعمل رہیں گی خوب مفید ہوں گی جو فالج قطع عصب سے عارض ہو اس کا علاج یقیناً محال ہے اور جو فالج برودت مزاج سے پیدا ہو مسخنات معروفہ سے تبدیل مزاج کرنی چاہیے اور جس شخص کے مزاج میں یہ برودت بوجہ کثرت استعمال پانی کے ہوئی ہو چاہیے کہ استعمال حمام یابس کا کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر فالج کے ہمراہ حمی بھی عارض ہو پہلے علاج تپ کا کریں گے اور سکنجبین ہمراہ گلقند کے ایسے وقت بہت عمدہ دوائے نافع ہے کہ

دونوں مرض کے مناسب ہے فصل دوسری تشنج کے بیان میں تشنج ایک مرض عصبی ہے کہ عضل اپنے مبادی کی طرف متحرک ہونے کو چاہتا ہے پھر اس کا انبساط اور پھیلنا نہیں ہوسکتا پھر ایسے وقت کبھی اسی حال پر باقی رہ جاتا ہے اور کبھی بآسانی اس کا پلٹ کر پھیلنا ممکن ہوتا ہے جیسے جمائی اور ہچکی میں یہی کیفیت عارض ہوتی ہے اور سب تشنج کا کبھی کوئی مادہ ہوتا ہے اور کبھی کوئی غیر مادہ ہوتا ہے مثلاً حرارت خواہ یبس اور مادہ اور مادہ تشنج کا اکثر بلغم ہوتا ہے اور کبھی خلط سودا بھی مورث تشنج کی ہوتی ہے اور کمتر خون بھی کبھی مورث تشنج کا ہوتا ہے جیسے اورام عضل میں جس وقت مادہ ورم میں تحلیل پیدا ہو لیف عصب کشادہ ہوکر عرض میں زیادہ ہو جاتی ہے اور طول میں گھٹ جاتی ہے جو تشنج مادی ہے یا اس کا مادہ تمام عضل میں ہوتا ہے اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے جب تشنج بدون ورم کے ہو خواہ مادہ تشنج کا عضلہ کے ایک ہی جز میں حاصل ہو مگر اس جزوی تجیعت سے تمام اجزا میں تشنج پیدا ہو جیسے تشنج ردی میں جب ایسے مادہ سے پیدا ہوا ہو کہ بوجہ چوٹ وغیرہ کے کسی مقام پر گرا ہے خواہ بوجہ قطع یا کسی اور سبب سے اسباب ورم کے گرا ہو یہ بھی کچھ بعید نہیں ہے کہ بعض اقسام تشنج کے فقط ریح نافخہ سے پیدا ہوں بشرطیکہ وہ ریح کثیف ہو میری تجویز یہ ہے کہ ایسا تشنج اکثر عارض ہوتا ہے اور فی الفور زائل بھی ہو جاتا ہے تشنج مادی کبھی بوجہ انتقال کسی مادہ کے عارض ہوتا ہے جیسے بعد خوانیق اور ذات الجب اور سرسام کے پیدا ہوتا ہے جو قسم تشنج کی بوجہ فقدان مادہ اور رطوبت اور غلبہ یبوست کے عارض ہوتی ہے اس کی صورت یہی ہوتی ہے کہ طول اور عرض دونوں جہت میں انقباض پیدا ہوتا ہے اور بریان ہونے میں گوشت کی جو کیفیت ہوتی ہے کہ اس کے اجزا دونوں جہت میں سمٹتے جاتے ہیں وہی کیفیت اس تشنج میں بھی پیدا ہو جاتی ہے جیسے لہسن کو جب آگ میں ڈالو تو کھنچتا اور سمٹتا ہے وہی حال یہاں بھی پیدا ہوتا ہے یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ اوتار جسم کے زمانہ شتا میں واسطے ترطیب کے چھوٹے نہیں ہوتے ہیں اور گرمیوں میں بغرض تجفیف کے ان میں کوتاہی پیدا ہوتی ہے اسی

طرح کا حال پٹھوں کا بھی ہے کبھی تشنج غیر مادی بسبب کسی شے موذی کے جس سے عصب کو تنفر ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے کہ اس وقت عصب نفرت کر کے اس کے دفع کے واسطے مجتمع ہو جاتا ہے اور یہ سبب یا وجع موذی ہے جو اکثر بوجہ کسی خلط لاذع کے عارض ہو یا کوئی کیفیت سمی ہے کہ اس سے تشنج پیدا ہو جیسے اگر کسی کو بچھو کے ڈنگ کا صدمہ پہنچے خواہ برودت شدید ہو کہ اس کے چوٹ سے عصب اور عضل مجتمع ہو جائیں اور یہ برودت ان میں تکثیف اور قبض سرے تک پیدا کر دے اور جس طرح استرخا کہ اعضا میں مختلف طور پر واقع ہوتا ہے بحسب اختلاف مبادی اعضا کے اسی طرح تشنج بھی مختلف طور پر ہوتا ہے اور یہ قیاس اتحاد استرخا اور تشنج کا جب ہے کہ تشنج گردن سے اوپر ہو خواہ آگے پیچھے کی طرف ہو خواہ جبہہ میں ہو یا رقبہ کے اوپر کسی اور جگہ ہو تشنج امتلائی رطب کا سبب ذاتی رطوبت ہے اور برودت اس کے انجماد اور تغلیظ پر معین ہو کر انبساط کو منع کرتی ہے اور حرارت اور یبوست بطور مبالغہ کے معین تحلیل رطوبت پر ہوتی ہے جو مادہ مورث تشنج کا ہوتا ہے اس سے فقط تشنج پیدا ہوتا ہے اور ارخا کا سبب نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ غلیظ ہوتا ہے اور بھی اس لئے کہ وہ مادہ جوہر لیف کے اندر بطور سریان اور حلول کے داخل نہیں ہوتا اور اجزاء لیف کے ہر ایک حصہ میں سرایت نہیں کرتا اس طرح پر کہ ان میں منقسم ہو جائے ہاں لیف کے شگافوں میں پہنچ کر مانع و مزاحم آمد اور شد روح وغیرہ کا ہوتا ہے تشنج گویا صرع ایک عضو خاص کی ہے جیسے صرع تشنج تمام بدن کا ہے اور فرق صرع اور تشنج میں عموم اور خصوص کا ہے کہ صرع تمام بدن میں عام ہوتی ہے اور تشنج کسی عضو خاص میں پیدا ہوتا ہے دوسرا فرق یہ ہے کہ دورہ صرع کا بسرعت زائل ہو جاتا ہے اور بطور دورہ کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور تشنج دیرپا بھی ہے اور بلا دورہ کے بطور لزوم کے ہوتا ہے اور سوائے اس کے اور طرح کے فرق بھی ہیں کہ باب صرع میں معلوم ہو چکے ایک قسم کا تشنج رطب دودھ پلانے والی عورات کو مجاورت لپستان سے عارض ہوتا ہے اور بہ نسبت سے ترطیب اوتار ہو کر جمود لین کا

اونچے ہو کر عصب اور عضل تک پہنچتے ہیں خصوصاً جبکہ بدن مواد سے پر ہو اور کبھی یہ تشنج حمیات میں بشرکت فم معدہ کے عارض ہوتا ہے اور بذریعہ قے کے زائل ہو جاتا ہے اس طرح کا تشنج گو حمیات میں ہو مگر اتنا ردی ہے اور نہ اس کا زوال چنداں دشوار ہے ہاں صعب اور ردی حمیات میں وہی تشنج ہے جو حمیات محرقہ او رسرسام میں عارض ہو جن میں تجفیف عصب اور عضل بلکہ تجفیف رطوبت دماغ کی ہو جاتی ہے اور رطوبت غریزی کا فنا پیدا ہتا ہے اور اس وجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہے اور جس وقت یہ تشنج پیدا ہوتا ہے بسرعت پیدا ہوتا ہے اور زوال بھی اگر ہوتا ہے بہت جلد ہوتا ہے اور سبب اس تشنج کا یبوست دماغ کی بسبب ضعف کے ہے کہ اس کی وجہ سے رطوبت اعصاب اور نخاع کی بھی کم ہو کر انقباض اعصاب میں پیدا ہوتا ہے پھر اگر اعانت طبیعت کی اس طرح کریں کہ اس میں کافی قوت افادہ ترطیب دماغ کے پیدا ہو جائے اواس رطوبت سے مدد اعصاب اور نخاع کو بذریعہ دماغ کے پہنچے دوبارہ بلکہ ازسرنو اعضا میں کیفیت انبساط کی پیدا ہو گی گو بتکلف او قصر اً پہلے انبساط پیدا کیا جائے اور پھر رفتہ رفتہ از خود پھیلیں گے اسی طرح جو تشنج بوجہ شدت برودت کے عارض ہوتا ہے وہ بھی اکثر یہ بوجہ برودت دماغ کے لاحق ہوتا ہے او بوجہ مشارکت دماغ کے جو عضل متشنج سے ہے پیدا ہوتا ہے تشنج موذی اور تکلیف دہ وہی ہے جو یبوست سے پیدا ہو اسی قسم میں ایک تشنج وہ بھی ہے کہ یبوست بوجہ جمود اور بستگی رطوبت کے جس کی جہت سے جسم میں رطوبت کی کمی آ جائے یا زیادہ تکاثف واقع ہو پیدا ہوتا ہے جیسے بروقت شدت برد کے جمود واقع ہوتا ہے یا جیسے کوئی شخص استعمال ادویہ مخدرہ کا مثل افیون وغیرہ کے کرے جو تشنج بوجہ ایذا اور اذیت کے ہوتا ہے جیسے تشنج بعد استعمال خربق کے پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ خربق کی کیفیت مضاد ہے اور سمی ہے عصب کو اذیت شدید اس قدر پہنچتی ہے کہ اس کی وجہ سے اینٹھتا ہے اور انقباض پیدا ہوتا ہے ازیں قبیل وہ تشنج بھی ہے جو زنجاری قے کرنے سے پیدا ہو اور اس خلط سے فم معدہ کو زیادہ ایذا اور گزند پہنچے خواہ

وہ تشنج جو بسبب قوت فم معدہ کے بروقت انصباب مرار کے اس پر عارض اور اسی طرح جو تشنج بمشارکت دماغ کے رحم اور مثانہ کے امراض میں عارض ہو اور جو تشنج بچھو کے کاٹنے سے خواہ رتیلا اور سانپ کے عصب پر کاٹنے سے پیدا ہو خواہ عصب کے مقطوع ہونے سے خواہ عصب کے سڑ جانے سے لاحق ہو خواہ کسی مرض معدی یا مرض رحمی خواہ دیگر اعضائے عصبی کے امراض سے پیدا ہو قریب انہیں اقسام کے وہ تشنج ہے جو بوجہ دیدان کے لاحق ہو منجملہ تشنج ردی کے وہ اقسام ہیں جو خاص کر ہونٹ او پلک او زبان میں پیدا ہوں پس معلوم کرنا چاہیے کہ سبب اس تشنج کا دماغ میں ہے اگر بروقت تشنج کے بدن آگے جھکے تشنج عضلات مقدم جسم میں ہوگا اور اگر پیچھے کی طرف میلان جسم کا ہو تشنج عضلات خلف میں ہوگا اور اگر دونوں طرف بدن جھکے پس دونوں طرف کے عضلات میں تشنج ہے جیسے فالج کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کبھی کسی تشنج میں ایسی شدت ہوتی ہے کہ گردن پھری ہوئی اور پیچیدہ ہوئی جاتی ہے اور دانت پر دانت بیٹھ جاتے ہیں اور پسے جاتے ہیں اور جو شخص تشنج کی وجہ سے مرجائے اوگرمی اس کے بدن میں ہنوز باقی ہو جاننا چاہیے کہ بوجہ اختناق کے مرگیا ہے اور اختناق سے مرنے کی وجہ یہ ہے کہ عضل تنفس میں تشنج پیدا ہو کر اس کی حرکت باطل ہوگئی ہے جو تشنج تابع کسی جراحت کے ہو قاتل ہے اور علامات موت میں اسے شمار کرنا چاہیے مگر یہ حکم اکثری ہے علامات نبض میں ارباب تشنج کے تمدد مختلف پیدا ہوتا ہے اور اختلاف صعود اور نزول کا مراد ہے جیسے تیر جب کمان سے چھوٹے اور اس کے رودہ میں الجھ کر وہیں پھنس جائے اور تھرائے اسی طرح متشنج کے جوڑ بند کے حرکات سرعت اور بطوء میں مختلف ہوتے ہیں اور رگ میں گرمی بہ نسبت اور رگوں کے زیادہ ہوتی ہے اور جرم عرق کا مجتمع ہوتا ہے جس طرح لرزہ میں یکجا ہو لیکن یہ اجتماع مثل اجتماع نبض منضغط کے نہیں ہے اور نہ ایسا اجتماع جو بوجہ صلابت کے طول میں ہوتا ہے اور نہ ایسا اجتماع جو بروقت درد احشا کے ہوتا ہے بلکہ یہ اجتماع ایسا ہوتا ہے جس طرح رودہ کے اجزا مجتمع ہو جائیں اور

طرفین اس کے متمددہوں ہم وجع کے علامات و امارات جو تشنج میں عارض ہوتا ہے بعد
چند سطور کے لکھیں گے جو قسم تشنج کی امتلا کی وجہ سے ہو اس کی علامت یہ ہے کہ دفعۃً
پیدا ہو اور عضو متشنج پر جو چیز از قسم روغن وغیرہ کے لگائی جائے اسے جلد جذب نہ کرے
ہاں اگر کسی قسم کی گرمی قریب زمانہ تدہین کے اس عضو کو پہنچی ہو اس وقت کا جذب معتبر
نہیں ہے جو تشنج بوجہ یبوست کے پیدا ہوتا ہے اس کی شناخت یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا لاحق
ہوتا ہے اور عقب امراض استفراغی کے کسی قسم کا استفراغ کیوں نہ ہو خواہ بعد استفراغ
دوا کے یا بعد ہیضہ خواہ بعد اس استفراغ کے جو از خود براہ دفع طبیعت ہو بلا مرض کے
عارض ہوتا ہے اور جو تشنج از جہت اذیت لاحق ہوتا ہے اس کی شناخت کسی سبب خارجی
سے جو موذی ہے کی جاتی ہے خواہ استعمال مشروبات کا جیسے فربیون اور خربق وغیرہ اور
یہ بھی طریقہ ہے کہ اگر معدہ کی اذیت سے تشنج پیدا ہوگا اس کی شرکت سے پہلے اذیت
دماغ کو ہوگی اور اس کے بعد عصب کو ایذا پہنچے گی اور قبل اس ایذا کے متلی اور کرب اور
معدہ کا انعصار یعنی وہ ایذا جو نچوڑنے میں پیدا ہوتی ہے پہنچے گی اور کبھی یہ ایذائے
معدہ نابقائے تشنج قائم رہے گی اور کبھی یہ تشنج بعد قے زنجاری اور کراثی کے عارض ہوگا
جو تشنج بوجہ قوت حس فم معدہ کے ہو کہ جب اس پر مادہ کا انصباب ہوگا اسی وقت متشنج ہوگا
لیکن اذیت فم معدہ کی اولذع اس تشنج پر مقدم ہوگی کبھی ایسا تشنج امراض رحم و مثانہ
وغیرہ میں عارض ہوتا ہے جس وقت ان امراض میں قوت ہو اور اس کے ہمراہ الم اور
وجع شدید بھی ہوتا ہے اور اس سے عضو متشنج میں قبل تشنج کے آفت ظاہر ہوتی ہے اب
باقی ماندہ اقسام تشنج کے دو حال سے خالی نہیں یا تشنج کے ہمراہ الم نہ ہو یا کہ الم تشنج سے
پیدا ہوگا او تشنج الم سے پیدا نہ ہوا ہو جو تشنج الم سے پیدا ہو اس کی شناخت اوپر کے
بیانات سے کرنی چاہیے اور منجملہ دیگر دلائل کے حدوث تشنج پر نبض کا صغیر ہونا اور پہلے
متفاوت ہو کر پھر حالت سابق پر آجانا اور اکثر چہرہ بھی سرخ ہو جاتا ہے او آنکھوں
میں حول یعنی کرچشمی پیدا ہو جاتی ہے اور میلان یعنی جھکنا کسی طرف آنکھوں کا اور تنفس

میں انقطاع واقع ہوتا ہے اور پے در پے سانس کا چلنا بھی عارض ہوتا ہے اور کبھی خشک بھی عارض ہوتا ہے مگر یہ خشک اصلی اور آ گہی طبیعت سے نہیں ہوتا ہے پھر کم ہو جاتا ہے اور بول میں بھی کبھی احتباس پیدا ہوتا ہے اور کبھی نہیں بھی ہوتا ہے اور ایسا بر آمد ہوتا ہے جیسے مائیت خون کے جا بجا بلبلے حباب دار نمودار ہوتے ہیں اور ہچکی اور بیداری مفرط درد سر رعشہ اور درد گردن کے جوڑ کے نیچے درمیان کتفین کے بھی لاحق ہوتا ہے او تہیگاہ کے جوڑ کے پاس اور عصعص یعنی استخوان تہیگاہ کے قریب اور اس کے نیچے بھی درد پیدا ہوتا ہے جو تشنج حمی کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اس پر دلیل کجی گردن اور سرخی آنکھ کی اور حول کا آنکھ میں پیدا ہونا اور دانتوں کا کڑکڑانا و زبان کا سیاہ ہو جانا اور سر کی جلد کا سخت ہو جانا اور پہلے بول میں سرخی اور بعد ازاں بوجہ صعود مادہ کے حمر کی طرف سفید اور غیر نضج ہونا کنپٹی میں ضربان کا پیدا ہونا اور اسی طرح سر کی رگوں کا دھمکنا اور کبھی شکم میں جفاف اور خشکی بھی پیدا ہوتی ہے بقراط کہتا ہے کہ اگر حمی بعد تشنج کے عارض ہو بہتر ہے اور اس کی مضرت کم ہے بہ نسبت اس کے کہ تشنج بعد حمی کے عارض ہو اور اس قول کی تفسیر یہ ہے کہ اگر بعد تشنج رطب کے حمی عارض ہو گی مادہ تشنج کی تحلیل کرے گی اور حمی کے بعد تشنج بدون غلبہ یبوست کے طاری نہ ہو گا اور یہ تشنج کمتر علاج کو قبول کرتا ہے اور اسی تشنج میں جو بعد حمیات کے عارض ہوتا ہے قبل از عروض تشنج کے خواب میں تفزع یعنی ڈرنا اور خوف طاری ہونا ہے اور تغیر رنگ کا بطرف سرخی اور سبزی اور تیرگی اور بستگی طبیعت کے اور بول قیحی اس تپ میں ہوتا ہے۔ جس میں یہ تشنج پیدا ہو اور قشعریرہ بھی پیدا ہوتا ہے اور جس وقت اس کے ہمراہ عرق اور پسینا سر میں بر آمد ہو اور آنکھ میں تاریکی ہو جائے علامت ایسے تشنج پر ہو گی جس کا سبب ایک دبیلہ احشا کا ہے پھر اگر تشنج حمی میں بنظر قوت اور شدت تپ کے خواہ بنظر اس کے طول مدت کے نہ ہو کہ بوجہ شدت اور امتداد زمانہ کے رطوبات کو جلا کر تشنج جسی پیدا کرے خواہ رطوبات فنا اور فاش کر کے تشنج پیدا کر دے پس یہ قسم تشنج کی علاوہ اس تشنج یابس کے ہے

بوجہ وجع کے پیدا ہوا ہو تسکین وجع کی کر کے اس درد کا سبب اصلی دریافت کریں اور اسی سبب کے قطع کرنے کی تدبیر پوری کرنی چاہیے اور اگر تشنج بوجہ بچھو وغیرہ کے کاٹنے کے پیدا ہوا ہے اس کا معالجہ جس طرح اور گزندہ جانوروں کے لسوع کا علاج ہم ذکر کریں گے اسی طور سے کرنا چاہیے اور اگر تشنج بوجہ ورم کے پیدا ہوا ہو علاج اورام عصب میں جو تدبیرات ہم بیان کریں گے اسی طور سے کرنا چاہیے اور جو تشنج بوجہ یبوست کے پیدا ہو اگرچہ اس کا علاج دشوار ہے تاہم آبزن اور تمریخ ذہن مرطب سے کرنا چاہیے اور مکرر یہی ترکیب کی جائے بشرطیکہ تپ نہ ہو اور تکرار عمل میں لحاظ رہے کہ بیچ میں دو آبزنوں کے کچھ وقفہ نہ ہو اور کل مفاصل کی تمریخ کا لحاظ رہے اگر ممکن ہو آبزن دودھ سے کرنا بہت مفید ہوتا ہے خواہ ایسے پانی سے دھونا جس میں برگ بید سادہ اور کشک جو اور بنفشہ اور نیلوفر اور کدو اور خیار جوش دیا ہو اس سے غسل کرائیں خواہ عصارہ قثا اور عصارہ کدو سے آبزن تیار کریں اور یہ سب تدبیرات غسل اور آبزن کی ایسے پانی سے کریں کہ عرق گلاب خواہ آب بطیخ ہندی خواہ آب بید سادہ میں یہ ادویہ باردہ مذکورہ بالا کو جوش دیا ہو اور اگر انہیں اجزا کے عصارات سے حقنہ خواہ روغن یا سلاقات مرطبہ جو روغن دار ہوں بنائے جائیں زیادہ نافع ہوں گے اور استعمال ان چیزوں کا مفاصل پر اور منبت عضلات پر اوہاں کا کر کے تفریق پے در پے کرائیں اور توجہ اصلاح دماغ کی طرف ضرور رہے اور اس کی ترطیب میں اہتمام زائد کرنا چاہیے جس طرح ہم نے بیان کیا ہے اور پلانے میں شیر تازہ سے مقدار مناسب کا استعمال کریں بشرطیکہ تپ نہ ہو اور اگر تپ ہو ماء الشعیر ماء القرع آب تربوز اور جلاب کا استعمال کریں اور یہ غذا اگر تپ نہ ہو تب بھی مفید ہے اور اگر ان چیزوں میں تھوڑی سی شراب سفید رقیق کی آمیزش کریں بنظر تنقید کے مناسب ہے اسی طرح جس پانی پلائیں شراب ملا کر پلائیں اور اسی علاج کی مداومت رکھیں اور کسی طرح کی تحریک اس کی نسبت مناسب نہیں ہے اور نہ اسے التزام ریاضت کی تکلیف دینی چاہیے اگر ممکن ہو اس کا سارا بدن

کسی روغن باردمزاج نیم گرم میں غوطہ دیا جائے سعوط اس کو عصارات اور ادہان باردہ سے کرنا چاہئے اور سر کی ترطیب ادویہ سابق الذکر سے کرنی چاہیے اور واجب ہے کہ رات کو بروقت خواب کے اسپغول اور روغن گل کا استعمال کریں اور ترنجبین کا شربا استعمال کریں اسی وقت خصوصاً اطفال کو اور اگر کسی وجہ سے ممکن نہ ہو دایہ اطفال کو استعمال ترنجبین کا کرانا چاہیے مریض تشنج مرطوب کا اگر ضعیف ہو اس کی غذا سے گوشت کو موقوف نہ کرنا چاہیے مگر جو گوشت ایسے ہیں کہ ان میں یبوست غالب ہے جیسے گوشت کنجشک اور کبک اور قنبرہ اور تیہو وغیرہ کا کھلائیں اور اگر قوت قوی نہ ہو اس کی غذا میں روٹی اور شہد خواہ آب نخود ہمراہ آب سویا اور خرول کے تجویز کریں خواہ مری ہمراہ زیت کے اور فلفل گرد اس کی غذا میں ضرور سریک کریں تشنج یابس کے مریض کی غذا کل وہی چیزیں ہیں جن سے ترطیب اور تلیین حاصل ہوتی ہے اور سب قسم کے حریرے جو روغن دار ہوں اور نرم ہوں کہ ان کی ساخت آب جو روغن بادام اور عمدہ شکر سے ہو اور ماء اللحم جو گوشت برہ تازہ خواہ بزغالہ یا آہو برہ سے تیار کیا جائے اور اس میں ایسے بقولات از قسم ساگ خواہ ترکاری وغیرہ سے پڑے ہوں جن سے گوشت کی حرارت خفیف کی ایذا بھی باقی نہ رہے بشرطیکہ ہمراہ یبس کے حرارت بھی ہو اور اگر تھوڑی سی شراب ان کے مشروبات میں داخل کی جائے اور شراب ملا کر مشروبات کا استعمال کرایا جائے یہ بھی ممکن ہے اور جائز ہے تدبیر علاجی یہ ہے کہ تشنج رطب کا علاج استفراغ اور تنقیہ قوی سے کرنا چاہیے جو عصب کے مسہلات میں ہم استفراغ خلط غلیظ کے مسہل تجویز کریں گے اسی طرح وہی حقنہ ہائے حادہ جو قوی ہیں ان کے ذریعہ سے استفراغ کرنا لازم ہے اور اگر علامات غلبہ خون کے پیدا ہوں اور بخوبی واضع ہوں پہلے فصد کرنی چاہیے خصوصاً اگر سبب تشنج کا امتلائے کثیر شراب سے ہوا ہو اور جتنی مقدار نکالنے کی ضرورت ہے پوری نکالنی مناسب نہیں ہے ورنہ احداث تشنج یبسی کا پھر کرے گی خواہ کوئی اور مرض جو لازم اخراج خون کثیر کا ہو پیدا ہو جائے گا بلکہ اس

مادہ کے جو خاصہ محجمہ کا ہے ضرر پہنچے گا اس لئے کہ بعد جذب مادہ کے اس کا اخراج نہ ہو گا مقامات پچھنے لگانے کے رقبہ اور فقرات پشت دونوں طرف سے اور اجزائے عضلہ صدر اور مثانے کے سامنے خواہ مقام گردے پر اسی وقت پچھنے لگانا چاہئیں جب خوف ہو حول کے ضرر کا اور توجہ خاطر اخراج خون کی طرف بحد غایت ہو اور زیادہ عدد پچھنے کے اور دفعتہً یکبارگی بھی نہ لگانا چاہیے اور مواضع محجوم کے سرد ہونے کا بھی لحاظ رہے ایسا نہ ہو کہ سرد ہو جائیں اور وہ برودت بدن میں پھیل جائے یہ بھی ایک علاج ہے کہ یہ نرمی عضو متشنج کو برابر کریں ایک علاج تشنج کا جو بذریعہ دفع طبیعت پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ حمی حادہ عارض ہو جائے اور بقراط نے یہی سمجھ کر کہا ہے کہ اگر تپ بعد تشنج کے پیدا ہو بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ بعد تپ کے تشنج پیدا ہو حمی ربع اگر بعد تشنج کے پیدا ہو خوب فائدہ ہو گا کہ اس کا لرزہ مقام متشنج کو بھی ہلائے گا اور کثرت سے جب پسینہ نکلے گا عضو متشنج میں نرمی پیدا ہو گی اور جس شخص کو حمی ربع عارض ہوتی ہے پھر تا بقائے مرض مذکور تشنج عارض نہیں ہوتا اس لئے کہ حمی ربع ذریعہ امان کا ہے تشنج سے منجملہ ادویہ عجیبہ مجربہ کے واسطے تشنج کے یہ ہے کہ الیہ (یہ گوشت پستان و گوشت بن انگشت خورد و فتح الف دنبہ گوسفند کہ ہندی چکتی نامند و بمعنے شحم ۲ ۃ الجر الجواہر) کو موضع متشنج کے قریب ملا کر رکھیں اور چسپان رہنے دیں تا کہ اس میں تعفن پیدا ہو جائے اور بوئے بد آنے لگے اس کو دوبارہ بدل کر اور مقدار رکھیں جو تشنج تمام بدن میں واقع ہو اس کے علاج میں فصد دماغ کے تنقیہ کا اگر بذریعہ چھینکنے والی دواؤں کے کریں منفعت عظیم پیدا ہو گی ایسے تشنج میں ایک دوائے مجرب یہ بھی ہے کہ ایک گردن بند صوف کا جس میں بہت سی پشم داخل ہو اس کی گردن میں ڈالا جائے کہ خوب نرم پشمینہ کا بنایا ہوا اور ہر وقت اس پر روغن گرم ٹپکایا کریں حمام یابس سے ان کو نفع بین ہوتا ہے اور کسی پتھر پر شراب کو بعد خوب گرم کرنے پتھر کے ٹپکائیں اور سر جھکا کر اس کے بخارات کا اثر دماغ میں پہنچائیں اور ریگ میں دفن کر کے پسینا ان کے بدن سے نکالا جائے ضماد ان

کے واسطے بہت عمدہ یہ ہے کہ ایک مرہم میعہ سائلہ اور فرفیون اور جید بید ستر موم اور روغن سوسن سے مرکب کریں اور بہت سے مرہم اور چربیاں قابل مالش کے جو قرابا دین میں مذکور ہیں تمریخ ان کے جسم میں روغن کنجد کے درد کی خواہ السی کے تیل کی تلچھٹ اور لعاب حلبہ سے کریں ضماد خواہ سینک یہ ہے کہ نمک کو گرم کر کے مخارج عصب یعنی جن مقامات سے پٹھے نکلے ہیں وہاں کریں اور جو ایسی چیزیں کہ ان کے استعمال سے مشروبات تپ پیدا ہو جائے یہ ہے جند بید ستر اور حلقیت دونوں کو شہد میں ملا کر بقدر ایک جوزہ یعنی ایک درخمی کے کھلائیں کہ اس سے تپ پیدا ہو گی اور تشنج بدون انتقال مادہ کے کسی دوسری طرف متحلل ہو جائے گا اسی طرح روغن بید انجیر اور ماء العسل ہمراہ حلقیت کے بھی فائدہ رکھتا ہے کہ جوشاندہ حب بلسان میں استعمال کیا جائے زیادہ نافع انہیں استعال تریاق اور معاجین کبار کا ہے اور کبھی مدارات کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے یہ دوا بھی مجرب ہے بیخ قطر بیس درہم دو رطل پانی میں جوش دیں تا کہ ایک ثلث باقی رہے اور بقدر چار اوقیہ کے نیم گرم استعمال کریں دو درہم روغن بادام شریک کر کے کہ بہت نافع ہے خصوصاً اگر تشنج بجانب خلف واقع ہوا ہے اور کبھی بدلے بیخ قطر کے حب بلسان دس درہم جوش دے کر اس میں سے تین اوقیہ کے نیم گرم استعمال کریں دو درہم روغن بادام شریک کر کے کہ بہت نافع ہے خصوصاً اگر تشنج بجانب خلف واقع ہوا ہے اور کبھی بدلے بیخ قطر کے حب بلسان دس درہم جوش دے کر اس میں سے تین اوقیہ پلاتے ہیں اسی طرح فودنج بری بہت زیادہ نافع یہ دوا ہے کہ جاؤشیر قوی آدمی کو بقدر ایک مثقال کے اور متوسط کو ایک درہم اور ضعیف القوۃ کو قریب ربع درہم کے اور جاؤشیر کے استعمال کے وقت مراعات معدہ کی زیادہ کرنی چاہیے کہ اس کے استعمال سے بہت ضیف ہو جاتا ہے اور حلتیت بھی مقدار ایک حبہ کرسنہ کے یعنی برابر ایک مٹر کے دینی چاہیے ساڑھے چار اوقیہ شہد میں ملا کر اسی طرح اشق بھی تنہا دی جاتی ہے اور کبھی یہ سب ادویہ یکجا کر کے استعمال کرتے ہیں اور طبخ

زوفا اور طبیخ انجدان بھی پلاتے ہیں جند بیدستر کا نفع زیادہ ہے اور ضرر کم ہے مقدار شربت اس کے دو چمچہ سے تین چمچہ تک کہ چند مرتبہ یہ مقدار پوری کرنے کے واسطے بطور تفریق کے استعمال کراتے ہیں اور بہت کم ضرر اس دوا کا اس وقت ہوتا ہے جب بعد طعام کے دی جائے کسی طرح پر کیوں نہ دیں ضرر سے بیخوفی ہے منجملہ معالجات اس مرض کے یہ ہے کہ تمریخ اور مالش ایسے اوہان کی جن کی قوت تحلیل کی قوی ہو جیسے اوپر مذکور ہو چکی مثلا روغن قثاء الحمار اور روغن بید انجیر روغن سداب روغن قسط مع جند بیدستر اور عاقر قرحا کہ اس ترکیب سے زیادہ نافع ہے اور الیہ کو پگھلا کے اور روغن نرجس صفت روغن مرکب کی جو اس مرض کو نافع ہے روغن ناردین اور قسط یک جزو اور روغن حضض اور موم دو اوقیہ جعدہ اور رحما میعہ مصطگی ہر واحد سے ایک اوقیہ فلفل افریبون ہر واحد سے چار مثقال سنبل الطیب ایک اوقیہ روغن بلسان ایک اوقیہ ان سب ادویہ کو جمع کر کے ترکیب دیں ضمادات بھی اس مرض میں نافع ہوتے ہیں مثلا فربیون کا ضماد زیادہ نافع ہے جو تشنج مرضعہ کو عارض ہو انہیں فقط یہی کافی ہے کہ مفاصل پر ضماد شہد کو زعفران اصل السوس انیسون ملا کر لیپ کریں مگر بیخ سوسن کی مقدار زیادہ ہونی چاہیے اس کے بعد انیسون کی اور زعفران تھوڑی سی داخل کریں اور ہمیشہ ان کے اعضائے متشنجہ ایسے پانی میں رکھنے چاہئیں جس میں بابونہ اکلیل الملک حلبہ کو جوش دیا ہو اور بیشتر تنہا روغن بابونہ سے نفع ہوتا ہے تھوڑی مقدار شراب کی بیماران تشنج رطب کو نافع ہے کہ تشنج کو مثل حمی کے تحلیل کر دیتی ہے اور زیادہ مقدار اس کی بہت زیادہ موجب ضرر ہے اگر مقدار قلیل کا استعمال کریں چاہیے کہ شراب کہنہ سے بمقدار قلیل اختیار کریں بعد غذا کے جو قلیل ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تشنج اگر تمام بدن کے اعضا میں سوائے اعضائے وجہ کے عام ہو اس وقت اطبا کا طریقہ علاج یہ ہے کہ ضماد اور مروخات کے واسطے فقرات عنق کا مقام مناسب تجویز کرتے ہیں اور اگر باوجود عام ہونے تمام بدن کے اعضائے وجہ میں بھی عارض ہو اس وقت استعمال ان دواؤں کا دماغ میں بھی

ہے ایک فرق اور مخالفت درمیان تشنج اور کزاز کے سبب کے اس طرح پر ہے کہ تشنج ماوی کا وقوع عصب کے ایک مقام خاص میں اس ہیئت اور صورت پر ہوتا ہے کہ وہ صورت خاص مانع انبساط ہوتی ہے اور مانع انبساط اس جہت سے ہوتی ہے کہ لیف کو اس کی اصل اور بیخ کی طرف کھینچتی ہے اسی وجہ سے تشنج پیدا ہوتا ہے اور کزاز مادی کا وقوع برخلاف اس کے ہوتا ہے اس لئے کہ جس رطوبت سے کزاز پیدا ہوتا ہے کبھی وہ رطوبت اندرون لیف کے درآ کر منجمد ہو جاتی ہے اور بعد انجماد کے صلابت پر باقی رہ جاتی ہے اور اس وجہ سے بطرف انقباض کے رجوع اس کا دشوار ہوتا ہے اور کبھی وہی رطوبت گاہ جس سے کزاز پیدا ہوتا ہے دفعتہً پیدا ہو کر تمام لیف کو پر کردیتی ہے اور اس کی مقدار اجزا کی موجودگی میں بہ نسبت اجزائے لیف کے کچھ اختلاف کمی اور بیشی کا نہیں ہوتا بلکہ جس قدر لیف دراز ہے ہر جگہ برابر برابر اس رطوبت کی مقدار بھر جاتی ہے اور بوجہ زیادہ پر ہونے کے عرض میں لیف کے زیادتی پیدا ہوتی ہے اور طول میں کسی قدر نقصان واقع نہیں ہوتا بلکہ مقدار طول کی محفوظ رہتی ہے کمی سے اس لئے کہ وہ رطوبت لیف کے فرجات اور مسامات میں جگہ پا کر سما جاتی ہے مترجم کہتا ہے خلاصہ اس مرض کا یہ ہے کہ تشنج میں عرض لیف کا بڑھتا ہے اور طول کم ہوتا ہے اور کزاز میں مقدار طول کم نہیں ہوتی ہے گو عرض بڑھ جائے متن اور تشنج کا حال یہ ہے کہ اس کا مادہ اندرون عصب کے مختلف الوضع ہوتا ہے اور اس کے مسامات میں نفوذ متشابہ اس مادہ کا نہیں ہوتا ہے اور بکثرت اس مادہ کو نفوذ بھی نہیں ہونے پاتا اور شاید کہ مادہ اس کزاز کا جس کی یہ صفت مذکور ہوئی مثل اس مادہ کے نفوذ کرتا ہے جیسا مادہ استرخاء کا نفوذ کرتا ہے مگر استرخاء کا مادہ رقیق اور مرخی ہوتا ہے اور کزاز کا مادہ جامد اور سخت ہوتا ہے ایسا کہ عضو مریض میں پیچیدگی اور قبض کی گنجائش باقی رہنے نہیں دیتا یا مادہ کزاز کا اکثر واسطہ عضلہ اور وتر اور عصب میں واقع نہیں ہوتا بلکہ مبدا میں وتر خواہ عصب کے یہ مادہ پیدا ہوتا ہے اسی وجہ سے وتر خواہ عصب کے طول میں گڑھا سا پڑ جاتا ہے اور قابل انقباض

کے باقی نہیں رہتا یا کہ متصل اسی مقام کے یعنی مبدا کے ورم ہوتا ہے جب بھی حرکت انقباض کا ضرر پیدا ہوتا ہے یا مادہ اندرون لیف کے اس طرح واقع ہوتا ہے کہ اگر حرکت انقباضی کرے اس وقت لیف میں تضاغط اور دیا پیدا ہو کر درد کی اذیت زیادہ پہنچے لہذا حرکت نہیں ہوتی ہے کبھی جو شے سبب ایذا رسانی وجع کا ہوتا ہے مادی ہو یا غیر مادی اس کی پیدائش مبادی اوتار اور عضلات میں ہوتی ہے اسی جہت سے یہ مبادی اس مادہ سے گریز کرتے ہیں بجانب طول کے جیسے ایک قسم کا کزاز قے کے بعد عارض ہوتا ہے بشرطیکہ قے بہت سخت ہوئی ہو خواہ کوئی او استفراغ کثیر کے بعد کہ ان دونوں صورتوں میں بوجہ اذیت کے کزاز پیدا ہوتا ہے گویا کہ اوتار اور عصب کو معدہ خواہ خلط معدہ سے اذیت پہنچتی ہے یہ صورتیں کزاز خواہ تمدد مادی کی تھیں جو مذکور ہوئیں اگر سبب کزاز کا یبوست ہو اس کے عروض کی وجہ یہ ہے کہ جس وقت عضل میں کمی بوجہ انحلال رطوبت کے پیدا ہو جائے خواہ طول عضل کا اس وجہ سے بڑھ جائے اور اس وجہ سے منافذ میں تقبض پیدا ہو یعنی منافذ کسی قدر سمٹ جائیں اس وقت نفوذ قوت محرکہ کا منافذ میں دشوار ہوتا ہے اور بوجہ اس دشواری کے عضل او اوتار اعضا کے نقل اور تحریک انقباض سے ہو جاتے ہیں خصوصاً جب اس ضعف کی اعانت وہ صلابت بھی کرے جو بوجہ خشکی کے پیدا ہوئی ہے اور عصیان اور نافرمانی حرکت سے اس کا خاصہ ہے اور جو تشنج اسی قسم کا پیدا ہوتا ہے یعنی تشنج یبسی اس میں انقباض عضل وغیرہ کا طول اور عرض میں ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے جیسے بروقت بریان کرنے خواہ سوختہ ہونے گوشت وغیرہ کے ایک کیفیت اینٹھنے کی پیدا ہوتی ہے چنانچہ اوپر بھی مذکور ہو چکی اسی جہت سے تشنج یابس بہ نسبت کزاز یابس کے روائت میں زیادہ ہے اور جس طرح سے استرخاء کبھی بوجہ قطع کے عارض ہوتا ہے اسی طرح تمدد بھی کبھی بوجہ جراحت کے پیدا ہوتا ہے اگر ایسی جراحت پہنچے جو عضلے کو انقباض میں اذیت دے کزاز سے کبھی ایک شے عظیم خطرہ خواہ ضرر کی پیدا ہوتی ہے جب اس کا سبب قوی ہو اور مادہ کزاز کا کثیر او رقوی ہ

اورکبھی کزاز کا وقوع مشابہ عروض اس تشنج کے ہوتا ہے جو بوجہ خدر امتلائی کے پیدا ہوکر مسالک روح کو بند کردے اور اعضائے ممدو جو بجائے خود دراز مخلوق ہیں خواہ دراز کئے گئے ہوں اسی طرح دراز باقی رہ جاتے ہیں اور ان میں انقباض پیدا نہیں ہوسکتا جو اعضا سمٹ چکے ہوں اسی حالت پر رہ جاتے ہیں اور پھر دوبارہ دراز نہیں ہوسکتے جب تک کہ روح اپنے منفذ سے گزر کے مقامات مناسب میں پہنچ کر تمدد خواہ انقباض پیدا کرے ایسا کزاز اکثر بعد نوم کے پیدا ہوتا ہے جیسا اوپر بھی بحث تشنج میں اس کا بیان ہوا اور وجہ یہ ہے کہ بروقت نوم کے روح کا اجتماع چونکہ اندرون جسم کے ہوتا ہے کبھی عروض کزاز کا بوجہ ایک ہیئت غیر طبعی کے ہوتا ہے جو شاق اور ناگوار ہوتی ہے اور وہ ہیئت عضل کو عارض ہوتی ہے کہ اس کی قوت کم ہو جاتی ہے خواہ یہ ہیئت ایسا درد پیدا کرتی ہے عضل میں کہ اس سے تحریک کا تحمل اس وقت نہیں ہوتا پس اس وقت اسی شکل پر باقی رہ جاتا ہے جیسے کوئی شخص کسی رسی وغیرہ سے لٹک کر بدن پر زور دے اور ایک حالت خلاف ہیئت طبعی کے پیدا ہو خواہ بھاری بوجھ اٹھائے خواہ اپنی پیٹ پر کوئی شے گران اٹھائے خواہ زمین پر بدون بستر وغیرہ کے بے آرام جگہ سو رہے کہ اس کے عضلات کو یہ انداز سونے کا ایذا پہنچائے اور رہڈی میں درد پیدا کرے جیسے توڑ ڈالی ہو خواہ پس گئی ہو خواہ صدمہ چوٹ کا گر پڑنے سے یا ضربت شدید سے ایسا پہنچے جو عضل کو پارہ پارہ کردے خواہ قطع او سوختگی آتش کا گزند پہنچ کر عضلات میں درد پیدا کرے اور ایسے اوقات میں عضلات کو انقباض سے عجز پیدا ہو جو موجب کزاز ہے اور کبھی باوجود عروض اس ہیئت غیر طبعی کے ایک مادہ کا بھی بطرف عضل کے انصباب ہوتا ہے خواہ ریاح غلیظہ جو خاص عضلات میں پیدا ہوئے ہوں یا اور جگہ سے عضلات میں پہنچے ہوں اور ان کی جہت سے تمدد پیدا ہوا ہو جس طرح کہ تمدد جو خاص اعضائے وجہ میں ہو ردی ہے اسی طرح اگر پلکوں میں خواہ زبان اور ہونٹ میں تنہا لاحق ہو وہ بھی ردی ہے کبھی کزاز کی ایک قسم ردی چپسی وہ بھی پیدا ہوتی ہے جس سے مقدم حمیات لازمہ ہمراہ

قلق اور بکا کے ہوتے ہیں اور ہذیات بھی ہوتا ہے اور رنگ زرد ہو جاتا ہے منہ اور ہونٹ میں خشکی اور زبان میں سیاہی پیدا ہوتی ہے اور طبیعت میں قبض اور اعتقال اور جلد میں استحصاف یعنی دانے دانے سے پڑ جاتے اور تمدد عارض ہوتا ہے یہ کزاز زیادہ ردی ہے جو کزاز بسبب ضربت کے پیدا ہوا ہو اور اس کے ہمراہ ہچکی اور مغص یعنی مڑوڑ اور اختلاط خواہ زوال عقل بھی عارض ہو ضرور مہلک ہوتا ہے اور با ایں ہمہ تجفیف عضل اور اس کی رطوبت میں غلیان اور جوش پیدا کر کے طول میں عضلہ کو دراز کر دیتا ہے اور بعد دراز کرنے کے اسی حالت پر اس کو بجہت خشکی کے چھوڑ دیتا ہے کہ وہ خشکی درجہ انتہا کو پہنچ جاتی ہے کزاز اکثر لڑکوں کو لاحق ہوتا ہے اور ان پر سہولت بھی اس مرض میں ہوتی ہے جس قدر کم سن ہوں اور جس قدر تولید رطوبات ان میں زیادہ ہو جیسا تشنج کی فصل میں بیان ہو چکا کبھی کزاز سے پیشتر اختلاج تمام بدن میں اور بدن کا بھاری ہونا اور بولنے میں ثقل کلام اور صلابت عضلات میں اور بجانب فقار سے عصعص یعنی استخوان سر سینہ تک اور بدشواری نوالا اترنا اور ایسی کھجلی کہ بعد کھجانے کے خواہ کھجانے کے وقت کچھ لذت نہ ہو یہ امور قبل از کزاز پیدا ہوتے ہیں جب بول میں کوئی چیز مثل مدہ کے ہو اور قشعریرہ اور آنکھوں پر جھلی سی نمودار اور پسینا سر اور گردن میں برآمد ہو دونوں جانب کے امتداد آئندہ پر دلیل ہو گا یعنی بہت جلد یہ امتداد پیدا ہونے والا ہے اس لئے کہ ایسی قسم کا مادہ ایسا نہیں ہوتا کہ اعضائے اسفل کی طرف اخراج پا کر تنقیہ تام اس کا ہو جائے یعنی فقط اخراج مدہ کا بول میں کافی اس مادہ کی صفائی پر نہیں ہے بلکہ تا زمانہ نقاء تام کے کسی قدر یہ مادہ بطرف دماغ کے بھی ضرر صعود کرتا ہے اور اذیت دیتا ہے اور تمام بدن میں تکسر یعنی پھوٹن پیدا کرتا ہے جب کزاز شروع ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ منہ بند ہو جاتا ہے اور چہرہ سرخ ہو کر درد میں شدت ہوتی ہے اور کوئی شے کھانے پینے والی گلے میں آسانی نہیں اترتی اور طرف میں کثرت ہوتی ہے یعنی پلک زیادہ جھپکے گی اور آنکھ سے آنسو رواں رہتے ہیں ہم نے

بچشم خود دیکھا ہے کہ ایک عورت کو کزاز عام جب شروع ہوا اس کا منہ بند ہو گیا اور چہرہ زرد ہو گیا اور اس وقت منہ کھولنے کی قدرت نہ تھی یہاں تک کہ ایک زمانہ دراز تک چت پڑی رہی اور ہاتھ پاؤں دراز کئے ہوئے تھی اور کروٹ لینے پر قادر نہ تھی اس کے بعد کزاز اس سے برطرف ہو گیا اور دونوں کروٹیں لینے لگی اور بولتی بھی تھی پھر اس وقت سے لے کر صبح تک سوتی رہی اس عورت کی یہ سب کیفیتیں ہم نے خود دیکھیں اس کا علاج بھی کیا ہر دورہ میں اور مدت میں دورہ کے باقی ماندہ فرق درمیان تشنج او تمدد کے ابتدا میں یہ ہے کہ انتقال تمدد سے بطرف خوانیق اور ذات الجنب اور سرسام کے اسی طرح ہوتا ہے جیسے تشنج کا انتقال ان امراض کی طرف ہتا ہے اور تشنج بلاد جنوبی میں بہ نسبت بلد شیخ کے بسبب امتلا اور حرکت اخلاط سے خصوصاً بلغمی لوگوں کو لاحق ہوتا ہے اور بلاد شمالی میں بھی اکثر بجہت احتقان فضول کے پیدا ہوتا ہے خصوصاً نسواں کو کہ ان کے اعصاب میں ضعف زیادہ ہے علامات تمدد مطلق کی علامت یہ ہے کہ عضو ماؤف انقباض اور سمٹنے پر اطاعت نہ کرے۔

کزاز کی علامت یہ ہے کہ اگلے جانب میں ہو وہ شخص مثل مخوق اور گلو فشردہ کے ایسا ہوتا ہے کہ اس کے چہرہ پر کیفیت اختناق کی پیدا ہوتی ہے اور اس کا سر آگے کی طرف کھچا جاتا ہے اور کسی قدر بطرف قدام کے اس کا سر ہٹ جاتا ہے اور گردن میں امتلا بھی معلوم ہوتا ہے اور جب درست پھرنے کی طاقت اسے نہیں ہوتی اور کبھی پیشاب کرنے پر بھی قادر نہیں ہوتا اس لئے کہ عضلہ بطن میں تمدد پیدا ہوتا ہے اور قوت دافعہ ضعیف ہو جاتی ہے اور کبھی بے ارادہ پیشاب خطا ہوتا ہے اس لئے کہ عضلہ مثانہ کا متمدد ہو جاتا ہے اور اس میں انقباض باقی نہیں رہتا ہے اور کبھی خون کا پیشاب بھی کرتا ہے جب کوئی رگ بوجہ شدت انضغاط کے شگافتہ ہو جائے اور کبھی ہچکی عارض ہوتی ہے اور اگر کزاز بطرف خلف کے عارض ہو اس وقت سر اور دونوں شانے اور عضلہ پشت کی طرف کھنچتے ہوئے معلوم ہوں گے اور یہ کیفیت اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ عضل بطن

میں امتداد بطرف خلف کے بمشارکت پیدا ہوتا ہے اور عضلہ مقعدہ میں امتداد عارض ہوتا ہے اور جو کچھ اس کے امعائے مستقیم میں ہے اس کے روکنے پر قادر نہیں ہوتا اور جو کچھ اما دقاق میں ہے اس کے نیچے اتارنے پر بھی اس کو قدرت نہیں ہوتی اور دونوں طرف کے کزاز خواہ آگے ہو یا پیچھے اور تمددانی چیزوں میں شرکت رکھتے ہیں اختناق اور سہر اور مائیت بول کی اور بول میں نفاخات کی کثرت ہونی بوجہ ریح کے اور بوجہ بول کی گرفتگی کے سقوط کا عارض ہونا اور رطب اور یابس کزاز خواہ تمدد کی شناخت وہی ہے جو تشنج کی مذکور ہوئی اسی طرح درمی اور جو بوجہ کسی اذیت او ایذا کے عارض ہو اس کی بھی وہی شناخت ہے اور اکثر ان بیماروں کو قولنج بھی عارض ہوتا ہے اگر مرض بوجہ برودت کے ہو علاج بعینہ علاج تشنج کا اور محجمہ کا استعمال اعضاء پر بہ نسبت تشنج کے زیادہ کرنا چاہیے تاکہ حرارت جو زائل ہوگئی ہے واپس آئے او محجمہ مع شرط کے خصوصاً عصب عنق پر اور فقرات اور شراسیف پر کرنی چاہیے مکروز یعنی جسے کزاز کا مرض لاحق ہو اس کے بدن میں جب بوجہ شدت وجع کے پسینا بر آمد ہو خواہ بوجہ علاج اور تدبیر کے عرق بر آمد ہو ہمیشہ اس کے بدن کو سرد کرنا مناسب نہیں ہے کہ اس سے اس کو ایذا پہنچتی ہے ہاں کسی صوف وغیرہ سے جو تر ہو پسینہ کو پونچھ لینا کچھ مضر نہیں ہے اور بیشتر زیت کو گرم کر کے اس کو اس میں بٹھاتے ہیں کہ اس کی تحلیل قوی ہے اور جاؤشیر ایک درہم تک بحسب قوت کھلانا اسی طرح حلتیت کا بھی اسی مقدار تک استعمال مناسب ہے کزاز کے معالجہ میں عجلت بہ نسبت تشنج کے زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ کزاز موذی اور خناق پیدا کرنے والا اور قاتل ہوتا ہے کزاز کے علاج میں ایک دوائے نافع یہ مذکور ہے جو تشنج کو بھی مفید ہے کہ سلاقہ شبت کو جوش دے کر ایک حصہ ضبع یعنی سوسمار کے بدن کا ٹکڑا اور ایک حصہ گوشت سگ اور ثعلب داخل کر کے ایسی طرح سے پختہ کریں کہ مہرا ہو جائے جسے عوام کہتے ہیں گل کر حلوا ہو جائے اور بیمار کو اس میں دو مرتبہ داخل کریں اسی طرح مالش پیہ کبوتر صحرائی کی اور اونٹ کی چربی کی تمریخ اور شیر کی چربی اور

ریچھ کی چربی اور سوسار کی جدا جدا خواہ اور دواؤں میں ملا کر مالش کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور حقنہ روغن سداب اور جند بیدستر اوقنطوریون کا بھی نافع ہے اور جتنے معمولات لاذعہ ہیں اور گرم ہیں کہ ان میں بورق اور شحم حنظل وغیرہ داخل ہے اگر بوجہ حقنہ حارہ لاذعہ کے احتراق پیدا ہو اس حقنہ کے بعد مادہ خر کے دودھ سے حقنہ کر دیں خواہ روغن زرد اور روغن الیہ سے تنہا یا ہمراہ انہیں چربیوں کے جو مذکور ہو چکیں زیادہ مفید تمدد بارد کے واسطے و نیز تمدد رطب کو جند بیدستر ہے کہ وہ ایسی دوا ہے جس کا التزام ہر روز واجب ہے اور جب کمزور کو غذا دی جائے چاہیے کہ بہت چھوٹے چھوٹے لقمے نہ ہوں او اگر حریرہ پتلا کھلائیں بہت خوب ہے اس لئے کہ بلع اور نوالہ اتارنا ان پر دشوار ہوتا ہے ایسا نہ ہو کہ ان کے نتھنوں میں چڑھ کر یہ لقمہ پہنچ جائے اور ایک آفت جدید برپا ہو اور اضطراب پیدا ہو کر ان کا مرض زیادہ ہو جائے ہم نے وہ ادویہ جو ان کے پلانے اور مالش کرنے کی ہیں اعضا پر وہ سب کی سب قرابا دین میں لکھ دی ہیں اسی طرح مروخات جوان کو نافع ہیں جیسے روغن حنا وغیرہ او اسی طرح سعوط اور عطوس جیسے مومیائی اور میعہ ہمراہ بعض ادہان مناسبہ کے بالطبع جو حمی پیدا ہو جائے وہ نہایت عمدہ علاج اس کزاز کا ہے جو مرطوب ہے اور رطوبت سے پیدا ہوا ہے **فصل** چوتھی لقوہ کے بیان میں لقوہ مرض مرکب ہے چہرہ میں کہ اس کی جہت سے ایک جانب چہرہ کی کھچ کر ہیئت غیر اصلی پر ہو جاتی ہے اور بخوبی دونوں ہونٹوں کا ملنا درست نہیں ہوتا اور نہ دونوں پلکیں اچھی طرح ملتی ہیں ایک طرف کے لقوہ کا سبب یا استرخا ہے یا تشنج عضل اجفان اور چہرہ کے عضل کا ہوتا ہے اور باب تشریح میں ہر ایک عضل کا بیان اچھی طرح ہو چکا ہے اور جہاں سے یہ عضل پیدا ہوئے ہیں اور آگے ہیں ان کا بیان بھی کر دیا گیا ہے استرخاء سے جو لقوہ پیدا ہو اس میں اگر ایک جانب جھکے گی اس کے ہمراہ دوسری جانب بھی مائل ہو گی پس ڈھیلی ہو کر اپنی ہیئت اصلی تے متغیر ہو جائے گی بشرطیکہ استرخائے قوی سے لقوہ پیدا ہو اس میں اگر ایک جانب جھکے گی اس کے ہمراہ دوسری

جانب میں استرخا پیدا ہوگا اور نزدیک بعض اطبا کے یہ بات ہے کہ استرخا بطرف جانب سلیم کے ہوتا ہے اور وہ ترچھے طور پر جذب ہونے کو استرخا کہتا ہے اور یہ قول معتمد نہیں ہے اور حکیم قولس بھی اسی کا قائل ہے اور یہ لقوہ جو بوجہ استرخا کے پیدا ہوتا ہے انہیں اسباب سے پیدا ہوتا ہے جن کا شمار ہم فالج کے بیان میں کر چکے اور اب ہم کو تکرار مضامین کی ضرورت نہیں ہے اور جو لقوہ تشنج سے پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہی قسم لقوہ کی پیدا ہوتی ہے اس کی دلیل وہ ہے کہ جس وقت ایک شق میں پیدا ہوا دوسری شق اس کی طرف کھنچ جاتی ہے اور سبب اس کا وہی ہے جو تشنج بسیط کا سبب مذکور ہو چکا اور جو کچھ تشنج یابس کے بیان میں کہا گیا ہے جیسے حمیات حادہ خواہ استفراغ بحد افراط جیسے دست اور قے اور رعاف وغیرہ اور یہ قسم لقوہ کی ردی اور قاتل ہے اور بعض اطبا کا یہ قول ہے کہ جانب مریض لقوہ میں وہی ہے جو سیدھی اور سالم رہتی ہے اور سبب اس کا یہ ہے کہ جانب صحیح اپنی جذب کا قصد کرتی ہے کہ برابر کرے اور یہ قول اچھا نہیں ہے اکثر اوقات میں اور بنظر تشریح کے بھی اس کی اچھائی درست نہیں ہے کہ جو حال عضل وجہ کا تشریح میں بیان ہوا اس کے مخالف ہے اور اس کے قول کے فساد پر دلیل وہی بیانات ہیں جو مقام تشریح میں درج کئے گئے اور ایک دلیل اس قول کے بطلان کی یہ بھی ہے کہ کبھی لقوہ بطور عموم کے دونوں طرف چہرہ کے پیدا ہوتا ہے اور تیسری دلیل یہ ہے کہ جس شخص کو لقوہ عارض ہوتا ہے اس کی حس اسی طرف کی باطل ہوتی ہے جو جانب علیل ہے۔ اکثر آدمی کے عضل رقبہ میں ورم پیدا ہوتا ہے اور اس ورم کے پیدا ہونے سے ایک قسم خوانیق کی لاحق ہوتی ہے اور خوانیق کی وجہ سے لقوہ پیدا ہوتا ہے اور انہیں بیماروں کو فالج بھی ایسا عارض ہوتا ہے جو دونوں ہاتھوں تک پہنچتا ہے اس واسطے کہ حس عضل سے عضل رقبہ کی قوت تحریک حاصل کرتے ہیں ان کا منبت یہی فقرات رقبہ ہیں جو برابر چھ مہینہ ممتد رہے پھر اس سے نجات کی امید کرنی مناسب نہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لقوہ کبھی منذر بفالج ہوتا ہے بلکہ اکثر منذر بسکتہ ہوتا ہے پس مریض کو بہ

تامل دیکھنا چاہیے کہ لقوہ کے ہمراہ مقدمات صرع اور سکتہ کے ہیں یا نہیں اگر پائے جائیں بہت جلد استفراغ قوی کرنا چاہیے تا کہ وقوع صرع یا سکتہ سے امان حاصل ہو بعض اطبا نے ایسا خیال کیا ہے کہ مریض لقوہ کو چار دن تک مرگ مفاجات کا خوف رہتا ہے اگر اس زمانہ میں بچ گیا پھر امید صحت کی قوی ہے اور شاید یہ خیال بہ نسبت اس مرض کے صحیح ہو جس کے عروض کا انداز لقوہ کرتا تھا یعنی اگر لقوہ منذر بسکتہ ہو اور چار دن تک سکتہ واقع نہ ہو پھر سکتہ کے عروض سے ہلاکت مریض کی ہو گیا علامات چہرہ کی ایک جانب میں نفخہ اور رقت واقع یعنی ایک طرف کا چہرہ پھولا پھالا اور جلد پتلی نظر آئے اور ریح کی اور لعاب دہن کی گرفت اس جانب سے نہ ہو سکے اور اکثر ہمراہ لقوہ کے دردسر پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر لقوہ تشنجیہ ہو جانب ماؤف کی شناخت بہ نسبت صحیح جانب کے یہ ہے کہ اگر کھینچ کر ہاتھ کے ذریعہ سے اصلاح اور درستی اس کی کریں دوسری جانب کی شکل اپنی اصلی حالت پر خود بخود بآسانی آ جائے لقوہ استرخاء کی علامت یہ ہے کہ حرکت میں اس جانب کے ضعف ہو اور حواس مکدر ہو جائیں اور جلد میں نرمی پیدا ہو اور عضل میں بھی لینت ظاہر ہو اور تمدد محسوس نہ ہو اور نیچے والی پلک کچھ اتری ہوئی نظر آئے اور نصف اس جھلی کا جو حنک پر سامنے اس آنکھ کے ہے مسترخی اور تر اور ڈھیلا ہو جائے اور ظہور اس استرخا وغیرہ تینوں اوصاف کا اس طرح ہوتا ہے کہ زبان کو نیچے کی طرف دبا کر دیکھیں پھر اپنی صورت پر جلد پلٹتی ہے یا نہیں اور اس کا سبب یہ ہے کہ جو صفاق اور جھلی حنک پر کھنچی ہے اس صفاق سے متصل ہے جو طریق لسان سے خارج ہوئی ہے اور طول میں صفاق حنک کو قاطع ہے پس یہ صفاق صفاق حنک سے شرکت رکھتا ہے کہ اس کے استرخاء اور ترہل سے صفاق سے لسان میں استرخاء وغیرہ پیدا ہو گا اور جلد جبہہ کی نواحی رقبہ سے جھکی ہوئی اور اس سے کسی قدر دور ہو جاتی ہے اور بدشواری رقبہ کی طرف پھرتی ہے لقوہ تشنجی کے علامات یہ ہیں کہ خوانیق میں کدورت نہیں ہوتی اکثر اوقات حواس برجا ہوتے ہیں اور جلد میں جبہہ کے تمدد اس

قدر پیدا ہوتا ہے کہ تسکن نہیں ہوتی اور عضل وجہ کے سخت ہو جاتے ہیں اور اس جانب کا
تمدد رقبہ کی طرف ہوتا ہے اور ریق او ربزاق میں اکثر کمی پیدا ہوتی ہے اور میلان جلد کا
نواحی رقبہ میں قطعا ہوتا ہے اور اس طرف سے جلد کا پھیرنا بہت دشوار ہوتا ہے اور تشنج
رطب خواہ یابس سے جو لقوہ پیدا ہوتا ہے اس کے علامات تشنج کے مقام سے دریافت
کرو ایک علامت حدوث لقوہ کی یہ بھی ہے کہ چہرہ کی ہڈیوں میں درد اور جلد میں خدر
اور اختلاج پیدا ہوتا ہے معالجات مقتضائے ہوشیاری اور احتیاط یہی ہے کہ ساتویں
روز تک مریض لقوہ کے کسی قسم کی تحریک نہ کریں اور ایک گروہ کی یہ رائے ہے کہ
چوتھے دن تک اس کے مادہ کو نہ چھیڑیں اور غذا بھی ایسی ان ایام میں تجویز کریں جو
اتنی تلطیف پیدا کرے جس قدر نخود آب ہمراہ زیت کے پیدا کرتا ہے اور غذا میں
تخفیف اس قدر نہ ہو جتنی شہد اور چوزہ وغیرہ میں ہوتی ہے اگر طبیعت میں خشکی زیادہ
ہو دوسرے دن حقنہ لینے سے تحریک ہو سکتی ہے بشرطیکہ زیادہ نرم حقنہ ہو کہ موافق ہوگا
اور ابتدا میں غرغروں کو جلد تجویز کرنا مضر ہے کہ بیشتر قریب کے مادہ کو جذب کرتے
ہیں اور مادہ خام کی تحلیل نہیں کر سکتے پس آفت دوچند ہو جاتی ہے لقوہ تشنجی کا استفراغ
دوائے قوی سے اولی ہے اور دوائے ضعیف سے جو کافی نہ ہو بدون انضاج مادہ کے
استفراغ اس کا نہ کرنا چاہیے اور بعجلت استعمال دوائے حادہ کا نہایت مضر ہے اور بد
معالجہ ہے کہ بوجہ حدت کے مادہ کی تجفیف اور تغلیظ کر دیتا ہے اور عصب میں خشکی پیدا
کرکے یہ حالت ہو جاتی ہے کہ تاثیر کسی دوا کی قبول نہیں کرتا بلکہ دوائے حاد کے
استعمال پر صبر کرنا مناسب ہے واجب ہے کہ علاج لقوہ کا مثل علاج فالج اور تشنج کے
بحسب مناسب اور بتدریج کیا جائے جس طرح مفصلا اپنی جگہ پر بیان ہو چکا اکثر
تجربہ کیا ہے کہ ملقو یعنی مریض لقوہ کو اگر ہر روز دو درم ایارج ہرمس پے درپے ایک
مہینہ تک دیا کریں اثر قوی کرتا ہے اور اس کا بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر ہر روز زنجبیل شامی
اور وج ترکی شہد ملا کر صبح اور شام بقدر ایک جوزہ کے استعمال کرے بخوبی مفید ہو گیا ماء

العسل کا استعمال کسی وقت ترک کرنا مناسب نہیں ہے بعض اطباء ہند نے ذکر کیا ہے کہ لقوہ کا عمدہ علاج یہ ہے کہ جس جانب لقوہ نے مارا ہے اس پر خواہ سر پر گوشت وحشی جانور کا پختہ کرکے اس طرح ملیں کہ خون سے اسی گوشت کے آلودہ ہو جائے اور شاید وہ جانور جس کا گوشت اس کام کے لائق ہے خرگوش اور سوسمار اور لومڑی اور نیل گاؤ اور گوزن یعنی بارہ سنگھا اور حمار وحشی ہے اور ہرن وغیرہ کے گوشت میں یہ فائدہ نہیں ہے جس میں تقویت تسخین نہ ہو اور اگر مریض کا مزاج مرطوب ہو وہی شق جس میں مبداء مرض ہے اسے اس طرح بندش سے درست کریں کہ اپنی شکل طبعی پر ہو جائے پھر سبب لقوہ کا تشنج ہے پہلے اس کی تلئین میں کوشش کرکے پھر اس کی تحلیل کی تدبیر کریں اور پشت سر کو ادہان رطب اور نرم سے خوب چپڑنا چاہیے جیسے روغن بنفشہ اور روغن بادام اور روغن کدو اور اگر روغن بابونہ تک ترقی کریں کچھ مضائقہ نہیں اور انہیں ادہان سے استنشاق اور ناک میں چڑھانا شب و روز بار بار مفید ہے اور شراب مخروج کا پلانا مفید ہے شکر کا شربت نہ دینا چاہیے اگر علامات غلبہ خون کے پائے جائیں فصد اس رگ کی جو زیر زبان واقع ہے کرنی چاہیے اور فقرہ اول پر منجملہ فقرات گردن کی حجامت بلاشرط کریں اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ مادہ لقوہ کا مبادی عصب اور عضل وجہ کی راہ میں آتا ہے اسی واسطے مناسب ہے کہ استعمال ایسی ادویہ کا جو محمر ہیں اور سرخی جلد کی پیدا کرتی ہیں فقرات عنق اور رقبہ پر استعمال کی جائیں اس واسطے کہ لیف کثیر انہیں مبادی عصب اور عضل کی وجہ سے اس عضل تک آتی ہیں جو چہرہ پر واقع ہے یہ تدبیر اس وقت کی ہے کہ لقوہ استرخائی ہو اور اگر بوجہ تشنج یابس کے عارض ہوا ہو اس وقت ہرگز استعمال ادویہ حارہ کا از قسم طلا اور ضماد اور روغن وغیرہ خواہ ادہیہ مشروبہ حارہ کا نہ کرنا چاہیے ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ ایک شخص کو لقوہ بوجہ تشنج یابس کے عارض ہوا تھا اس کا علاج بعض اطباء معاصرین نے تکمید اور مشروبات حارہ سے کیا اس معالجہ کے ضرر سے اس کا چہرہ زیادہ ترچھا بہ نسبت سابق کے ہو گیا اور زبان

کا ثقل بوقت کلام کے زیادہ بڑھ گیا جب ہم نے اس کا علاج سابق کے مبردات وغیرہ سے کیا بعد کمال محنت اور مشقت کے جو معالجہ میں کرنی پڑی ازالہ مرض کا ہوا عضل پلوں (عضل وجہ کے) کے اس قسم میں داخل نہیں ہیں یعنی ان میں سے لیف کثیر مبادی عصب سے نہیں آتی پس ان کی تدبیر یہ ہے کہ جزء مقدم دماغ کا تنقید کریں اور تکمید یابس جسے دھورہ کہتے ہیں انہیں فقرات اور ریخ پر جو مقام ریش ہے کریں اور انہیں مقام کی مالش اور ان شرائین کی مالش جو ان مقامات پر واقع ہیں اور دل راس یعنی مالش سر کی خصوصاً جس وقت بھوک زیادہ ہو منجملہ ان چیزوں کے جو لقوہ کو مفید ہیں یہ ہے کہ ہمیشہ چہرہ کو سرکہ سے دھویا کریں اور مقامات مذکورہ کو سرکہ سے آلودہ رکھیں خصوصاً اگر سرکہ میں ادویہ ملطفہ کو جوش دے کر استعمال کریں بہت مفید ہے خواہ سرکہ میں رائی پیس کر استعمال کریں نفع عجیب ظاہر ہوگا اگر بجہت استرخاء کے لقوہ ہو نہ بوجہ تشنج کے اور جوشاندہ شیح اور قیسوم اور حرمل اور غار اور بابونہ وغیرہ کے بخارات پر سر جھکا کر بخارات کا اثر پہنچائیں کہ یہ ترکیب دونوں قسم میں لقوہ کے مفید ہے تشنجی ہو خواہ استرخائی اور جھاؤ کی لکڑی (اثل بنا بر قول صاحب نہایہ ایک درخت ہے مشابہ جھاؤ کے مگر اس سے بڑا ہوا ہے) اثل کی لکڑی سلگائیں اور اس کی گرمی خواہ دھواں عضو ملقو تک پہنچایا کریں اور جب ان ادویہ سے فائدہ نہ ہو جو رگ پس گوش ہے اس پر داغ لگادیں اگر لقوہ استرخائے یابس ہو حمام سے پرہیز کریں اور ہر روز چند مرتبہ لقوہ تشنجی میں حمام کا التزام کریں اور مریض کو تکلیف غرغرہ سے ان ادویہ کے جو معلوم ہیں دینی چاہیے بخلاف اور امراض تشنجی کے اور مضوغات یعنی چبانے کی چیزیں خصوصاً وج ترکی جوزبوا عاقرقرحا کا چبانا ضرور ہے ہلیلہ سیاہ کا چبانا بھی ان کو مفید ہے اور جو دوا چبائی جائے بعد چبانے کے اسی جانب میں اسے لئے رہیں جو مریض ہے اور خانہ تاریک میں اس مریض کو رکھیں اور بعض اطبا نے اجازت دی ہے کہ اگر اپنے حوائج ضروری میں آمدورفت کرے کیا مضائقہ اور تلخہ کلنگ خواہ تخلہ گرگ

خواہ اشق سے سعوط کریں یا شبوط یعنی مار ماہی یا عصارہ شہدانج اور مرزنجوش اور چقندر اور آب سکبینج معمہ روغن سوسن کے خواہ فربیون مقدار عدسہ عورت کے دودھ میں پیس کر سعوط کرائیں اور سر کا علاج بذریعہ تنقیہ کے ان طریقوں سے جو قانون امراض راس میں بیان ہو چکا کریں اور یہ عطوس مجرب واسطے لقوہ کے ہے کہ ریٹھہ اور خصوصاً اس کا چھلکا اوپر والا اور اذان الفار یعنی موسی کنی عصارہ قثاء الحمار اور عرطینشا سے عطوس تیار کر کے استعمال کریں اور کبھی یہ ادویہ ایسی دوا سے مخلوط کرتے ہیں جو باوجود فائدہ چھینک پیدا کرنے کے تسخین بھی پیدا کرے جیسے جندبیدستر اور کلونجی وغیرہ سب سے بہتر چھینک لانے والی دوا اذان الفار کا پانی ہے مگر اذان الفار کی وہ قسم جسے اباغلس کہتے ہیں جب اباغلس کے پانی سے دو درہم ہمراہ ایک دانگ سکبینج اور نصف درہم زیت کے عطوس بنا کر استعمال کریں ضرور نفع کرے گا بلکہ مرض کو زائل کر دے گا پانچ دن کے اندر پھر مرض کا اثر باقی نہ رہے گا کبھی آئینہ چینی کی طرف ملقو کو نظر کرنے کی تکلیف دی جاتی ہے تاکہ بتکلف اپنے چہرہ کو جو کج نظر آتا ہے درست کرے اور برابر کرتے کرتے سیدھا کر لے سب سے بہتر وہ قسم ہے جس میں مختلف طور کے عکس نظر پڑیں اور آئینہ چینی کہلاتا ہے چہرہ کی درستی کے واسطے اسی کو اختیار کرنا چاہیے مترجم کہتا ہے علم مرایا میں ثابت ہوا ہے کہ مشوشہ بنانے کی کیا ترکیب ہے اور کس زاویہ کے پیدا ہونے یہ یہ بات آئینہ کو حاصل ہوتی ہے اور اکثر چھوٹے قسم کے آئینہ جو مدو خواہ بیضاوی ہوتے ہیں ان میں یہ صفت زیادہ ہوتی ہے بہر حال شفائے مریض لقوہ آئینہ کی طرف دیکھنے سے گو حکمائے سابق نے براہ تجربہ مستند اسی طرف کیا ہے کہ وہ اپنے چہرہ کو درست کرتا رہے گا اور ہو جائے گا لیکن تجربہ خاکسار مترجم کا بہ نسبت چند مرضائے ملقو کے ایسا ہوا ہے کہ ایک قطاع اکبر کرہ مجسمہ کا جو غالباً ڈھلا ہوا تھا اور اس میں تشویش عکس جو شیخ لکھتا ہے نہ تھی مگر عکس العکس بیشک نظر آتا ہے اور وہ سیدھے رخ پر ہو جاتا تھا جیسے بہ برہان ہندسے ثابت ہے اور زوایا اس کے چند مقامات پر مختلف ہونے سے

امور جن سے روح میں مختلف طور کے حرکات پیدا ہوں جماع بھی چونکہ جب بکثرت واقع کیا جائے اسیان قوت پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر بروقت امتلائے اور شکم سیری کے زیادہ دہن اور سستی پیدا کرتا ہے اسی وجہ سے باعث اس مرض کا ہوتا ہے آلہ حرکت کی وجہ سے جو سکتہ پیدا ہوتا ہے اس کا حدوث کبھی بوجہ استرخائے عصب کے ہوتا ہے کہ بعض قسم کا استرخا عصب میں پیدا ہو کر چونکہ اتنا شدید نہیں ہوتا کہ فالج پیدا کرے لہذا اسی قدر بے عنوانی پیدا ہوتی ہے کہ بروقت تحریک کے بخوبی گرفت اور ٹھہرانا عضو کا عصب سے نہیں ہو سکتا جیسے بروقت استعمال شراب کثیر اور سکر متواتر کے خواہ بکثرت آب سرد کے پینے سے خواہ غیر وقت میں اس کا استعمال کرنے سے رعشہ پیدا ہوتا ہے یا اعصاب میں سدے پیدا ہوں اور سبب ان سدوں کا امتلائے کثیر بوجہ اپنے اسباب معلومہ مثل تخمہ وغیرہ کے ہوتا ہے خواہ ترک ریاضت کرنے سے چونکہ نفوذ قوت کا جیسا چاہیے نہیں ہوتا لہذا سدے پڑ جاتے ہیں اور جس مادہ سے سدے پڑتے ہیں کبھی اسی مجاری سے کسی قسم کا انفعال اور اثر پیدا ہوتا ہے کہ اس اثر کے پہنچنے سے مادہ مذکورہ کو مجاری میں حرکت بطور نفوذ کے پیدا ہوتی ہے اور نفوذ کو مانع ہوتا ہے لہذا رعشہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس مادہ کو کسی طرح کا انفعال نہیں ہوتا اور کبھی آلہ حرکت اس قدر خشک ہو جاتا ہے کہ عطف اور پیچیدہ ہونے پر مطیع نہیں رہتا اور بروقت استرسال اور جھولنے کسی عضو کے اگر اسے پلٹنا خواہ پھیرنا چاہیں بوجہ خشک ہونے آلہ حرکت کے یہ فعل بخوبی پیدا نہیں ہوتا بلکہ لرزش پیدا ہو کر رعشہ نمودار ہوتا ہے جو رعشہ بشرکت ضعف قوت اور آلات حرکت پیدا ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ آلہ حرکت کو ایسا ضرر پہنچے کہ رفتہ رفتہ وہ ضرر قوت کو بھی پہنچ جاتا ہے مثلاً اگر آلہ حرکت کو برد شدید خارج سے پہنچے خواہ لسع حیوان کا ضرر یا کسی خلط بارد کی اذیت پہنچے خواہ حرارت شدید جیسے احتراق سے حرارت کا ضرر پہنچے کہ ایسے مضار کا اثر آلہ حرکت سے گزر کر قوت محرکہ تک بھی آفت پہنچاتا ہے خواہ کوئی آفت مخصوصہ قوت کو جداگانہ ایسی پہنچے جو قوت سے مخصوص

ہو اور عضو خاص کو آفت خاص علیحدہ پہنچے کہ ان دو آفت کے ضرر ساتھ ہی پیدا ہوں اور رعشہ پیدا کریں رعشہ کبھی جمیع اعضا میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی فقط دونوں ہاتھوں میں اور کبھی فقط سر میں عارض ہوتا ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ آفت کسی عضل کو پہنچتی ہے اور کسی کو نہیں پہنچی کبھی دونوں ہاتھوں میں رعشہ پیدا ہوتا ہے اور پاؤں میں نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ سبب رعشہ کا اصل نخاع میں نہیں ہوتا بلکہ انہیں شعبوں میں نخاع کے جو بطرف دونوں ہاتھ کے پہنچے ہیں عصب سے انہیں شعبوں میں وجود اس سبب کا ہوتا ہے یا اس وجہ سے کہ اگرچہ سبب رعشہ کا اصل نخاع میں ہے مگر اس کا نقص بطرف اقرب مواضع کے بہ نسبت اصل نخاع کے ہوتا ہے اور اقرب جوانب میں یہ مادہ متدفع ہوتا ہے اور طبیعت براہ تدبیر اس کا حفظ کرتی ہے کہ یہ مادہ نخاع تک نہ پہنچنے پائے کہ اس کی نہایت اور اصل تک پہنچ جائے اسی وجہ سے فقط ہاتھوں میں رعشہ پیدا ہوتا ہے کبھی پاؤں میں رعشہ پیدا نہ ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ روح محرک چونکہ اسافل بدن میں قوی تر اور شدید تر ہے کیونکہ حاجت ان اعضا کو اسی قدر قوی اور شدید روح کی ہے لہذا وہ روح ایسے اسباب رعشہ سے جو زیادہ قوت نہیں رکھتے زیادہ منفعل نہیں ہوتی اور اگر آلہ حرکت کو کسی قدر انفعال ہوتا ہے قوت روح محرک اس پر غالب ہو کر دفع اس انفعال کا کر دیتی ہے اور ہاتھ میں چونکہ ایسی روح قوی نہیں ہے لہذا منفعل زیادہ ہوتی ہے اور اگر آلہ حرکت کو کسی قدر انفعال ہوتا ہے قوت روح محرک اس پر غالب ہو کر دفع اس انفعال کا کر دیتی ہے اور ہاتھ میں چونکہ ایسی روح قوی نہیں لہذا منفعل زیادہ ہوتی ہے اور رعشہ پیدا ہوتا ہے رعشہ یابس کے پیدا کرنے کا سبب اکثر یہی ہے کہ ایک قسم کی برودت روح اور عصب میں ضعف پیدا کرتی ہے خواہ کوئی رطوبت جو بحد افراط ہو اس سے ارخا پیدا ہو لیکن یہ ارخا حد فالج تک نہ پہنچے بقراط نے کہا ہے کہ جس شخص کو حمی محرقہ میں رعشہ عارض ہو وہ رعشہ بوجہ پیدا ہونے اختلاط ذہن کے خود بخود زائل ہو جاتا ہے اگر اسی زمانہ میں اختلاط ذہن پیدا ہو اور

جالینوس نے اس قول کو پسند نہیں کیا ہے حالانکہ ناپسند کرنے کی کوئی وجہ موجہ نہیں ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سب سے زیادہ دشوار رعشہ کی وہ قسم ہے جو بائیں طرف سے جاڑوں میں شروع ہو اور مشائخ کا رعشہ کسی دوا سے زائل نہیں ہوتا علامات رعشہ کے بھی یہی علامات مذکورہ سابق ہیں کہ وہ سب ظاہر ہیں کچھ ان کی توضیح کی ضرورت نہیں معالجات رعشہ کے جمیع اقسام میں تنقیح اسدون سے علاج کرنا چاہیے اور استرخا کو باطل کرنا اور استفراغ مادہ کا جس طرح ممکن ہو اور تقویت عصب کی اور اس کی ترطیب بھی کرنی چاہیے اگر ترطیب کی حاجت ہو جو ارتعاش بوجہ ضعف مرض کے پیدا ہو اس میں تقویت عصب کی ضرور ہے اور اگر بوجہ برودت ناگہانی کے خواہ کسی مشروب کے ضرر سے پیدا ہوا ہو اس وقت تسخین بذریعہ دوا کے پیدا کرنی چاہیے اور غمز یعنی دبانا اور دلک یعنی مالش کرنا اور نفض یعنی پاشان کرنا مادہ کا جس جہت میں ہو سکے بشرطیکہ واجب ہو یہ سب امور جس طرح قانون عام میں مذکور ہوئے اسی طور پر کرنے چاہئیں اور آب دریا خواہ میاہ مماۃ یعنی کبریت کے اثر کے پانی جیسے نطرونی اور زرنیخی اور قفری اور کبریتی اور آب دریا سے نہلانا بھی نافع ہے اگر سبب رعشہ کا استعمال آب سرد کا ہو نطرون اور خرول سے تکمید کرنی چاہیے اور تمریخ روغن قسط کی بھی کریں اور اگر بوجہ کثرت تشرب شراب کے یہ مرض پیدا ہو پہلے استفراغ کریں اور روغن قثاء الحمار وغیرہ اور جو چیز اس کے قریب ہیں استعمال کریں اور ہمیشہ مالش روغن بارد جسے سورہ کہتے ہیں کرنی چاہیے اور روغن حند قوقی یعنی سکھپرہ کو رعشہ کے علاج میں خاصیت عجیب ہے اسی طرح اگر سکھپرہ تر و تازہ پیس کر ضماد کریں اگر سبب رعشہ کا اخلاط ایسے غلیظ ہوں جو سرایت کر گئے ہیں اور مجاری وغیرہ میں ڈوبے ہوئے ہیں اور ان کے تشرب سے مرض میں رسوخ ہو گیا ہے چاہیے کہ پچھنے کا استعمال پہلے فقرہ پر فقرات گردن سے کریں اور ایسے آبزن میں بٹھائیں جس میں روغن گرم اور شوربا ان حیوانات کا داخل ہو جو باب فالج میں خواہ تشنج اور کزاز میں مذکور ہو چکے اور آخر کار

جب ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو جند بید ستر شراب العسل کے ہمراہ پلائیں کہ اس کے
ساتھ ایارجات کبار کا بھی استعمال ہو اور یہ گولی جو سداب اور اسقولوقندریون سے
مرکب ہو استعمال کریں اور دماغ ارنب یعنی خرگوش کے بھیجے کے استعمال سے بہت
فائدہ ہوتا ہے کہ اسے بھون کر کھلانا چاہیے مرتعش کو یہ بھی مفید ہے کہ شراب العسل کو
ہمراہ ایسے جوشاندہ کے پیے جس میں خطمی اور برگ امونیون نصف اوقیہ جوش دیا ہو
اسی طرح عصارہ غافث ہمراہ پانی کے پلائیں اور بعینہ جو علاج استرخا کا ہے اس کا
استعمال کریں اگر رعشہ خاص سر میں ہو اس کی دوائے مجرب یہ ہے اسطوخودوس ایک
درہم خواہ دو درہم تنہا خواہ معہ ایارج فیقرا کے گولی باندھ کر خواہ شراب عسل میں گھول کر
استعمال کریں اگر رعشہ خاص سر میں ہو اس کی دوائے مجرب یہ ہے اسطوخودوس ایک
درہم خواہ دو درہم تنہا خواہ معہ ایارج فیقرا کے گولی بادھ کر خواہ شراب عشل میں گھول کر
استعمال کریں حب قوقایا بھی ان کے واسطے مجرب ہے کہ ایک درہم سے ڈیڑھ درہم
تک ہر ایک عشرہ میں ایک مرتبہ استعمال کریں غذا ایسی چاہیے کہ سریع الہضم ہو اور
شراب انہیں مضر ہے اسی طرح آب سرد بھی مضر ہے بہت اچھا اور بے خطر ان کے
واسطے آب باران ہے اور اسی طرح ہر ایک مرض عصبی کے واسطے آب باران مفید ہے
اور کثرت غذائے غلیظ سے ان بیماروں کو ضرر پہنچتا ہے اور غذائے رطب اور فصد بھی
ان کو مضر ہے فصل چھٹی بیان میں خدر کے خدر کی لفظ طب کی کتابوں میں مختلف طور پر
استعمال کی جاتی ہے کبھی لفظ خدر کو بمعنی رعشہ کے بولتے ہیں مگر ہم اور بھی اکثر لوگ لفظ
خدر کو جب بولتے ہیں اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ خدر وہ مرض ہے جس میں حس لمس کو
آفت پہنچے یا اتنی آفت پہنچے کہ اس حس کا بطلان ہو جائے خواہ کم آفت ہو کہ نقصان
قوت لمس میں پیدا کرے اور اس کے ہمراہ رعشہ ہوتا ہے اور اگر ضعیف ہو استرخا پیدا
ہوگا اگر خدر کو استحکام ہو جائے اس لئے کہ قوت حس کے نفوذ سے باز نہیں رہتی مگر اس
کے ہمراہ حرکت بھی ممتنع ہو جاتی ہے چنانچہ اس حکم کو بار بار ہم ثابت کر چکے ہیں گو بعض

اوقات میں خدر کا عروض بدون غیر حرکت کے بھی ہو اس کا سبب یہی ہوتا ہے کہ عصب حس و حرکت کے انفعال میں اختلاف ہے خدر کا سبب یا ضعف قوت ہوتا ہے جیسا حمیات قوی میں جو حادہ ہوں اور نوبت خدر کی پہنچا دیں جیسے جو شخص قریب بہ غشی ہو خواہ نزدیک زمانہ موت کے خدر عارض ہوتا ہے بوجہ ضعف قوت کے یا سبب خدر کا آلہ حرکت میں پیدا ہوتا ہے کہ اس کا مزاج بوجہ برد شدید کے فاسد ہو جائے مثلاً کسی دوا کے پینے کی وجہ سے خواہ کسی حیوان کے کاٹنے سے جیسے وہ بچھو جو پانی میں رہتا ہے خواہ وہ مچھلی جسے رعادہ کہتے ہیں اس کے چھونے سے پیدا ہوتا ہے اور اس مچھلی کو ارتعا بھی کہتے ہیں خواہ کسی دوائے مخدر کے پینے سے جیسے افیون کہ اس کی وجہ سے اس روح میں غلظ پیدا ہوتا ہے جو آلہ قوت ہے خواہ اسی روح میں ضعف پیدا ہوتا ہے خواہ اس کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے کسی حرارت شدید کے پہنچنے سے جیسے کسی کو سانپ کاٹے خواہ حمام میں دیر تک ٹھہرے اور وہ حمام زیادہ گرم ہو خواہ حمیات محرقہ کی حرارت زیادہ روح کو پہنچے خواہ جوہر عصب میں غلظ پیدا ہو اور اس وجہ سے اچھی طرح نفوذ روح کا نہ ہو سکے اور یہی وجہ ہے کہ پاؤں کے چھونے میں بہ قیاس ہاتھ کے چھونے کے ایک طرح کا خدر محسوس ہوتا ہے کہ پاؤں کے اعصاب غلیظ ہیں خواہ سدہ غلیظ اخلاط کے واقع ہوں خون غلیظ ہو یا بلغم یا سودا اور اس جہت سے خدر واقع ہو اور کبھی یہ بھی ممکن ہے کہ خلط صفراوی کی وجہ سے خدر پیدا ہو خواہ سدے بوجہ تنگی اور انضغاط ورم کے پیدا ہوں خواہ تنگی کسی خراج کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو یا اور کسی قسم کی تنگی بوجہ بندش کے پیدا ہوئی ہو خواہ لپٹنے کی وجہ سے وضع میں عصب کے ایسی تنگی اور انضغاط ورم کے پیدا ہوں خواہ تنگی کسی خراج کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو یا اور کسی قسم کی تنگی بوجہ بندش کے پیدا ہوئی ہو خواہ لپٹنے کی وجہ سے وضع میں عصب کے ایسی تنگی پیدا ہو کہ پٹھا لپٹ جائے اور فشار میں واقع ہو خواہ کوئی وضع خاص موجب اس انضغاط کی ہو کہ اس کی وجہ سے مسالک روح کے بند ہو جائیں انسداد مسالک کے سبب سے جو خدر پیدا ہوتا ہے اکثر اس کا سبب

خون کا نہ پہنچنا ہوتا ہے جب خود کی رسائی بوجہ تبدیل وضع ہو پھر فوراً زائل ہو جاتا ہے اور پھر خود اپنے خاص مقام پر پہنچ جاتا ہے اور حس بھی بدستور عود کر آتی ہے اور کبھی بوجہ خشکی کے مسالک بند ہو جاتے ہیں اس واسطے کہ لیف کا اجتماع اور انطباق پیدا ہوتا ہے اور باہم چسپیدہ ہو کر مانع نفوذ روح کے ہوتی ہے یہ قسم نہایت بد ہے کبھی سدہ بوجہ استرخا کے بھی عارض ہوتا ہے کہ وہ استرخا ایک رطوبت مزاجی سے اور ساذج سے پیدا ہوتا ہے جو بلا مادہ ہوتی ہے اور اس استرخا کے تابع انطباق مجاری ہوتا ہے اسباب خدر کے کبھی دماغ میں پیدا ہوتے ہیں پھر اگر تمام دماغ میں یہ اسباب پیدا ہو جائیں خدر بھی تمام جسم میں عارض ہوگا اور اسی دن قاتل ہے مہلت اس میں نہیں ہوتی اور کبھی فقط نخاع میں سبب خدر کا پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایک ہی فقرہ سے اس کا شروع ہوتا ہے اور کبھی کسی عصب کے شعبہ میں ابتدا ہوتی ہے جب خدر مزمن ہو جائے اور وہ خدر بارد ہو اور زمانہ اس کا طوالانی ہو جائے استرخا پیدا ہوگا اور جو خدر غالب ہو منذر بسکتہ اور صرع اور تشنج ہوتا ہے خواہ منذر بہ کزاز ہوگا اس طرح پر کہ یہ امراض اس مریض کو آئندہ عارض ہوں گے اور چہرہ کا خدر منذر بہ لقوہ ہوتا ہے اور اکثر ذات الریہ اور ذات الجب اور سرسام بارد کے بعد خدر پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس وقت خدر میں لزوم ہو اور استفراغ سے بھی اس کا ازالہ نہ ہو بلکہ بعد استفراغ کے دوار پیدا ہو پس وہ خدر منذر بہ سکتہ ہوتا ہے علامات وہی علامات جو مکرر مذکور ہو چکے خدر کے علامات ہیں اور جو علامات رعشہ میں بیان ہوئے یہاں بھی ان کا لحاظ کرنا چاہیے اور انہیں سے استدلال اقسام خدر پر کرنا چاہیے اور خدر کی زیادتی و کمی انہیں اسباب کی زیادتی اور کمی سے ہوتی ہے معالجات علاج بھی وہی ہے جو رعشہ کے معالجات میں مذکور ہو ہاں فرق اتنا ہے کہ اگر خدر بوجہ غلبہ خون کے ہو اور علامات اور دلائل غلبہ خون کے قائم ہوں کہ امتلا رگوں میں پیدا ہو اور اوداج میں انتفاخ بدن میں ثقل اور گرانی نیند کا غلبہ چہرہ پر سرخی اور آنکھوں میں سرخی علی ہذا القیاس اور علامات غلبہ خون کے پھر

اس وقت فصد کرنی مناسب ہے اور فصد بھی ایسی ہری اور پوری کھولی جائے کہ خون کی مقدار کثیر نکلے غالبا یہی تدبیر کافی اور وافی ہوگی اور ازالہ خدر ہو جائے گا خواہ اور تدابیر کے اصلاح کی بھی حاجت ہوگی اور غذا کی تخفیف کرنے سے بعد فصد کے زوال مرض ہو جائے گا اگر خدر کسی عضو میں بوجہ سبب سابق خواہ بادی یعنی غیر بدنی کے ظاہر ہو جیسے برودت خارجی مبدا میں عصب کے پہنچے جو اس عضو تک آیا ہے اس وقت فقط علاج محل خدر اور موضع خاص پر اکتفا نہ کرنا چاہیے بلکہ داغ بھی لگانا ضرور ہے اور اسی طرح علاج مبدا کا اسی عصب کے جو اس تک آیا ہے کہ کرنا لازم ہے خدر کا معالجہ بہت مفید یہ بھی ہے کہ اسی عضو کی ریاضت خاص کریں اور ہمیشہ اسے حرکت دیتے رہیں فصل ساتویں اختلاج کے بیان میں اختلاج حرکت عضلاتی ہے یعنی عضل کی حرکت سے جو پھڑک جسم میں پیدا ہو کبھی عضلہ کے ہمراہ وہ جلد جو عضلہ سے ملی ہوئی ہے بھی متحرک ہوتی ہے اور پیدائش اس حرکت اختلاجی کی ایسی ریح سے ہوتی ہے جو غلیظ اور نفاخ ہوتی ہے اس امر کی دلیل کہ ریح سے ہوتی ہے یہ ہے کہ بہت جلد اختلاج کا زوال ہو جاتا ہے اور سوائے ان ابدان کے جو بارد ہیں خواہ اسباب باردہ اور شراب اشیاء باردہ سے اور کہیں اور کسی طرح پیدا نہیں ہوتی اور مسخنات کے استعمال سے اس میں تسکین پیدا ہوتی ہے اور ریح غلیظ سے اس کے پیدا ہونے پر دلیل یہ ہے کہ بدون تحریک عضو تخلخل کے اس کا زوال نہیں ہوتا اور نہ متحلل ہوتی ہے اور اختلاج کی حرکت عضلاتی لحمی عصبی ہونے پر دلیل یہ ہے کہ جو چیز نرم زیادہ ہے جیسے جوہر دماغ اس میں احتقان ریح کا نہیں ہوتا اسی طرح جو شے زیادہ سخت مثل ہڈی کے ہے اس میں بھی احتقان ریح کا ممکن نہیں ہے بلکہ ریح کا احتقان اسی جگہ ہوگا جو درمیان نرمی اور سختی کے متوسط ہو اور عضل کا حال سختی اور نرمی میں یہی ہے جیسا تشریح میں ثابت ہو چکا اسباب اختلاج کی قوت مبردہ اور مادہ رطب ہے اور اختلاج بوجہ بعض اعراض نفسانی کے بھی عارض ہوتا ہے خصوصاً فرح اور خوشی سے اور اسی طرح غم اور غضب وغیرہ سے اس لئے کہ حرکت

سے روح کے مواد کی تحلیل بطرف ریاح کے ہو جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر اختلاج تمام بدن میں عام ہو جائے منذر بسکتہ اور کزاز ہو گا اور اگر اختلاج ہمیشہ مراق میں رہے مالیخولیا اور صرع کا منذر ہے اور اگر چہرہ پر اختلاج ہمیشہ مراق میں رہے مالیخولیا اور صرع کا منذر ہے اور اگر چہرہ پر اختلاج ہمیشہ رہے لقوہ کا منذر ہے اور شراسیف کے نیچے کا اختلاج بیشتر ورم حجاب پر دلیل ہو گا اس لئے کہ وہاں کا اختلاج اسی ورم کے توابع سے ہے۔ معالجات کمادات مسخنہ سے تکمید کریں اگر اس سے زائل ہو جائے فبہا ورنہ ادہان محللہ کا استعمال کریں مگر ضعیف القوۃ سے شروع کریں اور رفتہ رفتہ قوت ادہان کی بڑھائیں جب اس سے بھی فائدہ نہ ہو مسہل کا استعمال کریں اور بعد فراغ کے مسہل سے ہمیشہ تمریخ عضو متشنج کے ادویہ مسخنہ سے کرتے رہیں جند بیدستر ہمراہ زنبق کے اختلاج کے واسطے عجیب النفع ہے اور پانی برف کا اور تخم کشیر خواہ جو چیز کہ اس میں نفخ اور تبرید ہو استعمال نہ کرنا چاہیے اور علاج اختلاج کا قریب بہ علاج رعشہ اور خدر وغیرہ کے ہے اب امراض سر کے ذکر سے ہم فارغ ہو کر ختم کلام کرتے ہیں اور فقط امراض حسیہ اور امراض وضع جو اعضائے راس کے ہیں انہیں پر اقتصار کیا گیا ہے اورام اور تفرق اتصال وغیرہ کا بیان کتاب چہارم میں انشاءاللہ تعالے کیا جائے گا۔

-----اختتام---حصہ پنجم